



بینک دولت پاکستان

ششماہی رپورٹ

2025-26ء

پاکستانی معیشت کی کیفیت



پاکستانی معیشت کی کیفیت

2025-2026ء

12 مئی 2026ء



بینک دولت پاکستان

پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی

ششماہی رپورٹ

برائے سال 2025-2026ء

اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے اور تخمینے مالی سال 2025-26ء کی (جولائی تا دسمبر 2025ء) کی مدت کے اعداد و شمار کی بنیاد پر تیار کیے گئے۔ انہیں اختتام اپریل 2026ء میں اس وقت دستیاب اعداد و شمار اور حالات کے مطابق حتمی شکل دی گئی۔

© بینک دولت پاکستان 2026ء
شعبہ معاشی پالیسی جائزہ

ایک جلد میں اشاعت
پاکستانی معیشت کی کیفیت کے بارے میں ششماہی رپورٹ

مطبع: پاکستان سکیورٹی پرنٹنگ پریس کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ۔ شعبہ مطبوعات، کراچی

تعداد طباعت: 550
صفحات کی تعداد: 228

ویب لنک



تاریخ طباعت: 8 مئی 2026ء

تعلیمی اور غیر تجارتی مقاصد کے لیے یہ رپورٹ جزوی یا کئی طور پر نقل کی جاسکتی ہے بشرطیکہ حوالہ دیا جائے کہ یہ بینک دولت پاکستان کی اشاعت ہے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر، اسٹیٹ بینک	جناب جمیل احمد (چیئر پرسن)
سیکرٹری، فنانس ڈویژن، حکومت پاکستان	جناب امداد اللہ بوسال
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	ڈاکٹر علی چیمہ
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	ڈاکٹر سید اکبر زیدی
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب نجف یاور خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب فواد انور
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب زاہد ابراہیم
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب محفوظ علی خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب محمد علی لطیف
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	محترمہ طاہرہ رضا

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی۔

12 مئی 2026ء

محترم چیئرمین صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (2) 39 کے تحت، بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی مالی سال 2025-26ء کے لیے پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق ششماہی رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص،

جمیل احمد

(جمیل احمد)

گورنر

چیئرمین پرسن، بورڈ آف ڈائریکٹرز

سید یوسف رضا گیلانی

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی۔

12 مئی 2026ء

محترم اسپیکر صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (2)39 کے تحت، بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی مالی سال 2025-26ء کے لیے پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق ششماہی رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص،

جمیل احمد

(جمیل احمد)

گورنر

چیئر پرسن، بورڈ آف ڈائریکٹرز

سرदार ایاز صادق

اسپیکر

قومی اسمبلی

اسلام آباد

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی۔

12 مئی 2026ء

محترم وزیر خزانہ،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (2)39 کے تحت، بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی مالی سال 2025-26ء کے لیے پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق ششماہی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص،

جمیل احمد

(جمیل احمد)

گورنر

چیئر پرسن، بورڈ آف ڈائریکٹرز

محمد اورنگ زیب

وفاقی وزیر خزانہ و محصولات

اسلام آباد

اظہارِ تشکر

ابواب:

1. اقتصادی جائزہ
 2. اقتصادی نمو
 3. زرعی پالیسی اور مہنگائی
 4. مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ
 5. ادائیگیوں کا توازن
 6. ماحولیاتی تبدیلی اور پاکستان کی معیشت پر اس کے اثرات
- محمد اکمل
- محمد مظہر خان؛ روی کمار؛ الماس کریم؛ سعد علی
- سیدہ خرم جعفری؛ سید حمزہ علی؛ عبد الباسط؛ مہرین طارق غنی؛
- محمد ذوہیب
- شاہ حسین؛ طلحہ علی مدنی؛ علی احمد شاہ؛ محمد مصعب عمران
- محمد اکمل؛ محمد اصغر خان؛ اناسک؛ محمد نفیس
- صہیب جمالی؛ سید قمر حسین؛ علی احسن؛ رمیصاء بتول؛ عبد الجبار

منتظم مطبوعہ

محمد اکمل

ڈائریکٹر

فدا حسین

مطبوعات جائزہ کمیٹیاں:

ایمن لودھی (چیئرمین)؛ محمود الحسن خان؛ محمد علی ملک؛ اختر جاوید؛ سید باسط علی؛ عامر حسن؛ وقاص احمد؛

فاروق پاشا اور فدا حسین

انتظامیہ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی

بورڈ کی تحقیق اور مطبوعات جائزہ کمیٹی سید اکبر زیدی (چیئرمین)؛ علی چیمہ؛ زاہد ابراہیم اور طاہرہ رضا

آراء اور تبصروں اور اعداد و شمار سے متعلق تعاون پر شعبہ ہائے مالی استحکام، زرعی پالیسی، تحقیق، شماریات اور شماریاتی خدمات؛ ملکی بازار و زرعی انتظام؛ ایس ایم ای ہاؤسنگ اور پائیدار مالیات؛ اور نقل و حمل کی فراہمی پر کارپوریٹ خدمات اور اسٹریٹجک پلاننگ؛ اور شعبہ بیرونی ابلاغ؛ نیٹراسٹیٹ بینک کی لائبریری کا بھی شکریہ۔

ترجمہ طیم

نگراں

مسین ناصر

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

حمیر اشرف

فیضان رحیم

محمد خالد حسین

البواب

1	اقتصادی جائزہ	1	1
3	عمومی جائزہ	1.1	
9	اقتصادی منظر نامہ	1.2	
13	اقتصادی نمو	2	2
15	جی ڈی پی کی نمو	2.1	
17	زراعت	2.2	
23	صنعت	2.3	
32	خدمات	2.4	
34	افراد کی قوت	2.5	
45	زری پالیسی اور مہنگائی	3	3
47	پالیسی کا جائزہ	3.1	
49	زری مجموعے	3.2	
56	نئی شعبے کے قرضے	3.3	
62	مہنگائی	3.4	
81	مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ	4	4
83	مالیاتی رجحانات اور پالیسی کا جائزہ	4.1	
85	آمدنی / حاصل	4.2	
88	اخراجات	4.3	
90	سرکاری قرضہ	4.4	
101	ادا بیگیوں کا توازن	5	5
103	عالمی اقتصادی پیش رفت	5.1	
105	پاکستان کا ادا بیگیوں کا توازن	5.2	
105	جاری کھاتے کا توازن	5.3	
119	مالی کھاتہ	5.4	
123	زر مبادلہ ذخائر اور شرح مبادلہ	5.5	

133	ماحولیاتی تبدیلی اور پاکستان کی معیشت پر اس کے اثرات	6
135	تعارف	6.1
140	ماحولیاتی تبدیلی اور پاکستان کی معیشت پر اس کے اثرات	6.2
150	پاکستان کے ماحولیاتی اقدامات کے لیے چیلنج	6.3
157	ماحولیاتی مالیات کے چیلنج	6.4
166	اختتامی کلمات	6.5
182	سیاروی حدود اور عالمی و ملکی معیشت کے لیے خطرات	6 الف
186	پاکستان میں موسمیاتی اقدامات کا پالیسی فریم ورک اور ادارہ سازی	6 ب
199	ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح	
201	فرہنگ	
	پاکسز	
36	پاکستان میں گھرانوں کی آمدنی اور خرچ کے محرکات گھرانوں کے مربوط اقتصادی سروے برائے مالی سال 25ء کے اہم نکات	2.1 باکس
38	شہروں کو سرسبز اور خوراک کو محفوظ بنانا—پاکستان کی شہری منصوبہ بندی سے شہری زراعت کو ہم آہنگ کرنا	2.2 باکس
40	پاکستان کی این ای وی پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء۔ پالیسی مقاصد اور عالمی تجربات کی روشنی میں	2.3 باکس
43	پائیدار صنعتی ترقی کے لیے پاکستان کی کاروباری تیاری کی حالت کا جائزہ	2.4 باکس
72	زرعی مالیات میں بہتری کے لیے اصلاحاتی اقدامات	3.1 باکس
75	گرین فنانسنگ کے ذریعے ماحولیاتی تبدیلی سے مقابلہ کرنا	3.2 باکس
77	گندم کی پالیسی اصلاحات کے مہنگائی پر اثرات	3.3 باکس
99	پاکستان میں مالیاتی اخراجات کی کارکردگی	4.1 باکس
123	امریکی ٹیرف میں اضافے اور پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات	5.1 باکس
125	روایتی سے تجدیدی پیداواری عمل پر منتقلی: پاکستان کے شعبہ ٹیکسٹائل کی قدرتی زنجیر کے لیے تزویراتی ترجیح	5.2 باکس
129	پاکستان میں فری لانسنگ: حالیہ رجحانات، امکانات اور رکاوٹیں	5.3 باکس
131	راست اور بونا کا انضمام: ترسیلات زر کی آمد کو پست لاگت کے ساتھ زیادہ مؤثر بنانا	5.4 باکس
168	پاکستان میں معاشی نمو اور مہنگائی پر موسمیاتی دھچکوں کے اثرات کا تخمینہ	6.1 باکس
170	یورپی یونین کے کاربن اخراج سے متعلق تجارتی ضوابط اور پاکستان کی برآمدات پر ممکنہ اثرات	6.2 باکس
173	پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کے معاملے کو مرکزی دھارے میں لانے کا چیلنج	6.3 باکس
175	پاکستان میں قابل تجدید توانائی کی جانب منتقلی: غیر معمولی ترقی کو درپیش رکاوٹیں	6.4 باکس
179	پاکستان میں کاربن مارکیٹس کی تشکیل	6.5 باکس

		اشکال کی فہرست
4	حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں حصہ داری بلحاظ شعبہ	شکل 1.1
4	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں حصہ داری	شکل 1.2
5	بیرونی تجارت اور تناسبات تجارت	شکل 1.3
6	ادائیگیوں کا توازن	شکل 1.4
6	قومی صارف اشاریہ قیمت میں حصہ	شکل 1.5
7	مالیاتی توازن - شش 1	شکل 1.6
10	پرچیزنگ نیچرز انڈیکس	شکل 1.7
15	طلب کے اظہاریوں میں نمو	شکل 2.1
17	بارشوں کا معمول کے رجحان سے انحراف: م س 26ء	شکل 2.2 الف
17	درجہ حرارت - مالی سال 26ء	شکل 2.2 ب
18	خریف میں آب پاشی کے لیے جاری کردہ پانی (اپریل تا ستمبر)	شکل 2.3
20	خریف میں کھاد کا استعمال اور قیمتیں (اپریل تا ستمبر)	شکل 2.4
21	چاول: زیر کاشت رقبہ اور قیمتیں	شکل 2.5
22	تل کی فصل	شکل 2.6
23	صنعت کی نمو: پہلی ششماہی	شکل 2.7
24	پی ایس ڈی پی اخراجات - پہلی ششماہی	شکل 2.8 الف
24	تعمیراتی خام مال - سال بسال نمو	شکل 2.8 ب
24	پیداوار میں اضافہ اور کمی والے ایل ایس ایم گروپوں کی تعداد: پہلی ششماہی	شکل 2.9
25	بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی نمو میں دیگر عوامل کی معاونت	شکل 2.10
27	شعبہ جاتی کارکردگی (پہلی ششماہی مالی سال 26ء)	شکل 2.11
27	بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی نمو میں حصہ	شکل 2.12
28	ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی پیداوار کی نمو میں حصہ: پہلی ششماہی	شکل 2.13
28	غذا اور مشروبات کی پیداوار کی نمو میں حصہ: پہلی ششماہی	شکل 2.14
29	پیپر و لیم مصنوعات کی پیداوار کی نمو میں حصہ: پہلی ششماہی	شکل 2.15
29	سینٹ کی ترسیلات	شکل 2.16
31	پنجاب کے صنعتی روزگار میں نمو: پہلی ششماہی	شکل 2.17

34	اخبارات میں ملازمتوں کے اشتہارات اور روزگار کی صورت حال کا اشاریہ	شکل 2.18 الف
34	ملازمتوں کے آن لائن اشتہارات	شکل 2.18 ب
35	خدمات کے شعبے کی اجرتوں میں اوسط نمو	شکل 2.19
37	غذا کا فی کس ماہانہ استعمال	شکل 2.1.1
37	آمدنی اور اخراجات میں نمو، کونٹینائل اور علاقے کے لحاظ سے	شکل 2.12
37	شرح خواندگی اور اسکول سے باہر بچے بلحاظ صوبہ	شکل 2.1.3
40	نیو انرجی وہیکلز اختیار کرنا: اہداف اور نتائج	شکل 2.3.1
41	نیو انرجی وہیکلز کے اہداف کے حصول کے لیے اہم اقدامات	شکل 2.3.2
47	مہنگائی کے اجزائے ترکیبی - شہری	شکل 3.1 الف
47	مہنگائی کے اجزائے ترکیبی - دیہی	شکل 3.1 ب
49	ترسیلات زر اور زیر گردش کرنسی	شکل 3.2
49	حقیقی شرح سود اور ڈپازٹس	شکل 3.3
51	ٹی بلز نیلامی کا خلاصہ	شکل 3.4
52	ٹی بلز نیلامی کا ایک ماہ کا خلاصہ	شکل 3.5
53	پی آئی بیز کی ہدفی پیشکشیں	شکل 3.6
54	ثانوی منڈی کی یافتیں	شکل 3.7
54	پالیسی ریٹ کی خردہ شرحوں اور قطع شرحوں میں منتقلی	شکل 3.8
55	پہلی ششماہی میں بین البینک سیالیت کے اظہاریے	شکل 3.9
56	پالیسی ریٹ اور بہ وزن اوسط شہینہ ریپورٹ	شکل 3.10
57	نجی شعبے کے قرضے - مجموعی بہاؤ	شکل 3.11
58	نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے - بہاؤ	شکل 3.12
58	کاروباری اور صارفی اعتماد	شکل 3.13
59	نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں کی تقسیم کا تعدد	شکل 3.14
60	جاری سرمائے کے قرضے لینے والے بڑے ذیلی شعبے - بہاؤ	شکل 3.15
64	معین سرمایہ کاری قرضے لینے والے بڑے ذیلی شعبے - بہاؤ	شکل 3.16
64	صارفی ماکاری - بہاؤ	شکل 3.17
65	بینک کے خالص قرضوں کی تفصیل - اسٹاکس	شکل 3.18

65	مہنگائی کے اجزائے ترکیبی - شہری	شکل 3.19 الف
65	مہنگائی کے اجزائے ترکیبی - دیہی	شکل 3.19 ب
66	شہروں میں غذائی مہنگائی میں بڑے حصے دار؛ شش 1 م س 26ء	شکل 3.20 الف
66	دیہات میں غذائی مہنگائی میں بڑے حصے دار؛ شش 1 م س 26ء	شکل 3.20 ب
66	گندم کی طلب اور دستیابی	شکل 3.21
67	چینی کی تجارت اور قیمتیں	شکل 3.22
67	توانائی مہنگائی میں حصہ - شہری	شکل 3.23
67	بجلی کے نرخوں میں رد و بدل کے رجحانات	شکل 3.24
69	موٹر ایندھن کی قیمتوں کے اجزائے ترکیبی	شکل 3.25
69	قوزی مہنگائی کے بڑے حصے دار - شہری	شکل 3.26 الف
69	قوزی مہنگائی کے بڑے حصے دار - دیہی	شکل 3.26 ب
70	غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے حصے کا تعدد - شہری	شکل 3.27 الف
70	غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے حصے کا تعدد - دیہی	شکل 3.27 ب
71	قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ، قوزی مہنگائی، اور مہنگائی کی توقعات	شکل 3.28
71	قوزی مہنگائی کو متاثر کرنے والے عوامل	شکل 3.29
72	زرعی قرضہ	شکل 3.1.1
73	متعددی تناسب *	شکل 3.1.2
74	بینک شاخوں کی تعداد	شکل 3.1.3
77	غذائی مہنگائی میں گندم کا حصہ - شہری	شکل 3.3.1 الف
77	غذائی مہنگائی میں گندم کا حصہ - دیہی	شکل 3.3.1 ب
78	گندم پالیسی کا موازنہ	شکل 3.3.2
83	مالیاتی اظہاریے - پہلی ششماہی	شکل 4.1
83	صوبائی توازن - پہلی ششماہی	شکل 4.2
85	مالیاتی اور بنیادی توازن - پہلی ششماہی	شکل 4.3
85	مجموعی محاصل کی تفصیلات - پہلی ششماہی	شکل 4.4
86	وفاقی ٹیکس محاصل کی تفصیلات - پہلی ششماہی	شکل 4.5
86	ایف بی آر کے ٹیکسز (حقیقی بمقابلہ ہدف) - پہلی ششماہی	شکل 4.6

87	وڈ ہولڈنگ ٹیکس - پہلی ششماہی	شکل 4.7
87	فیڈرل این ٹی آر کی تفصیلات - پہلی ششماہی	شکل 4.8
88	مجموعی اخراجات - پہلی ششماہی	شکل 4.9
88	جاریہ و ترقیاتی اخراجات - پہلی ششماہی	شکل 4.10
90	سودی و غیر سودی اخراجات - پہلی ششماہی	شکل 4.11
90	زرعانت میں نمو - پہلی ششماہی	شکل 4.12
91	سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں میں نمو - پہلی ششماہی	شکل 4.13
91	صوبائی اخراجات میں نمو - پہلی ششماہی	شکل 4.14
91	سرکاری قرضہ - اسٹاک اور بہاؤ	شکل 4.15
92	سرکاری قرض میں تغیر کے عوامل - پہلی ششماہی	شکل 4.16
92	ملکی قرض میں حصہ	شکل 4.17
92	طویل مدتی تسکات میں حصہ	شکل 4.18
93	سرکاری قرض کا بہاؤ بلحاظ ادارہ	شکل 4.19
94	ملکی قرض پر سودی ادائیگیاں	شکل 4.20
94	اوسط شرح منافع - پہلی ششماہی	شکل 4.21
94	ملکی قرض واپسی کی صلاحیت - پہلی ششماہی	شکل 4.22
95	سرکاری بیرونی قرض کی تفصیلات	شکل 4.23
95	بیرونی قرض کی واپسی کی تفصیلات - پہلی ششماہی	شکل 4.24
95	بیرونی قرض کی واپسی - پہلی ششماہی	شکل 4.25
98	ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار - پہلی ششماہی	شکل 4.26
98	سیالیت کے اظہار - پہلی ششماہی	شکل 4.27
99	مالیاتی ضارب کی تفصیل	شکل 4.1.1
100	بجٹ میں چیک کی کمی	شکل 4.1.2
103	حقیقی جی ڈی پی نمو	شکل 5.1
104	امریکی موثر ہیرف شرح اور تجارتی پالیسی کے متعلق بے یقینی	شکل 5.2
104	عالمی تجارت	شکل 5.3
104	اجناس کی عالمی قیمتیں	شکل 5.4

105	عالمی مہنگائی	شکل 5.5
105	مالی حالات	شکل 5.6
107	پاکستان کی قابل فروخت ایشیا کی تجارت	شکل 5.7
107	برآمدی نمونے کی ترکیب	شکل 5.8
109	ٹیکسٹائل برآمدات میں حصہ	شکل 5.9
111	درآمدات بلحاظ اقتصادی زمرہ	شکل 5.10 الف
111	اہم گروپس کی جانب سے درآمدات	شکل 5.10 ب
113	مذہبی سفری ادائیگیاں	شکل 5.11
113	آئی سی ٹی برآمدات	شکل 5.12
114	آئی سی ٹی برآمدات - کمپیوٹر خدمات	شکل 5.13
114	ابتدائی آمدنی کی اہم ادائیگیاں	شکل 5.14
115	کارکنوں کی ترسیلات زر - بلحاظ ملک	شکل 5.15
115	ہم سرممالک میں ترسیلات زر کی آمد	شکل 5.16
117	قرضوں کی تقسیم	شکل 5.17
117	اقتصادی پالیسی کی غیر یقینی اور پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد	شکل 5.18
118	توانائی کے شعبے میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد - پہلی ششماہی	شکل 5.19 الف
118	منتخب شعبوں میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد - پہلی ششماہی	شکل 5.19 ب
119	اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر اور مارکیٹ کی مدخلتیں	شکل 5.20
120	شرح مبادلہ: بین الینٹک اور کرب مارکیٹ	شکل 5.21
122	حقیقی اور نامیہ مؤثر شرح مبادلہ	شکل 5.22
124	امریکہ کی ٹیکسٹائل درآمدات میں تبدیلی*	شکل 5.1.1
127	پاکستان میں استعمال شدہ کپڑوں کی درآمدات اور برآمدات	شکل 5.2.1
128	پاکستان میں ٹیکسٹائل فضلے کے مربوط بہاؤ اور درپیش چیلنجز	شکل 5.2.2
130	فن ٹیک اور آئی سی ٹی برآمدات کے لیے گولگ پر تلاش	شکل 5.3.1
131	لاگت اور ترسیلات زر کی آمد: رجحانات	شکل 5.4.1
132	لاگت اور ترسیلات زر کی آمد: تخمینے	شکل 5.4.2
135	چند موسمیاتی آفات کا سالانہ اوسط تعدد	شکل 6.1

136	درجہ حرارت میں تبدیلی 1951ء تا 1980ء عرصے کے مقابلے میں *	شکل 6.2 الف
136	پاکستان میں بارشیں	شکل 6.2 ب
136	سطح سمندر میں آنے والی تبدیلی کا موازنہ 1993ء سے **	شکل 6.2 ج
136	جنوب مغربی ایشیائی خطے کے منتخب گلیشیرز میں مجموعی تبدیلی **	شکل 6.2 د
137	گرین ہاؤس گیس خارج کرنے والے سرفہرست 10 ممالک اور پاکستان 2024ء میں	شکل 6.3
137	اخراج کی شدت (جی ایچ جی / جی ڈی پی)۔ منتخب ممالک اور عالمی اوسط	شکل 6.4
138	پاکستان میں گرین ہاؤس گیس کا اخراج	شکل 6.5 الف
138	پاکستان میں 2023ء میں جی ایچ جی کا شعبہ جاتی اخراج	شکل 6.5 ب
138	کاربن ڈائی آکسائیڈ کے عالمی اخراج میں تبدیلی کے عالمی محرکات *	شکل 6.6 الف
138	پاکستان میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں تبدیلی کے محرکات *	شکل 6.6 ب
140	ماحولیات سے متعلق ٹیکنالوجی کے پینٹ *	شکل 6.7
142	زراعت میں آبی استعمال کی کارکردگی 2022ء میں	شکل 6.8
143	مویشیوں سے تیتھین کا اخراج 2023ء میں۔ مویشیوں کی تعداد کے لحاظ سے 10 سرفہرست ممالک	شکل 6.9
145	ماحول کی تبدیلی کے پاکستان میں مزدوری کے گھٹنوں پر اثرات	شکل 6.10
147	ماحول کی تبدیلی کے سرکاری مالیات پر اثرات	شکل 6.11
149	ہوا میں موجود نہایت باریک ذرات (پی ایم 2.5)	شکل 6.12
150	ماحول میں تبدیلی سے زدپذیری اور مستعدی کا اشاریہ۔ 2023ء	شکل 6.13
151	ماحولیات پر مستعدی کا اسکور، 2004ء تا 2023ء کا اوسط	شکل 6.14
152	ماحولیات کی تعلیم میں حائل رکاوٹوں کی ادارہ جاتی سوجھ بوجھ	شکل 6.15
153	پاکستان میں ماحولیات کی تبدیلی سے آگاہی	شکل 6.16
154	عالمی ماحولیاتی مالیات	شکل 6.17
157	ماحولیاتی مالیات کی ضروریات۔ بلحاظ مقصد (2024ء تا 2030ء)	شکل 6.18 الف
157	ماحولیاتی مالیات کی ضروریات۔ بلحاظ شعبہ (2024ء تا 2030ء)	شکل 6.18 ب
158	ماحولیاتی مالیات۔ بلحاظ شعبہ اور آلہ	شکل 6.19
162	بین الاقوامی ماحولیاتی مالیات کا بہاؤ۔ آغاز سے انجام تک 2022ء میں	شکل 6.20 الف
162	بین الاقوامی ماحولیاتی مالیات۔ بلحاظ انجام 2022ء میں	شکل 6.20 ب
163	ماحولیاتی مالیات۔ بلحاظ ذریعہ	شکل 6.21

164	مالیاتی گنجائش اور ماحولیاتی زہد پذیری	شکل 6.22
165	وفاقی بجٹ کی موسمیاتی تقسیم (کل اخراجات کا فیصد)	شکل 6.23
165	توانائی کے شعبے میں معینہ سرمایہ کاری قرضے *	شکل 6.24
168	بارش اور درجہ حرارت میں ایک معیاری انحراف پر حقیقی جی ڈی پی کا رد عمل	شکل 6.1.1
168	حقیقی جی ڈی پی نمو کا تاریخی تجزیہ	شکل 6.1.2
169	نمو کا مفروضاتی تجزیہ (موسمیاتی دھچکوں کے بغیر)	شکل 6.1.3
169	بارش اور درجہ حرارت میں ایک معیاری انحراف پر سی پی آئی مہنگائی کا رد عمل	شکل 6.1.4
169	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کا تاریخی تجزیہ	شکل 6.1.5
170	مہنگائی کا مفروضاتی تجزیہ (موسمیاتی دھچکوں کے بغیر)	شکل 6.1.6
171	کاربن بارڈر نیچمنٹ کمیزم کے زمرے میں آنے والے شعبے	شکل 6.2.1
172	پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کے اجزائے ترکیبی	شکل 6.2.2
174	فوسل فیول پر سبسڈی	شکل 6.3.1
176	قابل تجدید توانائی کی کل استعداد * مجموعی توانائی کے آمیزے کا فیصد	شکل 6.4.1
176	2025ء میں بجلی کی مجموعی پیداوار کے آمیزے میں سولر کا تخمینہ شدہ حصہ - * منتخب معیشتیں **	شکل 6.4.2
177	سولر پینلز اور بیٹری کی قیمتیں	شکل 6.4.3
180	کاربن قیمتوں کے عالمی رجحانات	شکل 6.5.1
182	2025ء میں سیاروی حدود کی صورت حال	شکل 6-الف-1
182	جنگلات کا رقبہ	شکل 6-الف-2
183	زیر کاشت اراضی میں کاربن اور فاسفورس کا توازن	شکل 6-الف-3
183	ایراگونائٹ کی آمیزش کی سطح *	شکل 6-الف-4
184	انواع کی معدومیت کی شرح	شکل 6-الف-5
184	پلاسٹک کی سالانہ عالمی پیداوار	شکل 6-الف-6

جدول کی فہرست	
3	جدول 1.1 منتخب اقتصادی اظہاریے
9	جدول 1.2 مالی سال 26ء کے لیے کلی معاشی اہداف اور اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی
15	جدول 2.1 جی ڈی پی کی نمو
16	جدول 2.2 زراعت میں نمو
18	جدول 2.3 مصدقہ بیج
19	جدول 2.4 زرعی قرضوں کی تقسیم: پہلی ششماہی
20	جدول 2.5 خریف کی اہم فصلیں
23	جدول 2.6 دیگر فصلیں: بیج کی پیداوار کا منصوبہ
25	جدول 2.7 صنعت کی نمو
26	جدول 2.8 بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ - پہلی ششماہی
30	جدول 2.9 گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت
31	جدول 2.10 خدمات کی نمو
33	جدول 2.11 روزگار کے اظہاریے
36	جدول 2.1.1 گھرانوں کا مربوط معاشی سروے - اظہاریے
38	جدول 2.2.1 شہری کاشت کاری کی اقسام
43	جدول 2.4.1 بی ریڈی کارکردگی 2025ء: ستون کے لحاظ سے
48	جدول 3.1 زرعی مجموعے
50	جدول 3.2 مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نیلامی کا خلاصہ
59	جدول 3.3 نجی شعبے کے قرضوں کے بنیادی اظہاریے
61	جدول 3.4 پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے بڑے کاروباری اداروں کے قرضے
63	جدول 3.5 غیر مالی اداروں کے مالی اظہاریے
68	جدول 3.6 مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت
71	جدول 3.7 پست قوزی مہنگائی میں بڑے شراکت دار
71	جدول 3.8 قوزی مہنگائی میں بڑے شراکت دار
84	جدول 4.1 مجموعی مالیاتی اظہاریے
86	جدول 4.2 ٹیکس محاصل - پہلی ششماہی

89	صوبائی مالیاتی حسابات (پہلی ششماہی)	جدول 4.3
96	سرکاری بیرونی قرضے	جدول 4.5
97	بیرونی اجرا	جدول 4.6
98	رقوم جاری کرنے والے بڑے ذرائع	جدول 4.7
106	ادا نیگیوں کا توازن	جدول 5.1
108	اشیا کی برآمدات	جدول 5.2
110	برآمدی ملبوسات کی اکائی قیمتیں اور حجم (شش 1 م س 26ء)	جدول 5.3
112	اشیا کی درآمدات	جدول 5.4
116	خدمات کی تجارت	جدول 5.5
124	ٹیکسٹائل پر امریکی ٹیرف میں تبدیلی اور امریکہ کو ٹیکسٹائل برآمدات	جدول 5.1.1
132	پاکستان کو 200 ڈالر بھیجنے کی لاگت — مارچ 2025ء	جدول 5.4.1
141	یافت میں رد و بدل *	جدول 6.1
144	ٹیکسٹائل شعبے پر ماحولیات کا اثر	جدول 6.2
121	آئی سی ٹی درجہ بندی: منتخب معیشتیں	جدول 5.2.1
132	سرفہرست 10 فصلوں اور گلہ بانی کی پیداوار والے علاقوں کی یافتیں: 2022ء	جدول 6.1
146	منتخب علاقائی معیشتوں کے مقابلے میں پاکستان کی صحت کے اظہار (2022ء)	جدول 6.2
159	کثیر جہتی ماحولیاتی مالیات، بلحاظ مقاصد اور ماکاری کی نوعیت (2024ء تک)	جدول 6.3
180	کاربن مارکیٹس کے آلات	جدول 6.5.1
186	پاکستان میں موسمیاتی اقدامات کے پالیسی فریم ورک اور ادارہ جاتی تشکیل کی تاریخ	جدول 6ب-1



1

اقتصادی جائزہ

1 اقتصادی جائزہ

1.1 عمومی جائزہ

جدول 1.1: منتخب اقتصادی اٹھارہ

م 26ء		م 25ء		شرح نمو (فیصد)		
شش 2	شش 1	شش 2	شش 1			
3.8	3.9	3.6	4.2	1.9		حقیقی جی ڈی پی اے
2.2	1.8	2.7	1.6	1.4		زرعی شعبہ
3.1	3.7	2.4	3.5	2.6		خدمات کا شعبہ
8.1	7.4	8.9	10.0	0.5		صنعتی شعبہ
4.8	5.7	3.9	0.3	-1.8		بڑے پیمانے کی ایشیاسازی
5.2	6.0	4.3	1.9	7.2		قومی صارف ایشیاسازی
0.9	0.9	13.9	11.9	22.8		نئی شعبے کا قرضہ
18.8	18.8	12.0	12.9	10.2		رہساز، سال بسال
-5.0	-13.9	5.8	1.2	7.7		برآمدات
12.4	16.3	8.7	12.6	9.8		درآمدات
1.3	0.4	0.9	-1.8	-0.1		شرح مبادلہ - اضافہ (+) / کمی (-)
9.5	7.0	12.5	26.4	25.9		ایف بی آر کے ٹیکس حاصل
10.5	10.5	11.0	11.0	13.0		پالیسی شرح (مدت کے آخر میں)
ادب ڈالر						
19.7	10.2	9.5	20.4	17.8		ترسیلات
1.8	0.9	0.9	1.8	2.5		بیرونی برابری سرمایہ کاری
0.7	0.3	0.4	2.7	-0.4		زر مبادلہ کے قرضے (خالص)
-1.4	-0.6	-0.7	0.9	0.9		کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم
16.1	16.1	14.2	14.5	11.7		اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر
جی ڈی پی کا فیصد						
0.4	-1.2	1.6	-4.1	-1.3		مالیاتی توازن
3.2	0.5	2.7	-0.8	3.2		بنیادی توازن

ماخذ: الفہم پاکستان دفتر شماریات؛ اسٹیٹ بینک؛ وزارت خزانہ

سود کی ادائیگیوں میں تیزی سے کمی نے ادا کیا۔ اجناس کی سازگار قیمتوں اور آئی ایم ایف کے پروگرام نے بھی مجموعی معاشی حالات میں ساتھ دیا۔ چنانچہ میکرو اکنامک استحکام نے نمو کی رفتار کی معاونت کی۔

صنعت میں نمودار صل بڑے پیمانے کی ایشیاسازی (ایل ایس ایم) کی پیداوار بحال ہونے کا نتیجہ تھی۔ اس کے علاوہ تعمیرات اور بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی میں قدر اضافی بھی حاصل ہوئی، جبکہ کان کنی اور کوہ کنی میں سکڑاؤ

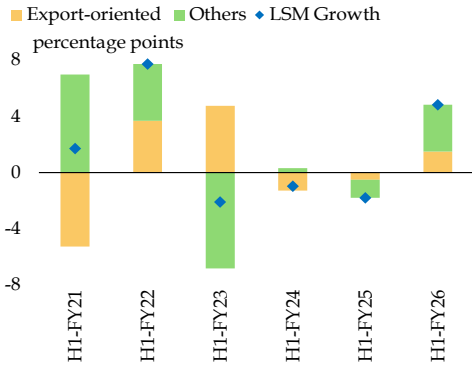
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں عالمی تجارت میں غیر یقینی صورت حال اور ملک میں سیلابوں کے باوجود اقتصادی استحکام مزید مضبوط ہوا۔ تاہم، فروری 2026ء سے مشرق وسطیٰ میں جنگ سے غیر یقینی کیفیت بڑھی جس نے معاشی منظر نامے کے لیے نمایاں خطرات پیدا کر دیے۔ تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے نے حکومت کو کفایت شعاری کے اقدامات نافذ کرنے پر مجبور کر دیا تاکہ اقتصادی استحکام برقرار رکھا جائے۔ مستقبل میں جنگ کی طوالت اور شدت پر یہ بات منحصر ہے کہ اس کا پاکستان میں مہنگائی، بیرونی تجارت اور ترسیلات زر، اور اقتصادی سرگرمیوں کے رجحان پر کیا اثر پڑے گا۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں، اقتصادی نتائج میں نمایاں بہتری آئی۔ حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تیز رفتار ہوئی اور وہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تقریباً دوگنی رفتار سے بڑھتی رہی۔ اس میں بڑا کردار صنعتی پیداوار کی بحالی کا تھا جس کے بعد زراعت اور خدمات کے شعبوں کی کارکردگی رہی (شکل 1.1)۔ صارف اشاریہ قیمت اوسط قومی مہنگائی میں مزید کمی آئی، اور یہ وسط مدتی ہدف کی چٹائی حد کے قریب رہی، جبکہ اسٹیٹ بینک کی زر مبادلہ خریداری اور مالی رقوم کی خالص آمدنی نے بیرونی ذخائر کو مضبوط کیا، اگرچہ برآمدات میں کمی آئی تھی (جدول 1.1)۔

ان نتائج کے حصول میں جن چیزوں سے مدد ملی ان میں محتاط زری اور مالیاتی پالیسیاں، جاری ساختی اصلاحات جیسے ضوابط میں نرمی، ٹیرف میں معقولیت لانا، توانائی کے شعبے کی اصلاحات وغیرہ شامل ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے محتاط زری پالیسی موقف برقرار رکھا، جس سے حقیقی شرح سود مثبت سطح پر رہی۔ مالیاتی استحکام بھی درست سمت پر رہا اور مالیاتی توازن مالی سال 02ء کے بعد پہلی بار سرپلس پر آگیا، جس میں اہم کردار دراصل

گلہ بانی کے شعبے میں قدر اضافی کا بڑھنا زرعی ترقی کی بنیادی وجہ بنی، جس نے فصلوں کی پیداوار میں کمی کا بخوبی ازالہ کر دیا۔ فصلوں میں پیشتر کمی کپاس اور مکئی کی وجہ سے ہوئی جو سیلاب سے سب سے زیادہ متاثر ہوئی تھیں۔ اس دوران، گنے اور چاول کی پیداوار پچھلے سال کے مقابلے میں زیادہ ہوئی۔ گنے کو فائدہ یوں ہوا کہ بہتر منافع کی وجہ سے اس کا زیادہ رقبہ زیر کاشت آیا اور زیادہ پیداوار حاصل ہوئی۔ چاول کی پیداوار میں اضافہ بنیادی طور پر زیادہ یافتگی کی وجہ سے ہوا جبکہ زیر کاشت رقبہ کم ہو گیا۔

شکل 1.2: بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں حصہ داری



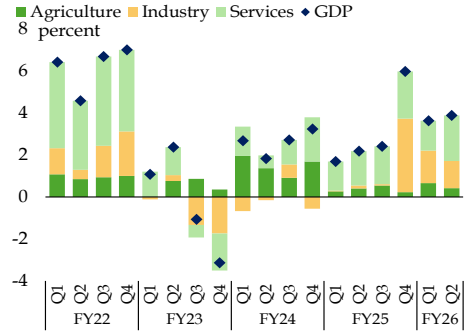
Source: PBS

مزید برآں، سیلاب سے فصلوں کے نقصانات ابتدائی تخمینوں کے مقابلے میں کسی حد تک کم رہے، جس کی جزوی وجہ متاثرہ اضلاع میں بچاؤ اور امداد کی بروقت کارروائیوں کے علاوہ انتظامیہ کے مربوط اقدامات تھے۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں یعنی صنعت اور زراعت کی بہتر کارکردگی کے اثرات سے خدمات کے شعبے کی نمو میں تھوڑا بہت اضافہ ہوا، جو بنیادی طور پر تھوک اور خوردہ تجارت، نقل و حمل اور ذخیرہ کاری، اور سرکاری انتظامیہ و سماجی تحفظ کی وجہ سے ہوا۔

اقتصادی سرگرمی میں تیزی کا نتیجہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں درآمدی حجم میں اضافہ کی صورت میں نکلا، اس دوران اجناس کی عالمی قیمتیں

دیکھا گیا۔ تعمیراتی سرگرمیوں کو بنیادی طور پر ترقیاتی اخراجات میں اضافے، خام مال کی لاگت میں کمی، اور حکومت کی رعایتی ہاؤسنگ اسکیم سے فائدہ ہوا۔ بجلی، گیس، اور پانی کی قدر اضافی بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ گرڈ پاور کی نسبتاً کم طلب کے دوران حکومت کی طرف سے ذرا عانت میں اضافہ ہوا۔

شکل 1.1: حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں حصہ داری بلحاظ شعبہ

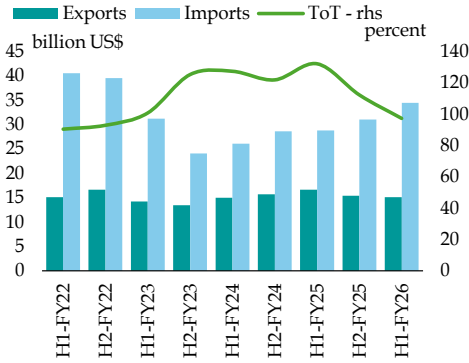


Source: PBS

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی پیداوار 4.8 فیصد بڑھی جو پچھلے تین سال سے کمی کا شکار رہی تھی۔ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی بحالی بنیادی طور پر گاڑیوں، خوراک، ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی پیداوار کی وجہ سے ہوئی (شکل 1.2)۔ گاڑیوں کے شعبے کی مستحکم کارکردگی دراصل کئی عوامل کے مشترک اثر سے ممکن ہوئی جن میں مضبوط ملکی طلب، قرض لینے کی لاگت میں کمی، قیمتوں میں نسبتاً استحکام، فروخت میں رعایتی پیشکش، اور خاص طور پر ایس پوی کے زمرے میں نئی اقسام کی آمد شامل ہیں۔ ٹیکسٹائل اور ملبوسات میں نمو بنیادی طور پر برآمدات بڑھنے سے ہوئی، جبکہ امریکی ٹیرف نسبتاً کم تھے۔ سینٹ اور پٹرولیم کی پیداوار میں اضافہ ملک میں تعمیرات اور نقل و حمل کی سرگرمیوں میں بہتری کے مطابق ہوا۔

کرتی رہتی ہیں، جس سے جاری کھاتے کے خسارے کو معتدل سطح پر رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ شرح مبادلہ میں معمولی اضافے، پست کرب پریمیم، اور خلیجی ریاستوں میں سازگار لیبر مارکیٹ کے حالات نے ترسیلات زر بڑھانے میں تعاون کیا۔ اس کے علاوہ، حالیہ برسوں میں کارکنوں کی نقل مکانی میں اضافے، نیز حکومت اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے لین دین کے اخراجات کم کرنے کے اقدامات سے باضابطہ ذرائع سے ترسیلات زر میں اضافے کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

شکل 1.3: بیرونی تجارت اور تناسبات تجارت



Source: PBS

جن چیزوں نے اسٹیٹ بینک کو زر مبادلہ کے ذخائر بڑھانے اور بازار مبادلہ میں استحکام کو سہارا دینے کے قابل بنایا وہ کرنٹ اکاؤنٹ کا محدود خسارہ اور نجی آمدنیوں کا معتدل رہنا ہے (شکل 1.4)۔ مزید برآں، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اصل قرضوں کی ادائیگیوں کے مقابلے میں سرکاری ادائیگیاں زیادہ تھیں۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی میں اعتماد آ گیا جس کے سبب ایک ملی جلی محتاط پالیسی کے نتیجے میں بیرونی کھاتوں کی پوزیشن میں بہتری آنا اور شرح مبادلہ میں استحکام، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں نرمی اور بجلی کے سرکاری نرخوں میں کمی تھی۔ اس عرصے کے دوران صارف اشاریہ

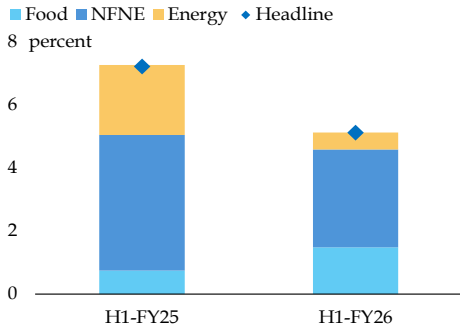
نسبتاً نرم رہیں۔ اگرچہ توانائی اور خام کپاس کی کم قیمتوں نے مجموعی درآمدی بل کو محدود رکھنے میں مدد دی، تاہم تقریباً تمام دیگر اہم زمروں میں درآمدی حجم میں اضافہ ہوا۔ درآمدات کی ساخت میں بھی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران تبدیلی کے آثار نظر آئے، حالیہ قومی ٹیرف پالیسی 2025ء تا 2030ء کے تحت ٹیرف میں معقولیت لانے سے درآمدی ایشیا کی فہرست میں تبدیلی دیکھی گئی۔ خاص طور پر ان گروپوں میں درآمدی نمو واضح تھی جہاں ٹیرف کم کیا گیا، جیسے مشینری، دھاتیں اور نقل و حمل سے متعلق ایشیا۔

تاہم، عالمی تجارت میں اضافے کے باوجود برآمدات میں کمی واقع ہوئی۔ سب سے نمایاں کمی چاول کی برآمدات میں ہوئی، جبکہ بلند قدر والی ٹیکسٹائل کی برآمدات نسبتاً مستحکم رہیں۔ درآمدات اور برآمدات میں مختلف رجحانات کے علاوہ تجارتی شرائط کی بگڑتی صورت حال (شکل 1.3) کے نتیجے میں تجارتی خسارہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 36 فیصد بڑھ گیا۔ برآمدات کی پست کارکردگی زیادہ تر غذائی برآمدات، خاص طور پر چاول کی برآمدات میں تیز کمی کا نتیجہ تھی۔ عالمی سطح پر اجناس کی کم قیمتوں کے ساتھ ہی بڑھتی ہوئی مسابقت نے بھی پاکستان کی برآمدات پر اثر ڈالا۔ اجناس کی غیر مستحکم قیمتوں کے اثر کے سوا، پاکستان کی برآمدات کی کارکردگی غیر متاثر کن رہی ہے جیسا کہ گذشتہ دو دہائیوں میں برآمدات کا جی ڈی پی میں تناسب گرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ برآمدات میں کمی ساختی مسائل کی وجہ سے ہے، جن میں کم پیداواریت، پالیسی میں تضادات، عالمی ویلیو چین کے ساتھ کمزور روابط، اور مصنوعات اور مارکیٹ کے تنوع کی کمی شامل ہیں۔ ان سب وجوہات کے مجموعی اثر سے پاکستان کی برآمدات قیمت اور طلب کے دھچکوں سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔

اس سے قطع نظر، کارکنوں کی ترسیلات زر ایشیا اور خدمات کے تجارتی خسارے اور بنیادی آمدنی کے بیشتر خسارے کو آسانی سے مالی مدد فراہم

اگرچہ قوزی مہنگائی (غیر غذائی غیر توانائی) پچھلے سال کے مقابلے میں کم ہوئی، تاہم یہ بلند سطح پر جمی رہی۔ مسلسل دباؤ بنیادی طور پر مکانات کے کرایوں، سونے کی قیمتوں، نقلی فیوسوں، اور کم از کم اجرت کی مطابقت لانے سے پیدا ہوئے۔ مزید برآں، کارپوریٹ شعبے کے مجموعی منافع میں اضافہ بھی قوزی مہنگائی کے لیے معاون ثابت ہوا کیونکہ بعض شعبوں میں فرموں نے خام مال کی کم لاگت کے باوجود مصنوعات کی قیمتیں بڑھانے کا رجحان ظاہر کیا۔

شکل 1.5: قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں حصہ داری

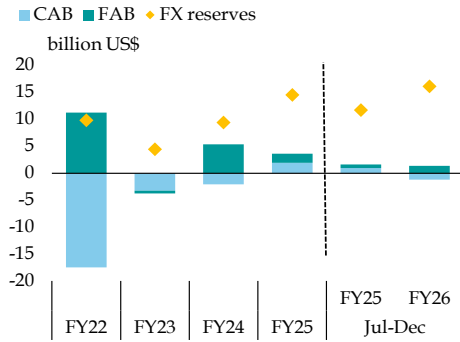


Source: PBS

اسٹیٹ بینک نے محتاط زری پالیسی جاری رکھی تو اس کی وجوہات میں ایک طرف قوزی مہنگائی میں جمود شامل ہے، تو دوسری طرف عالمی تجارتی حرکیات میں تبدیلی، اشیائے خوردونوش کی غیر مستحکم عالمی قیمتیں، توانائی کی قیمتوں میں غیر متوقع ردوبدل، سیلاب سے منسلک رسدی دھچکے اور گندم کی فراہمی کے بارے میں خدشات بھی شامل ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے جولائی تا اکتوبر 2025ء کے دوران زری پالیسی کمیٹی کے تین اجلاسوں میں پالیسی ریٹ برقرار رکھا۔ دسمبر 2025ء میں، اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ 50 بیس پوائنٹس کم کیا کیونکہ ابتدائی تخمینے کے مقابلے میں سیلاب کے اثرات نسبتاً نرم تھے، چنانچہ جون 2024ء کے بعد سے مجموعی کمی 1,150 بی پی ایس تک پہنچ گئی۔

قیمت ملکی مہنگائی اوسطاً 5.2 فیصد رہی، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے اوسط کے مقابلے میں تقریباً 2 فیصدی درجے کم تھی (شکل 1.5)۔

شکل 1.4: ادائیگیوں کا توازن



Source: SBP

مہنگائی میں عمومی کمی کی وضاحت توانائی اور قوزی مہنگائی میں کمی سے ہوتی ہے، جبکہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں غذائی گروپ میں قیمتوں کا دباؤ بڑھ گیا۔ غذائی مہنگائی میں اضافہ دراصل اہم غذائی فصلوں، خصوصاً گندم کی کم پیداوار، سیلاب کی بنا پر رسدی رکاوٹوں، اور اجناس کے بازاروں میں موجود خامیوں کے مجموعی اثر کا نتیجہ تھا۔ اس تناظر میں، گندم کی پالیسی میں جاری اصلاحات (پاکس 3.3) سے وسط مدت میں مارکیٹ کی کارکردگی اور قیمتوں کے تعین میں بہتری کی توقع ہے۔

توانائی کی مہنگائی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کئی سال کی پست ترین سطح تک گر گئی، جس کی بنیادی وجہ توانائی کی کم عالمی قیمتوں کے مثبت اثرات عوام تک پہنچنا اور بجلی کے شعبے میں اصلاحات ہیں۔ تاہم، پی ڈی ایل اور ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق بلند محصولات (levies) نے ایندھن کی ملکی قیمتوں پر خام تیل کی پست عالمی قیمتوں کے اثرات کو جزوی طور پر زائل کر دیا۔

بینک دولت پاکستان

کی ادائیگیوں میں اس تیز رفتاری، محاصل میں اضافے، ترسیلات زر کی زیادہ وصولی، اور زرمبادلہ ذخائر میں مسلسل اضافے نے اس طرح ملک کی قرض ادائیگی کی صلاحیت کو بہتر بنایا۔

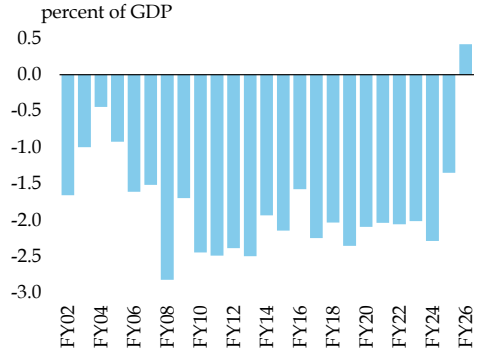
مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں جدولی بینکوں سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری میں اضافے اور غیر سرکاری شعبے کو قرض میں اضافے کے نتیجے میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ خالص ملکی اثاثوں میں بھی اضافہ مل کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایم ٹو کی نمو میں تیزی کی بنیاد بنا۔

جہاں تک واجبات کا سوال ہے تو زیر گردش کرنسی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ گئی کیونکہ ترسیلات زر میں اضافہ ہوا تھا، لین دین کی طلب میں اضافہ ہوا، اور نان فائلرز کے لیے کیش نکالنے پر وہولڈنگ ٹیکس میں اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ جدولی بینکوں سے بلند سرکاری قرض گیری اور نجی شعبے کو قرضے میں توسیع نے بین الہینک سیالیت کی صورت حال پر دباؤ ڈالا۔ اس کے نتیجے میں ہونے والی کمی کو اسٹیٹ بینک کی بازار زر کی سرگرمیوں کے ذریعے پورا کیا گیا۔ بہتر انتظام سیالیت نے بہ وزن اوسط ششماہی رپورٹ میں اتار چڑھاؤ کو کم کیا اور پالیسی کی ترسیل کو مضبوط بنایا۔

نجی شعبے کا قرض (پی ایس سی) دسمبر 2025ء کے آخر تک سال بسال 0.9 فیصد بڑھا، جب کہ پچھلے سال اسی مدت میں 22.8 فیصد بڑھا تھا۔ مطلق معنوں میں، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں پی ایس سی میں 992.3 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال یہ اضافہ 1,978.9 ارب روپے تھا۔ پچھلے سال کی بلند اساس پی ایس سی میں اعتماد آنے کی بڑی وجہ تھی۔ تب بینکوں نے نجی شعبے کو قرض دینے کی سطح میں اضافہ کیا تاکہ ڈپازٹس اور قرضے کے باہمی تناسب کی بنیاد ٹیکس سے بچا جاسکے۔ اقتصادی سرگرمیوں میں تیزی، خام مال کی کم لاگت اور ماکار کی آسان صورت حال سے مالی

سودی ادائیگیوں میں خاطر خواہ کمی اور مالیاتی یکجائی نے ملک کی قرض کے حوالے سے ذمہ داریوں کو نمایاں طور پر کم کر دیا۔ اس امر نے مستحکم غیر ٹیکس آمدنی، اسٹیٹ بینک کے منافع اور پی ڈی ایل کی وصولیوں کے ساتھ مل کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی توازن کو سرپلس میں تبدیل کر دیا (شکل 1.6)۔ جبکہ پرائمری سرپلس پچھلے سال کی سطح پر برقرار رہا۔ مارک اپ کی کم ادائیگیوں سے ترقیاتی اخراجات، زر اعانت اور گرانٹ بڑھانے میں مدد ملی۔ سماجی اور ترقیاتی اخراجات میں یہ اضافہ اقتصادی نمو کی رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے خوش آئند ہے، کیونکہ تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی اخراجات کا مالیاتی ضارب (multiplier) اخراجات جاریہ کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے (بکس 4.1)۔

شکل 1.6: مالیاتی توازن - شش 1



Source: MoF

مسلسل مالی استحکام اور سود کی ادائیگیوں میں تیزی سے کمی نے سرکاری قرض کے بڑھنے کی رفتار کو نمایاں طور پر مست کر دیا۔ امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے اور سرکاری ڈپازٹس کے کم جمع ہونے سے بھی سرکاری قرض کے بڑھنے کی رفتار مست ہوئی۔ مزید برآں، گرتی ہوئی شرح سود سے فائدہ اٹھانے کے لیے حکومت نے بینکوں سے زیادہ تر طویل مدتی معینہ شرح کے وثیقہ جات کے ذریعے قرض لیا اور قلیل مدتی قرض واپس کیا۔ نتیجتاً، اس طرح سرکاری قرض کا عرصیتی خاکہ طویل ہو گیا۔ سود

سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کی قرضے کی طلب بڑھانے میں مدد ملی۔ رسدی پہلو سے، بینک ڈپازٹس میں اضافے نے قرض کے لیے دستیاب رقم کی موجودگی کو بہتر بنایا۔

تاہم، مجموعی معاشی استحکام کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کو پائیدار اور بلند نمو والے راستے کی طرف جانے کے لیے بنیادی اقتصادی اصلاحات کی ضرورت ہوگی تاکہ مستقل موجود ساختہ کمزوریوں کو دور کیا جاسکے۔ ان میں کم بچت اور سرمایہ کاری، کمزور مسابقت، جی ڈی پی کے لحاظ سے برآمدات میں کمی، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی کمی، اور جی ڈی پی میں ٹیکس کی مستقل پست شرح شامل ہیں۔ اس تناظر میں، رپورٹ ایسے کئی بنیادی مسائل کو اجاگر کرتی ہے جو معیشت کی طویل مدتی نمو کی صلاحیت میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

پاکس 2.1، گھرانوں کے مربوط اقتصادی سروے (ایچ آئی ای ایس) کے ڈیٹا کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے اور اس میں گھرانوں کی آمدنی اور خرچ میں بڑھتے ہوئے تفاوت کو اجاگر کیا گیا ہے، جو معاشی فوائد کی غیر متوازن تقسیم کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اسی کے ساتھ زرعی شعبے میں پیداواریت کے مسائل اب بھی نمایاں ہیں۔ اس تناظر میں زراعت کے شعبے میں جدید طرز، جیسے شہری زراعت، تیزی سے پھیلتے ہوئے شہروں میں خوراک کی دستیابی کو بڑھانے میں مدد کر سکتی ہے جبکہ موسمیاتی لچک کو بھی بہتر بنا سکتے ہیں (پاکس 2.2)۔

صنعت میں، بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کو فروغ دینے کے پالیسی اقدامات گیس کا اخراج اور خام تیل کی درآمدات پر انحصار کم کرنے، توانائی کی کارکردگی بہتر بنانے، اور ٹرانسپورٹ کے شعبے میں جدت لانے کی طرف اہم قدم ہیں (پاکس 2.3)۔ مزید برآں، اقتصادی لٹریچر بتاتا ہے کہ پہلے مرحلے کی اصلاحات (نظم و نسق میں بہتری، کاروباری ضوابط میں نرمی اور

تجارت میں آزاد روی) نافذ کرنے سے 2 سے 4 سال کے عرصے میں پیداوار میں تقریباً 4 سے 8 فیصد اضافہ ممکن ہے۔ اسی طرح، دوسرے مرحلے کی اصلاحات (قرضے تک رسائی اور لیبر مارکیٹ کی اصلاحات) اسے مزید 3 فیصد بڑھا سکتی ہیں (پاکس 2.4)۔ ماحول دوست ماکاری کو وسعت دینا ماحولیاتی طور پر پائیدار بنیادی ڈھانچے اور ماحولیاتی مطابقتی منصوبوں کی جانب فنڈز کی منتقلی میں مزید مددگار ثابت ہو سکتا ہے (پاکس 3.2)۔ جبکہ زرعی قرض تک رسائی بہتر بنانا ماحولیاتی فہم و فراست کا شکار کے طریقوں اور جدید ٹیکنالوجی اپنانے میں سہولت فراہم کر سکتا ہے (پاکس 3.1)۔

برآمدی شعبوں میں بھی ساختہ کمزوریاں واضح ہیں۔ پاکستان کی برآمدات چند مصنوعات اور چند ہی مارکیٹوں تک محدود ہے، جبکہ ٹیکنیکی ترقی اپنانے میں قدامت پسندی موجود ہے۔ یہ امر کپاس کی برآمدات میں معمولی اضافے سے ظاہر ہوتا ہے حالانکہ اس وقت امریکی ٹیرف موافق ہیں (پاکس 5.1)۔ جس سے ٹیکسٹائل کی قدری زنجیر کی خاص طور پر انقلابی اور پائیدار طریقوں کے ذریعے توسیع کی جاسکتی ہے جو مارکیٹ تک رسائی برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے (پاکس 5.2)۔

اس طرح یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم برآمدات کی بنیاد پر اور سرمایہ کاری کو آگے رکھنے والے ترقیاتی ماڈل کی طرف بڑھیں۔ ساختہ رکاوٹیں، جیسے ناقص منصوبہ بندی، پالیسی میں تضادات اور نظم و نسق کی خرابیاں، مالی شعبے کی کمزوریاں، اور منصوبوں پر عمل درآمد میں تاخیر دراصل بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سمیت سرمایہ کاریوں کو ان شعبوں میں مرکوز کھتی ہیں جہاں خطرات کم ہوں اور مارکیٹ تلاش کی جاسکتی ہو مثلاً عارضی صارفی مصنوعات، موٹر گاڑیاں، توانائی کا شعبہ وغیرہ۔ ان مسائل کو حل کر لیا جائے تو سرمایہ کاری کو زیادہ پیداواری اور برآمداتی صنعتوں کی طرف راغب کرنے میں مدد مل سکتی ہے، اس طرح مستحکم اور متنوع اقتصادی نمو کو تعاون ملے گا۔ خاص طور پر، ہائی ٹیک مہارتوں اور ڈیجیٹل صلاحیتوں کے

1.2 اقتصادی منظر نامہ¹

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کئی معاشی نتائج اور پیش رفت نے پورے مالی سال 26ء کے لیے مجموعی منظر نامے کو بہتر بنایا ہے (جدول 1.2)۔ تاہم، مشرق وسطیٰ میں جنگ اس منظر نامے کے لیے نمایاں خطرات پیدا کرتی ہے۔ توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے علاوہ، سپلائی چین میں خلل، بار برداری کے معاوضوں اور بیمہ پر بیمہ میں اضافہ ملک کے میکرو اکنامک منظر نامے پر نمایاں اثر ڈال سکتے ہیں۔ توانائی کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ فی الفور ملکی مہنگائی میں شامل ہو گیا، حالانکہ ابتدا میں حکومت نے بیشتر اضافے کو خود برداشت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تاہم، اس اضافے کا مالی سال 26ء کی مجموعی اقتصادی سرگرمیوں پر نمایاں اثر متوقع نہیں۔

جدول 1.2: مالی سال 26ء کے لیے کئی معاشی اہداف اور ایٹھ پیٹک کی پیش گوئی

اہداف	ہدف	شرح نمو (فیصد)
حقیقی ڈی ڈی پی الف	4.2	3.75 - 4.75
صارف اشاریہ قیمت (اوسط) الف	7.5	5.0 - 7.0
ترسیلات الف	39.4	41.0 - 42.0
برآمدات (ایف او بی) الف	35.3	29.5 - 30.5
درآمدات (ایف او بی) الف	65.2	63.5 - 64.5
جی ڈی پی کا فیصد	3.9	3.5 - 4.5
مالیاتی خسارہ الف	0.5	0 - 1.0

ماخذ: الف پاکستان سالانہ منصوبہ 26-2025ء؛ ب وفاقی بجٹ 26-2025ء

بلند تعداد والے اظہاریوں، بشمول پریچرنگ نیچرز انڈیکس (پی ایم آئی) (شکل 1.7)، کے تازہ ترین ڈیٹا کے مطابق صنعتی پیداوار، خاص طور پر بڑے پیمانے کی ایشیا سازی، اور تعمیرات نے پہلی دوسرے ماہیوں کی اپنی رفتار

نکھار سے آئی ٹی اور آئی ٹی سے متعلقہ خدمات کے شعبے کی طرف سے سرمایہ کاری مزید بڑھ سکتی ہے (باکس 5.3)۔

ان ساختی مسائل کے علاوہ، ماحولیاتی تبدیلی بھی پاکستان کی معیشت کے لیے ایک اہم چیلنج کے طور پر ابھری ہے۔ چنانچہ باب 6 ماحولیاتی تبدیلی کے متعدد پہلوؤں اور پاکستان کی معیشت پر ان کے اثرات کے جائزے پر مشتمل ہے۔ پاکستان گرین ہاؤس گیسوں کے عالمی اخراج میں اگرچہ صرف معمولی حصہ ڈالتا ہے، لیکن یہ ماحولیاتی خطرے سے سب سے زیادہ دوچار ممالک میں شامل ہے۔ اسٹاف کے تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ حالیہ ماحولیاتی واقعات نے پاکستان میں نموار اور مہنگائی پر اہم اثرات مرتب کیے ہیں (باکس 6.1)۔ نیز، عالمی بینک کے اندازے کے مطابق مذکورہ اثرات 2050ء تک ملک کی جی ڈی پی پر شدید ہو جائیں گے۔ اسی کے ساتھ، پاکستان کی اخراج کی شدت (emission intensity) نسبتاً زیادہ رہتی ہے، جو ساخت کے نقائص اور کاربن پر انحصار کرتی ہوئی ترقی کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ امر بدلتے ہوئے عالمی ماحولیاتی ضوابط اور تجارتی فریم ورک کے تناظر میں چیلنج کا سبب ہے۔

ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے پاکستان کی محدود تیاریوں کے باعث یہ کمزوریاں مزید پیچیدہ ہو جاتی ہیں، خواہ وہ مطابقتی اقدامات ہوں یا تخفیفی۔ کئی مسائل ماحولیاتی اقدامات میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں: پالیسی کے ہم آہنگ رہنے میں نقائص، پالیسی اور ادارہ جاتی فریم ورک میں عمل درآمد کے نقائص، محدود تکنیکی استعداد، انسانی وسائل کی کمی، اور معاشرتی تیاری کی ناکافی سطح۔ اس کے علاوہ، مطابقتی اور تخفیفی اقدامات کے لیے جو معقول سرمایہ کاری درکار ہے، وہ بھی زیادہ تر پوری نہیں ہو رہی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ماحولیات سے متعلق بین الاقوامی رقوم کی آمد کم ہے اور ملک میں سرکاری و نجی شعبے کی مالکاری میں بھی مشکلات حائل ہیں۔

¹ اس سیکشن میں پیش کیا گیا میکرو اکنامک منظر نامہ 130 اپریل 2026ء تک کے ڈیٹا اور پیش رفت پر مبنی ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

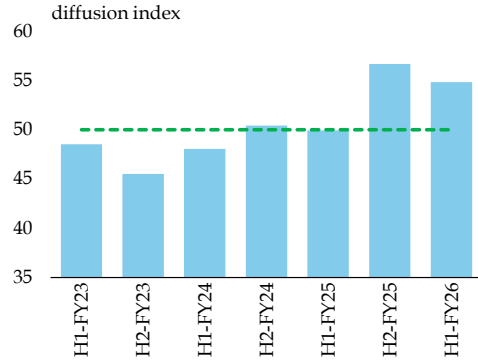
میں اضافے کو صارفین پر منتقل کیا ہے۔ تیل کی قیمتوں کے دھچکے بھی قومی مہنگائی بڑھانے کے نمایاں خطرات پیدا کرتے ہیں کیونکہ لاگت پر دباؤ بڑھے گا، دور ثانی کے اثرات اور مہنگائی کی توقعات بھی بڑھ جائیں گی۔ یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ صارف اشاریہ قیمت قومی مہنگائی (سال بسال) مالی سال 26ء کے باقی مہینوں اور مالی سال 27ء میں وسط مدتی ہدف کی حد 5 سے 7 فیصد کے اوپری سرے سے بڑھنے کا امکان ہے۔

توانائی کی قیمتوں میں اضافے اور بیمہ و باربرداری معاوضوں میں اضافے سے بھی توقع کی جا رہی ہے کہ پاکستان کا درآمدی بل اور باربرداری اخراجات بڑھ جائیں گے۔ تاہم، حکومت کا یہ فیصلہ کہ تیل کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات کو توانائی کی ملکی قیمتوں پر منتقل کیا جائے، اور ساتھ ہی توانائی بچانے کے اقدامات پر عمل کیا جائے، ممکنہ طور پر ملکی طلب کم رکھنے اور اس طرح توانائی کی درآمدی مقدار گھٹانے میں مدد دے گا۔ نیز، ایل این جی کی درآمدات میں کمی توانائی کی درآمدات کو مزید کم کر سکتی ہے۔

دوسری طرف، برآمدات کمزور رہنے کی توقع ہے کیونکہ عالمی معاشی نمو میں سست روی کا امکان ہے۔ دیگر عوامل یہ ہیں: کئی سال سے چاول کی کم قیمتیں؛ پاکستان کی مغربی سرحد کی بندش؛ اور ٹیرف میں جاری رد و بدل کی وجہ سے عالمی تجارتی بہاؤ کی نئی ترتیب۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مالی سال 21ء اور مالی سال 25ء کے درمیان خلیجی ممالک سے آنے والی ترسیلات مجموعی ترسیلات کا تقریباً 55 فیصد تھیں، کارکنوں کی ترسیلات بھی مالی سال 26ء کی چوتھی سہ ماہی میں متاثر ہو سکتی ہیں۔ تاہم، بحیثیت مجموعی ترسیلات مالی سال 26ء میں مضبوط رہنے کی توقع ہے، جو بڑھ ہوئے تجارتی خسارے کو جزوی طور پر کم کرے گی۔ چنانچہ، جاری کھاتے کا خسارہ اب بھی ڈی پی ٹی کے 1.0 فیصد تک رہنے کی توقع ہے۔

فروری 2026ء تک برقرار رکھی۔ تاہم جنگ مالی سال 26ء کے آخر میں پیداوار پر اثر ڈالنا شروع کر سکتی ہے۔

شکل 1.7: پرچیزنگ منجر زائڈیکس



Source: SBP

گندم کی بوائی اور خام مال سے متعلق تازہ ترین معلومات گذشتہ سال کے مقابلے میں گندم کی فصل کے بہتر امکانات ظاہر کرتی ہیں، اگرچہ یہ مالی سال 26ء کے ہدف سے قدرے کم ہیں۔ اس کے علاوہ گئے اور چاول جیسی خریف کی بڑی فصلوں پر سیلاب کے توقع سے کم شدید اثرات کے باعث امکان ہے کہ زرعی شعبہ مالی سال 26ء میں نسبتاً بہتر کارکردگی دکھا سکے گا۔ زراعت اور صنعت کی کارکردگی خدمات کے شعبے پر مثبت اثرات ڈالے گی۔ چنانچہ توقع ہے کہ حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو 3.75 فیصد سے 4.75 فیصد تک کے درمیان رہے گی۔

غذائی فصلوں کی پیداوار بڑھنے، اور علاقائی تنازعات کی وجہ سے محدود برآمدات کے باعث توقع ہے کہ غذائی مہنگائی معتدل ہو جائے گی، اور اگر مالی سال 26ء کی دوسری ششماہی میں نقل و حمل کے اخراجات بڑھ بھی گئے تو اسے اس ذریعے سے جزوی طور پر متوازن کیا جاسکتا ہے۔ توانائی کی مہنگائی بڑھنے والی ہے کیونکہ حکومت نے جنگ چھڑنے کے بعد تیل کی عالمی قیمتوں

ترسیلات کے بہاؤ پر اثر پڑ سکتا ہے، جبکہ یہ ترسیلات تجارتی خسارہ پورا کرنے اور زر مبادلہ کی مارکیٹ میں استحکام برقرار رکھنے میں اہم رہی ہیں۔ دوسرے، رسدی زنجیر میں رکاوٹیں، خاص طور پر اہم خام مال اور مشینری کی درآمد متاثر ہونے سے صنعتی پیداوار کے ساتھ ساتھ برآمدات کو بھی متاثر کر سکتی ہیں۔ اسی طرح، کھاد کی کمی فصل کی پیداوار پر اثر ڈال سکتی ہے۔

تیسرے، معاشی سرگرمیوں میں سست روی ممکنہ طور پر محاصل کی پیداوار پر اثر ڈال سکتی ہے۔ دوسری طرف، صوابدیدی اخراجات کی ضرورت پڑنے پر اضافی آمدنی کے اقدامات بھی ضروری ہو سکتے ہیں، جن کے مہنگائی پر اثرات پڑ سکتے ہیں۔ آخری بات، یہ پیش رفت اور نتائج مہنگائی کی توقعات کو بھی بڑھا سکتے ہیں، جو اب تک خوب مستحکم رہی ہیں۔ تاہم، اسٹیٹ بینک میکرو اکنامک استحکام برقرار رکھنے کے لیے، خصوصاً مہنگائی کو قابو میں رکھنے، اقتصادی سرگرمیوں کو سہارا دینے، اور زر مبادلہ ذخائر کو برقرار رکھنے کے لیے مناسب اقدامات جاری رکھے گا۔

جنگ کے اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات ٹیکس اور غیر ٹیکس آمدنی اور حکومت کے صوابدیدی اخراجات پر پڑتے ہیں۔ خاص طور پر، تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے بعد ایندھن کی ملکی قیمتوں میں ہونے والا ردوبدل ممکنہ طور پر توانائی کی زراعت بڑھائے گا۔ نیز، پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے اور توانائی بچانے کے اقدامات نافذ ہونے کے بعد پٹرولیم مصنوعات کی فروخت (جیم کے اثر سے) کم ہونے کی وجہ سے پی ڈی ایل کی وصولی بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ تاہم، ترقیاتی بجٹ کم کرنے کے سرکاری فیصلے سے اس اثر کو کچھ کم کیا جاسکتا ہے۔ مجموعی طور پر، اسٹیٹ بینک کے نزدیک مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 3.5 سے 4.5 فیصد کی حد میں متوقع ہے۔

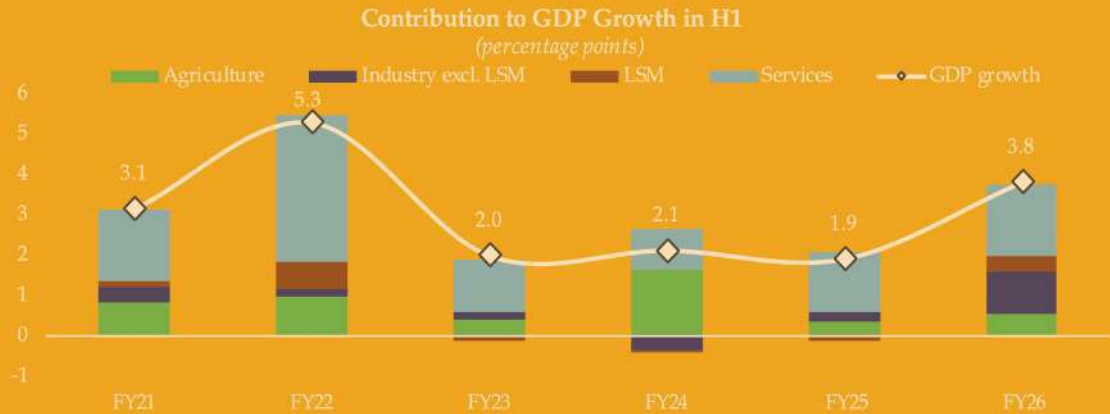
اگرچہ مستقبل قریب میں عمومی طور پر استحکام برقرار ہے گا، لیکن سپلائی چین کی بحالی اور عالمی اقتصادی سرگرمی پر جنگ کے دیرپا اثرات وسط مدت میں معاشی استحکام کے لیے اہم چیلنج بن سکتے ہیں۔ سب سے پہلے، خلیج میں غیر یقینی اقتصادی صورت حال کے سبب معاشی سرگرمی سست ہونے سے



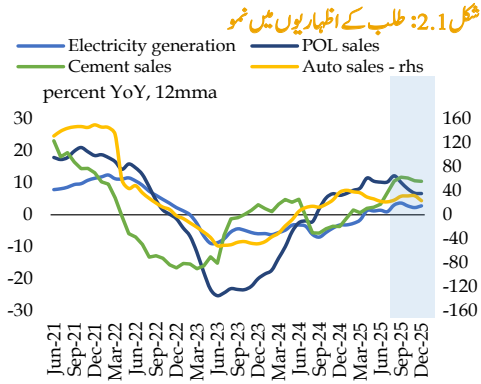
2

اقتصادی نمو

معاشی سرگرمیوں کی رفتار میں اضافہ ہوا اور مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو گذشتہ سال کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں بڑھ گئی۔ یہ توسیع وسیع البنیاد تھی، اور صنعت کے شعبے میں بلند ترین نمو ہوئی، جس کے بعد خدمات اور زراعت کے شعبوں نے اہم کردار ادا کیا۔ صنعتی شعبے کو تحریک مینوفیکچرنگ—خصوصاً بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) کی بحالی، بجلی اور تعمیرات، گیس اور پانی کی فراہمی کے شعبوں سے ملی۔ زراعت کے شعبے کی نمو میں سیلاب سے فصلوں کو پہنچنے والے نقصانات کے باوجود گلہ بانی کی قدر اضافی میں خاصی بہتری کی بدولت اضافہ ہوا۔ خدمات کے شعبے کی نمو بھی بڑھ گئی، جو صنعت اور زراعت کے شعبوں میں بہتری سے ہم آہنگ ہے۔ بہتر معاشی سرگرمیوں کے مثبت اثرات روزگار پر ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ ان لائن اور اخبارات پر ملازمتوں کے اشتہارات اور اسٹیٹ بینک آئی بی اے کے کاروباری اعتماد کے متعلق سروے کی حالیہ معلومات سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے۔



2.1 جی ڈی پی کی نمو



Sources: NEPRA; APCMA; OCAC; PAMA

اور شرح سود میں کمی کے باعث ملکی طلب بڑھنے سے فائدہ پہنچا، جس کی عکاسی سیمنٹ، گاڑیوں، اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافے سے ہوتی ہے (شکل 2.1)۔ بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ میں مضبوط بحالی کے باوجود بجلی، گیس، پانی کی فراہمی اور تعمیرات کے شعبوں کے قدر اضافی میں بھی نمایاں بہتری آئی۔

زراعت کی نمو بنیادی طور پر گلہ بانی (لانیو اسٹاک) کی قدر اضافی بڑھنے کی وجہ سے ہوئی، جس نے سیلاب کے باعث خریف کی فصلوں، علاوہ گنا اور

حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران 3.8 فیصد اضافہ ہوا، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 1.9 فیصد تھا۔ یہ نمو وسیع البینا درہی، جس میں سب سے زیادہ کردار صنعت کا، اس کے بعد خدمات اور زراعت کے شعبوں کا رہا (جدول 2.1)۔ معاشی نمو میں بہتری سے مجموعی اقتصادی استحکام کے مثبت اثرات کی عکاسی ہوئی، جن میں کم شرح سود، مستحکم شرح مبادلہ، ترقیاتی اخراجات کے لیے مالی گنجائش میں اضافہ، کاروباری افراد اور صارفین کے اعتماد کا بڑھنا اور ملکی طلب میں اضافہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اجناس کی موافق عالمی قیمتوں سے پیداواری لاگت کم کرنے میں مدد ملی۔

صنعتی شعبے نے مالی سال 18ء کے بعد سب سے زیادہ نمو درج کی، اور کان کنی اور کوہ کنی کے سوا اس کے تمام بڑے اجزا میں اضافہ ہوا۔ اس میں مینوفیکچرنگ نے نمایاں کردار ادا کیا، خصوصاً بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) میں پچھلے تین برسوں تک کمی کے بعد مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بحالی دیکھنے میں آئی۔ ایل ایس ایم کو مہنگائی

جدول 2.1: جی ڈی پی کی نمو

نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجے میں

حصہ	مالی سال 26ء			مالی سال 25ء					
	شش 1 م 25ء	شش 2 م 25ء	شش 3 م 25ء	شش 1 م 26ء	شش 2 م 26ء	شش 3 م 26ء	شش 4 م 26ء	شش 5 م 26ء	شش 6 م 26ء
جی ڈی پی	3.8	1.9	3.6	4.2	6.0	2.4	1.9	2.2	1.7
زراعت	0.5	0.3	2.7	1.6	0.9	2.4	1.4	1.7	1.1
اہم فصلیں	-0.1	-0.7	-1.1	-13.6	-17.9	-9.6	-12.8	-12.8	-12.7
صنعت	1.4	0.1	8.9	10.0	20.3	0.3	0.5	0.8	0.2
بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی	0.4	-0.1	3.9	0.3	3.0	-2.0	-1.8	-2.6	-0.9
خدمات	1.8	1.5	2.4	3.5	3.8	3.1	2.6	2.8	2.4

* پہلی ششماہی خام قدر اضافی = پہلی سہ ماہی خام قدر اضافی + دوسری سہ ماہی خام قدر اضافی = دوسری ششماہی خام قدر اضافی = تیسری سہ ماہی خام قدر اضافی + چوتھی سہ ماہی خام قدر اضافی۔

حقیقی جی ڈی پی نمو کی رفتار میں تیزی آنے کے ساتھ روزگار کی صورت حال میں بھی بہتری آنا شروع ہو گئی۔ اگرچہ پنجاب میں صنعتی روزگار میں معمولی کمی واقع ہوئی، تاہم حالیہ مہینوں میں آن لائن اور اخباری ملازمتوں کے اشتہارات میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک اور آئی بی اے کے کاروباری اعتماد سروے میں بھی آئندہ چھ ماہ میں روزگار کے مواقع پیدا ہونے کے حوالے سے امید کا اظہار کیا گیا۔

یہ پیش رفت زیادہ شمولیتی معاشی نتائج کی سمت با معنی منتقلی کے لحاظ سے حوصلہ افزا ہیں۔ تاہم، روزگار کے مواقع میں اضافے اور غربت کے خاتمے کے لیے پائیدار بلند شرح نمو نہایت ضروری ہے۔ اس تناظر میں، سرمایہ کاری اور پیداواریت میں اضافے کے لیے اصلاحات پر توجہ دینا کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

چاول، کی پیداوار میں کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ گنے کی پیداوار میں اضافہ زیر کاشت رقبے اور بہتر یافت کی وجہ سے ہوا، جبکہ چاول کی پیداوار میں اضافہ صرف یافت بڑھنے کی بدولت ہوا۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بحالی کے بروقت اقدامات اور امدادی سرگرمیوں کے باعث فصلوں کے نقصانات ابتدائی توقعات¹ سے کم رہے۔

اجناس پیدا کرنے والے شعبوں، صنعت اور زراعت، کی بہتر کارکردگی کے اثرات کی عکاسی کرتے ہوئے خدمات کے شعبے کی نمو میں بھی اضافہ ہوا، اور مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اطلاعات اور مواصلات کی خدمات کے علاوہ تمام ذیلی شعبوں کی قدر اضافی میں اضافہ درج کیا گیا۔

جدول 2.2: زراعت میں نمو

نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجے میں

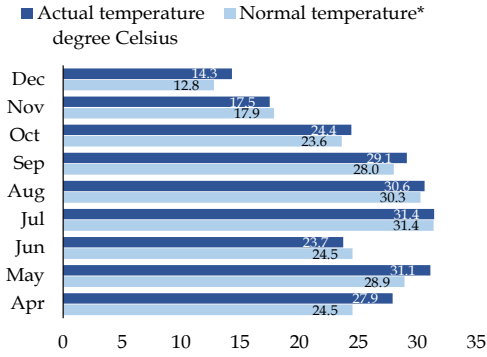
حصہ	مالی سال 26ء			مالی سال 25ء			حصہ				
	شش ماہ 25 س 26	شش ماہ 25 س 26	شش ماہ 25 س 26	شش ماہ 25 س 26	شش ماہ 25 س 26	شش ماہ 25 س 26					
زراعت	2.2	1.4	2.2	1.8	2.7	1.6	0.9	2.4	1.4	1.7	1.1
فصلیں	-1.4	-0.7	-3.7	-3.3	-4.1	-0.1	-2.0	1.8	-1.8	-3.0	-0.4
اہم فصلیں	-0.3	-3.1	-1.6	-1.9	-1.1	-13.6	-17.9	-9.6	-12.8	-12.8	-12.7
دیگر فصلیں	-1.0	2.5	-6.3	-5.7	-6.9	19.8	20.2	19.3	19.4	19.1	19.7
کپاس کی جنگ	-0.1	-0.2	-6.7	-1.0	-11.9	-25.5	-24.4	-26.6	-12.0	-20.2	-3.0
گلہ بانی	3.5	2.1	5.9	5.6	6.2	2.4	2.2	2.6	3.6	5.6	1.9
جنگل بانی	0.1	0.0	4.0	3.8	4.3	4.4	4.7	4.1	1.3	2.6	0.1
ماہی گیری	0.0	0.0	0.8	0.8	0.9	1.7	2.2	0.5	1.2	1.9	-0.1

© پہلی ششماہی خام قدر اضافی = پہلی سہ ماہی خام قدر اضافی + دوسری سہ ماہی خام قدر اضافی؛ دوسری ششماہی خام قدر اضافی = تیسری سہ ماہی خام قدر اضافی + چوتھی سہ ماہی خام قدر اضافی۔

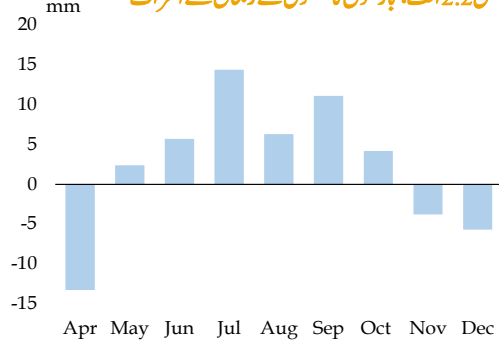
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

¹ جیسا کہ این ڈی ایم اے کے پوسٹ مومن سون رپورٹ 2025ء میں کہا گیا ہے، سیلاب کے بعد ابتدائی تخمینوں میں خریف کی فصلوں میں مکمل نقصانات کی نشاندہی کی گئی تھی۔ تاہم، حقیقی نتائج توقع سے بہتر رہے، اور چاول اور گنے کی پیداوار بائرباٹریب 10.0 اور 89.4 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی، جبکہ سیلاب کے بعد کے تخمینوں میں ان فصلوں کی پیداوار بائرباٹریب 8.3 اور 77.0 ملین ٹن کا اندازہ لگایا گیا تھا۔

شکل 2.2: درجہ حرارت۔ مئی سال 2026ء



شکل 2.2: الف: بارشوں کا معمول کے رجحان سے انحراف



* Normal levels of respective months of 1961-1999 Avg.
Source: PMD

نقصانات کا منفی اثر زائل کر دیا (جدول 2.2)۔² گلہ بانی شعبے کی بہتر کارکردگی کو چارے کے کم ثانوی استعمال سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔³

تاہم خریف کی اہم فصلوں کو سیلاب سے نقصانات ابتدائی تخمینے کے مقابلے میں نسبتاً کم رہے۔⁴ تنازہ تیز تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خریف کی کچھ اہم فصلوں، گنے اور چاول کی پیداوار گذشتہ سال کی سطح سے تجاوز کر چکی ہے۔ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں امداد اور ریلیف کی بروقت کارروائیوں پر مشتمل مربوط رد عمل سے فصلوں کو نقصانات محدود کرنے اور مویشیوں کی منتقلی میں مدد ملی۔⁵ مزید برآں، قرضوں کی بہتر دستیابی سے بھی سیلاب کے اثرات کم کرنے میں سہولت ملی۔

نمو کی تقسیم کے پہلو کی عکاسی گھرانوں کے مربوط معاشی سروے (ایچ آئی ای ایس) برائے 2024-25ء سے بھی ہوتی ہے، جو گھرانوں کی آمدنی اور کھپت میں معمولی اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ فوائد نچلے کو انٹائلز کے لیے نسبتاً کم ہیں، جو کم پیداواریت سے بھی منسلک ہوتے ہیں۔ سروے یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ غیر اجرتی آمدنی، خصوصاً ترسیلات زر اور منتقلیوں کا حصہ بڑھ رہا ہے، جو ایگریکیشن کے رجحانات سے ہم آہنگ ہے (بکس 2.1)۔

2.2 زراعت

مئی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں زراعت کی بلند شرح نمو میں اہم کردار گلہ بانی کے شعبے نے ادا کیا۔ اس نے سیلاب سے فصلوں کو ہونے والے

² سیلاب اور پانی کھڑا ہونے سے پنجاب کے اہم زرعی اضلاع (ملتان، مظفر گڑھ، لودھراں، بہاولپور، اور وہاڑی) اور سندھ کے کچھ علاقے (بٹول کشور، شکارپور، گھوٹکی اور خیرپور) متاثر ہوئے، جہاں خریف کی کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچنے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ ماخذ: این ڈی ایم اے، پوسٹ مومن سون رپورٹ 2025۔

³ خشک اور سبز چارے کا ثانوی استعمال فصلوں کی پیداوار سے منسلک ہوتا ہے، جبکہ گلہ بانی کے مویشیوں کی تعداد ایک مین شرح سے بڑھتی ہے (جو 2006ء اور 1996ء کے بین نسلی مردم شماری کے اعداد و شمار پر مبنی ہے)۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

⁴ ماخذ: پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ (پی آئی ڈی) کی پریس ریلیز 30750۔ https://pid.gov.pk/site/press_detail/30750۔

⁵ ماخذ: قومی اتھارٹی برائے قدرتی آفات (این ڈی ایم اے)، حکومت پاکستان۔ پوسٹ مومن سون رپورٹ 2025۔

موسمیاتی حالات

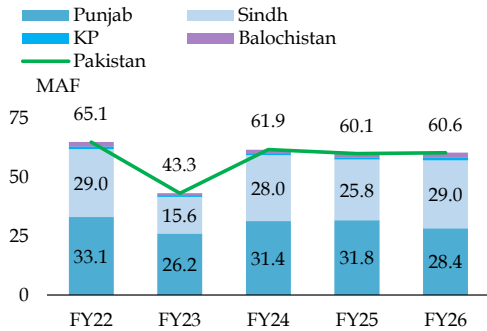
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران موسمیاتی حالات ہمت آزار ہے، اور خریف سیزن کے بیشتر حصے میں بارشوں میں خاصی تغیر پذیری اور معمول سے زائد درجہ حرارت دیکھا گیا۔ مذکورہ حالات نے فصلوں کی نمو کے لیے ماحول کو دشوار بنا دیا اور زرعی پیداوار میں موسمی تھقل کے خطرے کو بڑھا دیا۔

خریف سیزن کے بیشتر مہینوں میں درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہا (شکل 2.2 ب)۔ گرمیوں کے عروج کے مہینوں میں بلند درجہ حرارت، اور شدید بارشوں کے بعد زیادہ نمی نے فصلوں پر گرمی کے دباؤ میں اضافہ کیا اور کئی علاقوں میں فصلوں کی نشوونما پر اثر انداز ہوئی۔⁷

یہ بدلتے ہوئے موسمی حالات نہ صرف زراعت پر دباؤ ڈال رہے ہیں بلکہ شہری مراکز کو بھی "اربن ہیٹ آئی لینڈ افیکٹ" کے ذریعے متاثر کر رہے ہیں۔⁸ اس تناظر میں شہری زراعت، شہری ہریالی کے فروغ اور مقامی سطح پر غذائی پیداوار کے ذریعے ماحولیاتی تبدیلی کے لیے ایک قابل عمل حل پیش کرتی ہے (پاکس 2.2)۔

مالی سال 26ء کے خریف سیزن کے دوران بارشوں کا سلسلہ بے ترتیب رہا (شکل 2.2 الف)۔ اپریل میں خشک موسم کے بعد جولائی تا ستمبر 2025ء کے دوران مون سون کی بارشوں میں شدت آگئی۔ ستمبر میں گہرا دباؤ خصوصاً پنجاب اور سندھ میں شدید بارشیں برسانے کا باعث بنا، جس سے کئی علاقوں میں اچانک سیلاب اور دریاؤں میں سیلابی صورت حال پیدا ہوئی۔⁶ تاہم، مون سون کے بعد نومبر اور دسمبر کے مہینے نسبتاً خشک رہے۔

شکل 2.3: خریف (اپریل تا ستمبر) میں آب پاشی کے لیے جاری پانی



Source: IRSA

جدول 2.3: صدقہ

	مالی سال 26ء		مالی سال 25ء	
	دستیابی (مئی)	ضرورت کا فیصد	دستیابی (مئی)	ضرورت کا فیصد
کپاس	20,871	46.7	16,717	27.1
دھان	44,613	99.1	68,319	114.2
کئی	17,649	47.3	29,420	78.8
گندم	551,467	49.0	569,761	46.3

ماخذ: قومی کئیٹی برائے زراعت

⁶ ایضاً۔

⁷ تہاخذ: قومی اتھارٹی برائے قدرتی آفات (این ڈی ایم اے)، حکومت پاکستان۔ مون سون یومیہ صورت حال کی رپورٹ (ستمبر 2025ء)۔

⁸ امریکی ماحولیاتی تحفظ کی ایجنسی کے مطابق Urban Heat Island Effect ایسی حالت کو کہتے ہیں جس میں شہری علاقے اپنے ارد گرد واقع دیہی علاقوں کے مقابلے میں زیادہ درجہ حرارت برداشت کرتے ہیں، کیونکہ عمارتیں، سڑکیں، اور دیگر بنیادی ڈھانچہ قدرتی علاقوں کے مقابلے میں زیادہ حرارت جذب اور اسے دوبارہ خارج کرتا ہے۔

جدول 2.4: زرعی قرضوں کی تقسیم: پہلی ششماہی

ارب روپے	م س 24ء	م س 25ء	م س 26ء
فارم شعبہ (پیداوار)			
تمام فصلیں	246.5	265.0	361.6
کارپوریٹ کاشت کاری	78.7	84.4	33.3
دیگر	218.4	274.4	309.1
ذیلی مجموعہ	543.6	623.8	703.9
فارم شعبہ (ترقیاتی)			
ٹرکٹر	27.8	9.1	28.8
دیگر	33.3	75.5	64.0
ذیلی مجموعہ	61.1	84.6	92.8
غیر فارم شعبہ (جاری سرمایہ)			
گلہ بانی / ڈیری	251.8	290.3	307.9
مرغبانی	162.1	163.6	151.6
دیگر	51.9	58.1	115.0
ذیلی مجموعہ	465.8	512.0	574.5
غیر فارم شعبہ (مصن سرمایہ کاری)			
گلہ بانی / ڈیری	18.7	32.5	21.5
مرغبانی	11.4	10.1	11.9
دیگر	5.2	3.7	7.0
ذیلی مجموعہ	35.4	46.3	40.4
سب کا مجموعہ	1,105.8	1,266.7	1,411.6

ماخذ: اسٹیٹ بینک

خام مال

پانی: مالی سال 26ء کے خریف سیزن کے دوران آبپاشی کے پانی کی دستیابی کی صورت حال مجموعی طور پر اطمینان بخش رہی۔ نہری پانی کا استعمال بڑی حد تک گذشتہ سال کے مطابق رہا، اگرچہ صوبوں کے درمیان اس میں کچھ فرق دیکھا گیا۔ جولائی تا ستمبر مالی سال 26ء کے دوران شدید بارشوں نے پنجاب کے بعض حصوں میں نہری پانی کی ضرورت میں کمی کر دی، جبکہ سندھ میں اس کا استعمال نسبتاً بلند سطح پر رہا (شکل 2.3)۔ واٹر اینڈ پاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (واپڈا) اور انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) نے مون سون کی شدید بارشوں کے دوران آنے والے اضافی پانی کو ذخائر میں جمع کیا، اور بعد ازاں اسے منظم انداز میں جاری کر کے آبی ذخائر کے آپریشنز کا مناسب انتظام کیا۔⁹ اس طرح نشیبی علاقوں میں سیلاب کے دباؤ میں کمی آئی اور نہروں کے لیے وافر پانی کی دستیابی کو یقینی بنایا گیا۔

بیج: مالی سال 26ء میں اہم فصلوں کے لیے مصدقہ بیج کی دستیابی ضرورت سے کم رہی (جدول 2.3)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسانوں نے کاشت کے لیے بڑی حد تک اپنی فصل سے محفوظ کردہ اور غیر مصدقہ بیجوں پر انحصار کیا، جس کے فصلوں کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔¹⁰ اگرچہ، گندم اور کپاس کے مصدقہ بیجوں کی دستیابی پچھلے سیزن کے مقابلے میں زیادہ رہی، تاہم مکئی کے معاملے میں یہ تیزی سے کم ہو گئی۔ دھان کے لیے بیجوں کی دستیابی تاریخی لحاظ سے طلب کے مقابلے میں کم رہی ہے، تاہم مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں معمولی کمی ہوئی۔

⁹ این ڈی ایم اے، حکومت پاکستان۔ پوسٹ مون رپورٹ 2025ء۔

¹⁰ پاکستان میں تصدیق شدہ بیجوں کی محدود دستیابی غیر مصدقہ بیجوں پر انحصار بڑھاتی ہے۔ جیسے کہ فصلوں سے محفوظ شدہ بیج، کاشت کاروں کے درمیان تبادلہ، اور غیر مصدقہ ”براؤن بیگ“ فروخت۔ (ایس پی پی 2022ء؛ پی آئی ڈی ای 2024ء)۔

جدول 2.5: خریف کی اہم فصلیں

پیداوار ہزار ٹن میں؛ رقبہ ہزار ہیکٹر میں؛ یاقت کلوگرام فی ہیکٹر میں

پیداوار	رقبہ			یاقت			تبدیلی مالی سال 2026ء		
	م 24ء	م 25ء	م 26ء	م 24ء	م 25ء	م 26ء	پیداوار	رقبہ	یاقت
کپاس*	10,223	7,052	2,424	717	589	595	-0.5	-1.5	1.0
چاول	9,859	9,998	3,637	2,711	2,494	2,660	2.8	-3.6	6.7
کئی	9,740	9,037	1,641	5,935	5,691	5,269	-6.5	0.9	-7.4
گنا	87,638	84,239	1,180	74,270	70,605	73,243	6.2	2.3	3.7

* پیداوار ہزار گائٹوں میں

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، ایف سی اے

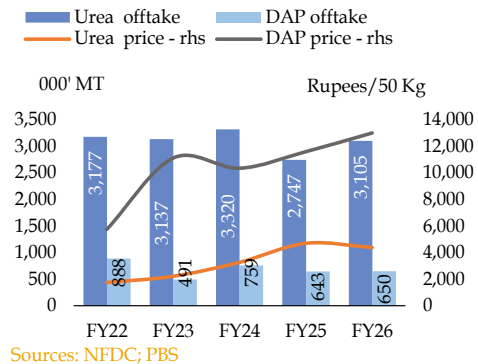
اسٹاک کی بلند سطح کے باعث وافر مقدار میں رہی۔ ربیع سیزن کے لیے بھی کھاد کی دستیابی مناسب رہنے کی توقع ہے۔¹¹

زرعی قرضہ: زرعی قرضوں میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا، جس سے خام مال کے استعمال اور فارم سرمایہ کاری کو تقویت ملی (جدول 2.4)۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی فراہمی میں 11.4 فیصد کا بلند اضافہ ہوا، جبکہ پیداواری قرضے بھی تیزی سے بڑھ گئے، جس کا سبب جاری سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنا تھا۔ فارم کے شعبے کی ترقی کے لیے فراہم کردہ قرضوں میں بھی 9.7 فیصد اضافہ ہوا، جو بنیادی طور پر ٹریکٹروں اور فارم کے شعبے میں دیگر سرمایہ کاری کی معاونت سے ممکن ہوا۔

زرعی قرضوں میں اضافے کے رجحان میں بعض اقدامات کا اہم کردار ہے۔ ان میں شامل ہیں: (i) اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) کی جانب سے روایتی خسرہ گرداوری کے متبادل کے طور پر ڈیجیٹل زمین کی توثیق کی منظوری سے کسانوں کے لیے قرضوں کی پروسیجرنگ میں حائل رکاوٹیں کم کرنے میں مدد ملی؛ (ii) زرخیزی (آسان ڈیجیٹل زرعی قرضہ) فریم ورک کو

کھاد: مالی سال 26ء کے خریف سیزن کے دوران کھاد کے استعمال میں اضافہ ہوا، جو طلب میں بحالی کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر پوریا کی قیمتوں میں کمی کے باعث اس کی فروخت میں مضبوط اضافے کی وجہ سے ہوا۔ مزید برآں، ڈی اے پی کی فروخت میں بھی قیمتوں میں اضافے کے باوجود معمولی اضافہ دیکھا گیا (شکل 2.4)۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کھاد کے استعمال میں بہتری کو کسان کارڈ جیسی خام مال کی قرضہ اسکیموں نے سہولت فراہم کی۔ خریف مالی سال 26ء کے لیے کھاد کی دستیابی بقیہ

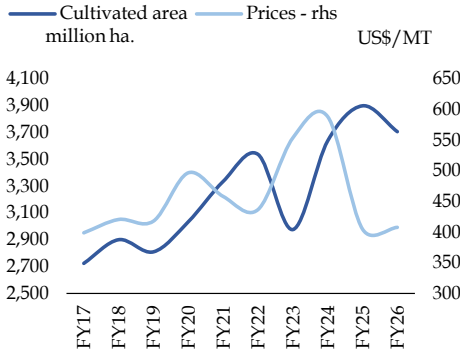
شکل 2.4: خریف (اپریل تا ستمبر) میں کھاد کا استعمال اور قیمتیں



Sources: NFDC; PBS

¹¹ ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت، ربیع سیزن پر دورنگ پیم، مالی سال 26ء۔

شکل 2.5: چاول: زیر کاشت رقبہ اور قیمتیں



Sources: NFDC; PBS

چاول: مالی سال 26ء میں چاول کی پیداوار میں اضافہ ہو گیا، جس میں بلند یافتہ نے زیر کاشت رقبہ میں کمی کے اثرات کی تلافی کر دی (جدول 2.5)۔ چاول اگانے والے علاقوں میں پانی کی بہتر دستیابی سے ممکنہ طور پر چاول کی یافتہ بڑھانے میں مدد ملی۔ اگرچہ مون سون کے سیلابوں نے ابتدا میں چاول کی پیداوار سے متعلق خدشات پیدا کیے تھے، تاہم بعد کے تخمینوں سے یہ سامنے آیا کہ نقصانات محدود رہے، اور کچھ علاقوں کو پانی کی بہتر دستیابی سے فائدہ پہنچا۔¹⁵ چاول کاشت کرنے کے رقبہ میں کمی کے معاملے میں ناسازگار برآمدی ماحول خصوصاً بھارت کی جانب سے چاول کی برآمدات کے بعد قیمتوں میں کمی سے ممکنہ طور پر چاول بونے کی حوصلہ شکنی ہوئی (شکل 2.5)۔

نیشنل سب سٹینس فارمرز سپورٹ انیٹیو کے تحت تیار کیا گیا، جس نے چھوٹے قرضے لینے والوں کے لیے ڈیجیٹل ذریعے کو مضبوط بنایا، جو خطرے میں شراکت داری کی خصوصیات اور ایک اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر پر مشتمل ہے؛ (iii) حکومت پنجاب کے کسان اور لائیو اسٹاک کارڈز کے ذریعے کاشت کاروں کو زرعی خام مال اور گلہ بانی کے لیے قرضوں کی فراہمی جاری رہی، جس سے انہیں نقد رقم کی موسمی ضروریات کا بہتر انتظام کرنے میں مدد مل رہی ہے؛¹² اور (iv) جدید مشینری کو فروغ دینے کے لیے صوبائی حکومت کے اقدامات۔¹³

پیداوار

کپاس: مالی سال 26ء میں کپاس کی پیداوار میں کمی کا سلسلہ گذشتہ برس کی طرح جاری رہا، جس کی اہم وجہ زیر کاشت رقبہ میں کمی ہے (جدول 2.5)۔ کاشت کے رقبہ میں کمی کمزور منافع کے حالات میں کاشت کاروں کی جانب سے بوائی کے محتاط فیصلوں کی عکاس ہے، کیونکہ خریف کی مسابقتی فصلوں پر منتقلی کا سلسلہ مالی سال 26ء میں جاری رہا۔¹⁴ تاہم، یافتہ میں گذشتہ برس کے مقابلے میں کچھ بہتری دیکھی گئی، جس کا ممکنہ سبب خام مال خصوصاً مکھاڈا کا بہتر استعمال ہو سکتا ہے، جسے صوبہ پنجاب کی کسان کارڈ اسکیم سے تقویت ملی۔

¹² مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کسان کارڈز کے تحت 696,996 کاشت کاروں کو 68.7 ارب روپے کے قرضے جاری کیے گئے، جبکہ لائیو اسٹاک کارڈ اسکیم کے تحت 27,730 قرض گروں کو 3.0 ارب روپے فراہم کیے گئے۔ ماخذ: دی بینک آف پنجاب۔

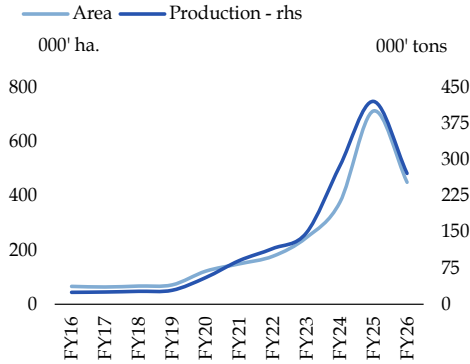
¹³ مشینوں کے استعمال کو فروغ دینے کے صوبائی اقدامات میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی گرین ٹریکٹر اسکیم اور ہائی ٹیک فارم میکانائزیشن فنانس پروگرام شامل تھے۔

¹⁴ سپارک کے پاک۔ ایس سی ایم ایس خرناسے (اگست 2025ء) کے مطابق گئے جیسی متبادل فصلوں کی طرف رجحان، موسمی تغیر پذیری، کیڑوں کے حملے، یافتہ میں کمی اور کم منافع جیسے عوامل نے کپاس کی پیداوار کو متاثر کیا ہے۔

¹⁵ یو ایس ڈی اے بیرونی زراعت سروس، اناج اور فیڈ کی نئی معلومات، پاکستان، اسلام آباد، دسمبر 2025ء (GAIN Report No. PK2025-0020)۔

قومی گندم پالیسی کے تحت حکومت نے کاشت کاروں کے فیصلوں اور مارکیٹ کی توقعات کی رہنمائی کے لیے گندم کی علامتی قیمت 3,500 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی ہے۔ مزید برآں، پالیسی کے تحت نجی شعبہ علامتی قیمت پر گندم کی خریداری اور ذخائر کا انتظام کرے گا، جبکہ حکومتی مداخلت میں اسٹریٹجک ذخائر برقرار رکھنے اور مارکیٹ کو مستحکم رکھنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ پالیسی سے قیمتوں کو زیادہ قابل پیش گوئی بنانے اور مالیاتی بوجھ کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے (پاکس 3.1)۔

شکل 2.6: تل کی فصل



Sources: MNFSR; PBS

دیگر فصلیں

مالی سال 26ء کے دوران خریف کی دیگر فصلوں کی پیداوار تیزی سے کم ہو گئی، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس اس میں مضبوط نمو ہوئی تھی۔ اس کمی کا بنیادی سبب سبز چارے کی پیداوار میں خاصی کمی تھی، جو دیگر فصلوں کے بڑے اجزائے سے ایک ہے۔ پاکستان دفتر شماریات کے تخمینوں کے مطابق سبز چارے کی پیداوار میں 14.3 فیصد کمی ہوئی، جس سے

مکئی: مالی سال 26ء کے دوران زیر کاشت رقبے میں معمولی اضافے کے باوجود مکئی کی پیداوار کم ہوئی جس کا سبب اس کی یافت کم ہونا تھا (جدول 2.5)۔ یافت میں کمی سے بڑی حد تک سیلاب کے نقصان وہ اثرات کی عکاسی ہوتی ہے، جو مکئی کی مجموعی پیداوار میں کمی کا باعث بنا۔ اس کے ساتھ، یہ بات اجاگر کرنا ضروری ہے کہ براہ راست غذا کے طور پر مکئی کا استعمال کم ہو رہا ہے، جبکہ مرغابی اور فیڈ کے شعبے میں طلب بڑھی ہے۔ نتیجتاً، مکئی کی بوائی کے فیصلے فیڈ شعبے کے استعمال اور اس کی قیمتوں کے اشاروں پر زیادہ رد عمل دے رہے ہیں۔

گنا: مالی سال 26ء میں خریف کی دیگر اہم فصلوں میں گنے نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جسے کاشت کے رقبے میں توسیع اور یافت میں اضافے سے تقویت ملی (جدول 2.5)۔ اس کا بنیادی سبب کپاس اور مکئی جیسی اہم مسابقتی فصلوں کے مقابلے میں بہتر متوقع منافع ہے، جس سے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ گنے کی پیداوار بڑھائیں۔ سیزن کے دوران یافت میں ممکنہ طور پر پانی کی بہتر دستیابی سے بھی مدد ملی۔

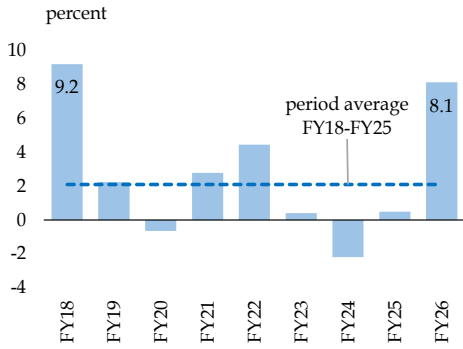
گندم: ربیج کے حالیہ سیزن میں گندم کی بوائی مؤثر انداز میں جاری رہی، اور سندھ اور پنجاب دونوں نے اپنے اہداف حاصل کیے۔ سیزن کے آغاز پر گندم کی نئی پالیسی اور خام مال کے حالات بڑی حد تک معاون تھے۔ توثیق شدہ بیجوں اور کھاد کی دستیابی بہتر ہوئی، اور ارسا کے اندازے کے مطابق ربیج کے دوران سندھ اور پنجاب میں آب پاشی کے پانی کی فراہمی میں کمی نہیں دیکھی گئی۔¹⁶ مذکورہ پیش رفتوں کے ساتھ سیلاب کے بعد زمین میں بہتر زرخیزی سے پتہ چلتا ہے کہ وفاقی کمیٹی برائے زراعت کے مقررہ 29.7 ملین ٹن گندم کی پیداوار کے ہدف کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

¹⁶ ماخذ: پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ (پی آئی ڈی) کی پریس ریلیز: 30750/press_detail/30750۔ https://pid.gov.pk/site/press_detail/30750۔

بینک دولت پاکستان

تعمیراتی سرگرمیوں کی رفتار میں اضافہ ہوا جسے مختلف سازگار پیش رفتوں سے اعانت ملی۔ پہلی، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات میں 41.8 فیصد توسیع ہوئی، جبکہ

شکل 2.7: صنعت کی نمو: پہلی ششماہی مالی سال 26ء



Source: PBS

جدول 2.6: دیگر فصلیں: بیج کی پیداوار کا منصوبہ

رقبہ ہزار ہیکٹر؛ پیداوار ہزار ٹن؛ تبدیلی فیصد میں

تبدیلی	پیداوار		رقبہ			
	م 26ء	م 25ء	م 26ء	م 25ء		
چنا	211.7	14.0	536.1	172.0	806.0	707.1
دال	109.1	17.2	9.2	4.4	7.5	6.4
آلو	-27.4	-29.0	7,174.6	9,880.3	268.4	378.1
پیاز	1.5	-28.5	2,788.5	2,747.1	119.0	166.4
ٹماٹر	9.5	-9.8	690.9	630.7	43.2	47.9
کیوٹا	6.8	7.0	111.0	103.9	73.5	68.7
سورج کھجی	18.1	16.7	113.5	96.1	70.5	60.4
سرسوں	22.5	22.5	532.7	435.0	520.9	425.1

ماخذ: وفاقی کیمپنی برائے زراعت

بارشوں اور سیلاب کے باعث چارے کی کھڑی فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصانات کی عکاسی ہوتی ہے۔¹⁷

حالیہ برسوں کے دوران برآمدی طلب کے بل بوتے پر تل کی پیداوار تیزی سے بڑھی ہے، تاہم مالی سال 26ء کے دوران اس میں کمی دیکھی گئی (شکل 2.6)۔ اس کے علاوہ سیلاب سے نقصانات اور برآمدات میں کمی، خصوصاً چین، سے طلب گھٹ گئی، اور تل کی فصل کاشت کرنے کی ترغیب بھی کم ہو گئی۔¹⁸ خریف کی دالوں میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا۔ خصوصاً، دال مونگ کی پیداوار میں اضافہ ہوا، جبکہ دال ماش کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ مالی سال 26ء کے لیے بیج کی دیگر فصلوں کے پیداواری منصوبے پیداواری اہداف، آلو کے سوا، میں اضافے کو ظاہر کرتے ہیں (جدول 2.6)۔

2.3 صنعت

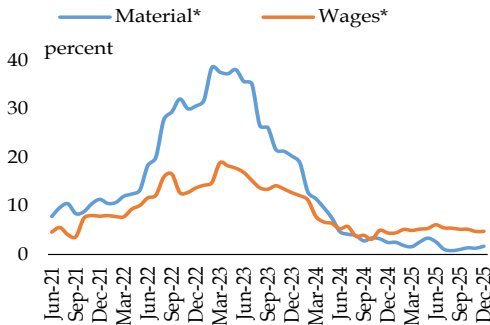
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران صنعت کا شعبہ 8.1 فیصد کی مضبوط نمو کے ساتھ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں حاصل کی گئی نمو کے قریب پہنچ گیا (شکل 2.7)۔ صنعت کی نمو کی قیادت مینوفیکچرنگ میں وسیع البینا اضافے نے کی، جس کے بعد تعمیرات اور بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کے شعبوں نے اچھی کارکردگی دکھائی، جبکہ کان کنی اور کوہ کنی کے شعبوں میں سکتاؤ دیکھا گیا: اس شعبے میں یہ رجحان مالی سال 22ء سے جاری ہے (جدول 2.7)۔¹⁹

¹⁷ پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس)، کیو این اے ریلیز 2025-26

¹⁸ تل کے بیج کی برآمدات میں کمی کی بڑی وجہ چین کو پینٹ میں کمی تھی، کیونکہ ایتھوپیا اور سوڈان کی رسد دوبارہ مارکیٹ میں آگئی۔ ویت نام، سعودی عرب اور مصر کو برآمدات بھی کمی کہیں۔

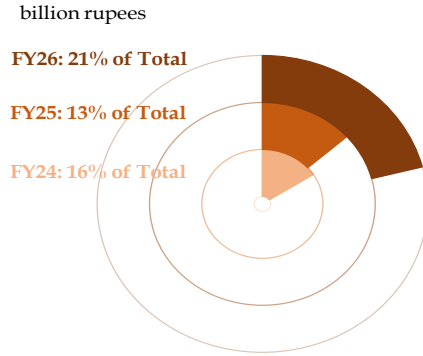
¹⁹ پی بی ایس کے مطابق کان کنی اور کوہ کنی کے قدر اضافی میں کمی واقع ہوئی، گیس، خام تیل اور پونے کے پتھر کی پیداوار میں کمی کے سبب۔

شکل 2.8 ب: تعمیراتی خام مال - سال بسال نمو



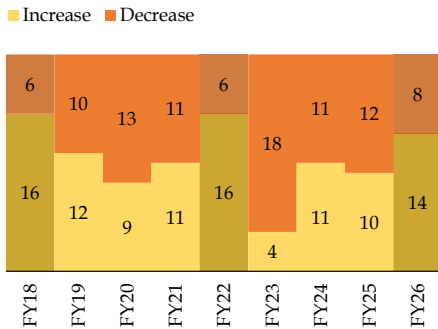
* Material include price of cement, bricks, blocks, sand etc.; wages are of plumber, mason, painter etc.

شکل 2.8 الف: پی ایس ڈی پی اخراجات - پہلی ششماہی



Sources: MoPD&SI; PBS

شکل 2.9: پیداوار میں اضافہ اور کمی والے ایل ایس ایم گروپوں کی تعداد



Source: PBS

اس کے ساتھ، شمسی توانائی سے بجلی کی بڑھتی ہوئی پیداوار نیشنل گرڈ کی طلب اور شمسی بجلی کو قومی گرڈ سے مربوط کرنے کے لحاظ سے مسلسل چیلنج

گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.1 فیصد کمی ہوئی تھی (شکل 2.8 الف)۔²⁰ دوسری، تعمیراتی مواد کی قیمتیں خاصی کمی ہوئیں، جبکہ اجرتوں کی نمو مستحکم رہی (شکل 2.8 ب)۔ تیسری، ”وزیر اعظم اپنا گھر پروگرام“ گھر ہو تو اپنا“ ستمبر 2025ء میں متعارف کرائی گئی جس سے ہاؤسنگ کی طلب پیدا ہوئی۔²¹

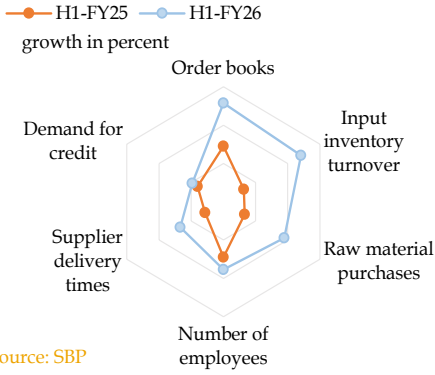
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کے شعبوں کی قدر اضافی میں مضبوط نمو ہوئی، جس کا سبب بجلی کے شعبے میں زراعت کی بلند سطح تھی، جبکہ بجلی کی پیداوار میں زیر جائزہ مدت کے دوران 1.1 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔ صنعت کے لیے بجلی کا بیج متعارف کرانے اور گیس اور فرنس آئل پر لیویز، کیپٹو بجلی سے منتقلی کی حوصلہ افزائی کی خاطر، کے باوجود گرڈ سے بجلی کی طلب قدرے کمزور رہی۔ نتیجتاً، انڈی پینڈنٹ پاور پروڈیوسرز (آئی پی بیز) کی پیداواری گنجائش کا استعمال 50 فیصد سے کم رہا، جس نے گرڈ کی لاگت کو بڑھا دیا۔

²⁰ انفراسٹرکچر کے شعبے نے دسمبر 2025ء کے اختتام تک 117 ارب روپے (55.7 فیصد) کی سب سے زیادہ رقم خرچ کی، جس میں بیشتر رقم ٹرانسپورٹ اور مواصلات، توانائی، پانی، مادی منصوبہ بندی اور رہائشی منصوبوں پر خرچ ہوئی۔ ماخذ: وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات۔

²¹ اس اسکیم کے تحت مقررہ 5 فیصد شرح پر رعایتی قرضے فراہم کیے جاتے ہیں، جس میں مارک اپ زراعات حکومت پاکستان کی جانب سے ادا کی جاتی ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

<https://www.sbp.org.pk/smfed/circulars/2026/CL2.htm> - <https://www.sbp.org.pk/smfed/circulars/2026/CL1.htm>

شکل 2.10: بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی نمو میں دیگر عوامل کی معاونت



Source: SBP

(22 میں سے 14) مالی سال 22ء کی بلند نمو کی مدت کے قریب پہنچ گئی، جس سے صنعتی سرگرمیوں میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 2.9)۔

بنی ہوئی ہے۔ اس تناظر میں، حکومت نے حال ہی میں خود بجلی پیدا کرنے والے افراد کے لیے ٹیرف میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ تاہم، ترسیل اور تقسیم کے نیٹ ورک میں سرمایہ کاری اور ایک مناسب ضوابطی فریم ورک وضع کرنے جیسے مزید اقدامات کی ضرورت ہے، تاکہ شمسی بجلی کی پیداوار کی شمولیت کو مزید تقویت دی جاسکے۔ مذکورہ اقدامات سے گزڈ پراٹھصار میں وسیع اضافے اور نظام کی کارکردگی بہتر بنانے کی حوصلہ افزائی کے ساتھ صنعتی مسابقت کی اعانت سے توانائی کی مجموعی لاگت بتدریج کم کرنے میں مدد ملے گی۔

بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم)

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) کی پیداوار میں 4.8 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.8 فیصد سکڑاؤ دیکھا گیا تھا (جدول 2.8)۔ یہ نمو وسیع البنیاد بھی تھی۔ مزید برآں، پیداوار میں اضافہ ظاہر کرنے والے صنعتی گروپس کی تعداد

جدول 2.7: صنعت کی نمو

نمونہ فیصد میں: حصہ فیصدی درجے میں

حصہ	مالی سال 26ء			مالی سال 25ء			مالی سال 24ء			صنعت	
	شش 1م 25ء	شش 2م 25ء	شش 3م 25ء	شش 1م 24ء	شش 2م 24ء	شش 3م 24ء	شش 1م 23ء	شش 2م 23ء	شش 3م 23ء		
صنعت	8.1	0.5	8.1	7.4	8.9	10.0	20.3	0.3	0.5	0.8	0.2
کان کنی اور کوہ کنی	-0.3	-0.4	-4.0	-2.5	-5.5	-2.8	-2.2	-3.4	-4.5	-3.2	-5.8
مینوفیکچرنگ	4.2	0.7	6.2	6.8	5.7	2.8	4.8	1.0	1.1	0.5	1.8
بڑا لینڈ	2.2	-0.8	4.8	5.7	3.9	0.3	3.0	-2.0	-1.8	-2.6	-0.9
چھوٹا لینڈ	1.4	1.1	10.1	10.0	10.2	9.2	9.5	8.9	8.6	8.6	8.6
ذبیحہ	0.6	0.5	7.4	7.4	7.5	6.7	6.9	6.4	6.2	6.2	6.2
بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی	2.4	0.2	20.3	15.1	24.5	56.9	125.0	-11.3	1.4	3.2	-0.1
تعمیرات	1.9	0.0	14.6	10.5	19.2	14.0	17.6	10.7	0.0	3.0	-3.3

● پہلی ششماہی نام قدر اضافی = پہلی سہ ماہی نام قدر اضافی + دوسری سہ ماہی نام قدر اضافی؛ دوسری ششماہی نام قدر اضافی = تیسری سہ ماہی نام قدر اضافی + چوتھی سہ ماہی نام قدر اضافی۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 2.8: بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ - پہلی ششماہی

نمو فیصد میں؛ حصہ فیصدی درجے میں

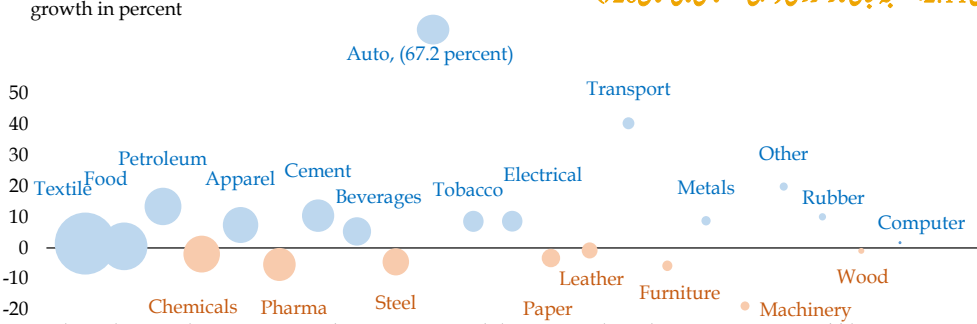
شعبہ	وزن	نمو			حصہ		
		م 24ء	م 25ء	م 26ء	م 24ء	م 25ء	م 26ء
بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ	78.4	-1.0	-1.8	4.8	-1.8	4.8	
جس میں							
غذا	10.7	4.9	-0.3	0.6	-0.1	0.1	
مشروبات	3.8	0.1	0.2	5.1	0.0	0.2	
تباکو	2.1	-36.7	19.2	8.7	0.2	0.1	
ٹیکسٹائل	18.2	-11.0	2.1	1.5	0.4	0.3	
ملبوسات	6.1	-0.8	9.5	7.5	1.4	1.2	
چمڑے کی مصنوعات	1.2	3.4	0.7	-0.7	0.0	0.0	
کڑوی کی مصنوعات	0.2	9.2	-2.0	-0.9	0.0	0.0	
کانڈ اور بورڈ	1.6	-5.0	2.3	-3.1	0.1	-0.1	
کوک اور پیٹرولیم	6.7	8.4	-0.1	13.5	0.0	1.0	
کیمیکلز	6.5	4.2	-2.0	-1.9	-0.2	-0.2	
دواسازی	5.2	31.9	1.8	-5.3	0.1	-0.3	
ریز	0.2	0.6	-1.2	10.1	0.0	0.0	
غیر دھاتی معدنیات	5.0	1.8	-13.3	10.5	-0.9	0.7	
لوہا اور فولاد	3.4	-1.4	-12.0	-4.5	-0.6	-0.2	
ذیلی ہوئی دھات	0.4	-2.2	-21.8	8.8	-0.1	0.0	
کمپیوٹر، الیکٹرونکس، بصری	0.0	-21.1	0.8	1.7	0.0	0.0	
برقی آلات	2.0	-10.9	-19.0	8.7	-0.6	0.2	
مشینری اور آلات	0.4	70.7	-27.9	-18.7	-0.1	-0.1	
گاڑیاں	3.1	-52.9	49.7	67.3	0.8	1.6	
دیگر ٹرانسپورٹ آلات	0.7	-14.5	31.9	41.4	0.1	0.2	
فرنیچر	0.5	31.1	-61.1	-5.7	-2.3	-0.1	
دیگر مینوفیکچرنگ	0.3	-3.4	-10.7	19.9	0.0	0.1	

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پیداوار میں اضافہ کرنے والے بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کے اہم گروپس میں گاڑیاں اور منسلک صنعتیں (ریز، ٹائر اور ٹرانسپورٹ آلات)، ٹیکسٹائل اور ملبوسات، کوک اور پیٹرولیم، غیر دھاتی معدنیات، غذا اور مشروبات اور برقی آلات شامل ہیں، جبکہ دواسازی، کیمیکلز اور لوہے اور فولاد

پوری ششماہی کے دوران ایل ایس ایم کی پیداوار میں مسلسل اضافہ درج کیا گیا۔ ایل ایس ایم کی بحالی مالی حالات میں بہتری، ثانوی اشیا اور خام مال پر ٹیرف میں کمی، مستحکم شرح مبادلہ، اور کاروباری اور صارفی اعتماد میں بہتری سے ظاہر ہوتی ہے (شکل 2.10)۔

شکل 2.11: شعبہ جاتی کارکردگی (پہلی ششماہی مالی سال 26ء)



Note: Blue colour implies sectors recording expansion, while orange colour shows contraction. Bubble size represents sector's weight in LSM

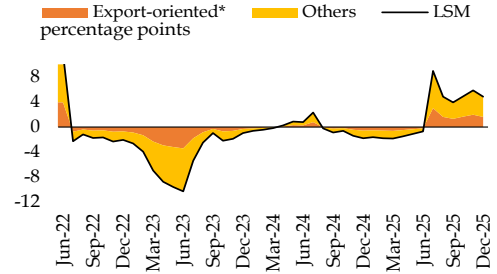
Source: PBS

گاڑیاں

گاڑیوں کی پیداوار وسیع الہنیاد تھی، اور ٹریکٹروں کے سوا گاڑیوں کے تمام زمروں میں نمو ہوئی۔ گاڑیوں کی پیداوار میں اضافے کو مضبوط ملکی طلب اور قرض لینے کی لاگت میں کمی، قدرے مستحکم قیمتوں، تشہیری رعایتوں اور نئی اقسام، خصوصاً ایس یووی کے جز میں متعارف کروانے سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔²³

کی پیداوار کم رہی (شکل 2.11)۔ زیادہ اہم یہ ہے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کے بعد 1.5 فیصدی درجے حصے کے ساتھ برآمدی نوعیت کی صنعتیں ایل ایس ایم کی نمو میں حصے کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر رہیں (شکل 2.12)۔²²

شکل 2.12: بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی نمو میں حصہ



* These include textile, wearing apparel, furniture, football and leather products with a combined weight of approximately 26 percent in LSM.

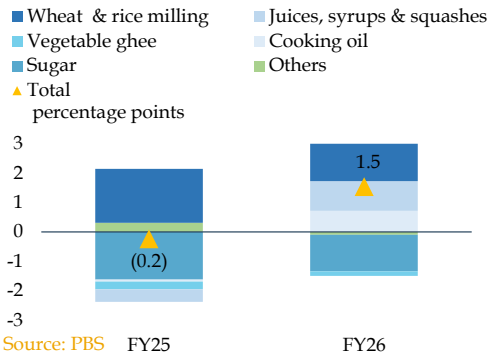
Source: PBS

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نئی متعارف کروائی گئی پیشتر گاڑیاں صارفین کی بدلتی ہوئی ترجیحات سے ہم آہنگ ہیں، اور ایندھن بچانے والی اور ماحول دوست گاڑیاں ہیں۔ لہذا، برقی گاڑیوں کی مقامی اسمبلنگ میں بھی اضافہ ہو رہا ہے (جدول 2.9)۔ اس ضمن میں، حکومت نے نیو ازرجی وہیکل (این ای وی) پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء متعارف کرائی، جو اس نئی صنعت کو ترقی دینے کی سمت ایک خوش آئند قدم ہے۔ تاہم ضرورت اس امر کی ہے

²² برآمدی صنعتوں میں ٹیکسٹائل، ملبوسات، فرنیچر، فٹ بال اور چمچے کی مصنوعات شامل ہیں، جن کا وزن تقریباً 26 فیصد بنتا ہے۔

²³ گاڑیوں کے پیشتر اسمبلرز ڈسکاؤنٹس، بعد از فروخت سروس کی توسیع شدہ مدت کے ساتھ صفر مارک اپ پر یعنی قسطوں کے منصوبے پیش کر رہے ہیں، تاکہ شدید مسابقت کے حالات میں مارکیٹ کا زیادہ سے زیادہ حصہ حاصل کر سکیں۔

شکل 2.14: غذا اور مشروبات کی پیداوار کی نمونوں حصہ: پہلی ششماہی



Source: PBS FY25

FY26

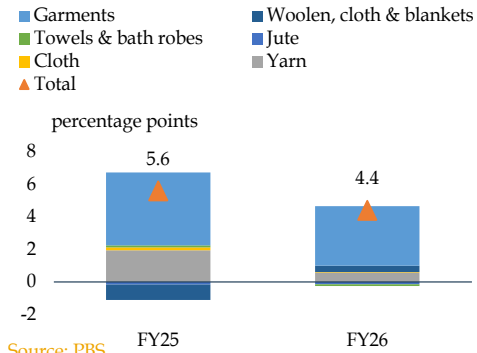
ٹیکسٹائل اور ملبوسات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی پیداوار میں گذشتہ برس کی نسبت کچھ سست رفتاری سے اضافہ ہوا۔ اس سے قطع نظر نمو گذشتہ برس کے مقابلے میں وسیع البنیاد رہی، جبکہ اس میں بڑا حصہ گارمنٹس اور دھاگے پر مشتمل تھا (شکل 2.13)۔ یہ رجحان برآمدی حجم کی نمونوں میں اعتدال، خصوصاً تیار ملبوسات سے ہم آہنگ ہے۔

غذا اور مشروبات

غذا اور مشروبات کی پیداوار میں اضافہ گندم اور گندم کی پائی کی بلند سطح اور خوردنی تیل اور بیٹھے مشروبات کی پیداوار بڑھنے کی بدولت ہوا (شکل 2.14)۔ پائی کی سرگرمی میں توسیع کا اہم سبب نئی شعبے کے گندم کے

شکل 2.13: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی پیداوار کی نمونوں حصہ: پہلی ششماہی



Source: PBS

FY25

FY26

کہ ملک میں برقی گاڑیوں کو فروغ دینے کے لیے اس کے راستے میں حائل مختلف خطرات اور مسائل کو حل کیا جائے (بکس 2.3)۔

مذکورہ پیش رفتوں سے گاڑیوں سے منسلک ربز اور ٹائر جیسی صنعتوں کی پیداوار بڑھانے میں بھی مدد ملی ہے۔ تاہم، ٹریکٹروں کی فروخت اور پیداوار میں کمی کو فصلوں کی کمزور کارکردگی اور افغانستان کو برآمدات میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جو اس کی اہم برآمدی منزل رہی ہے۔²⁴ اس سے قطع نظر، مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ملکی فروخت بڑھی ہے، جو پنجاب گرین ٹریکٹر اسکیم کے دوسرے مرحلے کے اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔²⁵

²⁴ سیٹ پیٹ ڈیٹا کے مطابق مالی سال 25ء کے دوران ٹریکٹروں کی مجموعی برآمدات میں افغانستان کا حصہ 40 فیصد تھا۔

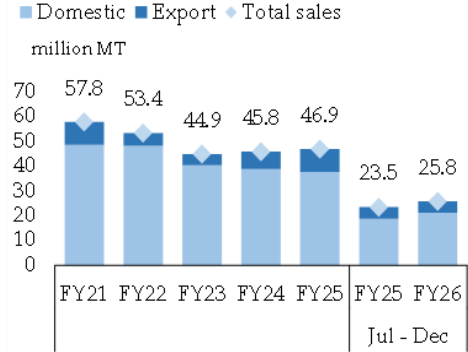
²⁵ وزیر اعلیٰ پنجاب نے جولائی 2025ء میں گرین ٹریکٹر پروگرام کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا۔ اسکیم کے تحت تقریباً 734,000 کاشت کاروں نے درخواست دی، 282,000 کسانوں کو قرضہ اندازی کے لیے

اہل قرار دیا گیا، جبکہ پنجاب میں ہائی پاور ٹریکٹرز کی قرضہ اندازی میں 9,500 کسان کا سیاب قرار پائے۔ <https://agripunjab.gov.pk/green-tractor-scheme>

سے مختلف ذائقوں والی مشروبات کی پیداوار شروع کرنے کا نتیجہ جو، شربت اور اسکواش کی بلند پیداوار کی صورت میں نکلا۔²⁹

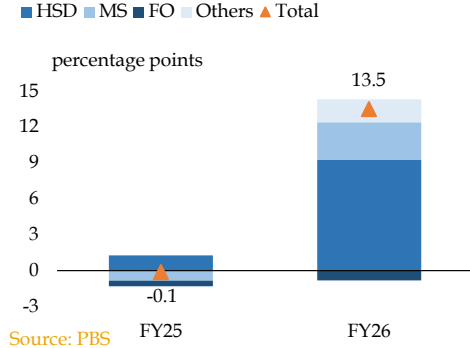
ذخائر میں 60 فیصد اضافہ تھا، جس کی حوصلہ افزائی مالی سال 26ء کے آغاز میں قیمتیں گرنے سے ہوئی۔^{26، 27}

شکل 2.16: سینٹ کی ترسیلات



Source: APCMA

شکل 2.15: پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار کی نمونوں میں حصہ: پہلی ششماہی



Source: PBS

پیٹرولیم مصنوعات

معاشی سرگرمی کی بحالی کے ساتھ پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار بڑھ گئی (شکل 2.15)۔ اس کی عکاسی پیٹرولیم مصنوعات کی بلند ملکی فروخت سے بھی ہوتی ہے، علاوہ فرنس آئل کے جسے برآمد کیا جا رہا ہے۔³⁰

خوردنی تیل کی پیداوار میں معمولی اضافے کو گھی کے مقابلے میں تیل کی صحت مند اقسام کی طلب میں مستحکم اضافے سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔ سرفہرست برانڈز صحت کے لیے زیادہ غذائیت والے اجزاء سے بھرپور مصنوعات کی فراہمی میں اضافہ کر رہے ہیں۔²⁸ مختلف اقسام کے ذائقوں والے مشروبات کی مصنوعات میں بہتری کے ساتھ ایک بڑی کمپنی کی جانب

²⁶ وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق کے مرتب کردہ۔

²⁷ کم از کم امدادی قیمت کی عدم موجودگی میں گندم کی قیمت سندھ اور پنجاب میں گذشتہ سیزن کے 2900 روپے تا 3900 روپے فی چالیس کلوگرام سے کم ہو کر 2200 تا 2390 روپے پر آگئی، جبکہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں یہ 2450 روپے رہی۔

²⁸ پاکستان میں پکانے اور خوردنی تیل کی مارکیٹ 2025ء تا 2030ء۔ اس لنک پر دستیاب ہے: <https://strategyh.com/report/cooking-and-edible-oils-market-in-pakistan/>

²⁹ 2025ء کے وسط میں پاکستان کی ایک معروف مشروبات کمپنی نے ڈائیکٹو دار کاربوہائیڈریٹ مشروبات کی بڑھتی ہوئی طلب کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک پمکدر پمکدر پمکدر پر مبنی مشروب متعارف کرایا۔ جہاں تک مقامی پیداوار کا تعلق ہے تو ایک اور کمپنی نے فروری 2025ء سے پاکستان میں مقامی فلیوریٹنگ کی پیداوار شروع کر دی ہے، جس کا مقصد سپلائی چین میں خود کفالت کو فروغ دینا ہے۔

³⁰ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں فرنس آئل کی فروخت میں 50 فیصد سے زائد کی واقع ہوئی، کیونکہ حال ہی میں عائد کردہ لیوی نے اسے صارفین کے لیے ناقابل استطاعت بنا دیا، اور اس کی برآمد بھی چیلنجنگ ثابت ہوئی۔ کمزور ملکی طلب کے باعث ذخائر میں اضافے نے ریٹائزریوں کو مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں فرنس آئل بڑی مقدار میں برآمد کرنے پر مجبور کر دیا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 2.9: گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت

فروخت اور پیداوار تعداد میں؛ نمونہ فیصد میں

نمو	فروخت		پیداوار		فروخت
	پیداوار	شش م 25ء	شش م 26ء	شش م 25ء	
کاریں	56.2	65,771	46,398	74,782	47,880
1300 سی سی اور زائد	73.4	35,404	20,491	36,716	21,172
1000 سی سی	-9.5	2,521	2,289	2,205	2,437
1000 سی سی سے کم	47.8	27,846	23,618	35,861	24,271
برقی کاریں	24.5	139	104	137	110
جیپ اور پیک اپ	36.9	22,412	14,174	21,386	15,623
ٹرک اور بسیں	89.4	3,532	1,798	3,856	2,036
ٹرکٹر	-19.6	12,929	17,397	13,366	16,621
دو اور تین پیڑوں والی	32.9	921,566	696,455	928,521	698,446

ماخذ: پی ای ایم اے

سینٹ اور فولاد

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران سینٹ کی پیداوار میں 11.6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 9.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اسے ملک میں تعمیراتی سرگرمی کی بحالی کے باعث بلند ملکی فروخت (شکل 2.16)، اور مالی لاگت اور کونکے کی عالمی قیمتوں میں کمی کے سبب مارجن میں بہتری سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔³¹ تاہم، مغربی سرحد کی بندش کے باعث مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں سینٹ کی برآمدات 3.8 فیصد کم رہی۔

عالمی قیمتوں نے پیداواری لاگت میں خاصا اضافہ کر دیا۔ استعداد کے معاملات اور توانائی سے متعلق دشواریوں نے ملکی پیداوار پر دباؤ بڑھا دیا۔ اس لیے، ملکی طلب کو درآمدت سے پورا کیا جا رہا ہے جو مسابقتی نرخوں پر دستیاب ہے۔ اس رجحان سے قومی ٹیرف پالیسی 2025 تا 2030ء کو قابل عمل بنانے کو مزید تقویت ملی ہے۔³³

برقی آلات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں برقی آلات کی پیداوار میں 8.7 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 19.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس توسیع کا سبب پائیدار ایشیا کے شعبے ہیں، کیونکہ ریفریجریٹروں، ڈیپ فریجز اور

دوسری جانب، لوہے اور فولاد کی پیداوار میں مسلسل چوتھے برس کی واقع ہوئی۔ تعمیرات کی مضبوط سرگرمیوں کے باوجود فولاد کی ملکی پیداوار کچھ دھات اور اسکرپ جیسے اہم خام مال کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کے باعث محدود رہی۔³² درآمدی خام مال پر صنعت کے انحصار کے باعث بلند

³¹ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں آسٹریلیا کے کونکے کی قیمتوں میں 21.6 فیصد کمی ہوئی۔ ماخذ: عالمی بینک۔

³² مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں نام لوہے کی قیمت میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: عالمی بینک۔

³³ <https://www.commerce.gov.pk/wp-content/uploads/2025/07/National-Tariff-Policy-2025-30.pdf>

جدول 2.10: خدمات کی نمو

نمو فیصد ہیں؛ حصہ فیصدی درجے میں

حصہ	مالی سال 26ء			مالی سال 25ء							
	شش 1م س 26ء	شش 1م س 25ء	شش 1* 26ء	شش 1 25ء	شش 2* 25ء	شش 3 25ء					
خدمات	3.1	2.6	3.1	3.7	2.4	3.5	3.8	3.1	2.6	2.8	2.4
تھوک اور خوردہ تجارت	1.2	-0.1	3.8	4.5	3.1	1.1	2.5	-0.3	-0.3	-1.0	0.5
ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری	0.5	0.5	2.7	2.8	2.6	3.0	4.0	1.9	2.5	2.7	2.3
رہائش اور غذائی خدمات	0.1	0.1	4.6	4.5	4.6	4.2	4.3	4.1	4.0	4.0	3.9
اطلاعات اور مواصلات	-0.9	0.4	-17.6	-6.0	-29.7	5.7	1.6	10.2	8.4	10.4	6.3
مالیات اور بیمہ کی سرگرمیاں	0.2	0.1	7.3	4.5	10.2	9.1	8.7	9.6	3.4	11.1	-3.7
ریئل اسٹیٹ سرگرمیاں (اوڈی)	0.4	0.4	4.2	4.2	4.3	3.9	4.0	3.8	3.6	3.7	3.6
نظم عامہ اور سوشل سیکورٹی	0.7	0.4	9.7	8.7	10.6	11.9	11.7	12.2	5.5	7.8	3.3
تعلیم	0.3	0.2	5.4	4.9	5.9	3.0	2.9	3.2	3.6	3.5	3.7
انسانی صحت اور سماجی کام	0.2	0.1	6.4	5.7	7.2	2.8	2.3	3.2	4.0	4.2	3.8
دیگر شغلی خدمات	0.4	0.6	2.8	2.8	2.9	3.3	3.1	3.5	3.8	3.7	3.8

* پہلی ششهای خام قدر اضافی = پہلی سہ ماہی خام قدر اضافی + دوسری سہ ماہی خام قدر اضافی؛ دوسری ششهای خام قدر اضافی = تیسری سہ ماہی خام قدر اضافی + چوتھی سہ ماہی خام قدر اضافی۔

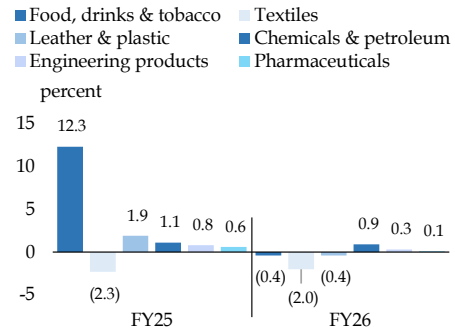
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

برقی پنکھوں کی پیداوار میں بحالی دیکھی گئی۔ اس کی عکاسی پائیدار برقی سامان کے لیے صارفی قرضوں میں اضافے سے بھی ہوتی ہے۔³⁴

کاغذ اور پورڈ

مالی سال 26ء کی پہلی ششهای میں کاغذ اور گتے کی پیداوار میں 3.3 فیصد سکڑاؤ دیکھا گیا، جبکہ گذشتہ برس اس میں 2.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تہہ دار گتے پر بلند اینٹی ڈپنگ ڈیوٹی کے نفاذ کے بعد ملکی فرموں کو چینی مصنوعات

شکل 2.17: پنجاب کے صنعتی روزگار میں نمو: پہلی ششهای



Source: BOS, Punjab

³⁴ پائیدار ایشیا کی خریداری کے لیے صارفی قرضوں میں مالی سال 26ء کی پہلی ششهای کے دوران 4.2 فیصد اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں واجب الادا اشاک جون 2025ء کے اختتام کے 8.6 ارب روپے سے بڑھ کر دسمبر 2025ء کے اختتام تک تقریباً 9.0 ارب روپے تک پہنچ گیا۔

مختصر یہ کہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل ایس ایم کے بیشتر گروپوں کی پیداوار میں بحالی ہوئی ہے۔ تاہم اس بحالی کی پائیداری اور وسعت کا دارومدار کاروباری ماحول پر ہو گا۔ اس ضمن میں، عالمی پینک کے بزنس ریڈی (بی۔ ریڈی) فریم ورک برائے 2025ء کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان کی کارکردگی کا تجزیہ باس 2.4 میں پیش کیا گیا ہے۔ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرسٹ جزییشن اصلاحات (نظم و نسق میں بہتری، کاروبار کی ڈی ریگولیشن، اور تجارت کی آزاد کاری) سے پیداوار میں ممکنہ طور پر 4 تا 8 فیصد اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح قرضوں تک رسائی اور افرادی قوت سے متعلق اصلاحات پیداوار میں مزید 3 فیصد اضافے کا باعث بن سکتی ہیں۔

2.4 خدمات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کی نمونیں معمولی اضافہ دیکھا گیا، جیسے تھوک اور خوردہ تجارت، ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری، عمومی حکومتی خدمات، رئیل اسٹیٹ سرگرمیوں، اور دیگر نجی خدمات سے تقویت ملی۔ اطلاعات اور مواصلات کی خدمات میں تیزی سے کمی درج کی گئی (جدول 2.10)۔

کی درآمدات کے مقابلے میں شدید مسابقت کا سامنا کرنا پڑا۔ مذکورہ حالات کے نتیجے میں کم ہوتے مارجن سے ملکی پیداوار کی حوصلہ شکنی ہوئی۔³⁵

کیمیکلز

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کیمیکلز کی پیداوار میں کمی کا رجحان برقرار رہا اور اس کی نمو میں 1.9 فیصد کمی درج کی گئی۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (i) برآمدات میں کمی کے حالات میں فرنیچر کی کمزور پیداوار نے پالش اور وارنش جیسے دیگر کیمیکلز کا استعمال کم ہو گیا؛ (ii) مسلسل زیادہ عالمی رسد پی وی سی اور آنتھلیسن کی قیمتوں میں کمی کا باعث بنی، جس سے مارجن سکڑ گئے اور پیداوار کی ترغیبات³⁶ میں کمی آگئی؛ (iii) اور طلب کا معتدل ہونا، کیونکہ فرمیں گردشی معیشت کے پہلوؤں کو شامل کرنے کی زیادہ کوشش کر رہی تھیں۔

دواسازی

دواسازی کی پیداوار میں 5.3 فیصد سکڑاؤ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.8 فیصد توسیع ہوئی تھی۔ اس کی عکاسی بڑی حد تک برآمدات، خصوصاً افغانستان کے لیے، میں کمی سے ہوتی ہے۔³⁷ مزید برآں، گذشتہ برس ڈی ریگولیشن نے قیمتوں میں کچھ لچکداری فراہم کر کے مارجن کی اعانت کی تھی، تاہم مسابقت میں اضافے نے اس کا اثر کسی حد تک زائل کر دیا، جس سے بڑی فرموں کے مارجن میں کمی آگئی۔³⁸

³⁵ نیشنل ٹیرف کمیشن نے 2017ء میں تہہ دار کاغذی بورڈ پر پانچ سال کے لیے 29 فیصد ایٹمی ڈیپنگ ڈیوٹی عائد کی تھی، جسے 2022ء میں مزید پانچ سال کے لیے توسیع دے دی گئی۔ مارکیٹ تجزیہ کاروں کے مطابق درآمدات نے مقامی قیمتوں کو کمزور کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں ملکی پیداواروں کے منافع کے مارجن میں کمی واقع ہوئی ہے۔

³⁶ پیٹرو کیمیکل اور پالیمیر: تیسری سہ ماہی کی کارکردگی۔ تیسری سہ ماہی 2025ء جو اس لنک پر دستیاب ہے:

<https://www.nexanteca.com/blog/petrochemicals-and-polymers-quarter-three-performance-q3-2025>

³⁷ پاکستان دفتر شرایت کے مطابق مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ادویات کی مصنوعات کے برآمدی حجم میں 31 فیصد کمی ہوئی۔

³⁸ کیلنڈر سال 2025ء میں سرفہرست 10 فرموں کے تازہ ترین مالی حسابات کے مطابق۔

جدول 2.11: روزگار کے اظہارے

افراوی قوت کا فیصد

اظہارے	م 19ء	م 21ء	م 25ء
بیرودگاری کی شرح			
پاکستان	6.9	6.3	7.1
مرد	5.9	5.5	6.0
خواتین	10.0	8.9	10.5
روزگار بلحاظ شعبہ			
زراعت	39.2	37.4	33.1
صنعت	24.0	25.4	25.7
خدمات	36.8	37.2	41.2

ماخذ: افراوی قوت کے سروے۔ پاکستان دفتر شماریات

اسی طرح، عمومی حکومتی خدمات میں نظم عامہ اور سوشل سیکورٹی، صحت اور تعلیم کے ساتھ سول حکومت چلانے کے حکومتی اخراجات بڑھنے کی وجہ سے اضافہ ہوا۔ جہاں تک ریئل اسٹیٹ سرگرمیوں اور دیگر نجی خدمات کا تعلق ہے تو تعمیراتی سرگرمیوں اور قرضوں کے استعمال میں اضافے کے ساتھ پست تفریق کنندہ سے ان خدمات میں اضافے کی وضاحت ہوتی ہے۔^{43، 44}

تھوک اور خوردہ تجارت میں صنعتی پیداوار اور بلند درآمدی حجم کی بدولت بحالی ہوئی۔³⁹ یہ صورت حال تھوک اور خوردہ تجارت کے لیے نجی شعبے کے قرضوں میں اضافے سے ہم آہنگ ہے۔⁴⁰ اسی طرح، بہتر معاشی سرگرمی سے ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری کی نمو میں مدد ملی۔ یہ عوامل بھی انہی حالات کے عکاس ہیں: (i) گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت میں خاصا اضافہ؛ (ii) ٹرانسپورٹ کے شعبے خصوصاً روڈ ٹرانسپورٹ میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت کی بلند سطح؛⁴¹ (iii) ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری کے شعبے کو قرضوں میں اضافہ۔

اسی طرح، قرض گیری کی لاگت میں کمی اور کچھ بڑی صنعتوں کی پیداوار میں بحالی کے بل بوتے پر مالیات اور بیمہ کے شعبوں میں مالی وساطت بڑھنے سے بلند نمو ہوئی۔ مالی وساطت (مقداری اثر) کی بلند سطح کے ساتھ شرح سود کا تفاوت، قرضوں اور ڈپازٹس پر کمائے جانے والے سود اور سودی اخراجات کے درمیان فرق، بھی بڑھ گیا۔⁴² مزید برآں، گذشتہ برس پست تفریق کنندہ (deflator) اور پست اساسی سال بھی بلند نمو کا باعث بنا تھا۔

³⁹ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات بڑھ کر 31.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 27.9 ارب ڈالر تھیں۔

⁴⁰ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تھوک اور خوردہ تجارت کے قرضے بڑھ کر 155.7 ارب روپے تک پہنچ گئے، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 91.7 ارب روپے کی سطح پر تھے۔

⁴¹ روڈ ٹرانسپورٹ کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے 7.0 ٹریلین ٹن سے بڑھ کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 7.3 ٹریلین ٹن تک پہنچ گئی۔

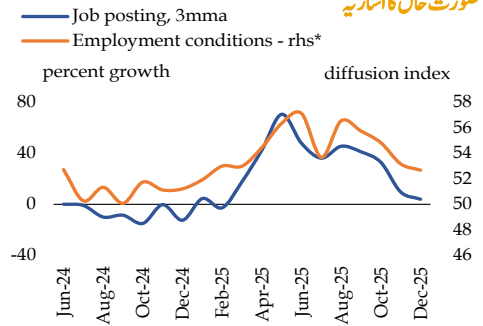
⁴² مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مالی شعبے، بشمول بینکوں، ڈی ایف آئی اور مائیکرو فنانس بینکوں کے کمائے گئے سود اور سودی اخراجات کے درمیان فرق بڑھ کر 4.1 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 3.5 ٹریلین روپے تھا۔ نیز، مالی شعبے کی غیر سودی آمدنی مالی سال 25ء کے 978.3 ارب روپے سے بڑھ کر 1.0 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی، جو مالی وساطت میں اضافے کی نشاندہی کرتی ہے۔

⁴³ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ریسک اسٹیٹ سرگرمیوں کے قرضوں میں 1.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 372.4 ارب روپے کے قرضے واپس کیے گئے تھے۔

⁴⁴ دیگر نجی خدمات کے قرضے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے 14.8 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 36.5 ارب روپے تک پہنچ گئے۔

کی بلند ترین سطح ہے۔⁴⁷ مالی سال 21ء تا مالی سال 25ء کی مدت میں متعدد واقعات اور پالیسیوں نے روزگار کی تخلیق کو متاثر کیا، جن میں کووڈ 19 کی وبا، سیلاب اور کمزور معاشی نموشال ہیں۔ سروے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ روزگار کی کمی میں زراعت کے شعبے کا حصہ قابل ذکر ہے کیونکہ افرادی قوت کا کچھ حصہ خدمات کے شعبے کو منتقل ہو گیا۔ غیر مستقل ملازمتوں (gig economy) میں اضافہ ایک اہم پیش رفت ہے، اس کی پاکستان میں پہلی بار پیمائش کی گئی ہے، جس میں 2.9 فیصد روزگار کی حامل افرادی قوت کی نشاندہی اس کے اہم کام کے طور پر کی گئی ہے۔⁴⁸

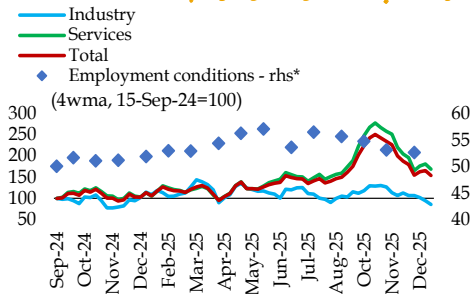
شکل 2.18 الف: اخبارات میں ملازمتوں کے اشتہارات اور روزگار کی صورت حال کا اشاریہ



* Diffusion index as reported in SBP BCS

Source: SBP

شکل 2.18 ب: ملازمتوں کے آن لائن اشتہارات



Note: The sudden surge in job posting after September 2025 was due to introduction of a new category.

* Diffusion index as reported in SBP BCS

Source: SBP

دوسری جانب، اطلاعات اور مواصلاتی خدمات میں سکڑاؤ کو بنیادی طور پر موبائل فون⁴⁵ کمپنیوں کی آمدنی میں کمی سے منسوب کیا جا سکتا ہے، کیونکہ آئی سی ٹی برآمدات میں اضافے کا رجحان جاری رہا۔⁴⁶ اس شعبے کا سکڑنا اطلاعات اور مواصلات، خصوصاً ٹیلی کام، میں قرضوں کے استعمال میں تیزی سے ہونے والی کمی سے ہم آہنگ ہے، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے 115.1 ارب روپے سے کم ہو کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 47.7 ارب روپے پر آگئے۔

2.5 افرادی قوت

افرادی قوت کی مارکیٹ کے اظہاریوں سے ملی جلی تصویر سامنے آتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں صنعتی روزگار میں معمولی سکڑاؤ دیکھا گیا، جبکہ گذشتہ برس اس میں معمولی اضافہ ہوا تھا۔ کیمیکلز اور پیپرو لیم، انجینئرنگ مصنوعات، دوا

افرادی قوت کے سروے برائے 2024-25ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 25ء میں بیروزگاری کی شرح بڑھ کر 7.1 فیصد تک پہنچ گئی، جو مالی سال 21ء میں 6.3 فیصد تھی (جدول 2.11)، اور یہ مالی سال 04ء کے بعد اس

⁴⁵ محصولات میں کمی کا سبب آپریشنل لاگتوں اور حکومتی ٹیکسوں میں اضافہ تھا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

⁴⁶ کیا این اے کے تخمینوں میں آئی سی ٹی برآمدات کو شامل نہیں کیا گیا، جس کی نمو مالی سال 26ء میں مضبوط رہی تھی۔ تاہم سالانہ تخمینوں میں یہ 30 فیصد وزن کے ساتھ شامل ہے۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

⁴⁷ مالی سال 04ء میں ایل ایس ایف کے مطابق بیروزگاری کی شرح 7.7 فیصد تھی۔

⁴⁸ ڈیجیٹل پلٹ فارم ورکرز / ملازمتیں، جنہیں عموماً "گنگ ورکرز" کہا جاتا ہے، یہ اُن افراد کو کہتے ہیں جو آن لائن پلٹ فارموں، موبائل ایپس یا ویب سائٹس کے ذریعے تھیل مدتی، چنگار اور اکثر فری لانس

نوعیت کے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ پلٹ فارمز کارکنوں کو اُن صارفین سے جوڑتے ہیں جنہیں مخصوص طرح کے کام یا خدمات درکار ہوتی ہیں۔ ماخذ: ایل ایس ایف 2024-25ء۔

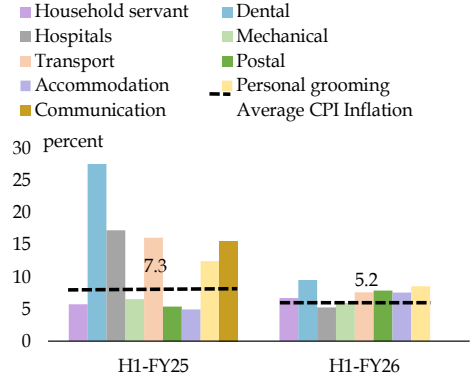
اسی طرح، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اخبارات اور آن لائن درج ملازمتیں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں روزگار کے مواقع میں اضافے کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ایس بی پی اور آئی بی اے کے کاروباری اعتماد سروے (بی سی ایس) سے بھی ملک میں روزگار کے احساسات میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 2.18 الف اور 2.18 ب)۔

اجرتوں میں نمو

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کے شعبے میں اجرتوں کی نمو کم اوسط مہنگائی کے حالات میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سست رہی (شکل 2.19)۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کی طرح پیشتر اضافہ دانتوں، ذاتی آرائش کے سامان اور ٹرانسپورٹ خدمات میں دیکھا گیا۔ اس سے قطع نظر، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں گھریلو ملازمین کی اجرتوں اور کرایوں میں اضافہ ہو گیا۔

سازشی جیسے شعبوں کے روزگار میں معمولی اضافہ ہوا، جو دواسازی کے علاوہ ان شعبوں کی پیداوار میں اضافے سے ہم آہنگ ہے (شکل 2.17)۔

شکل 2.19: خدمات کے شعبے کی اجرتوں میں اوسط نمو



Source: SBP Staff Calculations

ماضی قریب میں بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی پیداوار اور روزگار کی رفتار ایک ساتھ بڑھتی رہی ہے، جس سے صنعتی سرگرمی اور بھرتی کے درمیان معمول کے ربط کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ ربط کسی حد تک کمزور ہوا۔ اس کا سبب ایل ایس ایم کی نمو کے اجزاء سے ترکیبی میں کچھ تبدیلی ہو سکتی ہے، جس کا اہم محرک گاڑیوں، کیمیکلز، دواسازی، مشروبات اور معدنیات جیسے جاذب سرمایہ شعبے تھے۔⁴⁹

⁴⁹ جاذب سرمایہ شعبوں نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ایل ایس ایم کی مجموعی 4.8 فیصد نمو میں 3.2 فیصدی درجے کا حصہ ڈالا۔ دوسری جانب، افرادی قوت جذب کرنے والے شعبوں نے جن کا وزن تقریباً برابر ہے، سرمایہ پر مبنی شعبوں کے مقابلے میں تقریباً نصف (1.6 فیصدی درجے) حصہ ڈالا۔ سرمایہ اور محنت پر مبنی شعبوں کی درجہ بندی یو این سی آئی اے ڈی کی ٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ رپورٹ 1996ء استعمال کرتے ہوئے کی گئی ہے۔

بکس 2.1: پاکستان میں گھرانوں کی آمدنی اور خرچ کے محرکات—گھرانوں کے مربوط اقتصادی سروے (ایچ آئی ای ایس) 50 برائے مالی سال 25ء کے اہم نکات

جدول 2.1.1: گھرانوں کا مربوط معاشی سروے - اظہارِ رائے

اظہارِ رائے	م 19ء	م 25ء
گھرانوں کی آبادی کی ساخت		
گھرانے کا اوسط حجم	6.24	5.98
اوسط کمائے والے افرادی گھرانہ	1.86	1.72
آمدنی کے اظہارِ رائے (ماہانہ، روپے)		
اوسط گھرانے کی آمدنی	41,545	82,179
شہری گھرانے کی آمدنی	53,010	96,767
دیہی گھرانے کی آمدنی	34,520	72,157
آمدنی بلحاظ طبقہ (ماہانہ، روپے)		
چٹلی سطح کے 20 فیصد	23,192	41,851
سرفہرست 20 فیصد	63,544	139,317
صرف کے اظہارِ رائے (ماہانہ، روپے)		
اوسط گھرانے کا خرچ	37,159	79,150
فی کس خرچ	5,959	13,240
گھرانوں کی آمدنی کے ذرائع (فیصد حصہ)		
اجرتیں اور تنخواہیں	41.7	42.0
فصل کی پیداوار	8.2	6.9
بیرونی ترسیلات زر	5.0	7.8
گھرانے کے خرچ کا رجحان (فیصد حصہ)		
غذ اور مشروبات	37.1	36.7
مکانات، یونیلیٹی سہولتیں اور ایندھن	23.8	25.7
صحت	3.2	3.3
تعلیم	4.0	2.5

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

گھرانوں کے مربوط اقتصادی سروے (ایچ آئی ای ایس) برائے مالی سال 25ء کے مطابق گذشتہ 6 برسوں کے دوران آمدنی کی سطح میں نامیہ لحاظ سے اضافہ ہوا ہے، جبکہ ملکی آبادی کی ساخت بھی کچھ بہتر ہوئی ہے۔ تاہم، مختلف آمدنی والے گروپوں اور صوبوں کے درمیان سماجی و معاشی فرق بڑھا ہے۔

آبادی کے رجحانات ظاہر کرتے ہیں کہ اوسط گھرانے کے حجم میں معتدل کمی آئی ہے، جبکہ روزگار کا آہیزہ ادائیگی والی ملازمتوں کی طرف منتقل ہو گیا۔ ملازمین کا حصہ بڑھا ہے جبکہ خاندانی معاون کارکنوں کا حصہ کم ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روزگار کا ڈھانچہ نسبتاً زیادہ اجرتی / تنخواہ دار کام کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ شہری اور دیہی آمدنیوں کے درمیان فرق مالی سال 19ء کے مقابلے میں مالی سال 25ء میں مزید بڑھ گیا ہے (جدول 2.1.1)۔

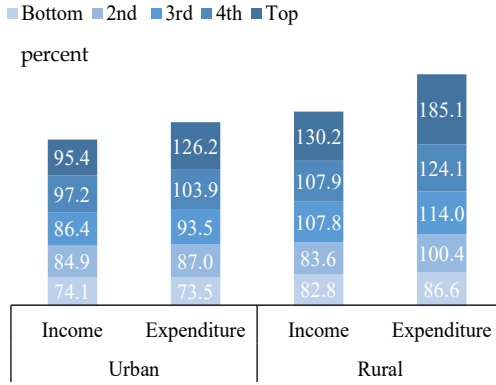
خرچ کے رجحانات گھریلو فلاح میں کمی کو ظاہر کرتے ہیں، خاص طور پر کم آمدنی والے طبقوں میں۔ اس کی عکاسی ہاؤسنگ اور یوٹیلیٹیز کے بڑھتے ہوئے حصے سے ہوتی ہے، جس نے گھرانوں کو تعلیم پر اخراجات کم کرنے کی ترغیب دی، جو انسانی سرمائے کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ اگرچہ خوراک پر اخراجات کا حصہ کچھ کم ہوا، لیکن اس کے ساتھ بنیادی غذاؤں اور غذائیت والے اجزاء کے استعمال میں بھی کمی آئی (محل 2.1.1)۔

اس صورت حال کی ایک بڑی وجہ گھرانوں کی محدود آمدنی ہے۔ فی گھرانے والے افراد کی تعداد کم ہو گئی، جو گھرانوں میں آمدنی پیدا کرنے کی کمزور صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کے ساتھ سروے میں افرادی قوت کے بغیر آمدنی کے بلند حصے کی نشاندہی ہوتی ہے، جس میں ترسیلات زر اور منتقلیوں کا حصہ بڑھ گیا۔ اگرچہ یہ آمدنی مشکل اوقات میں موثر انداز میں خرچ کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے، لیکن یہ اندرونی اور بیرونی دھچکوں کے مقابلے میں اس کی صلاحیت پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

مزید برآں، آمدنی اور اخراجات میں اضافہ اعلیٰ طبقے میں زیادہ نمایاں رہا، اور نچلے طبقے کے (80 فیصد) کے مقابلے میں اعلیٰ طبقے کے متعلق فوائد (119 فیصد) کہیں زیادہ بڑھ گئے (محل 2.1.2)۔ اس کے نتیجے میں امیر اور غریب کے درمیان فرق مزید بڑھ گیا۔ شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان فرق بھی واضح ہو گیا، جہاں شہری گھرانوں کی اوسط آمدنی اور خرچ دیہی گھرانوں کے مقابلے میں زیادہ رہی، دیہی آمدنیوں میں زیادہ اضافے کے باوجود۔ یہ فرق صرف آمدنی اور خرچ تک محدود نہیں رہا، بلکہ اس کی عکاسی کئی سماجی اظہارِ رائے سے ہوتی ہے، جس

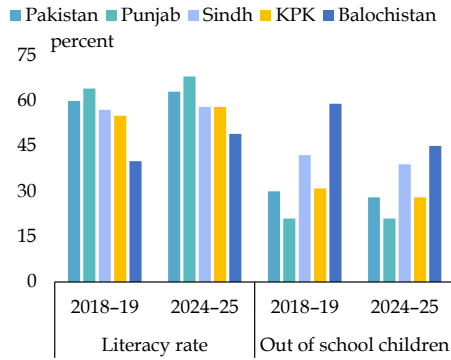
50 ایچ آئی ای ایس ایک نمائندہ قومی سروے ہے، جو پاکستان میں گھرانوں کی آمدنی، خرچ اور معیار زندگی کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔

شکل 2.1.2: آمدنی اور اخراجات میں نمونہ نمائندگی اور علاقے کے لحاظ سے



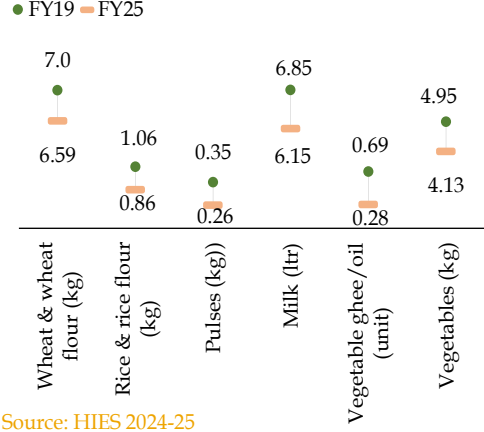
Source: HIES 2024-25

شکل 2.1.3: شرح خواندگی اور اسکول سے باہر بچے بلحاظ صوبہ



Source: HIES 2024-25

شکل 2.1.1: غذائی کس ماہانہ استعمال



Source: HIES 2024-25

سے مختلف علاقوں میں مواقع اور بنیادی خدمات تک ناہموار رسائی کا پتہ چلتا ہے۔ صوبوں کے درمیان فرق بھی نمایاں رہا، خاص طور پر تعلیم اور اسکول سے باہر بچوں کے اظہاروں کے حوالے سے (شکل 2.1.3)۔

یہ باکس تحریر کرنے میں روی کمار اور سعد علی کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ:

پاکستان دفتر شماریات (2025ء): گھرانوں کا مربوط اقتصادی سروے برائے 2024-25ء، وزارت منصوبہ بندی ترقی اور خصوصی اقدامات، اسلام آباد۔

باکس 2.2: شہروں کو سرسبز اور خوراک کو محفوظ بنانا—پاکستان کی شہری منصوبہ بندی سے شہری زراعت کو ہم آہنگ کرنا

پاکستان میں تیزی سے بڑھتی ہوئی شہری آبادی اور گرمی کے دباؤ میں اضافہ شہری منصوبہ بندی میں جدت پسند فکر و فکر کا متقاضی ہے۔ بڑھتی ہوئی شہری ضروریات کے باعث قابل کاشت زمین میں کمی غذائی عدم تحفظ کے خطرے کو بڑھا رہی ہے۔ اس تناظر میں شہری زراعت ان چینلجوں سے نمٹنے کے لیے مؤثر طریقے فراہم کرتی ہے، جو وسائل کی ری سائیکلنگ بڑھانے، مقامی اور

جدول 2.2.1: شہری کاشت کاری کی اقسام

اختیار کرنے کا مقصد	مثالیں	پاکستان میں قابل عمل ہونا
کھمبی کی کاشت ⁵¹ اور کھمبی صحت کے فوائد؛ طبی مقاصد؛ ماحول صاف کرنا اور جاپان وغیرہ میں آلودگی صاف کرنے کے لیے کمرے / تہ خانے، کم ابتدائی انفراسٹرکچر کی لاگت، کم جاذب توانائی؛ کھمبیوں کا استعمال؛ پاکستان، جنگلی فصل کا دوبارہ استعمال ماحول پر کم اثر؛ مختصر عموماً چکر	چین سرفہرست برآمد کنندہ۔ چین، جنوبی افریقہ، امریکہ	اجنبائی قابل عمل: کم از کم زمین اور سرمایہ درکار ہوتا ہے، جیسے چھوٹے اور جاپان وغیرہ میں آلودگی صاف کرنے کے لیے کمرے / تہ خانے، کم ابتدائی انفراسٹرکچر کی لاگت، کم جاذب توانائی؛ کھمبیوں کا استعمال؛ پاکستان، جنگلی فصل کا دوبارہ استعمال ماحول پر کم اثر؛ مختصر عموماً چکر
آرگینو پونک ⁵³	غذائی سلامتی اور تحفظ، پائیدار شہری ترقی، بڑی حد تک کیوبا سے منسلک اور وینزویلا میں اطلاق	اجنبائی قابل عمل: بنیادی انفراسٹرکچر درکار ہے جیسے برتن، اونچے بیڈ، پانی، نکاسی اور نامیاتی خام مال؛ ابتدائی انفراسٹرکچر کی کم لاگت، کم جاذب توانائی
گلی / خوردنی منظر سازی ⁵⁴	پائیدار شہری ترقی، ماحولیاتی تبدیلی سے ہم آہنگی ایچین، اٹلی اور برطانیہ؛ عوامی پارکوں اور گلیوں میں اور اثرات زائل کرنا، کاربن اخراج میں کمی اور خوردنی پودے، جیسے چکوترے کے درخت۔	قابل عمل: سورج کی دھوپ کے لحاظ سے مقام کی مناسب جانچ اور منصوبہ بندی؛ پانی کی فراہمی اور نکاسی؛ پودوں، درختوں کے ڈیزائن اور لے آؤٹ کا انتخاب؛ کم جاذب توانائی، مناسب دیکھ بھال درکار ہے۔
کیوٹی باغات ⁵⁵	غذائی سلامتی، پائیدار شہری ترقی، ماحولیاتی برطانیہ، آسٹریلیا، کینیڈا، امریکہ، برازیل، بھوٹان،	قابل عمل: محفوظ لیز والی خالی جگہ درکار ہوتی ہے؛ پانی تک رسائی؛ تبدیلی سے ہم آہنگی اور اثرات زائل کرنا، برکینافاسو، انڈونیشیا، نیپال، فلپائن، جنوبی کوریا، چین؛ آلات، زمین کا اچھا معیار؛ روشنی اور کیوٹی کی مشغولیت؛ ابتدائی کاربن اخراج میں کمی، کیوٹی کی مشغولیت اسلام آباد؛ چھوٹے گروپوں کی کاوشیں انفراسٹرکچر کی کم لاگت؛ نسبتاً زیادہ دیکھ بھال
شہری جنگل، باغات ⁵⁶	غذائی سلامتی اور تحفظ، پائیدار شہری ترقی، برطانیہ؛ منظم جنگلی باغات اور ان کی انٹر ایکٹیری پر تحقیق،	قابل عمل: لیز شدہ جگہ اور مکمل قانونی تقاضے؛ پانی کی فراہمی؛ ذخیرہ کرنے کی سہولت؛ اچھے معیار کی زمین؛ سورج کی روشنی اور کیوٹی کی مشغولیت؛ انفراسٹرکچر کی کم لاگت؛ نسبتاً زیادہ دیکھ بھال

ماخذ: مختلف انٹریز کو مد نظر رکھتے ہوئے۔

⁵¹ کھمبی یا مشروم کی کاشت کا مقصد خوراک یا دوا پائی استعمال کے لیے کھانے کے قابل کھمبی اگانا ہے۔ اس میں مشروم کو کچرے، جیسے کانی کے میدان یا زریعی کچرے پر اگانا جاتا ہے۔
⁵² مائیکرو میڈی ایٹن کو کم لاگت اور آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے ماحول دوست سمجھا جاتا ہے۔ کھمبی جیسے سفید گلی ہوئی پھپھوندی (گھٹی) پر زمین اور پانی میں آلودگی کے عناصر کا اثر زائل کرنے کے حوالے سے اسٹیڈی کی جارہی ہے۔

⁵³ یہ نامیاتی سبسٹریٹ استعمال کرتا ہے، جسے فصلوں سے بچ جانے والے کچرے، گھراؤوں کے فضلے اور جانوروں سے حاصل شدہ قدرتی کھاد، اور دیگر شکر والے بلند یانف کے حامل پیداواری نظاموں سے حاصل کیا جاتا ہے۔

⁵⁴ گلی کے منظر نامے گلی میں اور گلی کے ساتھ درختوں، پودوں اور دیگر بے کوکے ہیں، جسے شہری علاقوں میں ظاہری حالت، کام کی صلاحیت اور مجموعی معیار زندگی بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ خوردنی منظر ناموں میں خوردنی پودوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

⁵⁵ زمین کا ایسا مشورہ کہ حصہ جس پر لوگ پودے اور سبزیاں کاشت کرتے ہیں اور اکثر اس کا انتظام مقامی برادری کے پاس ہوتا ہے۔

⁵⁶ خوردنی جنگل کے باغات میں خوردنی درخت اور پودے ہوتے ہیں، اور اس کے علاوہ بھی یہ کئی لحاظ سے مفید ہیں۔

گردشی غذائی نظاموں (ہر نیبڈ اور مانو) کے استعمال کے ذریعے فضلہ کم کر کے شہری ماحول بہتر اور غذائی پیداوار کو متنوع بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ شہری زراعت نہ صرف خوراک کی فراہمی میں کردار ادا کرتی ہے بلکہ غذائی میلوں⁵⁷ میں کمی، جزوی ماحول بہتر رکھنے، شہری حدت کے آئی لینڈ اینٹیکٹ اور سبز روزگار کے مواقع کے ذریعے ماحولیاتی پائیداری میں اضافہ کرتی ہے۔

متعدد ممالک نے کامیابی سے شہری زراعت کو فروغ دیا ہے۔ ملکوں کے تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کامیابی میں تین عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں: پالیسی کا تسلسل، ادارہ جاتی ہم آہنگی اور کمیونٹی کی شمولیت۔ مثال کے طور پر، کیوبا نے غذائی رسد کی فراہمی کے لیے شہری زراعت کے محکمے (1994ء) قائم کیے، بغیر ملکیت کی زمین کے استعمال سے عدم مرکزیت کی اجازت دے کر افراد/انجمنوں کو بااختیار بنایا اور شہری زراعت کو قومی غذائی سلامتی کی پالیسیوں سے ہم آہنگ کیا۔ ان اقدامات کے باعث درآمدات میں کمی ہوئی، نامیاتی کاشت کاری کو فروغ ملا، اور شہری زراعت کی ایک مضبوط ثقافت کو پروان چڑھایا گیا خصوصاً آرگینو پونک۔⁵⁸ اسی طرح گھانا کو بھی مضبوط کمیونٹی ملکیت، مارکیٹ کے روابط اور شہری زراعت کو شہری زمین کے قانونی استعمال سے فائدہ پہنچا۔⁵⁹ کینیڈا میں ضوابطی اصلاحات اور تکنیکی تربیت کے باعث شہری زراعت ذاتی روزگار کا ایک اہم ذریعہ بن چکی ہے۔⁶⁰ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شہری زراعت اس وقت پروان چڑھتی ہے، جب اسے ادارہ جاتی تعاون حاصل ہو، نظم و نسق کے مقامی طریقوں کی اعانت میسر ہو اور شہری منصوبہ بندی کے فریم ورک سے ہم آہنگ کیا جائے۔

پاکستان نے چند اقدامات بھی کیے ہیں، جیسے میاوا کی جنگلات (شہری جنگلات)، کھمبیوں کی کاشت، چھتوں پر باغبانی، اور کمیونٹی باغات۔ پاکستان کے شہروں میں شہری زراعت کی ترقی کے خاصے امکانات موجود ہیں۔ کراچی، لاہور اور فیصل آباد جیسے گنجان آباد شہروں میں جہاں کنکریٹ کی عمارتیں درجہ حرارت میں اضافہ کرتی ہیں، وہاں پر چھتوں، گھروں کے پچھلے حصوں اور چھوٹے کنٹینروں میں کاشت کاری کو فروغ دینا موسمیاتی ہم آہنگی اور غذائی تحفظ بہتر بنانے کا ایک سستا اور مؤثر حل فراہم کر سکتا ہے۔ مزید برآں، پاکستان کو شہری کاشت کاری کی مختلف اقسام دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں سے کچھ کی نشاندہی جدول 2.2.1 میں کی گئی ہے۔

شہری زراعت کو شہری مقامات سے اس طرح مربوط کیا جاسکتا ہے کہ غیر استعمال شدہ عوامی مقامات افراد یا کوآپریٹو اداروں کو کرائے پر دیے جائیں؛ ہاؤس کو سبز دیواروں کے ذریعے مضبوط کیا جائے اور سڑکوں کے کناروں اور چوراہوں پر سبز دیواروں پر مبنی نمونے لگائے جائیں، نیز عوامی مقامات پر پھل دار درخت اور آلودگی صاف کرنے والے پودے لگائے جائیں۔ مزید برآں، بڑے پیمانے پر شہری زراعت فروغ دینے کے لیے ضروری ہے کہ توسیعی خدمات⁶¹ فراہم کی جائیں؛ شہری منصوبہ سازوں، زرعی ماہرین اور کمیونٹیز کے درمیان اشتراک بڑھایا جائے اور عوامی آگاہی مہمات میڈیا پر چلائی جائیں۔

تاہم، پاکستان میں شہری زراعت کے وسیع پیمانے پر پھیلاؤ میں کئی عوامل رکاوٹ ہیں۔ مثلاً، وسیم (2025ء) کے مطابق اگرچہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں صوبائی شہری جنگلات کی پالیسی موجود ہے، لیکن اس پر مکمل طور پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ لہذا، ضرورت اس امر کی ہے کہ الگ الگ آزمائشی منصوبوں کے بجائے ہم آہنگ پالیسی اور مربوط انتظامات کیے جائیں۔ اگرچہ شہری زراعت کے روشن امکانات موجود ہیں، لیکن اس کی اپنی کچھ حدود بھی ہیں، جیسے شہروں کے پھیلاؤ کے باعث تجارتی سرگرمیوں کے لیے زمین کی دستیابی ایک مسئلہ ہے (ایف اے او 2011ء)۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے نئی تکنیکوں کو استعمال کیا جا رہا ہے، جیسے عمودی باغات، ہائیڈرو پونکس، اور ایکوا پونکس۔

⁵⁷ غذائی سیل ایما فاصلہ ہے جس کے ذریعے کسی غذائی جز کو سفر کے ذریعے پیداوار سے صاف کو منتقل کیا جاتا ہے۔

⁵⁸ مذکورہ اقدامات کے نتیجے میں کیوبا میں رجسٹرڈ باغات اور شہری فارموں کی تعداد ایک ملین تک پہنچ گئی (ہیری سن 2019ء)۔ بوٹا میں پھلوں اور سبزیوں کے سالانہ استعمال کا 90 فیصد ان باغات اور فارموں کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ (حیرت انگیز خوردنی ایشیا)۔

⁵⁹ شہری کاشت کاری بیشتر سبزیاں لگاتے ہیں، جیسے سلاڈ پیچ اور بہار والے پیاز اور انہیں شہری مارکیٹوں تک منتقل کرتے ہیں۔ (ایزنزے و دیگر، 2019ء)۔

⁶⁰ نیرونی میں استعمال ہونے والی تقریباً 60 فیصد پتے والی سبزیاں اور 70 فیصد دودھ اور پولٹری مصنوعات شہری زراعت سے حاصل ہوتی ہیں (روحویا، اے 2020)۔

⁶¹ توسیعی خدمات میں سبزیوں اور کھاد کے فوری اگنے والا اور بہتر مجموعہ شامل ہوتا ہے، جو زراعت یافتہ نرغ پر دستیاب ہوتا ہے اور اس ضمن میں تربیت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

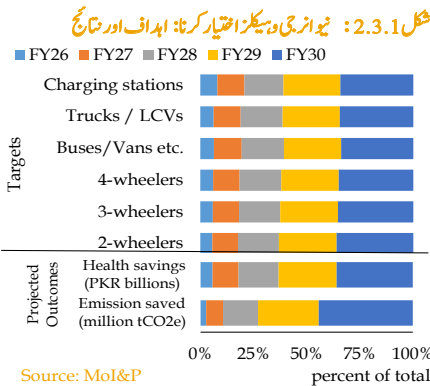
یہ باکس تحریر کرنے میں العاص کریم کی خدمات کی اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

- i- ہرنیٹیز ایم، اور مانو آر۔ (2018ء)۔ سبز شہروں کو اگانا: شہری زراعت اور ایس ڈی جی 11 پر اس کے اثرات۔ انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ برائے پائیدار ترقی۔
- ii- وسیم کے۔ (2025ء)۔ پاکستان میں شہری جنگلات: ایکوسٹم خدمات اور فطرت پر مبنی صل کی بنیاد پر پائیداری کا جائزہ۔ ڈسکور انوائٹمنٹ جلد 3 (298)
- iii- ازورنہ، جی۔ اے۔، ایپوسا، او۔، پیچہ، اے۔ سی۔، تاکی، ایس۔ اے۔، برانماہ، آئی۔ (2019ء)۔ پائیدار شہر کے بیانیے میں شہری زراعت کے کردار کا جائزہ۔ جرنل سٹیز 93، صفحات 104-119۔
- iv- نگیمانگ، این۔ اور ویلیں، ایم۔ (2025)۔ ہاویو ایڈا شہر، کیمرن میں جدید شہری اور مضافاتی زراعت کے وسائل کے استعمال کی کارکردگی پر اثرات۔ انٹرنیشنل جرنل آف ریسرچ اینڈ انوویشن ان سوشل سائنس (IJRISS)، جلد 9 (4)۔
- v- انگریڈ ٹیل (2024ء)۔ ہوانا: شہری خوراک پالیسی کے لیے ایک مثال۔

<https://www.incredibleedible.org.uk/news/havana-inspiration-for-urban-food-policy/>

باکس 2.3: پاکستان کی این ای وی پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء پالیسی مقاصد اور عالمی تجربات کی روشنی میں



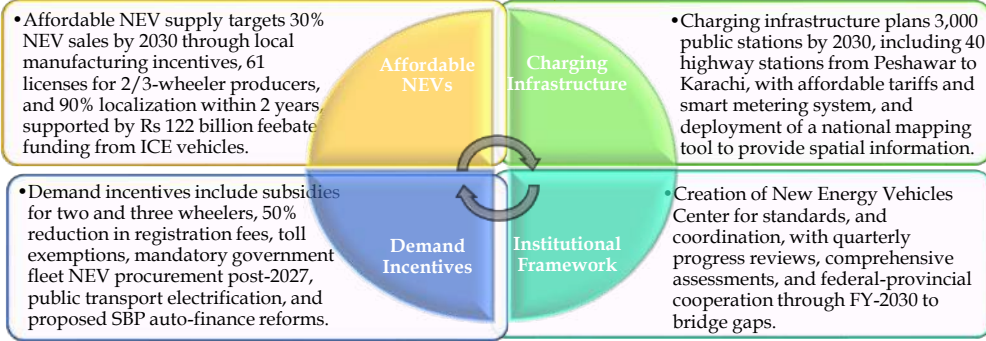
پاکستان کی صاف توانائی پر مبنی ٹرانسپورٹ کی جانب منتقلی کے عزم کے تحت حکومت نے نیو انریجی وہیکلز (این ای وی) پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء کا اعلان کیا ہے، جس میں دو اور تین پہیوں والی گاڑیوں، مسافر کاروں، ہلکی کمرشل گاڑیوں، بسوں اور ٹرکوں میں برقی گاڑیوں (ای ویز) کے استعمال کو بڑھانے کے لیے ایک جامع فریم ورک پیش کیا گیا ہے۔ گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج 62 میں کمی اور تیل کی درآمدات کے بھاری اخراجات⁶³ کا یو میں رکھنے جیسے چیلنجوں کے پیش نظر یہ پالیسی خاص طور پر دو اور تین پہیوں والی گاڑیوں کے شعبے میں ایک متحرک مقامی برقی گاڑیوں کی صنعت کے قیام کا تصور پیش کرتی ہے۔ اس تناظر میں، یہ باکس منتخب ہم پلہ معیشتوں کے تجربات سے حاصل شدہ اسباق کی بنیاد پر نئی پالیسی کے اہداف، ڈیزائن اور نفاذ کے فریم ورک کا جائزہ لیتا ہے۔

ملک کی پہلی این ای وی پالیسی 2019ء میں جاری کی گئی ہے، جسے کووڈ 19 کی رکاوٹوں کے باعث نفاذ کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ موجودہ پالیسی سیکھے گئے اسباق اور اسٹیک ہولڈرز سے جامع مشاورت کی بنیاد پر تیار کی گئی ہے، جس میں مقامی پیداوار کے لیے رسدی لحاظ سے معاونت، طلب کی ترجیحات، چارجنگ انفراسٹرکچر کی ترقی، اور گاڑیوں کی حفاظت اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے

⁶² یو این سی ٹی اے ڈی کی رپورٹ کے مطابق کاربن کے قومی اخراج میں ٹرانسپورٹ شعبے کے اخراج کا حصہ تقریباً 10 فیصد ہوتا ہے۔
⁶³ پی این ایس ڈیٹا کے مطابق مالی سال 2020ء تا مالی سال 2025ء کے دوران ہیڈ ویٹیم گروپ کی سالانہ درآمدات اوسطاً 15.8 ارب ڈالر رہیں۔

مضبوط ریگولیٹری فریم ورک پر زور دیا گیا ہے۔⁶⁴ اہم اہداف اور متوقع نتائج این ای وی کو اپنانے کے لیے مرحلہ وار حکمت عملی کی طرف اشارہ کرتے ہیں (شکل 2.3.1)۔ یہ پالیسی چار شعبوں پر مشتمل ایک کثیر جہتی حکمت عملی پیش کرتی ہے: (الف) استطاعت، (ب) چارجنگ کا انفراسٹرکچر، (ج) طلب سے متعلق ترغیبات، اور (د) ادارہ جاتی فریم ورک (شکل 2.3.2)۔

شکل 2.3.2: نیو انرجی ویہیکلز کے اہداف کے حصول کے لیے اہم اقدامات



Source: Author's compilation from source document

اگرچہ یہ پالیسی جامع ہے، تاہم ملکی محرکات اور عالمی تجربات کے باعث اس کے نفاذ میں کچھ مشکلات درپیش ہیں، جو درج ذیل ہیں:

i۔ پالیسی کے تحت 122 ارب روپے کی فی بیٹ (feebate) فنڈنگ کا انحصار روایتی گاڑیوں کی پائیدار طلب اور محصولات کی مؤثر وصولی پر ہے، کسی بھی صورت میں ترغیبات اور انفراسٹرکچر کی فنڈنگ کے تسلسل پر اثر پڑ سکتا ہے۔⁶⁵ اس تناظر میں بین الاقوامی تجربہ، خصوصاً بھارت اور ملائیشیا میں، فی بیٹ پالیسیز عائد کرنے کے بجائے ابتدائی مرحلے میں زیادہ جارحانہ معاونت فراہم کرنے کی تجویز دیتا ہے۔⁶⁶

ii۔ چارجنگ انفراسٹرکچر کی بڑے پیمانے پر توسیع بدستور غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہے، کیونکہ برقی گاڑیوں کے کم استعمال کے باعث تجارتی منافع کم ہے۔⁶⁷ مزید برآں، رہائشی، کمرشل اور سرکاری تنصیب نظم و نسق کا عمل مزید پیچیدہ بنا سکتی ہے۔ خصوصاً انڈونیشیا اور برازیل کے بین الاقوامی تجربات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مخصوص شہری علاقوں میں ریاست کی قیادت میں چارجنگ اسٹیشنز کی تنصیب نے انفراسٹرکچر کی ترقی کو ممکن بنایا اور نجی شعبے کی شرکت بڑھانے میں مدد ملی۔

iii۔ یہ پالیسی نیشنل انرجی ویہیکلز سینٹر کے ذریعے مختلف اداروں (جیسے ای ڈی بی، سی سی پی، ایس بی پی) کے ساتھ وسیع پیمانے پر ہم آہنگی کی تجویز دیتی ہے، جسے اختیارات سے متعلق چیلنجوں کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں میکسیکو کی مثال کثیر ادارہ جاتی ہم آہنگی کے لیے ایک عملی ماڈل پیش کرتی ہے۔ میکسیکو نے ایکٹرو مو۔ بیلیٹی تیز کرنے کے لیے شعبہ جاتی ضوابط تیار کیے، جن میں ملک گیر سطح پر اشتراک اور سرکاری اور نجی شعبوں کے درمیان تعاون پر توجہ مرکوز کی گئی۔

https://pid.gov.pk/site/press_detail/29435⁶⁴

⁶⁵ ذراعات اور متحرک فرق کی فنڈنگ لیویز کی مختلف شرحوں سے (ایک تا تین فیصد) فراہم کی جاتی ہے۔ جس کا اطلاق آئی سی ای گاڑی کی انوائس قیمت پر کیا جاتا ہے۔

⁶⁶ مثلاً، بھارت ایک برقی گاڑی کے حصول کی لاگت کم کرنے کے لیے ذراعات (بعد از فیئری قیمت میں 20 تا 40 فیصد) فراہم کرتا ہے، جبکہ ملائیشیا سارنن کو 2400 ملائیشین رینگٹ تک ٹیکس ری بیٹ دیتا ہے۔

⁶⁷ عالمی بینک کی رپورٹ "پاکستان میں توانائی کی کارکردگی: صنعتی توانائی کی کارکردگی اور ڈی کاربوناٹیشن" کے مطابق پاکستان کی توانائی کی شدت - ایک امریکی ڈالر کی جی ڈی پی پیدا کرنے کے لیے درکار توانائی -

4.2 میگا جول (ملین جول، ایم جے) ڈالر ہے، جبکہ شرح بنگلہ دیش میں 1.9 میگا جول فی ڈالر اور سری لنکا میں صرف 1.7 میگا جول فی ڈالر ہے۔

iv۔ پاکستان کا مقامی مینوفیکچرنگ کا منصوبہ فی الحال زیادہ تر دو اور تین پہیوں والی گاڑیوں پر مرکوز ہے، کیونکہ اسی شعبے میں اس کی مینوفیکچرنگ کی صلاحیت زیادہ مضبوط ہے۔ تاہم، چین کے تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وسیع ماحولیاتی اثرات اور اخراج میں مؤثر کمی کے لیے پاکستان بھاری گاڑیوں کو مرحلہ وار برقی کوآرڈینیشن فراہم کرنے کی تیاری شروع کر سکتا ہے۔

ان چینجز سے نمٹنا پالیسی کے اثرات کو مضبوط بنا کر توانائی کی کارکردگی اور صنعتی مسابقت کو فروغ دے سکتا ہے۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ کے حالیہ تنازعے تیل درآمد کرنے والے پاکستان جیسے ممالک کے لیے ایک اضافی پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ برقی گاڑیوں کا زیادہ استعمال درمیانی سے طویل مدت میں درآمدی تیل پر انحصار کم کر کے معیشت کو ایسے دھچکوں سے محفوظ رکھنے میں مدد دے گا۔

*یہ باکس تحریر کرنے میں روی کمار کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

- i۔ وزارت صنعت و پیداوار، نئی توانائی گاڑیوں کی پالیسی 2025-30ء، مندرجہ ذیل لنک پر دستیاب ہے:
https://moip.gov.pk/SiteImage/Misc/files/NEV%20Policy%20Final%202013_8_25.pdf
- ii۔ کوہلی، این۔ (2024ء)۔ بھارت میں برقی گاڑیوں کی طلب کے لیے مراعات۔ فییم II اسکیم اور مکملہ اگلے مرحلے کے لیے فور وولڈ۔ انٹرنیشنل کونسل آن کلیئر ٹرانسپورٹیشن، واشنگٹن ڈی سی
- iii۔ میڈا (2024ء)۔ دستیاب ہے:
<https://www.mida.gov.my/mida-news/going-ev-what-the-malaysian-government-is-doing-to-charge-up-the-transition/>
- iv۔ ملر، جے، سیاہ پٹری، جے، ہال، ڈی، مہالانا، اے۔ اور پوسادا، ایف۔ (2025ء)۔ انڈونیشیا میں برقی گاڑیوں پر منتقلی کی رفتار صفر کرنے کے لیے روڈ میپ۔ انٹرنیشنل کونسل آن کلیئر ٹرانسپورٹیشن، ورکنگ پیپر (ID 229)
- v۔ لیٹے، این۔ ایچ۔ لاسکاو، سی۔ پی۔ جی۔ مورائس، ایچ۔ جی۔ وی۔ اور داسلوا، ایل۔ سی۔ پی۔ (2026)۔ ابھرتے ہوئے ملک (برازیل) میں توانائی کی منتقلی کے لیے پالیسی اور ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے برقی گاڑیوں کی کشش۔ ریویو آف انرجی، جلد 256 (B)
- vi۔ چینگ، کیو۔ اور شیونگ، وائی۔ (2023ء)۔ چین میں نیو انرجی ویکل پائلٹ منصوبوں کے ذریعے کم کاربن پائیدار ترقی: اثرات، طریقہ کار اور مقامی پھیلاؤ کے اثرات۔ پائیدار ترقی، جلد 32 (1)
- vii۔ مو بیلٹی پورٹل (2025ء)۔ دستیاب ہے:
<https://mobilityportal.eu/mexico-debates-bills-electromobility/>

بکس 2.4: پائیدار صنعتی ترقی کے لیے پاکستان کی کاروباری تیارگی کی حالت کا جائزہ

پاکستان کی صنعتی پیداوار اگرچہ مالی سال 2026ء میں بحال ہوئی ہے، تاہم بلند شرح نمو کو برقرار رکھنے کے لیے متعدد ساختی اور پالیسی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ اس تناظر میں، ورلڈ بینک کا حال ہی میں جاری کردہ بزنس ریڈی 2025ء⁶⁸ فریم ورک پاکستان کے لیے مفید بصیرت فراہم کرتا ہے۔ مجموعی طور پر پاکستان کی کارکردگی ٹی جلی ہے، جس میں مختلف ستونوں اور موضوعات کے درمیان نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ یہ بکس بی ریڈی کی جانب سے نشاندہی کردہ بڑے ساختی چیلنجوں کا جائزہ لیتا ہے۔

جدول 2.4.1: بی ریڈی کارکردگی 2025ء: ستون کے لحاظ سے

معیشت	کوڈ	ستون 1 ضوابطی فریم ورک	ستون 2 سرکاری خدمات	ستون 3 آپریٹنگ کارکردگی
روانڈا	RWA	72.54	59.81	71.47
گھانا	GHA	68.88	49.99	51.73
ویت نام	VNM	67.03	53.93	70.44
ترکی	TUR	66.81	73.43	62.91
انڈونیشیا	IDN	65.61	62.00	59.01
ملائیشیا	MYS	65.61	63.41	67.99
کیمبوڈیا	KHM	63.06	43.14	56.17
پاکستان	PAK	62.31	54.58	59.64
نیپال	NPL	61.46	42.04	56.15
بنگلہ دیش	BGD	53.01	45.14	57.77

نوٹ: سب کارنگ وہ کونٹیکٹ ظاہر کرتا ہے جس میں معیشت تینوں ستونوں کے مطابق کام کرتی ہے۔ (بلند ترین اسکور = 100؛ کم ترین اسکور = صفر)

پہلا کونٹیکٹ	دوسرا کونٹیکٹ	تیسرا کونٹیکٹ	چوتھا کونٹیکٹ	چھٹا کونٹیکٹ
--------------	---------------	---------------	---------------	--------------

ماخذ: عالمی بینک

اور عملدرآمد میں آسانی کا فقدان پایا جاتا ہے۔ ایسا ضوابطی فریم ورک جو موثر عوامی خدمات کی فراہمی یا موثر آپریٹنگ طریقوں سے ہم آہنگ نہ ہو تعمیل کے اخراجات میں اضافہ، کاروبار کو باقاعدہ حیثیت دینے کی حوصلہ شکنی اور نجی سرمایہ کاری کو محدود کر سکتا ہے۔

تجارت اور مارکیٹ میں داخلے کی رکاوٹیں: پاکستان کو بین الاقوامی تجارت اور اندرونی مسابقت دونوں میں نمایاں مشکلات کا سامنا ہے۔ کسٹم کلیئرنس کے طریقہ کار میں متعدد دستاویزی تقاضوں اور مختلف اداروں کے درمیان ہم آہنگی شامل ہوتی ہے، جس سے پروسیجرنگ کا وقت بڑھ جاتا ہے اور یہ برآمدات کی ترسیل کے نظام الاوقات اور درآمدی رسدی زنجیروں کو متاثر کرتا ہے۔ ملکی سطح پر نئے داخل ہونے والے اداروں کو طریقہ کار سے متعلق تقاضوں، معلومات کے فقدان اور سرکاری خریداری میں محدود شفافیت جیسے مسائل کا سامنا ہوتا ہے، جو مارکیٹ تک

⁶⁸ بی ریڈی (B-READY) کاروباری ماحول کا جائزہ تین ستونوں (ضوابطی فریم ورک، سرکاری خدمات، اور عملی کارکردگی) کی بنیاد پر لیتا ہے، اور یہ جائزہ کاروبار کی زندگی کے پورے چکر (یعنی داخلہ، کاروباری سرگرمیاں، اور اخراج) کے دوران لیا جاتا ہے۔

رسائی کو متاثر کرتے ہیں، جبکہ مستحکم کمپنیاں موجودہ ضوابطی حدود کے اندر رہتے ہوئے کام کرتی ہیں۔ یہ تمام عوامل مجموعی طور پر ٹرانزیکشن کی لاگت بڑھا دیتے ہیں اور پاکستان کی عالمی قدری زنجیروں میں شمولیت کو محدود کر دیتے ہیں۔

ادارہ جاتی طریقوں میں کارکردگی کے مسائل: نیکیس کاری، تنازعات کے حل کے طریقے اور دیوالیہ پن کا فریم ورک ایسے ادارہ جاتی انتظامات ہیں جو کاروباری سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ نیکیس نظام میں تعمیل کے متعدد تقاضے اور انتظامی پروسیس شامل ہوتے ہیں (جو فرم کے وسائل کا تقاضا کرتے ہیں)، جبکہ ری فنڈ کا طویل طریقہ کار جاری سرمائے کی ضروریات کو متاثر کرتا ہے۔ کمرشل عدالتوں میں مقدمات کے بوجھ کو نمٹانے میں وقت لگتا ہے، جس سے تنازعات کے حل کی ٹائم لائن متاثر ہوتی ہے۔ دیوالیہ پن کا فریم ورک ابھی ترقی کے مراحل میں ہے، جس پر عملدرآمد کرنے والوں کی صلاحیت سازی کی جارہی ہے۔

افراد کی قوت، زمین اور قرضہ منڈیوں کے مسائل: افرادی قوت کے ضوابط، پراپرٹی کی رجسٹریشن کا نظام اور مالی نظام کے فریم ورک اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ کاروباری ادارے پیداواری ضروریات تک کس طرح رسائی حاصل کرتے ہیں۔ افرادی قوت کی مارکیٹ میں تعمیل کے تقاضے، خصوصاً چھوٹے اداروں کے لیے، بہت بوجھل کر دینے والے ہیں، جبکہ کارکنوں کے بھر اور صنعت کی ضروریات کے درمیان عدم مطابقت پیداواریت کو محدود کرتی ہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے قرض تک رسائی ضمانت کے سخت تقاضوں اور متبادل قرضہ جاتی مصنوعات کی عدم ترقی کے باعث محدود ہے، جبکہ قرضوں کے مطلوبہ نظام میں غیر بینک اداروں یا یوٹیلیٹی کمپنیوں سے ڈیٹا جمع کرنے کا فقدان ہے۔ یہ آپریٹنگ مسائل اخراجات میں اضافہ کرتے ہیں، بے یقینی پیدا کرتے ہیں، اور اداروں کو پیداوار اور ترقی کے لیے وسائل کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے سے روکتے ہیں۔

125 ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں سے حاصل ہونے والے شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر اصلاحات کو مناسب انداز میں ترتیب دیا جائے اور مذکورہ بالا شعبوں کے مسائل حل کیے جائیں تو یہ صنعتی ترقی کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں (بودینا و دیگر، 2023ء)۔ تخمینے کے مطابق، پہلی نسل کی اصلاحات جیسے نظم و نسق میں بہتری اور کاروباری ڈی ریگولیشن کے ساتھ ٹیرف میں کمی اور غیر ٹیرف رکاوٹوں کا خاتمہ دو سال میں پیداوار کی سطح میں 4 فیصد اور چار سال میں 8 فیصد تک اضافہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح، دوسری نسل کی اصلاحات جیسے قرضوں تک رسائی میں توسیع اور مارکیٹ پر مبنی اجرتی ڈھانچہ مزید 3 فیصد اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔

*یہ باکس تحریر کرنے میں روی کھاری کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

i۔ عالمی بینک۔ 2025ء۔ بزنس ریڈی 2025ء۔ عالمی بینک، واٹکنگٹن ڈی سی۔ لائسنس: کریئٹو کامنز ایٹریبیوشن CC BY 3.0 IGO

Budina, Nina, Christian Ebeke, Florence Jaumotte, Andrea Medici, Augustus J. Pantan, Marina M. Tavares, and Bella Yao. 2023.

ii۔ ”ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں معاشی نمو کو تیز کرنے، پالیسی مسائل کم کرنے اور سبز معیشت پر منتقلی کی اعانت کے لیے ساتھی اصلاحات۔“ آئی ایم ایف اسٹاف ڈسکشن نوٹ SDN/2023/007۔ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ، واٹکنگٹن ڈی سی۔



3

زری پالیسی اور مہنگائی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 5.2 فیصد رہ گئی جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 7.2 فیصد تھی، جبکہ سال بسال مہنگائی 5.0 تا 7.0 فیصد کے ہدف کی حد میں مستحکم رہی۔ محتاط زری اور مالیاتی پالیسی کے تسلسل نے ملکی طلب کو قابو میں رکھا، اس بہتری کی بنیاد اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی، مستحکم شرح مبادلہ اور بجلی کی قیمتوں میں سازگار ردوبدل کی مہموں منت ہے۔ توانائی کی مہنگائی تاریخی سطح تک نیچے آگئی، جبکہ قوزی مہنگائی میں بھی کمی آئی، گوکہ یہ بلند سطح پر برقرار ہے۔ اس سے قطع نظر، سیلاب سے مہنگائی کے منظر نامے کو لاحق خطرات، اجناس کی عالمی قیمتوں میں غیر یقینی اور قوزی مہنگائی برقرار رہنے کی وجہ سے زری پالیسی کمیٹی نے دسمبر 2025ء کے علاوہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ مالکاری کی پست لاگت اور معاشی سرگرمیوں میں بتدریج بحالی کے امتزاج سے نجی شعبے کے قرضوں میں بھی اضافہ ہوا۔ اس کے ہمراہ، جدولی بینکوں سے حکومت کے بلند میزانی قرضوں، اجناسی سرگرمیوں کی مالکاری میں اضافہ اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں کی فراہمی کے باعث بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں مسلسل توسیع زری رسد میں اضافے کا باعث بنی۔

Monetary Policy and Inflation
(percent)



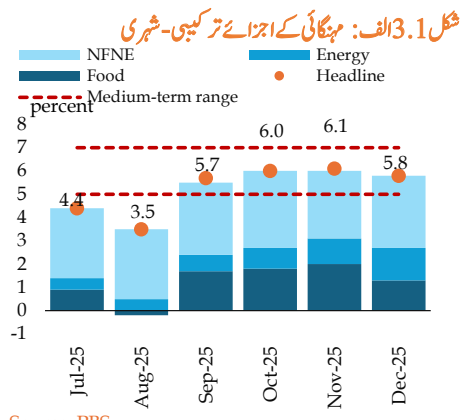
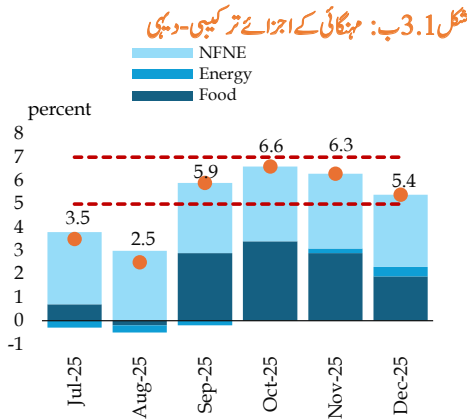
اشاریہ قیمت 5.0 تا 7.0 فیصد کے اندر رہنے کی پیش گوئی کی، جس میں چند مہینوں میں کچھ عارضی انحراف متوقع رہا۔ تاہم، یہ تخمینہ مختلف خطرات سے مشروط تھا۔ خاص طور پر، توانائی کی قیمتوں میں غیر متوقع رد و بدل سے پیدا ہونے والی غیر یقینی صورت حال، سیلاب کی وجہ سے رسدی دھچکوں کے مہنگائی پر اثرات، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، ابھرتی ہوئی عالمی تجارتی حرکیات، اور گندم کی رسدی صورت حال کے باعث مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے بیشتر حصے میں مہنگائی کا منظر نامہ خطرات سے دوچار رہا۔

معاشی سرگرمیوں میں بتدریج اضافے اور زراعت میں متوقع بحالی کی بنیاد پر اور محدود سیلابی رکاوٹوں کے مفروضے پر، زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 26ء میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو 3.25 سے 4.25 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ظاہر کی، جو مالی سال 25ء میں 3.1 فیصد تھی۔¹ اقتصادی سرگرمیوں میں توسیع سے درآمدات میں اسی طور اضافہ متوقع تھا۔ تاہم، سست عالمی طلب اور برآمدی قیمتوں کے پست منظر نامے کے باعث برآمدات تھکنے کا امکان تھا، جس کی وجہ سے مالی سال 26ء کے دوران تجارتی خسارے میں اضافہ ہوا۔ اس کے باوجود، کارکنوں کی تریلائی زر کے

3.1 پالیسی کا جائزہ

زری پالیسی کمیٹی نے مہنگائی کے قریبی مدت کے منظر نامے کے گرد و طویل غیر یقینی صورت حال کے باعث ایک محتاط موقف اپنایا اور مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنے تمام اجلاسوں میں پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی، ماسوائے دسمبر 2025ء کے جب کمیٹی نے پالیسی ریٹ کو 50 بیس پوائنٹس کم کیا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (این سی پی آئی) کم ہو کر 5.2 فیصد رہ گئی، جو وسط مدتی ہدف کی چٹلی حد 5.0 تا 7.0 فیصد کے قریب ہے۔ سال بہ سال کی بنیاد پر، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے پہلے دو مہینوں کے دوران مہنگائی ہدف کی چٹلی حد سے نیچے رہی، جو بعد میں ہدف کی حد میں مستحکم ہو گئی (شکل 3.1 الف اور 3.1 ب)۔ مہنگائی میں اعتدال محتاطیہ زری موقف، مسلسل مالیاتی سنجائی، مستحکم شرح مبادلہ، اور ایشیا کی عالمی قیمتوں میں کمی کے اثرات کا مظہر ہے۔

ان رجحانات کا حساب کتاب کرتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی نے اپنے جولائی 2025ء کے اجلاس میں مالی سال 26ء میں اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف



Source: PBS

¹ جولائی 2025ء میں زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے وقت، مالی سال 25ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو کا عارضی تخمینہ 2.7 فیصد تھا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 3.1: زرری مجموعے

اسٹاک اور اسٹاک میں تبدیلی ارب روپے میں؛ نمونہ فیصد میں

عمو (سال سال)	اسٹاک میں تبدیلی		اسٹاک کی اختتامی مدت		زرری مجموعے
	دسمبر-2024ء	دسمبر-2025ء	شش م 25ء	شش م 26ء	
زرری وسیع (ایم ٹی)	35,614.4	42,302.2	-267.4	1,795.9	18.8
خالص بیرونی اثاثے	-470.6	854.2	667.3	389.4	10.2
خالص ملکی اثاثے	36,085.0	41,448.0	-934.7	1,406.5	14.9
میراثی قرض گیری	27,508.6	33,731.4	-2,215.4	-347.0	22.6
اسٹیٹ بینک	3,639.2	2,355.6	-888.5	-1,480.6	-35.3
جدول بینک	23,869.4	31,375.7	-1,326.8	1,133.6	31.4
اجناسی سرگرمیاں	1,162.2	1,086.1	-216.1	19.5	-6.6
نئی شعبے کے قرضے	10,845.7	10,941.0	1,978.9	992.3	0.9
پنیا ایس ایز کے قرضے	2,267.4	2,201.0	75.9	96.6	-2.9
دیگر اجزا خالص	-7,704.0	-7,326.3	-2,101.6	763.2	
زیر گردش کرنسی	9,115.9	10,872.6	-37.2	238.1	19.3
ڈپازٹس	29,822.9	36,632.7	-358.8	2042.3	22.8
نقد محفوظ	11,579.0	13,447.9	-33.9	477.3	16.1

ماخذ: اسٹیٹ بینک

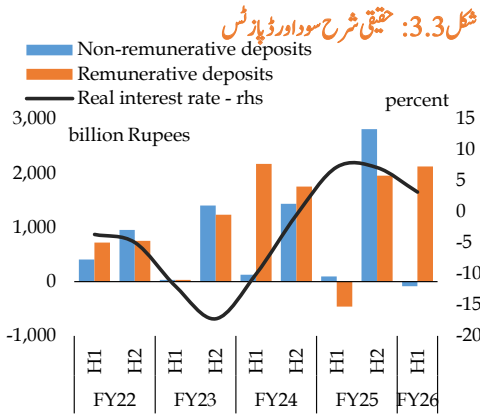
مزید برآں، مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں بلند تعدد کے اظہار بے (high-frequency indicators) بشمول گاڑیوں کی فروخت، کھاد کی خریداری، نئی شعبے کا قرضہ، نیم تیار ایشیا اور مشینری کی درآمدات، اور پرچیزنگ مینجیر زانڈیکس² نے اقتصادی سرگرمیوں میں مضبوط توسیع کی نشاندہی کی۔ مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی میں ان رجحانات کے مطابق بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں بھی قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں سکڑاؤ کا شکار تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ، پاکستان نے آئی ایم ایف کے ساتھ توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) اور مضبوطی

موافق منظر نامے کے طفیل، زرری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 26ء میں جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 1.0% فیصد کی حد میں رہنے کی پیش گوئی کی۔

حسب توقع جولائی اور اگست میں کم رہنے کے بعد، ستمبر 2025ء میں مہنگائی بڑھ کر 5.8 فیصد تک جا پہنچی۔ سیلاب کی وجہ سے تلف پذیر اور غیر تلف پذیر دونوں اقسام کی اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ، یہ امر توانائی کی قیمتوں میں اضافے اور توزی مہنگائی کی برقراریت کے اثرات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

² پرچیزنگ مینجیر زانڈیکس مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی میں 50.25 کی نسبت مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں 56.81 تک پہنچ گیا۔

بینک دولت پاکستان



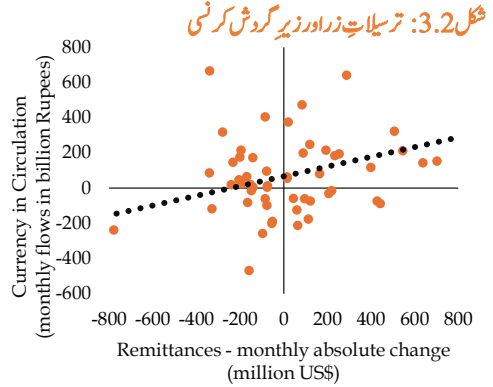
Source: SBP

غذا، توانائی، اور توزی مہنگائی سابقہ توقعات کے مطابق تھی۔ زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ حقیقی پالیسی ریٹ، وسط مدتی ہدف کی حد میں، مہنگائی کو مستحکم کرنے کے لیے کافی حد تک مثبت رہا۔

آگے چل کر، کمیٹی کو توقع ہے کہ مالی سال 26ء کے آخر اور مالی سال 27ء میں مہنگائی ہدف کی حد سے بڑھ جائے گی۔³ مزید برآں، مالی حالات میں زری اور کاروباری ماحول میں مجموعی بہتری نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اقتصادی سرگرمیوں کی توسیع میں مدد کی۔ زری پالیسی کمیٹی نے مستقل بنیادوں پر بلند معاشی نمو کی سمت حاصل کرنے کے لیے ضروری ساختی اصلاحات شروع کرنے اور زری اور مالیاتی پالیسیوں کے مابین مسلسل ہم آہنگی کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

3.2 زری مجموعے

دسمبر 2025ء کے آخر میں زر وسیع (ایم ٹی) کی نمو 18.8 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 10.2 فیصد تھی (جدول 3.1)۔ مزید برآں، خالص غیر ملکی اثاثوں میں اضافے کی وجہ سے ایم ٹی کی



Note: Data covers the period Jul 2006 to Dec 2025.

Source: SBP

اور پائیداری سہولت (آر ایس ایف) کے جائزوں پر اسٹاف سطح کا معاہدہ کیا، جو بیرونی کھاتے پر مثبت طور پر منعکس ہے۔

ان پیش رفتوں کی بنیاد پر زری پالیسی کمیٹی نے اپنے اکتوبر 2025ء کے اجلاس میں نمو کے منظر نامے کو مزید مضبوط پایا اور مالی سال 26ء کے لیے یہ جائزہ پیش کیا کہ حقیقی جی ڈی پی نمو کا ہدف پہلے متعین کردہ 3.25 تا 4.25 فیصد کی اوپری حد کے قریب رہے گا۔ مزید برآں، جون 2024ء اور مئی 2025ء کے درمیان پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 1,100 بیسز پوائنٹس کی کمی کے اثرات، مہنگائی کے منظر نامے کے ارد گرد کی غیر یقینی صورت حال، اور مارکیٹ میں خرابی سے ملکی رسد پر پڑنے والے ممکنہ دباؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی نے جولائی، ستمبر اور اکتوبر میں ہونے والے اجلاسوں میں پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

کمیٹی نے اپنے دسمبر 2025ء کے اجلاس میں پالیسی ریٹ میں 50 بیسز پوائنٹس کی کمی کی۔ اس فیصلے کو مہنگائی میں نرم رجحانات کی حمایت حاصل تھی، کیونکہ قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت ہدف کی حد میں تھی اور

³ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کے باعث مہنگائی کے منظر نامے پر اضافے کے بڑے خطرات پیدا ہوئے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 3.2: مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نیلامی کا خلاصہ

ارب روپے؛ تناسب

تہذیب تارصبت	ہرف تارصبت	پیکش تارہرف	تہذیب (عرصبت کاخالص)	تہذیب	ہرف	
تہذیب بلز						
			-915.6			22 دن
1.0	0.8	6.7	-22.1	1,571.8	1,300.0	مہینہ-1
1.4	1.0	1.5	928.0	3,279.6	2,300.0	ماہ-3
1.1	2.5	1.2	48.5	913.5	2,150.0	ماہ-6
1.0*	0.7	2.9	-117.6	3,560.6	2,475.0	ماہ-12
1.0	0.9	2.7	-78.8	9,325.4	8,225.0	مجموعہ
پاکستان اوبہ سٹٹ ہائز						
معین شرح						
-	-	2.7	308.8	308.8	525	2-سالہ
0.6	0.7	3.6	-245.1	339.8	400	3-سالہ
1.0	0.7	3.1	-24.6	627.0	475	5-سالہ
-	-	4.1	1,023.0	1,023.0	550	10-سالہ
-	-	13.0	1,081.3	1,081.3	300	15-سالہ
2.7	1.8	4.7	2,143.4	3,379.9	2,250	مجموعہ
ٹلوٹنگ رٹ						
ششماہی						
-	-	4.7	1,556.7	1,556.7	1,850	10-سالہ
1.4	1.6	4.7	3,276.8	1,556.7	1,850	مجموعہ

*ٹگ ٹگ ایک اعشاریہ؛ اصل ماہیت 0.96 ہے؛

ماخذ: اسٹٹ ہیک

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں غیر سرکاری شعبے کو قرضے میں مسلسل اضافے کے ہمراہ جدولی بینکوں سے حکومتی قرضوں کا بڑھنا بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں توسیع کا باعث بنا۔ مزید برآں، اجناسی سرگرمیوں کی

ساخت میں کچھ تبدیلی آئی، جبکہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران دوگنا اضافہ ہو گیا۔

بینک دولت پاکستان

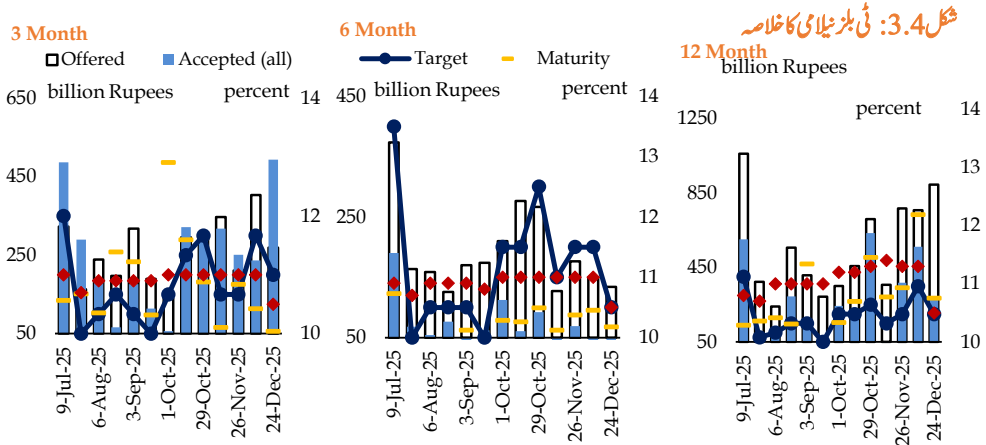
سے پہلے، جولائی 2025ء میں، حکومت نے نان فائلرز کے لیے کیش نکالنے پر وہولڈنگ ٹیکس 0.6 فیصد سے بڑھا کر 0.8 فیصد کر دیا، جس سے رسمی بینکاری چینلز کے ذریعے لین دین کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے۔^{5,4} دوسرا، کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں نمایاں اضافہ بھی، خاص طور پر مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران، زیر گردش کرنسی میں اضافے پر منتج ہوا (شکل 3.2)۔ آخر میں، ملکی اقتصادی سرگرمیوں کی بڑھتی ہوئی رفتار نے پیسے کی لین دین کی طلب کو تقویت بخشی اور یوں زیر گردش کرنسی کی طلب بھی بڑھی۔⁶

مالکاری اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے لیے قرضے بھی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ گئے۔

دوسری طرف، عالمی قیمتوں میں بلندی کے ساتھ ساتھ بیرونی ذرائع سے رقوم کی بڑی آمد اور سونے کی ہولڈنگز پر قدر پیمائی کے فائدے اسٹیٹ بینک کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں اضافے کا باعث بنے۔ تاہم، جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں سکڑاؤ نے بینکاری نظام کے مجموعی خالص بیرونی اثاثوں کی نمو کو محدود کر دیا۔

دریں اثنا، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینک ڈپازٹس میں بھی 2,042 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 359 ارب روپے واپس نکلائے گئے تھے۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ڈپازٹس میں خاطر خواہ اضافے کو ایک بڑی حد تک مثبت حقیقی شرح

واجبات کے حوالے سے، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیر گردش کرنسی میں معمولی سکڑاؤ آیا جبکہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی (جدول 3.1) کے دوران اس میں 238 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ زیر گردش کرنسی میں اضافہ کم از کم تین عوامل کے اثر کو ظاہر کرتا ہے۔ سب



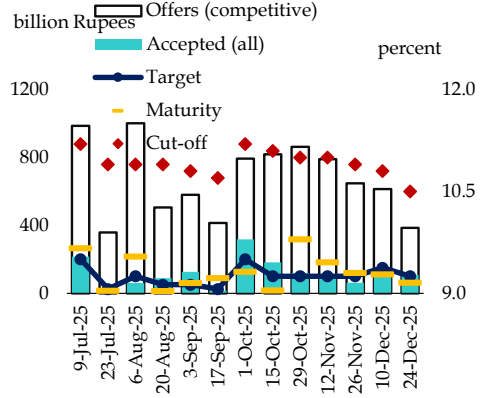
⁴ ماخذ: فنانس ایکٹ (2025)۔ وزارت خزانہ۔

⁵ اسٹیٹ بینک (2017ء) نے وہولڈنگ ٹیکس اور زیر گردش کرنسی کے درمیان مثبت تعلق پایا۔ اسٹیٹ بینک (2017ء)۔ خصوصی سیکشن: نقد رقم نکالنے اور بینکاری لین دین پر وہولڈنگ ٹیکس کے اثرات کا تجزیہ۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ 2016-17ء۔ اسٹیٹ بینک۔

⁶ لٹریچر کے مطابق، ترسیلاتِ زر پاکستان میں زیر گردش کرنسی پر اثر انداز ہونے والے ایک اہم عنصر کے طور پر سامنے آئی ہیں، کیونکہ اس کا آمدنی پر مثبت اثر پڑتا ہے اور اس لیے کرنسی کے لین دین کی طلب پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اعجاز دوگرا (2019ء)۔ پاکستان میں کرنسی کی بڑھتی ہوئی طلب کا معرہ۔ اسٹیٹ بینک کے اٹانف نوٹ 20/1۔ اسٹیٹ بینک۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

شکل 3.5: فی بلزیلی ایک ماہ کا خلاصہ



لمیٹڈ (این پی پی ایم سی ایل) اور پاک-عرب ریفرنسری لمیٹڈ (پارکو) پر مشتمل تھا، جس کا بنیادی مقصد جاری سرمائے کی ضروریات پوری کرنا تھا۔

گردشی قرضے کی متعلقہ وصولیوں کے سبب این پی پی ایم سی ایل کو زیادہ قرضے کی ضرورت تھی، جبکہ مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں پارکو کی قرض لینے کی ضروریات کی بڑی وجہ منافع منقسمہ کی ادائیگی تھی، جس سے سیالیت کی کمی ہو گئی تھی۔⁸

اجناسی سرگرمیوں کی مالکاری

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناسی سرگرمیوں کی مالکاری میں 19.5 ارب روپے کا خالص اضافہ درج ہوا، جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں 216 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی (جدول 3.1)۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کی جانب سے چینی کی درآمدات کے لیے ملکی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لیے قرض لینے کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، پاکستان ایگریکلچرل اسٹورٹج اینڈ سروسز کارپوریشن لمیٹڈ (پاسکو) نے گوداموں میں موجود اجناس کے اسٹاکس کو رکھنے کے لاگتی اخراجات کے لیے قرض لیا۔

میزانی قرض گیری

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں حکومت کی جانب سے بینکاری نظام سے میزانی قرض گیری (budgetary borrowing) کی خالص واپسی 347 ارب روپے رہی جو پچھلے سال کے اسی عرصے میں 2,215 ارب روپے تھی (جدول 3.1)۔ اگرچہ حکومت نے اسٹیٹ بینک کو واجب الادا قرضوں کی واپسی بدستور جاری رکھی، لیکن اس نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں جدولی بینکوں سے قرضے لینے میں اضافہ کیا۔

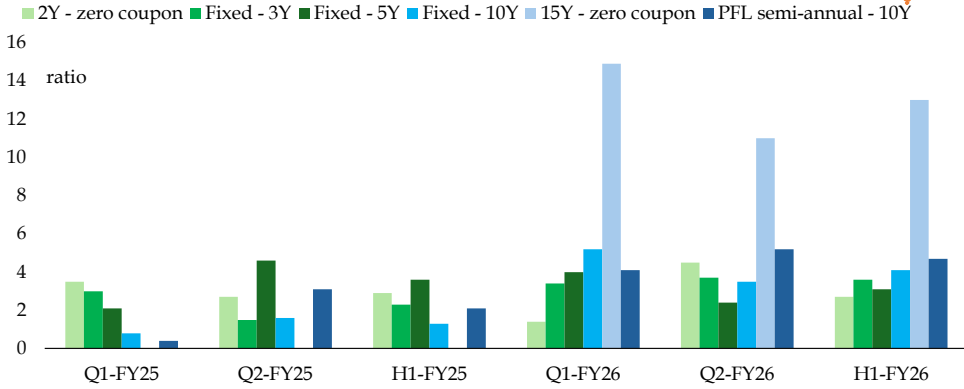
سود (شکل 3.3) سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یہ امر غیر منافع بخش ڈپازٹس میں معمولی کمی سے بھی ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ ڈپازٹرز نے بے نفع جاری کھاتوں سے رقوم کو منافع بخش ڈپازٹس اور ایکویٹی مارکیٹ میں منتقل کر دیا۔ مزید یہ کہ ڈپازٹس میں اضافے کا ایک حصہ موسمی رجحان کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے برعکس، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران، بینکوں نے قرض تا ڈپازٹ تناسب (اے ڈی آر) کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مخصوص رقم سے زیادہ ڈپازٹس پر سروس چارجز متعارف کرائے تھے، جس سے ڈپازٹس کو مجتمع کرنے کی حوصلہ شکنی ہوئی۔

سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کے لیے قرضوں میں 97 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو پچھلے سال کی اسی مدت کے دوران 76 ارب روپے تھا (جدول 3.1)۔ اضافے کا بڑا حصہ چند بڑے اداروں، یعنی نیشنل پاور پارکس مینجمنٹ کمپنی

⁷ این پی پی ایم سی ایل (2025ء)۔ کارپوریٹ انٹینٹ کا احوال۔ نیشنل پاور پارکس مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ۔

⁸ پیکر (2025ء) پاک عرب ریفرنسری لمیٹڈ کریڈٹ ریٹنگ رپورٹ، پاکستان کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی لمیٹڈ۔



Source: SBP

مارکیٹ نے اپنے جزدان کی مدت بڑھانے کی جانب پیش قدمی کی (شکل 3.5)۔

پی آئی بی نیلامیوں میں بھی مارکیٹ کی مضبوط شرکت دیکھی گئی، حالانکہ سودی شرحوں کے حوالے سے مارکیٹ کی توقعات بدل رہی تھیں (شکل 3.6)۔¹⁰ اسی موقع پر، حکومت نے جان بوجھ کر پی ایف ایلیز جاری کرنے سے احتراز کیا اور صرف 10 سالہ بانڈز کے لیے اہداف مقرر کیے، جس میں بہر حال موصولہ پیشکشیں ہدف سے چارگنا زیادہ تھیں۔ رواں شرح قرض کو مزید محدود کرنے کے لیے، حکومت نے نومبر میں 5 سالہ اور 10 سالہ ششماہی کوپن کی واپس خریداری کے لیے نیلامی کی، جس میں کل 122.1 ارب روپے کے کوپن خریدے گئے۔

حکومت نے کم شرح سود کے ماحول میں قرضوں کو پست شرح پر رکھنے کے لیے اور نو قیمت بندی کے خطرات کم کرنے کی خاطر معین شرح پی آئی بیز پر

حکومت نے شرح سود میں کمی اور خاکہ عرصیت کو بڑھانے کی حکمت عملی سے فائدہ اٹھانے کے لیے، (جدول 3.2) ٹریژری بلز (ٹی بلز) کے لیے عرصیت سے کم یا قریب نیلامی کے اہداف مقرر کیے، جس کے نتیجے میں اس زمرے میں خالص واپسی ہوئی (شکل 3.4)۔⁹ اسی موقع پر، حکومت نے پی آئی بیز کے لیے زیادہ اہداف مقرر کیے۔ حکومت نے سود کی شرح کے خطرے کو کم کرنے کے مقصد کے تحت زیادہ تر فنڈنگ معین شرح پاکستان سرمایہ کاری بانڈز (پی آئی بیز) کے ذریعے حاصل کی اس کے بعد رواں شرح پی آئی بیز (پی ایف ایلیز) ششماہی کوپن کی باری آئی۔

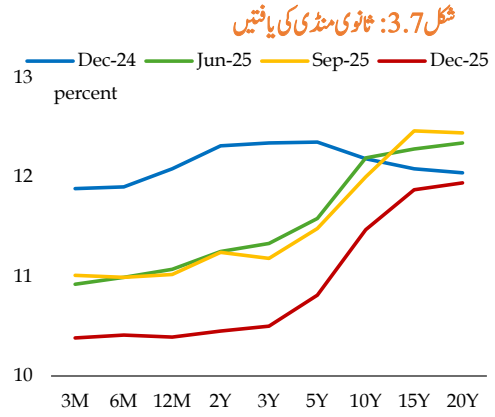
ٹی بلز میں، 12 ماہ کے بل کے لیے مارکیٹ کی طلب مضبوط رہی، جو سودی شرحوں میں مزید زری کی توقع کے تحت طویل مدتی آلات کی ترجیح کی نشاندہی کرتی ہے۔ مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں، جب حکومتی قرض گیری کی ضروریات میں اضافہ ہوا، تو مارکیٹ نے 12 ماہ کے تسکات کی پیشکشوں میں اضافہ کیا (شکل 3.4)۔ دوسری طرف، مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایک ماہ کے ٹی بل کی پیشکشیں کم ہوئیں کیونکہ

⁹ ماخذ: وزارت خزانہ، وسط مدتی قرض بیجمنٹ اسٹریٹجی مالی سال 28-26ء۔

¹⁰ سودی شرحوں کے مستقبل کی راہ کے بارے میں مارکیٹ کی توقعات مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مختلف رہیں، جو زیادہ تر مہنگائی کے رجحانات سے متاثر تھیں۔ ستمبر اور اکتوبر میں تھوڑی زیادہ مہنگائی نے نمائندہ پالیسی ریت میں اضافے کی توقعات کو جنم دیا، جبکہ دسمبر 2025ء میں مہنگائی میں کمی نے شرح سود میں کمی کی توقعات کو تقویت دی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

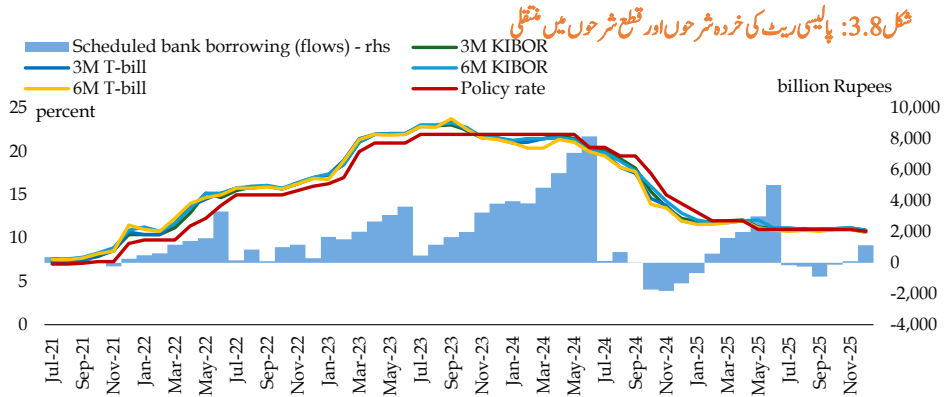
معاشی نمو اور مہنگائی کی سمت کی توقعات حوالے سے رجائیت پسندی کی عکاسی کرتے ہوئے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ثانوی مارکیٹ کی خطِ یافت کا جھکاؤ مثبت رہا۔¹¹ مختصر مدت والے تمسکات کی یافت میں مسلسل کمی آئی، جس نے پالیسی ریٹ میں کمی کے ہمراہ دسمبر 2025ء میں یافت کے مختصر حصے کو افقی کر دیا (شکل 3.7)۔¹² اسے مارکیٹ کی طویل مدتی تمسکات (5 سالہ، 10 سالہ، 15 سالہ) میں نمایاں دلچسپی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کے باعث مارکیٹ کے ان تمسکات کی ثانوی یافت بلند رہی جبکہ قلیل مدتی یافتیں معتدل ہوئیں۔



Source: SBP

مجموعی طور پر، جاری مالیاتی یکجائی کی کوششوں نے پالیسی ریٹ میں تبدیلی کو قلیل مدتی شرحوں میں آسانی منتقل کرنے میں مدد دی ہے۔ ستمبر 2021ء میں مالیاتی سختی کے شروع ہونے والے مرحلے کے دوران، مالکاری کی ملکی ضروریات میں اضافے اور مہنگائی کی بلند توقعات نے قطع شرحوں کو پالیسی ریٹ سے اوپر دھکیل دیا (شکل 3.8)۔

اپنا انحصار بڑھا دیا جو طویل مدتی عرصیتوں کی تقریباً تین گنا قبولیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ نتیجتاً، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نیلامی کے ذریعے معین شرح پئی آئی بیز کا مجموعی حصہ 83 فیصد تک پہنچ گیا۔ چنانچہ، مارکیٹ کی طویل مدتی آلات میں دلچسپی نمایاں طور پر بڑھی تھی، کیونکہ 15 سالہ صفر کوپن کو تسلسل کے ساتھ زیادہ لیا گیا تھا۔



Source: SBP

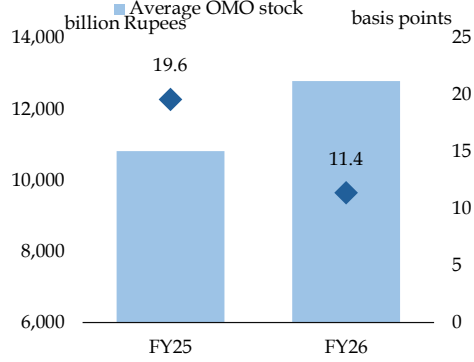
¹¹ 10 سالہ اور 3 ماہ کے امریکی ٹی۔ بی۔ کے مابین یافت کا مثبت تفاوت اقتصادی سرگرمی اور دو سے چھ ماہوں کے لیے قلیل مدتی شرح سود کی توقعات کا اہم اظہار یہ ہے۔ انٹرنیٹ اینڈ منٹن (1996ء)۔ خطِ یافت بطور امریکی کساد بزاری کی پیش گوئی۔ فیڈرل ریزرو بینک آف نیویارک۔ معاشیات اور مالیات کے موجودہ شمارے۔ جلد 2 نمبر 7۔

¹² پاکستان کے لیے تجرباتی نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ یافت کی تفاوت میں اضافہ پیداواری نمو کی مضبوط پیش گوئی کرتا ہے۔ حسین، ف۔ اور محمود، الف۔ (2017ء)۔ پاکستان میں مہنگائی اور پیداواری پیش گوئی: یافت کے تفاوت کا کردار، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سیریز، نمبر 93

بینک دولت پاکستان

اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ کی اضافی سیالیت کی ضروریات کو بازار زر کے سودوں (او ایم او) کے خالص ادخالات کے ذریعے پورا کیا۔ نتیجتاً، اوسط واجب الادا بازار زر کے سودوں کا اسٹاک مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے 10.8 ٹریلین روپے سے بڑھ کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 12.8 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ سیالیت کے مؤثر انتظام کے باعث بہ وزن اوسط شہینہ ریٹ کا اتار چڑھاؤ قابو میں رہا، جس سے اس کا پالیسی ریٹ سے انحراف مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو کر اوسطاً 11.4 بیسز پوائنٹس رہ گیا، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 19.6 پی بی ایس تھا (شکل 3.9 اور 3.10)۔¹³

شکل 3.9: پہلی ششماہی میں بین الینک سیالیت کے اظہارے



اس کے برعکس، موجودہ نرمی کے دور میں، مالیاتی سیکائی کے باعث ملکی قرض لینے کی شرائط میں کمی نے قطع شرحوں پر دباؤ کو کم کیا ہے، جس سے وہ پالیسی شرح کے زیادہ قریب ہو گئیں۔

بین الینک سیالیت

جدولی بینکوں سے حکومتی قرضوں میں اضافہ، نجی شعبے کے قرضے میں مسلسل توسیع، اور زیر گردش کرنسی میں اضافے نے بین الینک سیالیت کی صورت حال کو پچھلے سال کے اسی عرصے کی نسبت مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران دباؤ میں رکھا۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک کی زرمبادلہ کی خالص خریداری اور ڈپازٹس کے زیادہ مجتمع ہونے سے سیالیت کی گنجائش پیدا ہوئی، تاہم ان عوامل نے بنیادی دباؤ جزو آہنی کم کیا۔

مجموعی طور پر، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مارکیٹ نے اسٹیٹ بینک کی کوریڈور سہولتوں پر کم انحصار کا مظاہرہ کیا، جس سے پتہ چلتا ہے کہ بازار زر کے سودوں کے ذریعے ہونے والی سیالی معاونت مارکیٹ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی تھی۔¹⁴ مارکیٹ کی مستقبل میں شرحوں میں کمی کی توقع کے پیش نظر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے بیشتر سیالیت کا ادخال 7 یوم اور 14 یوم کے بازار زر کے سودوں کے ذریعے کیا۔¹⁵

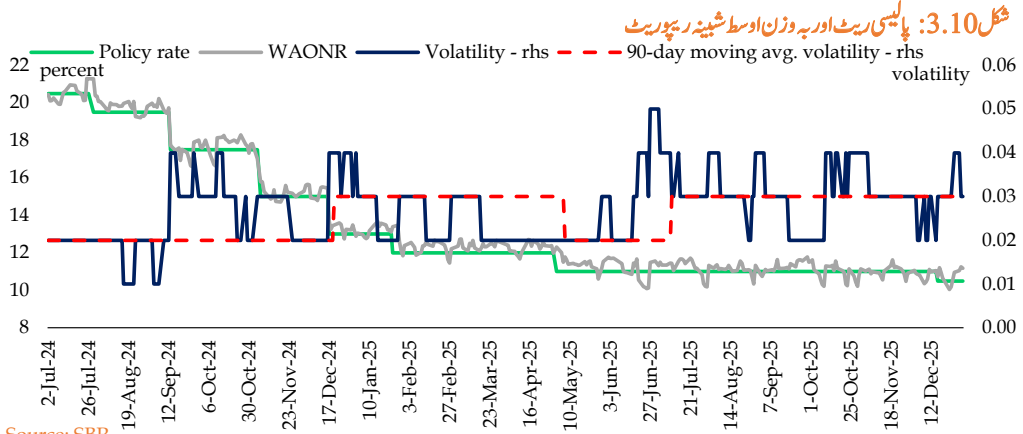
اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک نے اپنی زرّی پالیسی کی قرض گار سرگرمیوں میں خطرے کے انتظام کے اقدامات کو بھی مضبوط کیا، جس کے

¹³ مرکزی بینک کی بہ وزن اوسط شہینہ ریٹ کو پالیسی شرح کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی صلاحیت سیالیت کی پیش گوئیوں پر منحصر ہے، خاص طور پر سیالیت پر اثر انداز ہونے والے خود کار عوامل کی توقعات پر۔ اگر بازار زر کے سودوں کے ذریعے نامناسب مقدار میں سیالیت فراہم کی جائے تو اس کے نتیجے میں سودی شرح میں اتار چڑھاؤ بڑھ سکتا ہے۔ دیساٹ، پ۔ (2008)۔ زرّی پالیسی کا نفاذ: غلط فہمیاں اور ان کے نتائج۔ پی آئی ایس ورکنگ پیپر نمبر 269۔

¹⁴ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کی نسبت اسٹیٹ بینک کی سودی شرح کے کوریڈور کے استعمال میں تعدد (فریکوئنسی) اور حجم دونوں کے لحاظ سے خاصاً کم ہوا، کم از کم شرح پر کم اختصاص اور زیادہ سے زیادہ شرح کی سہولت تک رسائی کم ہوئی۔

¹⁵ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں سیالیت کا ادخال 7 یوم اور 28 یوم کی مدت کے لیے ہوا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26



Source: SBP

پچھلے پانچ سالوں کے دوران تقابلی مدت میں اوسطاً 14.1 فیصد اضافہ ہوا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نمونوں میں اعتماد کی توقع بڑی حد تک پچھلے سال میں بلند اساس کی وجہ سے کی گئی تھی، جب قرض تاڈیڈ پازٹ تناسب پر مبنی ٹیکس کے باعث بینکوں نے نجی شعبے کو قرضے دینے میں اضافہ کر دیا تھا۔

مطلق زمروں میں، نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو ملنے والے قرضوں میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران 867.2 ارب روپے اور مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 1,915.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری قرضوں دونوں کی وجہ سے ہوا۔ مزید برآں، اس کا بیشتر حصہ مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں مرکوز تھا، خاص طور پر دسمبر 2025ء میں، جبکہ پہلی سہ ماہی میں موسمی واپسی دیکھی گئی (شکل 3.11)۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ معین سرمایہ کاری کے قرضوں میں توسیع گزشتہ سال کی پہلی ششماہی کی نسبت تھوڑی سی زیادہ تھی (شکل 3.12)۔

تحت بطور ضمانت سرکاری تسکات کی مارکیٹ ویلیو میں جولائی 2025ء سے نافذ العمل کوئی متعارف کروائی گئی۔¹⁶

روایتی انٹرنیٹ مارکیٹ میں ہونے والی پیش رفت کے ساتھ ساتھ، اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کی ضروریات بھی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھیں جیسا کہ بلند تعدد اور ادخال کی مجموعی مقدار سے ظاہر ہوتا ہے، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں تقریباً دوگنا ہو گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں، شریعت سے ہم آہنگ بازارز کے سودوں کا اوسط بقایا اسٹاک 147.3 ارب روپے کے مقابلے میں دگنا ہو کر 324.7 ارب روپے ہو گیا۔

3.3 نجی شعبے کے قرضے

دسمبر 25ء کے آخر تک نجی شعبے کے قرضوں میں 0.9 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 22.8 فیصد (سال بسال) تھا، اور

¹⁶ حتمی کوئی (کو لیٹرل ہیریکس) سے مراد وہ کمی ہے جو قرضوں کے لیے ضمانت کے طور پر رکھے گئے تسکات کی مارکیٹ قدر پر لاگو کی جاتی ہے، تاکہ مارکیٹ کی قیمتوں میں ممکنہ کمی کی صورت میں ایک گنجائش پیدا کی جاسکے۔ ماخذ: ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2024ء۔ اسٹیٹ بینک

¹⁷ عالمی سطح پر، بہت سے مرکزی بینک حتمی کوئیاں اس لیے کرتے ہیں کہ مرکزی بینک کے زری پالیسی قرض گاری عمل میں خطرہ قرض کو کم کیا جاسکے۔ ان مرکزی بینکوں کی کچھ مثالیں فیڈرل ریزرو، بینک آف انگلینڈ اور یورپی سینٹرل بینک ہیں جو حتمی کوئیاں کرتے ہیں۔ ماخذ: مرکزی بینک پبلش پالیسی آپریشنز میں کو لیٹرل مینجمنٹ۔ گریپتھ رول (2012ء)۔ سینٹر فار سینٹرل بینکنگ۔ انڈیز

بینک دولت پاکستان

حصہ کم سطح پر جمود کا شکار ہے۔ اس تناظر میں، باکس 3.1 زرعی قرضے کو بڑھانے کے راستے تلاش کرتا ہے۔

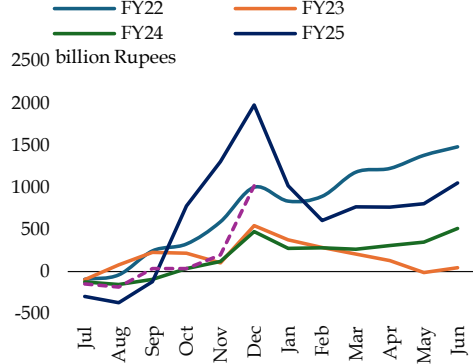
معاشی سرگرمیوں میں اضافے نے کچھ شعبوں میں جاری سرمائے کے قرضوں کو توسیع دی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے کاروباری اداروں نے 643.6 ارب روپے جاری سرمائے کے قرضوں کی صورت میں حاصل کیے، جس کا حجم پچھلے سال کی اسی مدت میں 1,686.2 ارب روپے تھا۔ گوکہ مجموعی رقم گذشتہ سال کے مقابلے میں کم تھی، تاہم جاری سرمائے کے قرضے حاصل کرنے والے شعبوں کی تعداد مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 256 ہو گئی جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 238 تھی (شکل 3.14)۔ قلیل مدتی مالکاری حاصل کرنے والے بڑے شعبوں میں ٹیکسٹائل اور ملبوسات، چاول کی پروسیسنگ، زراعت اور مانی گیری اور گاڑیوں کے شعبے شامل ہیں (شکل 3.15)۔

اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے، خاص طور پر بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کی پیداوار میں مضبوط بحالی نے متعدد شعبوں کی قلیل مدتی مالکاری ضروریات کو بڑھا دیا (جدول 3.4)۔¹⁹ فروخت میں بحالی اور خام مال کی لاگت میں نرمی سے منافع کے مارجن میں بہتری آئی، اس کے ہمراہ سود کی گرتی ہوئی شرح سود کے باعث فرموں کی قرض واپسی کی صلاحیت میں اضافہ ہوا۔ نتیجتاً مالی صورت حال میں آنے والی مضبوطی کی وجہ سے فرموں کی قرضہ جاتی سہاہ میں اضافہ ہوا، لہذا ان کی قرضے لینے کی اہلیت بڑھ گئی (جدول 3.5)۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خاص طور پر، بلند پیداوار اور برآمدات سے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے کے قلیل مدتی قرضے میں 116.2

شکل 3.11: نجی شعبے کے قرضے - مجموعی بہاؤ



اگرچہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرض تاڈپازٹ تناسب پر مبنی ٹیکس کے نفاذ کے ساتھ ساتھ خام مال کی بلند لاگت بنیادی طور پر قرضوں میں اضافے کا باعث بنی، تاہم مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضوں میں اضافہ بہتر کاروبار اور صارفین کے اعتماد کے ہمراہ معاشی سرگرمیوں میں نمایاں اضافے کی عکاس ہے (شکل 3.13 اور جدول 3.3)۔ رسد کی لحاظ سے، گذشتہ سال کی نسبت مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بینک ڈپازٹس میں اضافہ قابل قرض رقم کی دستیابی میں اضافے کا مظہر ہے۔⁸ کمزیر برآں، ترجیحی شعبوں، زراعت اور ایس ایم ایز کے لیے حکومت کی معاونت کے اقدامات بھی نجی کاروباری اداروں کے قرضے میں مسلسل اضافے کے لیے معاون ثابت ہوئے۔

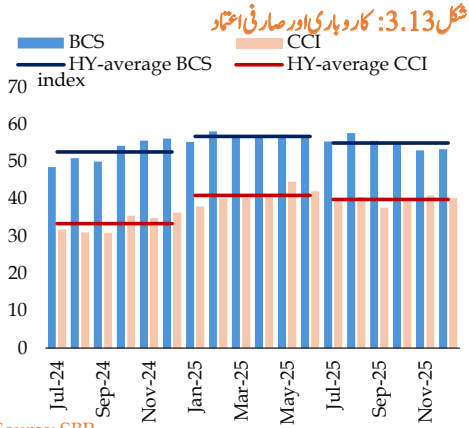
دریں اثناء، اہم فصلوں کی کم پیداوار نے فارمز کی آمدنی کو نقصان پہنچایا، جس سے زراعت سے متعلقہ کچھ شعبوں کی قلیل مدتی قرضوں کی ضروریات بڑھ گئیں۔ تاہم، مختلف مراعاتی اسکیموں کے باوجود، پاکستان میں زرعی قرضے کا

¹⁸ مجموعی طور پر، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بینکوں کے کل ڈپازٹس 4.3 فیصد بڑھ گئے، جو پچھلے سال اسی عرصے میں 0.9 فیصد بڑھے تھے۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک

¹⁹ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیاسازی میں 4.8 فیصد اضافہ درج ہوا، جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں یہ رقم 1.8 فیصد کم ہوا تھا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے

پیمانے کی ایشیاسازی کے 22 میں سے 14 ذیلی شعبوں کی پیداوار بڑھی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

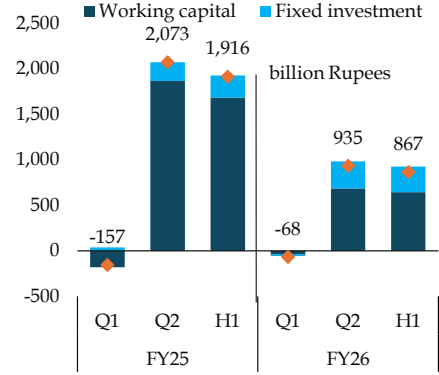
پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء



Source: SBP

زرعی آمدنی میں کمی نے زراعت اور اشیا سازی کے متعلقہ شعبوں کی قلیل مدتی مالکاری کی ضرورت کو بڑھا دیا اگرچہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران فرموں کی مالی حالت میں عموماً بہتری آئی، تاہم کچھ خریف فصلوں کی پست پیداوار اور برآمدات نے کاشت کاروں اور فصلوں سے متعلقہ اشیا سازی کے شعبوں میں نقدی کے بہاؤ کو متاثر کیا۔ علی الخصوص، مالی سال 26ء میں چاول کی برآمدات میں کمی نے رائس ملوں کی سیالیت کو محدود کر دیا، جس سے جاری سرمائے کے قرضوں میں اضافہ ہوا۔ دوسری طرف، کپاس کی پست پیداوار کا اثر کاشت کاروں کی نقدی کی صورت حال پر پڑا، جس کی وجہ سے قلیل مدتی مالکاری میں اضافہ ہوا۔²⁶ حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے چھوٹے کاشت کاروں اور کم مالی خدمات کے حامل علاقوں کے لیے اعلان کردہ امدادی اقدامات سے بھی ان شعبوں کے قرضے بڑھنے کی وضاحت ہوئی۔

شکل 3.12: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے۔ مجموعی بہاؤ



Source:

ارب روپے کے اضافے کی وضاحت ہوتی ہے۔²⁰ تاہم، یہ حجم مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 609.3 ارب روپے کی نسبت خاص کم ہے، جسے جزوی طور پر خام مال کی پست لاگت سے منسوب کیا جاسکتا ہے (جدول 3.4)۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں گاڑیوں کی پیداوار نے جاری سرمائے کے قرضوں کا حصول گزشتہ سال کی پہلی ششماہی کی نسبت تین گنا بڑھا دیا۔ یہ امر بنیادی طور پر بھاری فروخت اور پیداوار²¹، قرضے کی پست لاگت، درآمدی ٹیرف میں کمی اور گاڑیوں کے پُر زوں کی درآمدات پر ریگولٹری ڈیوٹی میں کمی جیسے عوامل کے اثرات ظاہر کرتا ہے۔²² اسی طرح تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کے باعث سیمنٹ اور فولاد سمیت تعمیرات سے منسلک صنعتوں نے بھی جاری سرمائے کے زیادہ قرضے لیے۔²⁴

²⁰ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران لمبوسات کی پیداوار 7.5 فیصد بڑھی، جو پچھلے سال ریکارڈ شدہ 9.5 فیصد کی بلند ترین نمو تھی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

²¹ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران، گاڑیوں کی پیداوار میں 67.2 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں یہ حجم 49.7 فیصد تھا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

²² ماخذ: (FBR S.R.O. 1151 (L)12025, S.R.O 1152(2025))

²³ تفصیلات کے لیے باب 2 ملاحظہ کیجیے۔

²⁴ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 43.2 فیصد بڑھے جو پچھلے سال اسی عرصے میں 14.7 فیصد بڑھے تھے۔ ماخذ: فنانس ڈویژن

²⁵ مکاناتی قرضوں میں 13 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ دو سال سے اس میں مسلسل 3.0 ارب روپے کی کمی دیکھی جا رہی تھی، یہ امر معاشی سرگرمیوں میں اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک

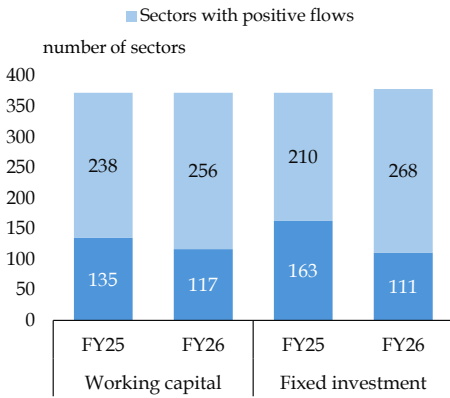
²⁶ مالی سال 26ء میں زیر کاشت رقبہ کم ہونے کی وجہ سے کپاس کی پیداوار میں 1.2 فیصد کمی آئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور ایف سی اے ورکنگ پیپر

بینک دولت پاکستان

کاروباری احساسات نے کاروباری اداروں کو استعداد کاری بڑھانے میں سرمایہ کاری کی ترغیب دلائی۔ اس کے ساتھ ساتھ، عالمی ماحولیاتی معیارات پر پورا اترنے کی ضرورت نے بھی پچھلے کچھ سالوں سے مختلف برآمدی فرموں، خاص طور پر ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبوں کو پائیدار پیداواری عمل میں سرمایہ کاری میں اضافے کی جانب راغب کیا۔ پاکستان کی معیشت پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کم کرنے کی غرض سے موسمیاتی موافق سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے پاکستان میں ماحول دوست مالکاری کا منظر نامہ تشکیل پ رہا ہے۔ اس حوالے سے پابکس 3.2 ماحول دوست مالکاری کے فروغ کے لیے چند پالیسی اقدامات تجویز کرتا ہے۔

جن شعبوں نے طویل مدتی مالکاری حاصل کی ان میں زرعی مشینری اور آلات، گندم کی کاشت، ملبوسات، کھاد اور نائٹروجن اور ٹیلی مواصلات شامل ہیں (شکل 3.16) ملبوسات کے زمرے نے توانائی کے مؤثر استعمال، استعداد کاری اور پیداواری عمل کی استعداد بڑھانے کے لیے طویل

شکل 3.14: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں کی تقسیم کا تعداد



Source: SBP

جدول 3.3: نجی شعبے کے قرضوں کے بنیادی اظہار

بیمہ تبدیلی	شش 1م 25م	شش 1م 26م
پیداواری لاگت	-4.1	-7.6
اجناس کی عالمی قیمتیں	3.4	-1.1
روپیہ / ڈالر شرح مبادلہ (اوسط کی اور اضافہ)	4.4	0.3
تھوک قیمت کا اشاریہ:	-15.3	6.7
ڈیزل	37.8	6.3
ایل این جی	20	-3.7
کونکر	7.9	-15.4
بجلی		
معاشی سرگرمی		
بڑے پیمانے کی انیاسازی	-1.8	4.8
سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے	14.7	43.2

ماخذ: اسٹیٹ بینک؛ پاکستان دفتر شماریات؛ عالمی بینک

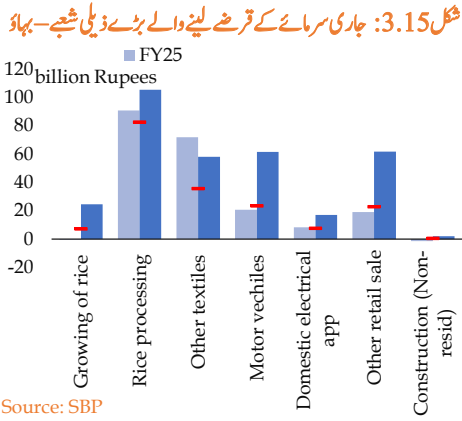
بہتر منافع نے کچھ شعبوں کی جاری سرمائے کی ضروریات کم کر دیں

خام تیل کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی نے پیٹرولیم ریفائننگ شعبے کی خام مال کی لاگت کو کم کر دیا۔ بہتر مالی حالات، جو منافع کے مضبوط مارجن سے عیاں تھے، کے باعث پیٹرولیم شعبے کی قلیل مدتی قرضے کی ضروریات کم ہو گئیں۔ سازگار معاشی ماحول نے معین سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی

دسمبر 2025ء کے آخر تک معین سرمایہ کاری قرضوں کی نمو بدستور بڑھتے ہوئے 15.4 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 10.6 فیصد تھی۔ مزید یہ کہ، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کی نسبت مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں معین سرمایہ کاری قرضے حاصل کرنے والے شعبوں کی کل تعداد میں بھی اضافہ ہوا (شکل 3.14)۔

پست سودی شرحوں، صارفین کی طلب میں بحالی، بڑی صنعتوں کی استعداد کے استعمال میں اضافہ، مہنگائی کے ہاؤ میں کمی، مستحکم شرح مبادلہ، اور بہتر

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء



پہلی ششماہی کے دوران صارفی مالکاری میں مجموعی اضافے کا تقریباً نصف حصہ گاڑیوں کے قرضوں پر مشتمل تھا (شکل 3.17)۔ جس میں بڑا حصہ کاروں خاص طور پر بڑے انجن والی کاروں کا ہے۔³⁰

مدتی مالکاری حاصل کی۔²⁷ اسی طرح، کھاد اور نائٹروجن مرکبات کی اشیا سازی کے معین سرمایہ کاری قرضوں کے اضافے میں بڑا حصہ ایک اشیا سازی کی جانب سے اپنے خردہ نیٹ ورک کو توسیع دینے کے باعث ہوا تھا۔²⁸ مزید برآں، ٹیلی مواصلات کے شعبے، بالخصوص وائر لیس ٹیلی مواصلات، میں معین سرمایہ کاری کے قرضوں میں اضافے کو سروس کے بہتر معیار اور 5G کی تیاری کے لیے نیٹ ورک انفراسٹرکچر کی استعداد کاری سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

زراعت کے شعبے نے معین سرمایہ کاری قرضوں کے استعمال میں اضافہ کیا، جس میں سب سے بڑا حصہ گندم کے کاشت کاروں کا ہوتا ہے۔ خاص طور پر، نئی پالیسی کے تحت پست لاگتی قرضے اور گندم کی قیمتوں میں متوقع اضافے سے فائدہ اٹھانے کے لیے، کاشت کاروں نے گندم اگانے کے لیے طویل مدتی قرضے میں اضافہ کیا۔ منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر قرضے گندم کی فصل کی خاطر اراضی کی تیاری میں استعمال ہونے والی زرعی مشینری درآمد کرنے کے لیے تھے۔²⁹ مزید برآں پولٹری کے شعبے نے لاگتی اخراجات کو موثر بنانے کے لیے شمسی توانائی پر جانے کی خاطر اپنے طویل مدتی قرضے بڑھادیے۔

صارفی مالکاری

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں قرض لینے کی لاگت میں کمی سے استفادہ کرتے ہوئے، صارفی مالکاری میں 84.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ یہ حجم مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 66.0 ارب روپے تھا۔ مالی سال 26ء کی

²⁷ ایک معروف بلوسات برآمد کنندہ بلوسات کے شعبے میں اپنی استعداد بڑھانے میں سرمایہ کاری کر رہا ہے تاکہ وہ خود کو عالمی مارکیٹ میں بلوسات کی برآمدات کے بڑے فریقوں میں شامل کر سکے۔ یہ ادارہ اپنے پیداواری عمل میں توانائی کے استعمال کو موثر بنانے کے لیے بھی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ ماخذ: انٹرویو لیمینڈ سالانہ مالیاتی رپورٹ برائے 2025ء۔

²⁸ ماخذ: فوجی فریڈا زورسکیٹی کا سہ ماہی مالی بیان، ستمبر 2025ء۔

²⁹ گندم کے لیے زمین کی تیاری ایک سرمایہ طلب سرگرمی ہے اور اس کے لیے زرعی مشینری میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ نتیجتاً، زرعی مشینری اور آلات کی درآمدات مالی سال 26ء میں بڑھ کر 65.8 ملین ڈالر (یا 21.6 فیصد اضافہ) تک پہنچ گئی، جبکہ گزشتہ سال اس کا حجم 54.1 ملین ڈالر تھا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شہادتات تقصیلات کے لیے باب 2 ملاحظہ کیجیے۔

جدول 3.4: بجلی کشاوی میں نجی شعبے کے بڑے کاروباری اداروں کے قرضے

اربوں روپے کا ہوا

مجموعی قرضہ*	جاری سرمایہ**		مستحق سرمایہ کاری		اوسط 2022-24ء		
	مالی سال 26ء	مالی سال 25ء	مالی سال 26ء	مالی سال 25ء	ڈپوسٹ	ایف آئی	ٹوائل
1915.7	867.2	1686.2	643.6	240.9	449.4	160.1	625.8
1401	501.6	1305.1	396.9	100.1	383.6	108.8	493.7
611.1	136.4	609.3	116.2	2.8	179.3	46.7	226.6
222.9	17	215.1	11.5	8	2.1	2.6	4.6
107.1	5.4	119.7	21.4	-12.3	5.8	7.5	13.1
92.1	106.1	91	105.5	1.1	0.6	1.2	73.8
45.8	37.6	26.5	5.5	19.4	2.5	6.2	8.7
42.7	26.9	20.7	17.1	22	19.8	4.7	24.5
27.9	68.9	20.7	61.6	7.2	7.3	2.5	14.4
18.2	6.1	5	7.8	13.2	-0.5	2.5	32.9
17.6	-28.1	18.7	-26.4	-1.1	-1.7	0.8	13.1
14.4	5.7	10.1	1.2	4.3	12.5	8	20.6
-26.7	-39.6	-46.9	-41.1	20.2	-48.7	-4.6	-53.3
115.1	47.7	96.9	27.4	18.2	-4.3	26.6	22.3
91.7	155.7	64.5	129.5	29.6	40.7	3.3	44.4
59.9	123.1	28.5	69.5	31.5	20.5	21.4	42.4
25.9	9	18.1	8	9.3	4.9	-1.9	17.4
16.3	-3.5	16.5	0.8	-0.2	1.9	-1.1	0.9
-23.9	-85.4	-15.3	-33	-8	-6.6	-1.3	-8
-14.8	27.6	-20.2	11.2	5.7	4.5	-0.5	4.2
-0.4	1.4	-1.4	8.4	-0.7	0.1	-0.5	-0.1

* مجموعی رقم میں تعمیراتی قرضے بھی شامل ہیں۔ آئی سی بی اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کے سرکلر لیٹر نمبر 28 برائے 2020ء، جون 2020ء کے بعد سے نجی شعبے کے کاروباری اداروں میں بین الاقوامی ڈول کے باعث قرضوں کے اعداد و شمار پر نظر ثانی کی۔

** تجارتی قرضے شامل ہیں۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

3.4 مہنگائی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 5.2 فیصد رہ گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 7.2 فیصد تھی (جدول 3.6)۔ یہ اعتدال توانائی اور قوزی مہنگائی (غیر غذائی) غیر توانائی-این ایف این ای) میں کمی سے پیدا ہوا، جس کے اسباب محتاط زری اور مالیاتی اقدامات کا تسلسل، قدرے مستحکم شرح مبادلہ، بجلی کے سرکاری نرخوں میں کمی آنا اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی آنا ہیں (جدول 3.6 اور شکل 3.19 الف اور 3.19 ب)۔ تاہم، توانائی اور قوزی مہنگائی میں اعتدال کے اثرات کو غذائی مہنگائی نے جزوی طور پر زائل کر دیا۔

اشیائے خورد و نوش کی مہنگائی میں اضافے کی بڑی وجوہ غیر تلف پذیر اشیائے خورد و نوش کی رسد میں کمی اور اجناسی منڈیوں، خصوصاً گندم اور چینی، کی خامیاں تھیں۔ تاہم، تلف پذیر غذائی ایشیا کی قیمتوں میں زبردست کمی نے غذائی مہنگائی میں مجموعی اضافے کی تحدید کر دی۔ البتہ پچھلے سال کی اسی مدت کی نسبت کم ہونے کے باوجود، قوزی مہنگائی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کسی حد تک بلند سطح پر جمی رہی۔

بحیثیت مجموعی، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں شہری مہنگائی میں کمی آئی، اسی طرح قوزی اور توانائی مہنگائی نے غذائی مہنگائی میں

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ہاؤس بلڈنگ فنانس، جس میں مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی کے دوران بحالی ہونا شروع ہوئی، کے قرضوں کی تقسیم مزید بڑھ کر 13.3 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 3.9 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ قرضے کی پست شرح کے ساتھ ساتھ، تعمیراتی خام مال کی قیمتوں میں کمی نے بھی ہاؤس بلڈنگ کے قرضوں کے زائد استعمال میں اپنا کردار ادا کیا۔³¹ دریں اثنا کریڈٹ کارڈ مالکاری نے اضافے کا رجحان برقرار رکھا۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران میں جاری کردہ کارڈز کی تعداد میں سال بہ سال 45 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ ٹرانزیکشنز کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 29 فیصد اور 51 فیصد اضافہ ہوا، جو کارڈز کے استعمال سے اخراجات میں پائیدار نمو کی نشاندہی کرتا ہے۔³²

ایس ایم ایز کے قرضوں میں اضافہ ہوا

دسمبر 2024ء میں 39.1 فیصد (سال بسال) نمو کی نسبت دسمبر 2025ء میں ایس ایم ایز کے قرضوں میں 33.2 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، دسمبر 2025ء کے آخر تک مجموعی قرضوں میں ایس ایم ایز کا حصہ بڑھ کر 5.7 فیصد تک پہنچ گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 4.0 فیصد تھا (شکل 3.18)۔ یہ توسیع وسیع البند تھی کیونکہ جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری قرضے دونوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔³³ ایس ایم ای مالکاری میں توسیع کو حکومت کے امدادی اقدامات، بشمول چھوٹے کاشت کاروں کے لیے حکومت کی انتظام خطر اسکیم اور وزیر اعظم کے پوتھ بزنس اور زرعی قرضہ اسکیم، سے منسوب جاسکتا ہے جس کا مقصد قرضوں تک رسائی کو بہتر بنانا ہے۔³⁴

³¹ مالی سال 23-24ء میں اوسط 26.6 فیصد اضافے کے بعد، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی اور مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تعمیراتی خام مال کی قیمتوں میں بالترتیب 3.3 فیصد اور 1.2 فیصد ہوا۔

³² ماخذ: نظام ادائیگی کا سہ ماہی جائزہ، اسٹیٹ بینک۔

³³ دسمبر 2025ء میں، جاری سرمائے کے قرضے بڑھ کر 438 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں یہ حجم 332.8 ارب روپے تھا۔ جبکہ معین سرمایہ کاری قرضے پچھلے سال کے 277.8 ارب روپے کی نسبت اس سال 408.7 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک

³⁴ وزیر اعظم کی نوجوانوں کے کاروباری اور زرعی قرضوں کی اسکیم کے تحت نیا کاروبار شروع کرنے، موجودہ کاروبار کو بہتر بنانے اور زرعی قرضے فراہم کیے گئے جس سے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع ملے۔

جدول 3.5: غیر مالی اداروں کے مالی اظہار یہیے

فیصد نمو؛ تناسب

شعبے	فروخت کی لاگت		فروخت		جاری تناسب		آہٹنگ	
	مالی سال 25ء	نمبر 25ء	مالی سال 25ء	نمبر 25ء	مالی سال 25ء	نمبر 25ء	مالی سال 25ء	نمبر 25ء
تمام شعبے	-2.6	-6.6	-2.5	-4.8	1.3	1.4	9.1	10.3
ٹیکسٹائل شعبے	0.9	-2.8	0.1	-2.2	1.1	1.1	5.4	5.3
تیار شدہ ٹیکسٹائل ایشیا	13.1	-5.1	13.3	-3.8	1.2	1.1	7.0	4.7
کیمیکل، کیمیا کی مصنوعات اور ادویہ سازی	6.1	11.3	9.1	11.1	1.3	1.2	16.8	17.2
معدنی مصنوعات	1.5	9.7	2.6	7.7	1.9	2.0	14.9	9.9
ایشیا سازی	-3.3	0.6	-5.9	4.8	9.7	1.2	9.7	16.0
گاڑیاں، بڑیلر زاور گاڑیوں کے پرزہ جات	22.5	31.1	24.9	32.8	1.4	1.5	11.1	11.4
شعبہ ایندھن اور توانائی	-10.8	-30.5	-10.9	-28.2	1.4	1.7	13.7	15.5
معلومات اور مواصلاتی خدمات	4.5	10.0	2.9	17.0	0.9	0.9	11.0	14.9
کونڈ اور صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات	-8.0	-5.4	-9.0	-4.0	1.5	1.6	3.7	5.2
کانڈ، ہتھیورڈ اور مصنوعات	-6.6	2.9	-8.8	0.5	1.6	1.4	4.5	5.4
برقی مشینری اور آلات	28.2	-4.7	21.0	2.2	1.4	1.5	8.2	8.0

ماخذ: اسٹیٹ بینک

عصر تھی، جس کی وجہ سیلاب سے پیدا ہونے والے پیداواری نقصانات، ملکی رسد میں رکاوٹیں، پام آئل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ اور کچھ ایشیا کی مصنوعی قلت تھی (شکل 3.20 الف اور 3.20 ب)۔

اضافے کے باوجود یہی مہنگائی کو مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 5.0 فیصد پر برقرار رکھنے میں مدد دی۔

مارکیٹ کے ناموافق حالات سے غذائی گروپ میں نرخوں کے دباؤ کی وضاحت ہوتی ہے

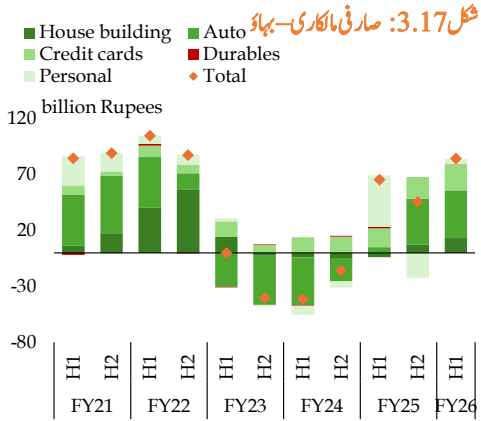
گندم کی قیمتیں غذائی مہنگائی میں ایک بڑا کردار بن کر ابھریں۔ قیمتوں کے غیر منظم نظام کی جانب منتقلی کے بعد ریج 25-2024ء کے فصلی موسم میں گندم کی پیداوار تقریباً 11 فیصد کم ہو گئی، کیونکہ کاشت کاروں نے فصل کا زیر کاشت رقبہ کم کر دیا تھا۔³⁵ پالیسی نظام میں تبدیلی کے اثرات سیلاب سے متعلق نقصانات اور مصنوعی قلتوں سے مزید بڑھ گئے۔³⁶ نتیجتاً، اس

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں غذائی مہنگائی سے شہری مہنگائی کی تقریباً ایک چوتھائی اور دیہی مہنگائی کی تقریباً چالیس فیصد مہنگائی کی وضاحت ہوتی ہے۔ قیمتوں میں اضافہ سب سے زیادہ گندم اور گندم کی منسلک مصنوعات، چینی، چاول، اور خوردنی تیلوں میں نمایاں تھا۔ رسدی زنجیر اس کا بنیادی

³⁵ گندم کے ذخائر کو سیلابی نقصانات کا تخم 201 ہزار میٹرک ٹن تک پہنچ گیا۔ ماخذ: ایم این ایف ایس آر درنگ ہتھی (اکتوبر 2025ء)

³⁶ ماخذ: پرائس کنٹرولز اینڈ کمیونٹی ریلیف ڈیپارٹمنٹ (پی سی ای ایم ڈی)، پنجاب

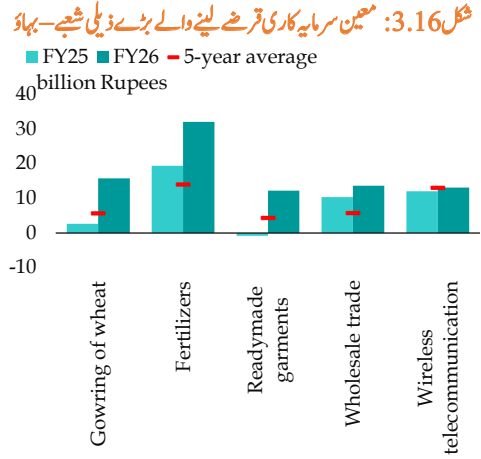
پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء



Source: SBP

ان انتظامی اقدامات کی وجہ سے قیمتوں کو کچھ تاخیر کے ساتھ مستحکم کرنے میں مدد ملی۔

مزید برآں، پام آئل کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے ملک میں خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافہ کیا۔³⁹ اس دباؤ نے مارکیٹ کے تقاضے مزید بڑھا دیے، جس کی وجہ سے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں غذائی مہنگائی میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اس کے رد عمل میں، صوبائی حکام نے ضروری ایشیا جیسے خوردنی تیل، دودھ، گوشت اور دیگر تلف پذیر غذائی اجزاء کی قیمتوں پر سختی سے عمل درآمد کرایا۔⁴⁰ دریں اثناء، مسابقتی کمیشن پاکستان نے مارکیٹ میں غیر مسابقتی طرز عمل اپنانے پر متعدد شوگر ملز کے خلاف نوٹس جاری کیے۔⁴¹



کی کمی وجہ سے گندم اور اس کی منسلک مصنوعات کی قیمتیں گزشتہ سال کی سطح سے خاصی بڑھ گئیں (شکل 3.21)۔ اس پس منظر میں، پام آئل 3.3 مارکیٹ پر مبنی فریم ورک کے تحت گندم کی پالیسی اصلاحات کے مہنگائی پر اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔

اسی طرح، سیلاب کے بعد چاول کی قیمتیں بھی نمایاں طور پر بڑھیں۔ مزید برآں، مالی سال 25ء میں گنے کی پیداوار میں معمولی کمی، اور چینی کے برآمدی کوٹے میں توسیع نے ملک میں چینی کی دستیابی کو کم کیا، جس سے ملکی قیمتیں بڑھ گئیں (شکل 3.22)۔³⁷ اس اضافے کو روکنے کے لیے، حکومت نے چینی کی درآمدات کی اجازت دی اور ان درآمدات پر عارضی طور پر درآمدی ڈیوٹی اور ٹیکس۔ جن میں کسٹمز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس، اور انکم ٹیکس شامل تھے۔ کو ختم کر دیا تاکہ ملکی قلت اور قیمتوں کو کم کیا جاسکے۔³⁸

³⁷ ماخذ: یو ایس ڈی اے (2025ء)۔ شوگر ششماہی - سالانہ، دسمبر 2025ء، رپورٹ نمبر PK2025-0012

³⁸ ماخذ: ایم این ایف ایس آر پریس ریلیز، بتاریخ 9 جولائی 2025ء۔

³⁹ پام آئل کی عالمی قیمتیں اپریل - ستمبر کے دوران بڑھیں، جو کہ مقامی قیمتوں کے لیے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے لیے سب سے زیادہ متعلقہ دور تھا کیونکہ عام شیپنگ اور ٹرانسمیشن میں تاخیر ہوتی ہے۔ ماخذ: عالمی بینک اور پاکستان دفتر شریات۔

⁴⁰ مالی سال 25ء کی دوسری سہ ماہی میں نسبت مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں کراچی میں قیمتوں کی گمرانی اور نفاذ کے لیے دو دروں میں 21 فیصد اضافہ ہوا۔ ان معائنوں کا مقصد ایشیا نے ضروریہ جیسے خوردنی تیل، دودھ، گوشت اور دیگر تلف پذیر غذائی ایشیا کی قیمتوں کو نفاذ کرنا تھا۔ ماخذ: کمشنر آفس کراچی

⁴¹ ماخذ: مسابقتی کمیشن پاکستان کی پریس ریلیز، بتاریخ 28 نومبر 2025ء۔

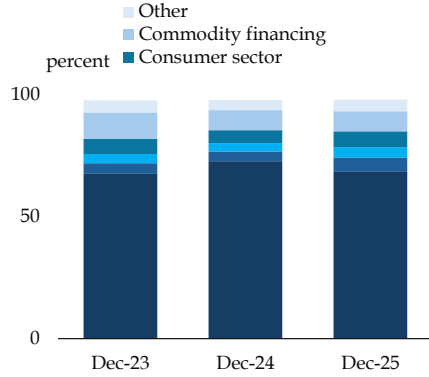
بینک دولت پاکستان

خاص طور پر، آلو اور پیاز کی پیداوار میں نمایاں اضافہ، افغانستان کی سرحدی بندش اور ملکی دستیابی میں بہتری قیمتوں میں کمی کا باعث بنی۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران تلف پذیر غذائی ایشیا کے ساتھ ساتھ، چائے کی قیمتیں بھی کم ہوئیں، جو عالمی قیمتوں میں کمی کی مطابقت سے بتدریج ملکی قیمتوں میں منعکس ہونے لگیں۔⁴²

تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی اور بجلی کی قیمتیں گھٹنے سے توانائی کی مہنگائی میں تیزی سے کمی آئی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں گیس کی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہونے کے باوجود توانائی کی مہنگائی کئی سالوں کی کم ترین سطح پر آگئی (شکل 3.23)۔⁴³ خام تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کو ملک میں بجلی اور کسی حد تک موٹر ایندھن کی قیمتوں تک منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ امر توانائی کے شعبے میں جاری اصلاحات کے اثرات کا بھی عکاس ہے۔⁴⁴

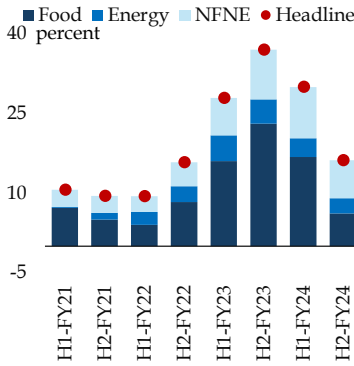
شکل 3.18: بینک کے خالص قرضوں کی تفصیل - اسٹاکس



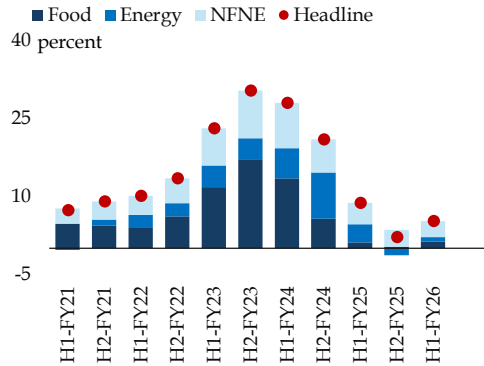
Source:

تاہم، زیادہ تر تلف پذیر غذائی ایشیا کی قیمتوں میں کمی نے غیر تلف پذیر ایشیا کی قیمتوں میں اضافے کو جزوی طور پر زائل کرنے میں مدد دی۔ شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں تلف پذیر غذائی ایشیا کی قیمتیں تقریباً 9 فیصد کم ہو گئیں۔

شکل 3.19 ا: مہنگائی کے اجزائے ترکیبی - دیہی



شکل 3.19 ب: مہنگائی کے اجزائے ترکیبی - شہری



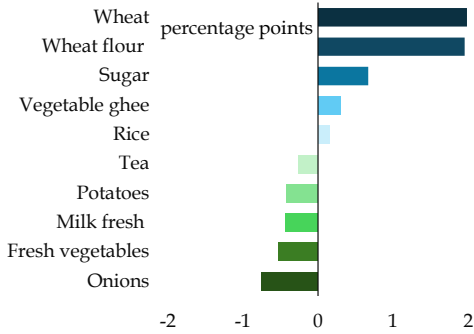
⁴² چائے کی ملکی قیمتیں اپریل سے ستمبر کے دوران ہونے والی پیش رفت کی عکاسی کرتی ہیں، جب مہاسا چائے کی قیمتیں (کینیا میں) تقریباً 6 فیصد کم ہوئیں۔ ماخذ: عالمی بینک اور پاکستان دفتر شماریات

⁴³ شہری توانائی کی ششماہی مہنگائی مالی سال 21ء کے بعد سب سے کم ترین سطح پر ہے اور دیہی توانائی کی مہنگائی مالی سال 18ء کے بعد سب سے کم ہے۔ دیہی توانائی کی مہنگائی کے اعداد و شمار مالی سال 18ء سے شروع ہوئے ہیں، جو ابتدائی دستیاب سیریز ہے۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

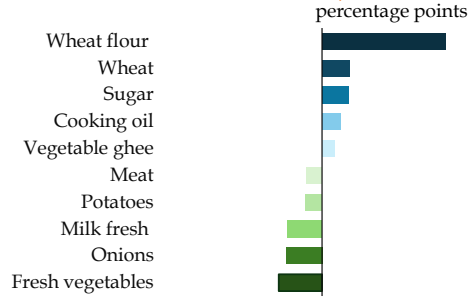
⁴⁴ بشمول ایسے اقدامات بھی جنہوں نے لاگت کی وصولی کو مضبوط اور قرض لینے کی ضروریات کو کم کیا، جس سے توانائی کے شعبے میں مالکاری لاگت کم ہوئی۔ ماخذ: آئی ایم ایف کنزی رپورٹ نمبر 332/25، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

شکل 3.20 ب: دیہات میں غذائی مہنگائی میں بڑے حصے دار



شکل 3.20 الف: شہروں میں غذائی مہنگائی میں بڑے حصے دار



Note: Bars show change in item-wise contribution to food inflation relative to H1-FY25

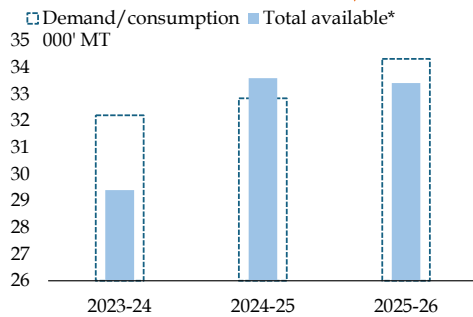
Source: PBS

اضافے کے مہنگائی کے اثرات کو بجلی کے نرخوں میں کمی نے کچھ حد تک زائل کر دیا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران سہ ماہی نرخوں میں کمی اور فیول چارج ایڈجسٹمنٹ کے باعث صارفین کے لیے بجلی چارج کم ہو گئے (شکل 3.24)۔⁴⁶

سہ ماہی نرخوں میں کمی توانائی کے شعبے میں متعدد پالیسی اقدامات کے اثرات کی عکاس ہے۔ خاص طور پر، مئی 2025ء میں آف دی گرڈ (کیمیٹیو پاور پلانٹس) (ایوی ایکٹ، 2025ء)⁴⁷ کا متعارف کیا جانا، جس نے صنعتی یونٹس کو کمیٹیو پاور جزیشن سے میٹشل گرڈ میں منتقلی میں سہولت فراہم کی،⁴⁸ اس سے گرڈ کی بجلی کی طلب میں اضافہ اور استعدادی ادا ایبیلیٹیوں (capacity payments) میں کمی کی آئی۔ اس کے ہمراہ، توانائی کے شعبے کے گردش قرضوں کے اسٹاک میں کمی کے باعث شعبے کے واجبات پر سودی ادا ایبیلیٹیوں میں کمی آئی، جس سے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجلی کے

حکومت نے جولائی 2025ء سے ملک میں گیس کی قیمتیں بڑھادی ہیں تاکہ لاگت کی مکمل وصولی، ذرا عانت کو کم جاسکے، اور بڑھتے ہوئے گردش قرضے کا تدارک کیا جاسکے۔ اگرچہ گھرانوں کے لیے فی یونٹ میٹرف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، لیکن معین ماہانہ چارجز میں بڑے اضافے کے باعث گیس کی قیمتوں میں تقریباً 23 فیصد اضافہ ہوا۔⁴⁵ تاہم، گیس کی قیمتوں میں

شکل 3.21: گندم کی طلب اور دستیابی



Note: The data shown corresponds to the crop year
*production and carry forward stocks

⁴⁵ ماخذ: اوگرا کا نوٹیفکیشن، مورخہ 09 جون 2025ء۔

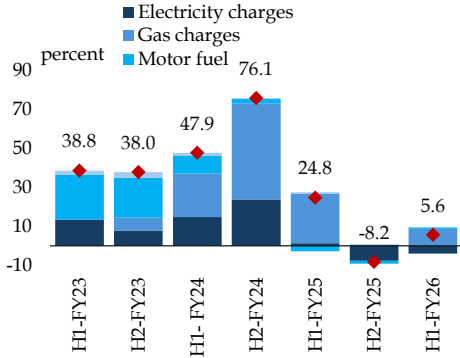
⁴⁶ ماخذ: آف دی گرڈ (کیمیٹیو پاور پلانٹس) (ایوی ایکٹ، 2025ء۔

⁴⁷ ماخذ: آف دی گرڈ (کیمیٹیو پاور پلانٹس) (ایوی ایکٹ، 2025ء۔

⁴⁸ آئی ایم ایف (2025ء)۔ آئی ایم ایف کنزی رپورٹ نمبر 332/25، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔

بینک دولت پاکستان

شکل 3.23: توانائی مہنگائی میں حصہ - شہری



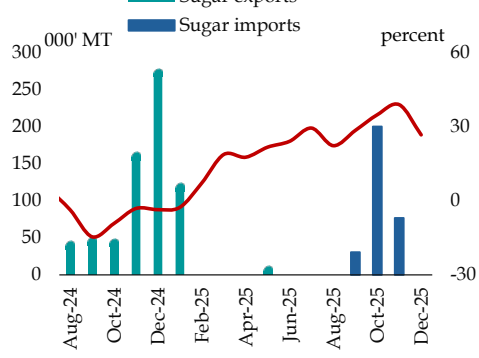
Sources: PBS; SBP; Staff calculations

دوسری طرف، تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باوجود، ملک میں موٹر ایندھن کی قیمتوں میں پیشتر اضافہ پیٹرولیم ڈولپمنٹ لیوی میں اضافے کی وجہ سے ہوا۔ مزید برآں، حکومت نے جولائی 2025ء سے 2.50 روپے فی لیٹر موسمیاتی تبدیلی لیوی متعارف کرائی گئی، جس سے تیل کی قیمتوں کے عالمی نشانے میں ہونے والی کمی کا فائدہ زائل ہو گیا (شکل 3.25)۔

دھیمی طلب اور خام مال کی پست لاگت نے فوزی مہنگائی کو کم کیا

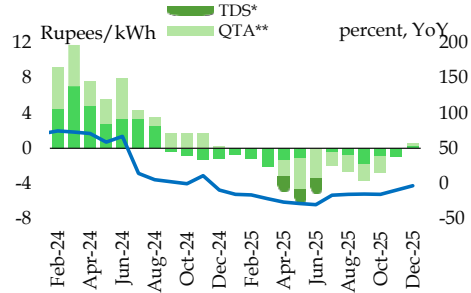
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران محتاط زری اور مالیاتی پالیسیوں کی وجہ سے ملکی طلب دھیمی رہی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باعث فوزی مہنگائی میں وسیع البینا کمی درج کی گئی (شکل 3.26 اور 3.26 الف)۔ خاص طور پر، اسٹیٹ بینک کے ہدف کی حد سے نیچے مہنگائی والی ایشیا کا حصہ شہری اور دیہی دونوں باسکٹس میں بڑھ گیا (شکل 3.27 الف) اور 3.27 ب)۔

شکل 3.22: چینی کی تجارت اور قیمتیں



چار جز میں کمی کی جزواً وضاحت ہوتی ہے۔⁴⁹ مزید برآں، حکومت نے نرخوں کے سالانہ تعین کے اوقات کی تبدیلی برائے جولائی 2025ء تا جنوری 2026ء مؤخر کر دی، جس سے بجلی کے نرخوں پر بڑھنے والا دباؤ محدود ہو گیا۔⁵⁰

شکل 3.24: بجلی کے نرخوں میں ردوبدل کے رجحانات



* Tariff differential subsidy
** Quarterly tariff adjustment for residential consumers
*** Fuel charge adjustments
Sources: NEPRA; PBS

⁴⁹ ماخذ: آئی ایم ایف (2025ء)۔ آئی ایم ایف کئی رپورٹ نمبر 332/25، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔

⁵⁰ ماخذ: نیپرا نیٹ ورکس، مورخہ 07 جنوری 2026ء۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 3.6: مہنگائی بحال صارف اشاریہ قیمت

فیصد میں مہنگائی؛ فیصد پوائنٹس میں شراکت

اشیا	وزن	اوسط مہنگائی			شراکت		
		شش 1م 25ء	شش 2م 25ء	شش 1م 26ء	شش 1م 25ء	شش 2م 25ء	شش 1م 26ء
این سی پی آئی	100	7.2	1.9	5.2	7.2	1.9	5.2
شہری سی پی آئی	100	8.7	2.1	5.2	8.7	2.1	5.2
غذا	36.8	2.7	0.6	3.1	1.1	0.3	1.2
تلف پذیر	4.4	21.6	-16.8	-8.7	0.9	-0.8	-0.4
غیر تلف پذیر	32.4	0.5	3.0	4.8	0.2	1.1	1.7
غیر غذائی غیر توانائی (قوزی مہنگائی)	53.7	9.5	7.5	7.0	4.1	3.2	3.1
توانائی	9.5	24.8	-8.2	5.6	3.5	-1.4	0.9
دیہی سی پی آئی	100	5.0	1.7	5.0	5.0	1.7	5.0
غذا	45.9	0.4	-2.2	3.9	0.2	-1.1	1.9
تلف پذیر	5.7	21.1	-20.4	-8.8	1.2	-1.3	-0.6
غیر تلف پذیر	40.3	-2.1	0.6	5.9	-1.0	0.2	2.5
غیر غذائی غیر توانائی (قوزی مہنگائی)	42.6	12.7	9.6	8.1	4.6	3.6	3.1
توانائی	11.4	2.3	-6.2	-0.1	0.3	-0.8	0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

طرح، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کاغذ کی پست عالمی قیمتوں کی وجہ سے نصابی کتابوں کی قیمتیں کم کرنے میں مدد ملی۔⁵¹ مزید برآں، ایف بی آر کی جانب سے قدر ریبائی کے پست جائزے کے باعث امپورٹڈ لیپ ٹاپس پر جی ایس ٹی میں کمی، اور سندھ میں کیبل ٹی وی چارجز پر کم ٹیکس کے سبب تفریح اور ثقافت کی قیمتوں میں کمی آئی۔^{52,53} اس کے ساتھ ساتھ پست اساسی اثر کے باعث جو تاسازی کی قیمتوں اور شادی ہال کے چارجز میں اضافے کی رفتار معتدل ہو گئی۔⁵⁴

اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی اور تھوڑی سی بہتر ہوتی ہوئی شرح مبادلہ کی ملکی قیمتوں میں منتقلی نے متعدد اشیاءے لاگتی لاگت کو کم کیا۔ اشیاءے کے حساب سے قیمتوں کے رجحانات یہ بتاتے ہیں کہ ان اجزاء کی قیمتوں بشمول سوئی کپڑا، نصابی کتب، تفریحی اور ثقافت، جوتے اور شادی ہال کے چارجز میں کمی کی وجہ سے مہنگائی کی شرح میں کمی آئی (جدول 3.7)۔

خاص طور پر، کپاس کی پست درآمدی قیمتوں کے باعث ملکی خام کپاس کی قیمتوں میں کمی آئی جس کے سبب سوئی کپڑے کی قیمتیں قابو میں رہیں۔ اسی

⁵¹ بی بی سی ایل (2025ء)۔ سرمایہ مالیاتی بیانات، پاکستان پیپ پروڈکٹس لمیٹڈ۔

⁵² ماخذ: ویلیو اینڈیشن رولنگ نمبر 2025/2000، ڈائریکٹوریٹ جرنل آف کسٹمز ویلیو اینڈیشن۔

⁵³ سندھ فنانس ایکٹ (2025ء)۔

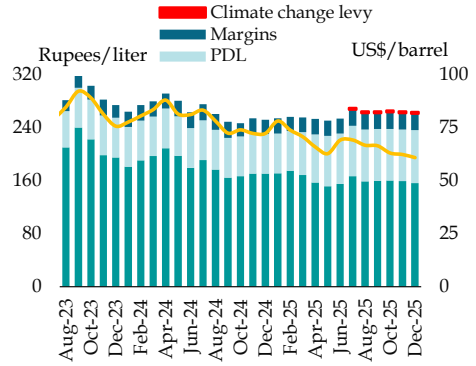
⁵⁴ جوتوں کی قیمتیں مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں بڑھنے والے گیس چارجز کی وجہ سے بڑھ گئیں جس سے خام مال کی لاگت بڑھی، جبکہ شادی ہال کے چارجز جو ہولڈنگ ٹیکس کے سخت نفاذ کے بعد بڑھ گئے۔ چونکہ یہ قیمتیں بلند تھیں، اس لیے بلند اساس کی وجہ سے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کی نسبت موجودہ نمونہ میں کمی دکھائی دی۔

بینک دولت پاکستان

کے اثرات ظاہر کرتا ہے (جدول 3.8)۔⁵⁵ ضوابطی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نجی تعلیمی اداروں بالخصوص میڈیکل کالجز نے تعلیمی فیسوں میں بے تحاشہ اضافہ کیا۔⁵⁶ دوسری طرف، اقتصادی سرگرمیوں میں بہتری کے ساتھ ساتھ مکان کے کرایوں میں اضافہ ہوا جس سے بڑے شہری مراکز میں مکانات کی طلب بڑھ گئی۔⁵⁷ مکانات کے کرایوں میں مستقل اضافہ عمومی طور پر ہاؤسنگ مارکیٹ میں ساختی عدم توازن کی عکاسی کرتا ہے۔⁵⁸

اس کے علاوہ، بنیادی مہنگائی کا جمارہنا بھی ساختی چیلنجوں کے اثرات کی نشاندہی کرتا ہے، جس میں مہنگائی کی ماضی کے حوالے سے توقعات اور مارکیٹ کی خامیاں شامل ہیں۔ جیسا کہ شکل 3.28 میں دکھایا گیا ہے، مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی کے مختصر عرصے میں کمی کے سوا، گھرانوں کی

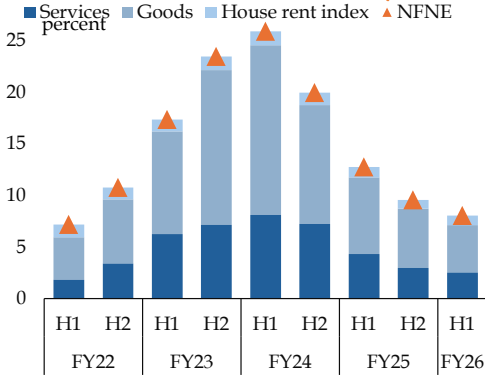
شکل 3.25: موثر ایندھن کی قیمتوں کے اجزائے ترکیبی



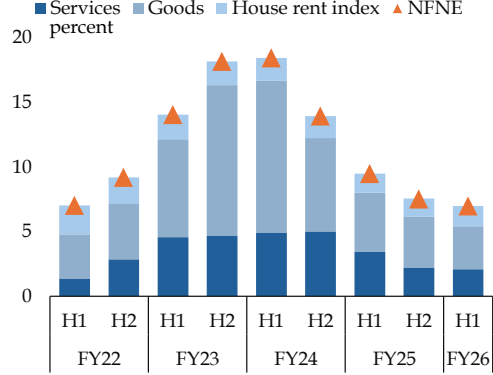
Sources: OGRA; WB

قوزی مہنگائی میں مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کی نسبت بہتری کے باوجود، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اس کا حجم مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی کی سطح کے آس پاس برقرار رہا۔ قوزی مہنگائی میں یہ جمود سونے کی عالمی قیمتوں، مکانات کے کرایوں اور تعلیمی اداروں کی فیسوں میں اضافے

شکل 3.26 ب: قوزی مہنگائی کے بڑے حصے دار-دیہی



شکل 3.26 الف: قوزی مہنگائی کے بڑے حصے دار-شہری



Source: PBS

⁵⁵ ذاتی شیا میں سونا سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جبکہ ذاتی استعمال کی دیگر اشیا میں چاندی، وال کاک، مصنوعی زیورات، سوٹ کیس ریگیز، بزنس، بزنس، اور خواتین کے پرس شامل ہیں۔

⁵⁶ ماخذ: <https://www.na.gov.pk/en/pressrelease.php?content=103>۔ مورخہ 20 اکتوبر 2025ء۔

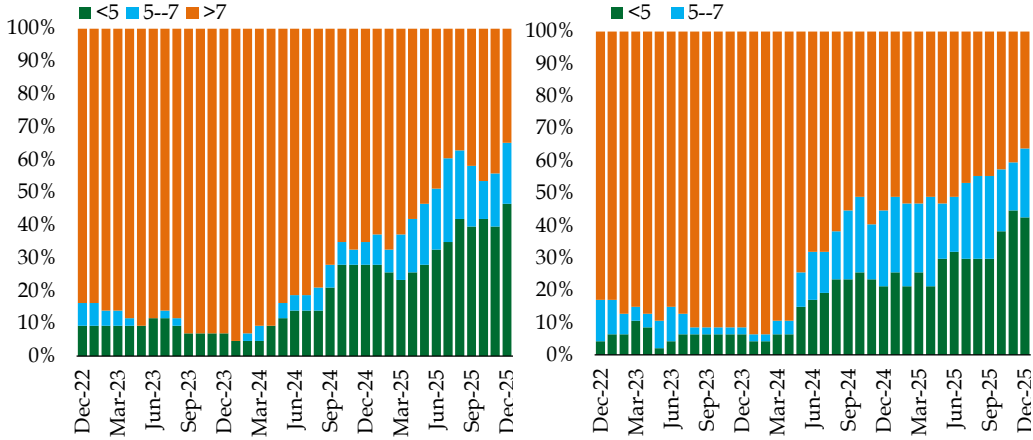
⁵⁷ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مکانات کی قیمتیں مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں بڑھتا ہوا رجحان دکھاتی ہیں، جو بڑھتی ہوئی طلب کی نشاندہی کرتی ہے۔ ماخذ: www.zameen.com۔

⁵⁸ علی (2021ء) اس بات کو اجاگر کرتے ہیں کہ پاکستان کو قومی سطح پر مکاناتی کمی کا سامنا ہے، جو ہر سال خسارے میں اضافہ کرنے والی سالانہ کمی سے مزید بڑھ جاتا ہے۔ علی، دوآبی۔ (2021ء) پاکستان میں

رہائشی قیمتوں پر اثر انداز ہونے والے معاشی عوامل کا تجزیہ۔ پانچ۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

شکل 3.27 الف: غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے حصے کا متحدہ-شہری شکل 3.27 ب: قوزی مہنگائی کے بڑے حصے دار-دیہی



Source: PBS

جس سے ان کی قیمت بندی کے تعین کی طاقت ظاہر ہوئی (شکل 3.29)۔
60 آخر، کم از کم اجرت میں اضافے⁶¹ نے بنیادی ایشیا اور خدمات دونوں میں
قیمتوں پر دباؤ بڑھا دیا۔

مہنگائی کے بارے میں مسلسل بلند توقعات نے قوزی مہنگائی کے جمود میں
کردار ادا کیا۔⁵⁹

مزید برآں، کارپوریٹ اداروں کے خام ہارجن میں اضافے نے قوزی مہنگائی
کے رجحانات کو بھی متاثر کیا، کیونکہ کچھ شعبوں کی فرموں نے مالی سال 26ء
کی پہلی سہ ماہی کے دوران خام مال کی لاگت میں کمی کے باوجود اپنی قیمتوں
میں اضافہ کیا۔

⁵⁹ اسٹیٹ بینک (2025ء) اور چودھری دو بگم (2016ء) تجویز کرتے ہیں کہ معاشی ایجنٹس کی مہنگائی کی ماضی کو مد نظر رکھتے ہوئے توقعات پاکستان میں قوزی مہنگائی برقرار رکھنے کا باعث بنتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک

(2025ء)۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ 2024-25ء۔ اسٹیٹ بینک۔

چودھری، نعیم، اے، نعیم، ایم، اے، حنیف، ایم، این، نعیم، ایس، اور پاشا، ایف۔ (2016ء) قیمت کا تعین اور قیمتوں کا جمود: ایک ترقی پذیر معیشت کا نقطہ نظر۔ جرنل آف میکر واکٹیکس، جلد 48۔ نمبر 1

⁶⁰ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں، 47 میں سے 44 بنیادی ایشیا اور خدمات کی قیمتوں میں اضافہ درج کیا گیا۔

⁶¹ ذرائع: نمبر۔ SO (L&P) MW/2025، لیبر اینڈ آڈیٹ پارٹنٹ، حکومت پنجاب۔ تاریخ: 8 ستمبر 2025ء۔

نمبر۔ SOL/LD/8-4/2025/MWB، محکمہ لیبر، حکومت خیبر پختونخوا۔ تاریخ: 10 ستمبر 2025ء۔

نمبر۔ SO (L-ID)/13-3/2016-I، لیبر اینڈ آڈیٹ پارٹنٹ، حکومت سندھ۔ مورخہ: 28 جولائی 2025ء۔

بینک دولت پاکستان

جدول 3.8: قومی مہنگائی میں بڑے شرکت دار

فیصدی پوائنٹس			
شش 1م 26م	شش 1م 25م	شش 1م 25م	
16.8	11.1	6.2	ذاتی اشیا (سونا)
22.5	18.5	15.7	مکان کراچی
11.7	9.4	7.7	تعلیم
8.7	6.8	5.4	ذاتی استعمال کی مصنوعات
2.8	3.0	2.0	تیار میونسٹ

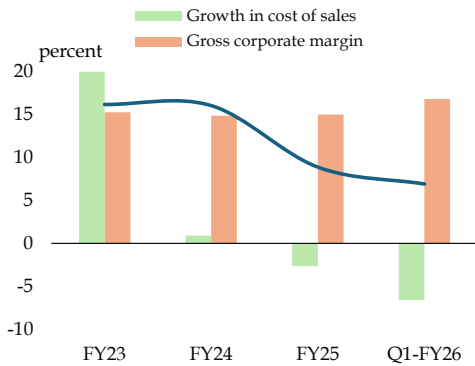
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول 3.7: پست قومی مہنگائی میں بڑے شرکت دار

فیصدی پوائنٹس			
شش 1م 26م	شش 1م 25م	شش 1م 25م	
5.4	7.5	10.0	سوتی کپڑا
-2.0	1.7	2.6	تفریح اور ثقافت
-2.6	0.4	1.4	نصابی کتب
3.5	7.8	6.5	جوئے
3.0	2.8	5.4	بیرن ہال پارجز

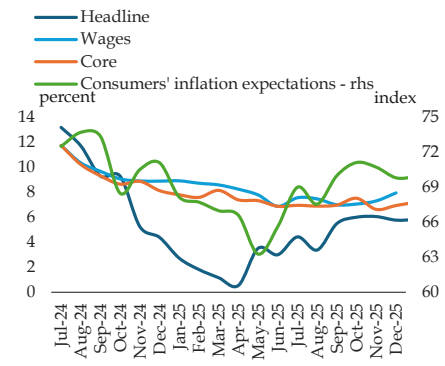
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 3.29: قومی مہنگائی کو متاثر کرنے والے عوامل



Source: SBP

شکل 3.28: قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ، قومی مہنگائی اور مہنگائی کی توقعات



Sources: PBS; SBP

باکس 3.1: زرعی مالیات میں بہتری کے لیے اصلاحاتی اقدامات

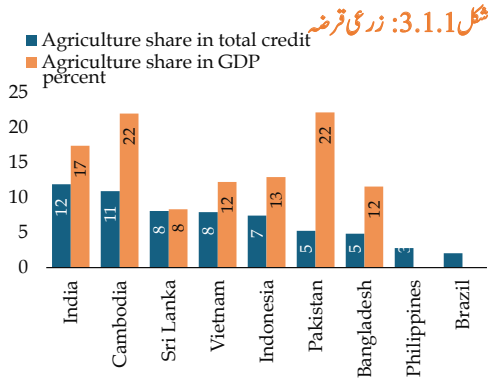
پاکستان میں زراعت کے شعبے کا جی ڈی پی میں حصہ تقریباً بیس فیصد ہے، جس سے تقریباً 33 فیصد لیبر فورس کو روزگار ملتا ہے۔^{62,63} باہم ہالی سال 25ء میں باضابطہ مالیات میں اس شعبے کا حصہ نجی شعبے کے کل قرضوں کے 5 فیصد کے قریب رہا ہے، جو ہم سے ممالک کے مقابلے میں کم ہے (شکل 3.1.1)۔ لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ قرضے پاکستان میں زرعی پیداوار پر مثبت اثر ڈالتے ہیں [Ishfaq and Khalid (2025), Khan (2019), Chaiya et al. (2023)]۔ لہذا، ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر زرعی قرضوں میں اضافہ غذائی فراہمی کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔⁶⁴

حکومت اور اسٹیٹ بینک نے زرعی قرضے کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے، وقتاً فوقتاً مختلف معاون اقدامات اور پالیسیاں متعارف کروائی ہیں۔⁶⁵ ان کو ششوں کے باوجود، کل قرضے میں زرعی قرضے کا حصہ جی ڈی پی میں زراعت کے حصہ کے اعتبار سے خاصاً کم ہے۔ اس سلسلے میں یہ باکس ملکی تجربات کے پیش نظر اصلاحات کے لیے درج ذیل اقدامات تجویز کرتا ہے۔

خطرے کو کم کرنے کے لیے قرضہ ضمانت کی کوریج بڑھانا

زراعت کو موسمی سانحات، کیڑوں اور قیتوں میں اتار چڑھاؤ جیسے دھچکوں کا سامنا رہتا ہے، جس سے کاشت کاروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کمزور اور یو ایچ بے ہونے کے خطرات میں اضافہ

ہو جاتا ہے (شکل 3.1.2)۔⁶⁶ اس کمزوری کی وجہ سے شعبہ ہذا کو قرضے میں وسعت دینے کے حوالے سے بینکوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، پاکستان میں چھوٹے کاشت کاروں اور کم مالی خدمات کے حامل علاقوں کے لیے رسک کوریج اسکیم فراہم کی جاتی ہے، جس میں قرض کی صرف 10 فیصد رقم کا احاطہ کیا جاتا ہے۔⁶⁷ اس کے برعکس، کمبوڈیا کی کریڈٹ گارنٹی کارپوریشن قرضوں پر 80 فیصد تک ضمانت فراہم کرتی ہے۔⁶⁸ مزید یہ کہ، کوریج صرف فصلوں کے لیے ہے، جس میں مویشی شامل نہیں ہیں۔ یہ امر بھی گھبرانی کے زمرے میں نسبتاً کم قرضے لینے کی ایک وجہ ہے۔ مختلف ملکوں کے موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسکیم کی کوریج میں اضافہ کر کے بینکوں کو یہ ترغیب دلائی جاسکتی ہے کہ وہ زرعی شعبے کے لیے قرضوں میں مزید اضافہ کریں۔



Source: FAO

⁶² پاکستان دفتر شماریات (2025ء)۔ پاکستان لیبر فورس سروے 2024-25ء، پاکستان دفتر شماریات، اسلام آباد۔

⁶³ یہ شعبہ 61 فیصد خواتین کو بھی روزگار فراہم کرتا ہے۔

⁶⁴ عبداللہ ودیگر (2015ء) پاکستان میں زرعی قرضہ: ماضی کے رجحانات اور مستقبل کے امکانات، جرنل آف ایلائیڈ انوائزمنٹل اینڈ پالیسیکل سائنسز، جلد 5، نمبر 12۔

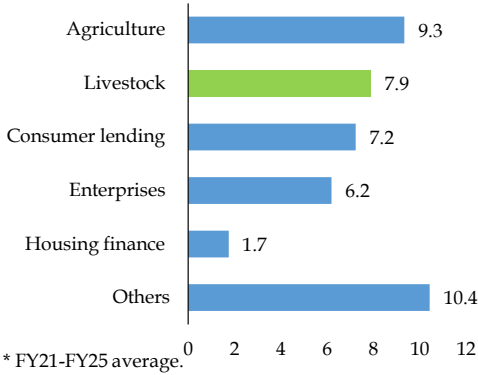
⁶⁵ چند اہم اقدامات میں 2008ء میں متعارف کردہ فصلی قرض بیہ اسکیم، 2016ء میں متعارف کردہ چھوٹے اور پسماندہ کاشت کاروں کے لیے قرضہ ضمانت، اور 2022ء میں آفات سے متاثرہ کاشت کاروں کے لیے بددی امدادی اقدامات شامل ہیں۔ 2025ء میں، اسٹیٹ بینک نے زر تیز۔ ای سروس متعارف کرائی، جو مکمل طور پر ڈیجیٹل، بلا ضمانت قرضہ اسکیم ہے۔ نجی شعبے میں، حبیب بینک لمیٹڈ نے 2024ء میں ایک ذیلی ادارہ ایچ بی ایل زرعی سروسز لمیٹڈ قائم کیا ہے تاکہ کاشت کاروں کو ذخیرہ، آلات، بیج، کھاد، اور زرعی مشینوں سے متعلق قرضے فراہم کیے جاسکیں۔

⁶⁶ ایگری سینس (2023ء)۔ پاکستانی زراعت کی کیفیت اور مصنوعات کی جدت کے لیے دلائل۔

⁶⁷ ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ اور مالی شمولیت سکرٹری 02 نمبر 02 برائے 2025ء، اسٹیٹ بینک

⁶⁸ ماخذ: 24، <https://www.cgcc.com.kh/en/> فروری 2026ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

شکل 3.1.2: معہری تناسب*



* FY21-FY25 average.
Source: SBP

بہم سروس کی مدد اور نگرانی کی روشنی میں اراضی زمین رکھنے پر کاشت کاروں کے انحصار کو کم کرنا

پاکستان میں زرعی شعبے کے بلند خا کہ خطر کی وجہ سے زرعی قرضوں کو سخت رہن اور دستاویزی ضروریات کا سامنا ہے۔ تاہم، کھری ہوئی اراضی ملکیت اور ناقص دستاویزات کے سبب کاشت کاروں کی زمین کو بطور رہن استعمال کرنے کی اہلیت محدود ہو جاتی ہیں۔ بیشتر کاشت کار دیوالیہ کی صورت میں زمین سے محروم ہو جانے کے خوف کے باعث اپنے اس بنیادی اثاثے کو گروہی رکھنے سے بھی احتراز کرتے ہیں، جو انہیں سیالیت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے غیر رسمی قرض گاروں کی طرف دیکھتا ہے۔⁶⁹ ان رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے، 1992ء میں بھارت کی جانب سے متعارف کردہ گروپ پر مبنی قرضے دینے کے ماڈل سے پاکستان سبق حاصل کر سکتا ہے، جو مقامی کیوٹی کے گروہوں کو بینکوں سے منسلک کرتا ہے۔ اس طریقہ کار سے رہن کی ضروریات ختم ہو جاتی ہیں اور بہم سروس کی مدد اور نگرانی پر انحصار کیا جاتا ہے۔⁷⁰ اسی طرح، بنگلہ دیش کے گرامین بینک ماڈل میں قرض لینے والوں کو چھوٹے گروہوں اور مراکز میں ہفتہ وار اجلاسوں کے ذریعے منظم کیا جاتا ہے، جس میں بہم سروس کے نظم و ضبط، اور لون افسران کی فیڈ بک نگرانی کی مدد سے قرضے کی واپسی اور رہن کے بغیر قرضے کی فراہمی یقینی بنائی جاتی ہے۔⁷¹

متبادل ڈینکا کے استعمال سے ادائیگی قرض کی صلاحیت جانچنے کی سند (کریڈٹ ہسٹری) کا حصول

اکٹرو بیشتر دیہی بازاروں میں، لیٹن وغیر غیر دستاویزی ہوتا ہے، جس کی وجہ سے بینکوں کے لیے روایتی طریقوں سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہت سے کاشت کار بینک کھاتوں کے حامل نہیں یا انہیں رسمی خدمات تک محدود رسائی کا سامنا کرنا ہوتا ہے، اور کریڈٹ ہسٹری کی عدم موجودگی کی وجہ سے قرض کا حصول دینے والے خطرے سے دوچار ہو جاتا ہے۔ اس معاملے کو زیر غور لاتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے 2024ء سے بینکوں کو یہ اجازت دے دی ہے کہ وہ 'خسرہ گردآوری' کے متبادل کے طور پر سیٹلائٹ پر مبنی ڈینکا کو استعمال کر سکتے ہیں۔⁷² مزید برآں، صوبوں میں اراضی کے ریکارڈ کی ڈیجیٹائزیشن کا عمل بھی جاری ہے؛ پنجاب نے اپنے اراضی ریکارڈ کا تقریباً 90 فیصد ڈیجیٹائز کر لیا ہے،⁷³ اور خیبر پختونخوا نے 2025ء میں تقریباً 50 فیصد رقبے کے ریکارڈ کا احاطہ کر لیا ہے۔⁷⁴ ڈیجیٹل اراضی ریکارڈ سے بینکوں کو ملکیت کی جلد تصدیق کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

معلومات کی کمی کو مزید دور کرنے کے لیے، بینکوں کو متبادل ڈینکا، جیسے خام مال کی خریداری، پیداوار کی فروخت، اور ڈیجیٹل بیسٹ ٹریڈر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جائزہ قرض (کریڈٹ اسیسمنٹ) کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ایگری مال⁷⁵ جیسے پلیٹ فارمز کے اشتراک سے خام مال کی خریداری کے لیے ادائیگیوں کو ٹریک کر کے قابل تصدیق ٹرانزیکشن ٹریڈر وضع کی جاسکتی ہیں، جس سے قرض فراہمی کے جائزوں میں مدد مل سکتی ہے۔ اسی طرح، فیڈ کی باقاعدہ نگرانی سے قرض فراہمی کے لیے جانچ اور فیصلوں میں اعتماد کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

⁶⁹ پانچ (2022ء)۔ زرعی تشہیر میں آرتھس کا کردار: کاشت کاروں کا استحصال کرنے والا یا سہولت کار؟ ماخذ: پانچ۔

⁷⁰ گائیڈ ویگ (2019ء)۔ بھارت میں زرعی قرض کا نظام: ارتقا، کارکردگی اور جدت۔

⁷¹ رحمان (2011ء)۔ بنگلہ دیش میں گرامین بینک مائیکرو فنانس طریقوں کا مجموعہ۔ انٹرنیشنل جرنل آف اکنامکس اینڈ فنانس

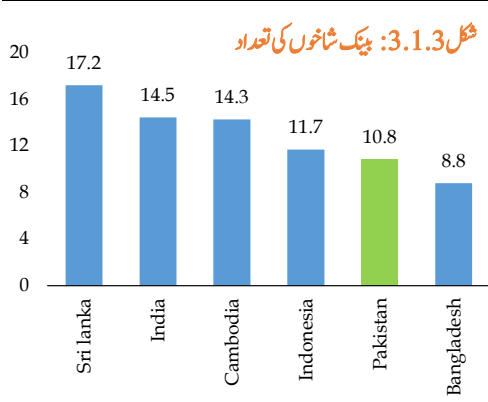
⁷² خسرہ گردآوری سے مراد مقامی ریونیو حکام (پنوری) کی جانب سے فصلوں کا معائنہ اور کاشت کی حالت کا وقتاً فوقتاً ریکارڈ ہے۔

⁷³ ماخذ: پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی

⁷⁴ ماخذ: ریونیو اور اسٹیٹ پیارٹنٹ، حکومت خیبر پختونخوا

⁷⁵ ایگری مال ایک جامع آڈٹ اینڈ نیٹ ورک ہے، جو کاشت کاروں کو گرین پاکستان آئی شیڈ کے تحت ملٹی معیار کے بیج، کھاد، کیڑے مار دوا، اور جدید مشینری کی کرائے پر دستیابی کے لیے ایک جامع پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء



معیاریند موسمی مصنوعہ مالکاری (پروڈکٹ فنانسنگ) کے ذریعے رسمی قرض فراہمی میں ضوابطی تاخیر کو کم کرنا غیر رسمی ذرائع قرضوں تک فوری رسائی فراہم کرتے ہیں، اس لیے اکثر و بیشتر انہیں ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کے برعکس، رسمی ذرائع سے قرض کے حصول کے لیے دستاویزات کی ضروریات اور ضوابطی جانچ پڑتال کی وجہ سے تاخیر ہو سکتی ہے۔ جب بوائی کے موسم میں کریڈٹ دستیاب نہیں ہوتا، تو کاشت کار خام مال (بج) کا استعمال کم کر سکتے ہیں، کاشت میں تاخیر کر سکتے ہیں، یا غیر رسمی ذرائع کا سہارا لے سکتے ہیں۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے، وزیر اعلیٰ پنجاب لائیو اسٹاک اسکیم اور 2024ء میں متعارف کرائے گئے وزیر اعلیٰ پنجاب کسان کارڈ کے ذریعے کاشت کار پلاسو موسمی فنانسنگ فراہم کی جاتی ہے۔ ملک کے باقی حصوں میں اسی طرح کے پروگراموں کو متعارف کرانے سے کاشت کاروں کے لیے سستے قرضوں کا حصول ممکن بن سکتا ہے، جس کے وسیع اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

متعلقہ فریم ورک اختیار کر کے قرضوں تک رسائی کو بہتر بنانا

پاکستان میں زرعی قرضوں کی راہ میں بینکوں کی محدود شاخیں اور مالی اداروں تک رسائی کے لیے طویل فاصلہ بڑی رکاوٹیں ہیں (شکل 3.1.3)۔ اسی طرح کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے، ریور وینک آف انڈیا نے 2006ء میں برٹس کورسپانڈنٹ فریم ورک متعارف کرایا جس میں بینکوں کو مقامی ایجنٹوں کے ذریعے خدمات فراہم کرنے کے قابل بنایا گیا۔ یہ ایجنٹ صارف کے حصول اور قرض کی کارروائی میں معاونت کر سکتے ہیں۔ یہ ایجنٹس چھوٹی مالیت کے قرضوں کی تقسیم اور وصولی، ڈپازٹ وصولی، اور ترسیلات زر جیسی بنیادی ٹرانزیکشنز بھی کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں اسی طرح کے فریم ورک کو اپنانے سے رسائی میں رکاوٹیں کم ہوں گی، قرضوں تک رسائی کو وسعت ملے گی، اور قرضوں کے رسمی ذرائع سے کاشت کاروں کا تعلق مضبوط ہوگا۔ مزید برآں، پاکستان زرعی مالیت کے لیے خصوصی ادارے، زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ (زیڈی ٹی بی ایل) سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، جسے کریڈٹ سروسز کے لیے 58 فیصد دیہاتوں تک رسائی حاصل ہے۔⁷⁶ زیڈی ٹی بی ایل قرض کی وصولی کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کے لیے قرض کی فراہمی کے حوالے سے صارف کی ضروری مستعدی کے مضبوط ضوابط کا نفاذ کر کے زرعی قرضوں کو بڑھانے میں زیادہ موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔

کاشت کاروں کی ضروریات کا زیادہ موثر طریقے سے جائزہ لینے کے لیے بینک کے عملے کو تربیت دینا

کاشت کاروں کو زرعی قرضے فراہم کرنے کی غرض سے ان کی قرضہ جاتی ساکھ اور مالی ضروریات کے تعین کے لیے تربیت یافتہ عملے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر اوقات بینک اس مہارت سے عاری ہوتا ہے، جس کی وجہ سے بینک خطرے سے بچنے کے لیے زیادہ محتاط رویہ اختیار کرتے ہیں۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے، بینک کے عملے کو زرعی علوم اور دیہی مالیت کی تربیت دی جانی چاہیے تاکہ وہ زرعی سائیکلوں جیسے فصلوں کی پیداوار کے موسم، مولیشیوں کے انتظام اور نقدی کے بہاؤ کے موسم کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ جس سے بینکوں کو کاشت کاروں کی ضروریات اور خطرے کے جائزے کو بہتر طور پر سمجھتے ہوئے اپنی مالی مصنوعات متعارف کرانے میں مدد ملے گی۔

* اس باکس کی تحریر میں محمد ذویب کے کردار کا اعتراف جاتا ہے۔

بکس 3.2: گرین فنانسنگ کے ذریعے ماحولیاتی تہذیب سے مقابلہ کرنا

پاکستان کا گرین فنانسنگ کا ماحولیاتی نظام حالیہ برسوں میں بتدریج ترقی کر رہا ہے۔⁷⁷ اسٹیٹ بینک اور حکومت نے گذشتہ چند سالوں میں مالی نظام میں موسمیاتی خطرات کو کم کرنے کے لیے مختلف اقدامات متعارف کرائے ہیں۔⁷⁸ تاہم، پاکستان میں ماحول دوست قرضوں کا پیمانہ مختلف عوامل جیسے پائیدار سرمایہ کاری کے مواقع کے بارے میں آگاہی، ماحول دوست منصوبوں کی بلند ابتدائی لاگت اور ماحول دوست مصنوعات کی محدود تعداد ہے۔ اس تناظر میں، یہ بکس پاکستان میں موسمیاتی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی غرض سے کئی اقدامات کا احاطہ کرتا ہے۔

ماحول دوست سرمایہ کاری کے رجحانات کی گہرائی: گرین فنانسنگ کی ضروریات کا اندازہ لگانے میں ایک اہم چیلنج نجی شعبے کی سرمایہ کاری کے بارے میں جامع ڈیٹا کی کمی ہے۔ جو جزوی طور پر یکساں درجہ بندی کے فریم ورک کی عدم موجودگی سے پیدا ہوتا ہے۔ 2025ء میں پاکستان گرین ایکسٹرنیٹی کا آغاز ایک اہم سنگ میل ہے، جو ماحول دوست منصوبوں کی وضاحت کرتا ہے، سرمایہ کاروں کو تعمیل پذیر اثاثوں کی شناخت کرنے اور برائے نام ماحول دوست منصوبوں (گرین واشنگ) کے خطرات کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔⁷⁹ گرین فنانسنگ کی حوصلہ افزائی کے لیے، ملک میں مختلف شعبوں میں اختیار کیے جانے والے رجحانات کی گہرائی کرنی چاہیے، جو پالیسی میں تفریق کی نشاندہی اور ابھرتی ہوئی ضروریات کی بنیاد پر فریم ورک کو بہتر بنانے میں مدد دے گا۔ مختلف ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتیں شعبہ جاتی بنیاد پر ماحول دوست سرمایہ کاری کے رجحانات مرتب اور شائع کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، یو ایس کلین انویسٹمنٹ مانیٹرنگ سہ ماہی ڈیٹا سیٹ ہے جو ماحول دوست توانائی، گاڑیوں کی ماحول دوست پیداوار، برقی کاری (ایکٹریفیکیشن) اور دیگر کاربن ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری کو ٹریک کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح، چین کا گلوبل گرین انویسٹمنٹ ڈیش بورڈ^{iv} ایک جامع ڈیٹا سیٹ ہے جو بجلی سے چلنے والی گاڑیوں (ای وی) کی قدری زنجیر میں سرمایہ کاری کو ٹریک کرتا ہے، جس سے پائیدار ترقی کے ملکی عزم کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

نجی شعبے میں استعداد کاری: بینکوں اور کاروباری اداروں، خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کو ماحول دوست قرضہ آلات کا مکمل ادراک نہ ہونا ایک بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ ماحولیاتی خطرات، پائیدار قرض گاری روایات، اور ماحول دوست سرمایہ کاری کے طویل مدتی فوائد کے حوالے سے مالی اداروں کی داخلی مہارت کو تقویت دینے کے لیے تربیتی پروگراموں میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔^{iv} دریں اثنا، پائیدار پیداواری طریقے اپنانے کے حوالے سے ایس ایم ایز کی حوصلہ افزائی کے لیے بدنی آگاہی مہمات اور استعداد کاری اقدامات درکار ہیں۔ تکنیکی علم میں اضافہ کرنے سے کاروباری اداروں کو ماحول دوست منصوبوں کی بہتر شناخت، ساخت اور نفاذ میں مدد ملے گی، جس سے ان کی مالی رسائی میں بہتری آئے گی۔

ماحول دوست مالی مصنوعات کی دستیابی میں اضافہ: پاکستان میں اس وقت ماحول دوست قرضے، ہائڈ اور انشورنس مصنوعات جیسے محدود گرین فنانسنگ آلات کی پیشگی کمی جاتی ہے۔ رسائی کو وسیع کرنے کے لیے، مالی اداروں کو مقامی مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق جدید حل وضع کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ ایک قابل ذکر مثال پرواز فنانشل سروسز لمیٹڈ کی جانب سے جاری کردہ روپوں میں پہلا گرین ہائڈ ہے، یہ ادارہ پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی فہرستی کہتی ہے، جس کے اغراض و مقاصد میں قابل تجدید توانائی، ماحول دوست توانائی، اور ماحول دوست ٹرانسپورٹ کے اقدامات کی مالی معاونت شامل ہے۔ ضابطہ کارر جسٹریٹن فیس میں کمی جیسی مراعات سے اس زمرے میں مارکیٹ کی دلچسپی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

ماحول دوست منصوبوں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیمیں متعارف کرانا: کم مالی سہولتوں کے حامل شعبوں جیسے ایس ایم ایز اور زراعت کے قرض گیروں کو محسوس خطرات اور محدود رہن کے باعث اکثر و بیشتر موسمیاتی پہلوؤں کو ملحوظ رکھنے والی سرمایہ کاری حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا رہتا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، حکومت کو قرضہ ضمانت اسکیمیں شروع اور ترقی

⁷⁷ ماحول دوست قرض بھی ایک منظم مالی سرگرمی ہے جو بہتر ماحولیاتی نتائج یقینی بنانے کے لیے تشکیل دی گئی ہے۔ اس میں مختلف قرضے، قرض کے طریقہ کار اور سرمایہ کاری شامل ہیں، جو ماحول دوست منصوبوں کی تشکیل کی حوصلہ افزائی یاروا جی منصوبوں کے ماحولیاتی اثرات کم کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ماخذ: عالمی اقتصادی فورم

⁷⁸ تفصیلات کے لیے باب 6 ملاحظہ کیجیے۔

⁷⁹ گرین واشنگ کمپنیاں یا مصنوعات وہ ہوتی ہیں جنہیں زیادہ ماحول دوست کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

ماحول دوست شعبوں کے لیے رعایتی فنڈنگ فراہم کرنی چاہیے۔ یہ اسکیمیں ان شعبوں کی قرضے تک رسائی کو خاصا بہتر بنا سکتی ہیں، جو موسمیاتی تخفیف اور موافقت کے منصوبے کام کر رہے ہیں۔^{80 i, vii}

ماحول دوست قرضوں کی فراہمی کے لیے خصوصی ادارہ قائم کرنا: آسٹریلیا، بھارت، اور برطانیہ سمیت بین الاقوامی تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے، پاکستان خصوصی گرین فنانسنگ ادارے قائم کرنے پر غور کر سکتا ہے۔ ایسے ادارے مخصوص مالی مصنوعات پیش کر سکتے ہیں، بلاند خطر منصوبوں کے لیے ضمانتیں فراہم کر سکتے ہیں، گرین بانڈز اور اثاثہ جات پر مبنی گرین تسکات جاری کر سکتے ہیں، اور گرین فنانسل ٹریڈنگ کے لیے مضبوط مارکیٹ کی تشکیل میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ایسا ادارہ ملکی اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں سے فنڈز کو موسمیاتی ہم آہنگ منصوبوں میں منتقل کرنے کے لیے وساطتی فریق کے طور بھی کام کر سکتا ہے۔^{iv}

ماحول دوست سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنا: حکومت کو گرین ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری کو فروغ کے لیے ماحول دوست منصوبوں کے لیے درکار آلات کی درآمدات پر مراعات دینی چاہیے۔ اسی طرح، مقامی کمپنیوں کو تکنیکی مہارت فراہم کرنے کی صلاحیت رکھنے والے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ہدفی مراعات دی جانی چاہئیں۔^v

ماحولیاتی وقف فنڈ کا قیام: صوبائی حکومتیں ماحولیاتی وقف فنڈز بنا کر ماحول دوست اقدامات کے لیے طویل مدتی مالکاری کا بندوبست کر سکتی ہیں۔ اس فنڈ کی رقم کو ماحول دوست منصوبوں پر لگایا جاسکے گا اور بیرونی گرانٹس پر انحصار کم ہو جائے گا۔ اس حوالے سے ایک مثال 'پنجاب انوائزمنٹ اینڈ وینٹس فنڈ' کی ہے۔ یہ فنڈ ماحولیاتی شعور رکھنے والے اسٹارٹ اپس اور کاروباری اداروں کو فروغ دینے کے لیے 15 ارب روپے سے شروع کیا گیا تھا۔ پائیدار موسمیاتی مالکاری یقینی بنانے کے لیے دیگر صوبے اسی طرح کا طریقہ کار اپنا سکتے ہیں۔ⁱⁱⁱ

پاکستان نے اپنے مالی نظام کو ماحول دوست بنانے کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں۔ ضوابطی فریم ورک کو مضبوط بنانے، مارکیٹ کی استعداد میں اضافہ، مالی مصنوعات میں توسیع، اور کاروباری اداروں و عوام دونوں کو مراعات دینے سے ملکی معیشت مزید مضبوط اور کاربن کے کم اخراج کی جانب منتقل ہو سکے گی۔

* اس باکس کی تحریر میں عبدالباسط عرف شہزاد کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

- (i) ماخذ: CIM۔ کلین انویسٹمنٹ مانیٹرنگ سٹیٹیا ہے <https://www.cleaninvestmentmonitor.org/> ii
- ماخذ: چائنا گلوبل ٹیک انویسٹمنٹ ڈیش بورڈ سٹیٹیا ہے: <https://cbm.rhg.com/dashboard/china-global-clean-tech-investment-dashboard> iii
- ایس ڈی پی آئی (2022ء) پالیسی بریف، توانائی کی منتقلی کی حمایت کے لیے ماحول دوست قرضے: پاکستان کے لیے اختیارات اور چیلنجز
- (iv) جی ایف آئی (2025ء) گرین فنانس انسٹی ٹیوٹ، ٹرانزیشنل ٹوٹا ریزیشن، اکتوبر 2025ء
- (v) ماخذ: فنانس ڈویژن، پاکستان کارپوریشن میں پہلا گرین بانڈ جو موسمیاتی مالکاری کو تیز کرنے کے لیے شروع کیا گیا، پریس ریلیز نمبر 253، 21 مارچ 2025ء
- (vi) عالمی بینک (2021ء) ماحول دوست قرضہ ضمانت کی سرکاری اسکیموں کے لیے رہنما خطوط - عوام کے لیے مشاورتی دستاویز - کنٹ۔ پی ڈی ایف
- (vii) جی ایف آئی (2022ء) مالی شمولیت کے لیے احماد، خصوصی رپورٹ، چھوٹی ایس ایم ایز کے لیے ماحول دوست قرضہ ضمانت اسکیمیں، 2022ء
- (viii) صارف اشاریہ قیمت (2025ء)۔ کلائمٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ، ماحول دوست بینکوں کی کیفیت 2025ء

⁸⁰ کچھ ممالک کی مثالیں یہ ہیں، گھانا، کامرعات، پی ٹی، تنزانیہ، خطر کا نظام برائے زرعی قرضہ (GIRSAL)، جو چھوٹے کاشت کاروں اور بڑی کمپنیوں کو زرعی قدرتی زنجیر اور قابل تجدید منصوبوں میں مدد دینے کے لیے ضمانت اسکیم ہے، اور اردن کی قرضہ ضمانت کارپوریشن (JLGC) جو قابل تجدید توانائی، توانائی کی بچت، ایس ایم ایز اور مائیکرو فنانس صنعتوں کو قرضہ ضمانت فراہم کرتی ہے، اور خواتین پر مبنی ایس ایم ایز کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(ix) این ڈی پی (2023ء)، پالیسی بریف، پاکستان کے مالی نظام کو ماحول دوست بنانا، 2023ء
(x) عالمی بینک (2020ء)۔ ماحول دوست ترقی کے لیے سرمایہ کاری کا فروغ۔ 2020ء
(xi) محکمہ ماحولیاتی تحفظ اور موسمیاتی تبدیلی، حکومت پنجاب، اس لنک پر دستیاب:

<https://epd.punjab.gov.pk/adps>

بکس 3.3: گندم کی پالیسی اصلاحات کے مہنگائی پر اثرات

پاکستان میں گندم کی قیمتوں میں تبدیلی کے مہنگائی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چونکہ گندم کا صارف اثر یہ قیمت باسکٹ میں زیادہ وزن ہے، اس کی قیمتوں رد و بدل اکثر اوقات مہنگائی پر غالب رہتا ہے (شکل 3.3.1 اور 3.3.2)۔ گندم کی قیمتوں کا رجحان بھی فصل کی نفع آوری کا تعین کرنے والا ایک بڑا عنصر ہے اور اسی لیے کاشت کاروں کی فصل کی کاشت کے بارے میں فیصلہ سازی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ پالیسی اقدامات، پیداواری دیکھجوں اور موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے قیمتوں میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اس لیے یہ پوری معیشت میں سرایت کر جاتی ہے۔ یہ بکس پاکستان کی گندم کی خریداری اور مالی سال 25ء میں اعلان کردہ کم از کم سپورٹ پرائس نظام میں تبدیلی، اس کے اثرات اور موثر پالیسی نفاذ کے لیے کچھ اہم پہلوؤں پر بات کرتا ہے۔

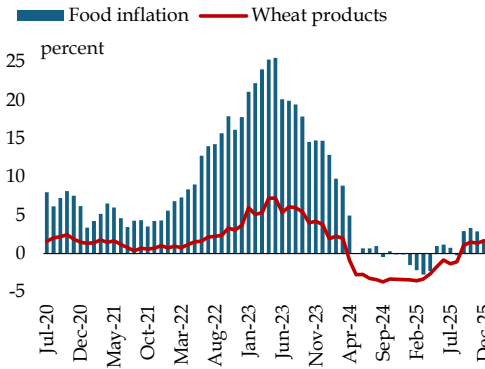
قبل از اصلاحات گندم کی خریداری کا نظام

گذشتہ فریم ورک کے تحت، حکومت سالانہ کم از کم اعلیٰ قیمت کا اعلان کرتی تھی اور خوراک کے صوبائی حکموں اور پاسکو کے ذریعے بڑے پیمانے پر گندم کی خریداری کرتی تھی۔ پہلے سے اعلان شدہ قیمت پر بڑے خریدار کے طور پر کام کر کے، ریاست موثر طور پر قیمت کی حد مقرر کیا کرتی اور سرکاری ذخیرہ اندوزی اور اجراء کے ذریعے مارکیٹ کی حالات سازی کیا کرتی تھی۔ وقت کے ساتھ، اس نظام کی واضح خامیاں اور بھاری مالیاتی لاگت سامنے آئی۔ خریداری کی سرگرمیاں زیادہ تر کمرشل بینکوں کے قرضوں کے ذریعے کی جاتی تھی۔ سرکاری ذخائر کو اسٹورج کے نقصانات اور معیار میں ابتری نے مزید نقصان پہنچایا، جبکہ خریداری اور اجراء کے فیصلے اکثر و بیشتر مارکیٹ کے حالات کی بجائے انتظامی سختی اور سیاسی عوامل سے متاثر ہونے کے لیے جاتے تھے۔¹

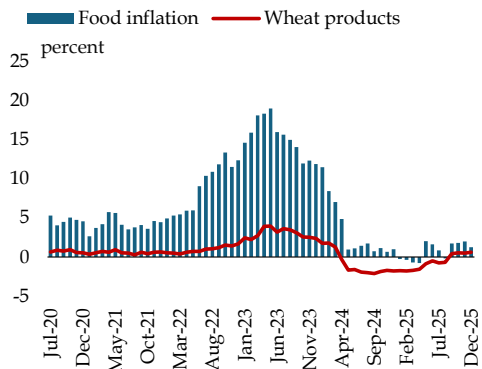
مارکیٹ پر مبنی ذخیرہ نظام کی طرف منتقلی:

موجودہ گندم پالیسی فریم ورک گذشتہ دو سالوں میں دو مرحلوں پر مشتمل منتقلی کا عکاس ہے۔ مالی سال 25ء میں، حکومت نے کم از کم اعلیٰ قیمت کا اعلان نہیں کیا اور مارکیٹ کو ڈی ریگولیشن کرنے اور مالیاتی لاگت کم کرنے کے لیے معمول کی خریداری سے گریز کیا۔ گندم کی خریداری نجی تاجروں اور آنے کی ملوں کے سپرد کر دی گئی۔ ایک ایسا دور جس میں قیمتوں میں اتار چڑھاؤ بڑھ

شکل 3.3.1: غذائی مہنگائی میں گندم کا حصہ - دیہی



شکل 3.3.1: غذائی مہنگائی میں گندم کا حصہ - شہری



Source: PBS

شکل 2.3.3: گندم کی پالیسی کا موازنہ

Support Price Regime	National Wheat Policy
Fixed MSP	Benchmark price
Government buys directly	Private sector procures
Large public stocks	Strategic reserves only
Government borrowing	Private financing
Positive Impact	Positive Impact
Higher price guarantee	Lower fiscal burden
Lower exposure to shocks	Improved market efficiency
Negative Impact	Negative Impact
High fiscal burden	Weaker price guarantee
Low market efficiency	High exposure to shock

Source: MNFSR

گیا۔⁸¹ مالی سال 26ء کی پالیسی کے تحت، حکومت نے حسب سابق خریداری کی بجائے صرف اسٹریٹجک ذخیرہ کاری کے لیے مارکیٹ میں دوبارہ قدم رکھا (شکل 3.3.3)۔ روایتی کم از کم اعانتی قیمت کی جگہ عالمی درآمدی قیمت کے برابر ایک علامتی شیڈ مارک قیمت متعارف کرائی گئی ہے، اور مالی سال 26ء کے لیے گندم کی فی 40 کلو 3,500 روپے مقرر کی گئی ہے۔ یہ نفاذیہ قیمت فصل کی کٹائی کے دوران ذخیرے کی خریداری کے لیے ایک حوالہ ہوتی ہے اور قیمت کی قانونی حد کے طور پر کام نہیں کرتی۔ⁱⁱ

اس پر عملدرآمد لائسنس یافتہ نجی ایگریگیٹرز کو سونپا جاتا ہے، جبکہ حکومت اس وقت یوٹی کا عمل انجام دے رہی ہے۔ مقب ہونے کے بعد، ایگریگیٹرز زکاشت کاروں سے گندم حاصل کریں گے، خود آزادانہ طور پر مالکاری کا انتظام کریں گے، مشترکہ تحویل میں منظور شدہ مراکز میں گندم ذخیرہ کریں گے، معیار اور رپورٹنگ کی ضروریات پوری کریں گے، اور ذخیرے کو صرف حکومت کے شیڈول کے مطابق جاری کریں گے۔ اسٹریٹجک ذخائر کے اہداف میں

وفاقی کے لیے 1.5 ملین میٹرک ٹن اور صوبائی تقسیم آبادی کی بنیاد پر ہے، جس میں پنجاب کے لیے 2.5 ملین میٹرک ٹن شامل ہیں۔ⁱⁱⁱ مجموعی ذخیرہ تقریباً 6.2 ملین میٹرک ٹن ہے جو تقریباً دو سے تین ماہ کے ملکی صرف کے برابر ہے، جبکہ معمول کی خریداری مارکیٹ کے نجی شرکا کی جانب سے اگلے فصلی موسم سے کی جائے گی۔

س

متاح اور خطرات

نئے فریم ورک کے تحت، قیمتوں کی استحکام کو مقررہ قیمتوں کے بجائے اسٹریٹجک ذخیرہ کاری کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے، جس کے اثرات مہنگائی سے بڑھ کر رسدی مراعات، مارکیٹ کے رویے، اور بیرونی اکتشاف تک پھیلے ہوئے ہیں۔ تاہم، پالیسی کی کامیابی کا انحصار مہنگائی کے خطرات کے مؤثر انتظام پر ہے۔

قلیل مدتی خطرات بنیادی طور پر کٹائی کے دورانیے میں خریداری کے نئے طریقہ کار کے نفاذ میں تاخیر سے پیدا ہوتے ہیں۔ گندم کے کیلنڈر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپریل-مئی میں خریداری ہوگی، اور ایگریگیٹرز کے انتخاب، مالیاتی انتظامات، یا آپریشنل تہیاری کو حتمی شکل دینے میں کوئی تاخیر بروقت خریداری کو محدود کر سکتی ہے۔ 2024-25ءⁱⁱⁱ کے تجربے کی شرط خطرے کی وضاحت کرتی ہے۔ عوامی خریداری کی عدم موجودگی میں، فصل کے وقت قیمتیں تقریباً 2,200 روپے فی 40 کلو تک گر گئیں، جس سے زرعی آمدنی کم ہو گئی، اور ستمبر 2025ء میں سپلائی کی کمی کے باعث یہ تقریباً 4,000 روپے فی 40 کلو تک بڑھ گئی۔ اگر مالی سال 26ء کے فریم ورک کے تحت بڑے پیمانے پر خریداری وقت پر انجام نہ دی جائے، تو کم فارم گیٹ قیمتیں دوبارہ پیداوار کی حوصلہ شکنی کریں گی اور مارکیٹ میں موجود اضافی پیداوار کو کم کریں گی، جس کے نتیجے میں مارکیٹنگ سائیکل کے اختتام پر صارفین کی قیمتوں پر اضافی دباؤ آئے گا۔ یہ قلیل مدتی خطرات اس وقت بڑھ سکتے ہیں جب خریداری محدود تعداد میں بڑے ایگریگیٹرز پر مرکوز ہو جائے،⁸² جس سے فارم گیٹ پر متبادل کمزور ہو سکتا ہے اور چھوٹے کاشت کاروں کی درمیانی منافع کے لیے کمزوری بڑھ سکتی ہے۔⁸³ لہذا، بروقت پالیسی نفاذ پر منحصر ہے تاکہ فصل اور کم مہینوں کے درمیان قیمتوں کے تسلسل کو برقرار رکھا جاسکے۔

⁸¹ 2023-24ء میں گندم کی 31.4 ملین میٹرک ٹن کی ریکارڈ فصل کے بعد، 2024-25ء فصلی پیداوار کم ہو کر 28.9 ملین میٹرک ٹن رہ گئی۔ یہ کمی حکومت کے کم از کم اعانتی قیمت کا اعلان نہ کرنے اور خریداری سے دور رہنے کے فیصلے کے بعد ہوئی، جس سے فارم گیٹ قیمتیں کمزور ہوئیں اور کاشت کاروں کے لیے غیر یقینی صورت حال برپا رہی۔ 2024-25ء میں، شہری اور دیہی بازاروں دونوں میں گندم اور گندم کے آٹے کی قیمتوں میں تقریباً 33 فیصد کمی آئی؛ گندم سے منسلک آمدنی کے نقصانات نے اس کی کاشت کے لیے مالی کشش کم کر دی اور زیر کاشت رقبے میں کمی آئی، جس سے پیداوار پر اثر پڑا۔

⁸² فرم کی سطح سے انحصار کی حد (کم از کم 12,500 میٹرک ٹن سے زیادہ) 500,000 میٹرک ٹن مقرر کی جاتی ہے۔ ماخذ: نجی کمپنیوں کی جانب سے گندم کی خریداری، ذخیرہ، اور پیٹنٹ لگ کے لیے پری کوالیفیکیشن دستاویز (2025ء)، ایم این ایف ایس آر۔

⁸³ نجی کمپنیوں کو یہ ضمانت کرنا ضروری ہے کہ وہ مسابقت دار گودام یا زیر زمین گوداموں (ملکیت یا کرایہ پر لیے گئے) کی دستیابی کا جوت فراہم کریں، جن کی کم از کم ذخیرہ گنجائش 10,000 میٹرک ٹن ہو، جو بڑے پیمانے پر قابل خوردہ (فوڈ گریڈ) گندم ذخیرہ کرنے کے لیے موزوں ہوں۔ ماخذ: نجی کمپنیوں کی جانب سے گندم کی خریداری، ذخیرہ، اور پیٹنٹ لگ کی پری کوالیفیکیشن دستاویز (2025ء)، ایم این ایف ایس آر۔

وسط مدت میں، گندم کی قیمتیں درآمدی اور برآمدی قیمتوں کی بنیاد پر متعین بینڈ میں اتار چڑھاؤ کی توقع ہے، جس سے قیمت کی دریافت میں بہتری آئے گی اور پالیسی سے پیدا ہونے والے عدم تسلسل میں کمی آئے گی۔ تاہم، بین الاقوامی قیمتوں کے ساتھ قریبی ہم آہنگی زر مبادلہ کی شرح کی تبدیلیوں اور عالمی قیمتوں کے دھچکوں کے اثرات کو بڑھاتی ہے، جس سے قابل اعتبار ریزرو مینجمنٹ اور مہنگائی کی توقعات کو مضبوط کرنے کے لیے بروقت اجراء کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

لہذا، موثر حکمرانی اور عملدرآمد کی صلاحیت سے نئے فریم ورک کی کامیابی کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ ریاست کا کردار براہ راست خریداری سے کنٹرولڈ مینجمنٹ اور مارکیٹ کی نگرانی کی طرف منتقل ہو گیا ہے، جس کے لیے آڈٹنگ، مانیٹرنگ، اور نفاذ کی مہارتوں کی ضرورت ہے۔ خریداری، ادا کیگیاں، اور اسٹاک کی ڈیجیٹل ٹریسنگ، جو آزادانہ تصدیق کے ذریعے مدد یافتہ ہو، اعتبار کو برقرار رکھنے اور ملی بھگت یا اختیاری مداخلت کے دائرہ کار کو محدود کرنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

*سید حمزہ علی کی خدمات کو اس باکس کی تحریر میں تسلیم کیا جاتا ہے۔

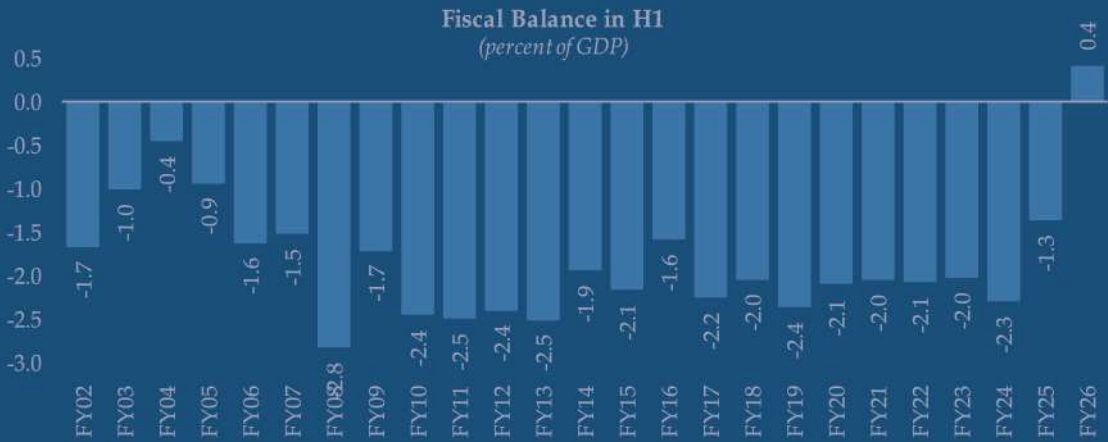
حوالہ جات:

- (i) انسٹیٹیوٹ آف اسٹریٹیجک اسٹڈیز اسلام آباد 2025ء
- (ii) نجی کمپنیوں کو گندم کی خریداری، ذخیرہ اور بینڈ لنگ کے لیے لائسنسنگ کے لیے پری کوالیفیکیشن دستاویز (2025ء)۔ ماخذ: ایم این ایف ایس آر
- (iii) ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فوڈ، پنجاب



مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

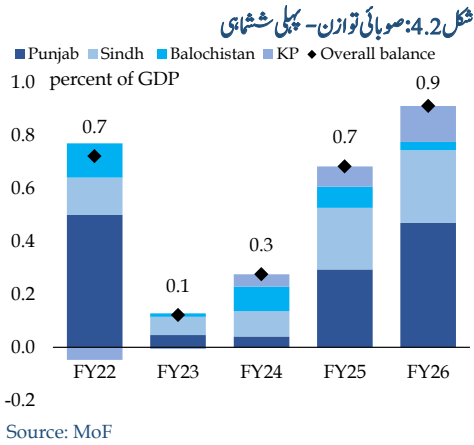
مالیاتی یکجائی بدستور درست سمت میں جاری رہی۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی توازن سرپلس رہا، جو مالی سال 02ء کی پہلی ششماہی کے بعد پہلی مرتبہ دیکھنے میں آیا، جبکہ بنیادی سرپلس گذشتہ سال کی سطح پر برقرار رہا۔ اس بہتر مالیاتی کارکردگی کی بڑی وجہ مارک آپ ادائیگیوں میں نمایاں کمی اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا زائد منافع اور ہے، جس نے مجموعی آمدنی میں معمولی کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ مالیاتی یکجائی کے نتیجے میں سرکاری قرضوں کے اضافے میں نمایاں سست روی آئی، جس میں اندرونی اور بیرونی دونوں قرضوں کے اضافے میں اعتدال دیکھا گیا۔ مالیاتی فاضل کے ساتھ ساتھ، سرکاری قرض کے مجموعی قرضہ جزدان میں بہتری، بلند ترسیلات زر اور زر مبادلہ کے ذخائر میں مسلسل اضافے نے ملک کی قلیل اور طویل مدت میں قرض واپسی کی صلاحیت کے اظہاریوں کو مضبوط کیا۔ تاہم، زیر جائزہ مدت کے دوران قلیل مدتی بیرونی قرضوں میں اضافے کے باعث سیالیت کے اظہاریوں نے ملی جلی تصویر پیش کی۔





4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

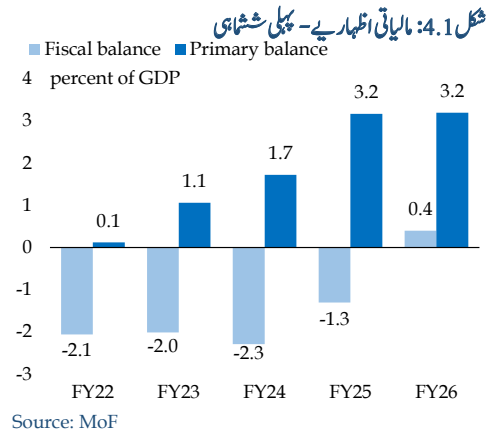
مجموعی آمدنی میں معمولی بگاڑ کی وجہ ٹیکس اور غیر ٹیکس محاصل میں کمی تھی۔ ٹیکس محاصل اہداف کے مقابلے میں کم رہے، باوجود اس کے کہ مالی سال 26ء کے بجٹ میں اضافی محصولات جمع کرنے کے اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا اور معاشی سرگرمیوں میں تیزی بھی موجود تھی۔ غیر ٹیکس محاصل میں بھی کمی واقع ہوئی، جس کی بنیادی وجہ اسٹیٹ بینک کے منافع میں کمی تھی، اگرچہ یہ منافع اب بھی قابل ذکر رہا، جبکہ پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (PDL) کی مد میں زائد وصولیوں نے آمدنی کو کچھ سہارا فراہم کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ، اگر اسٹیٹ بینک کے منافع کو علیحدہ کر دیا جائے تو بھی مالیاتی استحکام درست سمت میں برقرار رہا، کیونکہ مالیاتی اور بنیادی توازن دونوں نے گذشتہ سال کے مقابلے میں بہتری ظاہر کی (شکل 4.3)۔



مجموعی اخراجات میں کمی کی وجہ سودی ادائیگیوں میں نمایاں کمی تھی، جو شرح سود میں کمی اور قرضوں کی از سر نو تشکیل سے ممکن ہوئی۔ پست مارک آپ ادائیگیوں نے غیر سودی اخراجات جیسا کہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (PSDP)، زراعت اور گرانٹس کے لیے گنجائش پیدا کی۔ غیر

4.1 مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی سچائی کا سلسلہ جاری رہا، جس کے نتیجے میں مالی سال 02ء کی پہلی ششماہی¹ کے بعد پہلی مرتبہ مالیاتی سرپلس ریکارڈ کیا گیا (شکل 4.1)۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ اخراجات میں نمایاں کمی تھی، جس میں مارک آپ ادائیگیوں میں خاطر خواہ کمی نے اہم کردار ادا کیا۔ اخراجات میں اس کمی نے مجموعی آمدنی میں جی ڈی پی کے فیصد کے حساب سے کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ دوسری جانب، بنیادی توازن کافی حد تک گذشتہ سال کی سطح پر برقرار رہا (شکل 4.1)، کیونکہ آمدنی میں اضافہ غیر سودی اخراجات میں اضافے سے متوازن ہو گیا۔² اہم بات یہ ہے کہ مجموعی توازن میں صوبائی سرپلس کا حصہ گذشتہ سال کے مقابلے میں بڑھا، جس نے مالیاتی توازن میں مزید بہتری میں کردار ادا کیا (شکل 4.2) اور جدول (4.1)۔



¹ مالی سال 02ء کے بعد پہلی بار پہلی ششماہی میں سرپلس، جب وزارت خزانہ نے سہ ماہی مالیاتی آپریشنز کاڈ پناشائع کرنا شروع کیا۔
² ایک بڑی شماریاتی بے قاعدگی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی سرپلس کے حصول کے اہم عوامل میں سے ایک تھی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 4.1: مجموعی مالیاتی اظہارے

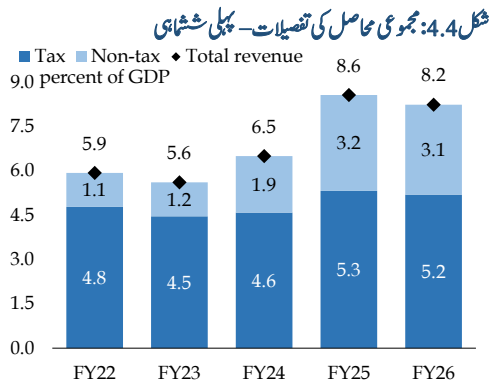
بئی ڈی پی ٹی کا فیصد			ارب روپے				
مالی سال 26ء			مالی سال 25ء		مالی سال 26ء		مالی سال 25ء
مہلی سر ماہی	دوسری سر ماہی	مہلی ششماہی	مہلی ششماہی	دوسری سر ماہی	مہلی سر ماہی	مہلی ششماہی	مہلی ششماہی
8.2	3.5	4.8	8.6	10,684	4,484	6,200	9,764
5.2	2.8	2.4	5.3	6,729	3,576	3,153	6,067
4.8	2.5	2.2	4.9	6,161	3,276	2,884	5,625
3.1	0.7	2.4	3.2	3,954	908	3,046	3,696
1.9	0.0	1.9	2.2	2,428	-	2,428	2,500
0.6	0.3	0.3	0.5	823	451	372	549
7.8	4.7	3.1	9.9	10,142	6,061	4,080	11,302
7.4	4.3	3.1	8.9	9,591	5,544	4,047	10,118
2.8	1.7	1.1	4.5	3,564	2,186	1,378	5,142
0.4	0.3	0.1	0.2	463	343	120	237
0.6	0.4	0.2	0.5	814	495	319	585
0.7	0.5	0.2	0.7	964	669	295	744
0.9	0.5	0.3	0.7	1,106	665	441	772
0.1	0.1	0.0	0.1	156	15	41	133
0.7	0.4	0.3	0.6	950	550	400	639
-0.3	-0.1	-0.2	0.4	-413	-151	-262	440
0.4	-1.2	1.6	-1.3	542	-1,578	2,119	-1,538
3.2	0.5	2.7	3.2	4,106	608	3,497	3,604
0.8	-0.8	1.7	-0.3	1,092	-1,060	2,153	-354
-0.4	1.2	-1.6	1.3	-542	1,578	-2,119	1,538
0.0	0.1	0.0	-0.1	34	73	-39	-79
-0.4	1.2	-1.6	1.4	-576	1,505	-2,081	1,617
-	-	-	-	-	-	-	-
0.9	0.3	0.6	0.7	1,179	398	781	776
5.4	3.1	2.3	5.0	6,991	4,027	2,964	5,720
-	-	-	-	129,567	129,567	129,567	113,935

بیڈرول / ڈیزل پر: ^ مجموعی اخراجات میں سے سودی ادائیگیوں اور شمارائی تفرق منہا کر کے؛ # مالی سال 26ء کے لیے بجٹ تخمینہ، اور مالی سال 25ء کے لیے نظر ثانی شدہ تخمینہ۔

ماخذ: وزارت خزانہ

4.2 آمدنی/محصول

گذشتہ دو برسوں میں مسلسل اضافے کے بعد، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی محاصل کی وصولی کم ہو کر جی ڈی پی کے 8.2 فیصد تک آگئی، جو گذشتہ سال 8.6 فیصد تھی۔ اس کمی کی وجہ ٹیکس اور غیر ٹیکس محصولات دونوں میں کمی تھی (شکل 4.4)۔



Note: Numbers might not add up due to rounding off
Source: MoF

ٹیکس محاصل

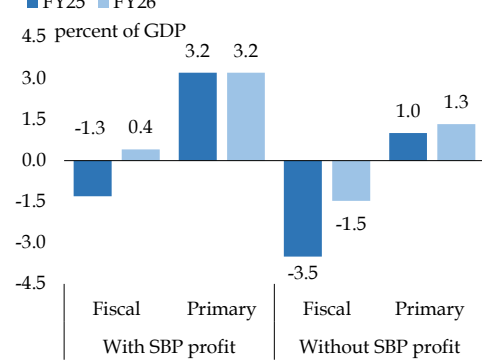
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ٹیکس محاصل جی ڈی پی کا 0.1 فیصد کم ہوئے، جس کی بنیادی وجہ وفاقی ٹیکسوں میں کمی تھی، جبکہ صوبائی ٹیکسوں میں معمولی اضافہ ہوا، جس نے مجموعی ٹیکس وصولیوں میں کمی کو کسی حد تک سہارا فراہم کیا۔

وفاقی ٹیکسز

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی ٹیکسوں کی وصولی کم ہو کر جی ڈی پی کے 4.8 فیصد تک آگئی، جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں یہ 4.9 فیصد تھی (شکل 4.5)۔ یہ کمی وسیع البنیاد تھی، جہاں تمام بڑے ٹیکسوں کی

سودی اخراجات میں اضافہ جزوی طور پر سیلاب کے بعد امدادی سرگرمیوں کی وجہ سے ہوا۔³ زمرد برآں، زراعت میں اضافہ حکومت کی جانب سے بجلی کے شعبے میں گردش قرضے میں اضافے کو محدود کرنے کی کوششوں کی عکاسی کرتا ہے۔

شکل 4.3: مالیاتی اور بنیادی توازن - پہلی ششماہی



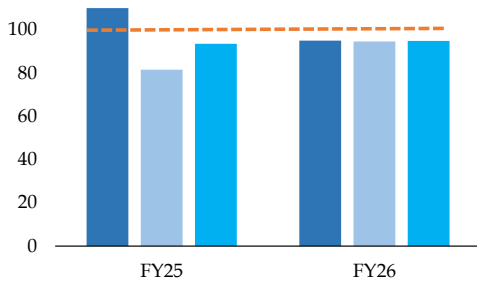
Source: MoF

مسلسل مالیاتی یکجائی کے پس منظر میں، سرکاری قرضوں کے اضافے کو قابو میں رکھنے اور قرضوں کی واپسی کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے ایسے اقدامات کی اہمیت کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔ اس کے نتیجے میں سماجی اور ترقیاتی اخراجات کے لیے مالی گنجائش پیدا ہوئی، جو معاشی ترقی میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اگرچہ گذشتہ دو برسوں کے دوران غیر ٹیکس محاصل نے مالیاتی خسارے کو قابل انتظام سطح پر رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، تاہم وسط مدت میں اس کو برقرار رکھنے کے لیے ٹیکس محاصل میں مسلسل اضافہ ضروری ہے۔ لہذا، اصلاحات کا آغاز ٹیکس گزاروں کی تعداد بڑھانے سے ہونا چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیت اور گورننس کو بہتر بنانے کی کوششیں بھی کی جانی چاہئیں۔

³ پہلی سہ ماہی کے دوران اخراجات جاریہ صوبائی حکومتوں کی سیلاب سے متعلق ریلیف اور ریلیف سرگرمیوں کے باعث بڑھے۔ ماخذ: وزارت خزانہ

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

شکل 4.6: ایف بی آر کے ٹیکسز (حقیقی بمقابلہ ہدف*) - پہلی ششماہی



* Below 100 indicates the respective target was missed.
Source: FBR

معاشی عوامل کے علاوہ، متعدد میزانی اقدامات، جیسا کہ غیر منقولہ جائیداد کی خریداری پر ایڈوانس ٹیکس میں کمی، اساتذہ کے لیے ٹیکس رعایت (rebate) کی بحالی، سینیما آپریشنز اور کھلاڑیوں کو دیے جانے والے مالی انعامات پر ٹیکس چھوٹ نے بھی ود ہولڈنگ ٹیکس کی وصولیوں میں کمی میں کردار ادا کیا۔

جدول 4.2: ٹیکس حاصل - پہلی ششماہی

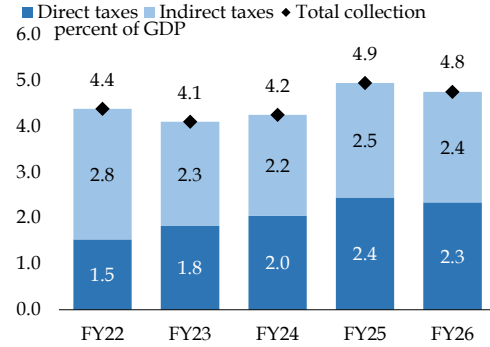
رقوم ارب روپے میں؛ شرح نمونہ فیصد میں

مالیت	م 25ء م 26ء		م 25ء م 26ء		م 25ء م 26ء		فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
	رقم	فیصد	رقم	فیصد	رقم	فیصد	
بلا واسطہ ٹیکس	3,030	2,782	8.9	29.4	2.3	2.4	2.3
بالواسطہ ٹیکس	3,131	2,843	10.1	22.5	2.4	2.5	2.4
سیلز ٹیکس	2,087	1,898	10.0	25.3	1.6	1.7	1.6
کسٹمز	643	599	7.4	10.7	0.5	0.5	0.5
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	401	347	15.6	31	0.3	0.3	0.3

ماخذ: ایف بی آر

نمو میں سست روی دیکھنے میں آئی (جدول 4.2)۔ نتیجتاً، درآمدات میں نمایاں اضافے اور معاشی سرگرمیوں میں بہتری کے باوجود، وفاقی ٹیکس، فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے مقرر کردہ ہدف سے کم رہے (شکل 4.6)۔

شکل 4.5: وفاقی ٹیکس حاصل کی تفصیلات - پہلی ششماہی



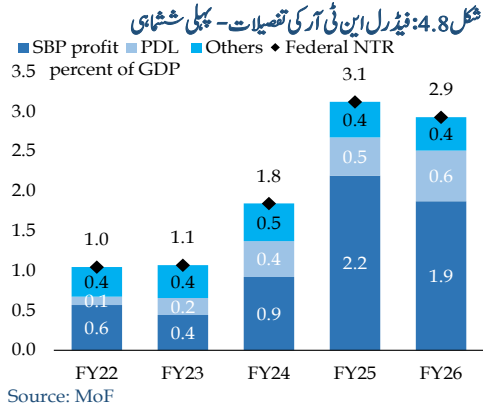
Note: Numbers might not add up due to rounding off
Source: FBR

بلا واسطہ ٹیکس

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی 0.1 فیصدی پوائنٹ کم ہو کر جی ڈی پی کے 2.3 فیصد تک آگئی۔ اس کمی کی بنیادی وجہ ود ہولڈنگ ٹیکس (WHT) کی وصولیوں میں کمی تھی، جبکہ عند الطلب وصولی اور رضاکارانہ ادائیگیاں جی ڈی پی کے لحاظ سے تقریباً مستحکم رہیں۔ اس کی وجوہات میں پست شرح سود، برآمدات میں کمی اور بجلی کے بلوں میں منفی سد مائی ٹیرف ایڈجسٹمنٹ (QTA) اور فیول چارج ایڈجسٹمنٹ (FCA) شامل ہیں، جن کی وجہ سے ود ہولڈنگ ٹیکس کی وصولی کم ہو گئی۔^{6,5,4}

⁴ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں برآمدات کی مالیت (روپے میں) گذشتہ سال کی 11 فیصد نمو کے مقابلے میں 9.0 فیصد کم ہوئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات
⁵ کم شرح سود (قیمت کے اڑنے) نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں سودی کھاتوں کی طلب میں بحالی (جم گاٹر) کے اثر کو ذائل کر دیا، جس کے نتیجے میں 'ٹیک سود اور سکیورٹیز' کے تحت وصولیاں کم رہیں۔ ماخذ: مالی اصابت کے اظہار ہے، اسٹیٹ بینک
⁶ بجلی کی پیداوار میں اضافہ، جسے بجلی کے استعمال کا متبادل سمجھا جاتا ہے، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اوسطاً صرف 1.3 فیصد رہا، جو ظاہر کرتا ہے کہ ود ہولڈنگ ٹیکس کی کم وصولیاں بجلی کے نرخوں میں کمی (قیمت کے اڑنے) کے باعث ہوئیں۔ ماخذ: نیپرا

بینک دولت پاکستان



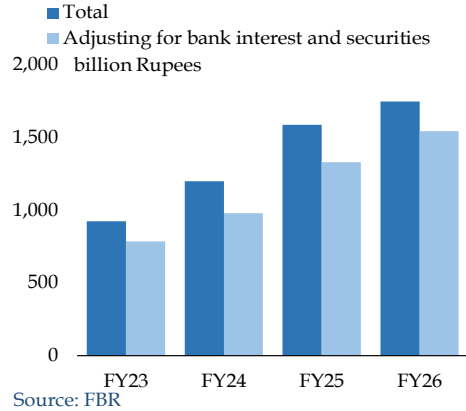
بالواسطہ ٹیکسز

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں بھی 0.1 فیصدی درجات کی معمولی کمی ریکارڈ کی گئی، جس کی بنیادی وجہ سیلز ٹیکس کی کم وصولی تھی۔ اگرچہ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اور کسٹمز کی وصولیاں جی ڈی پی کے لحاظ سے مجموعی طور پر مستحکم رہیں، تاہم بجلی کے نرخوں میں کمی کے باعث برقی توانائی کی مد میں حاصل ہونے والے سیلز ٹیکس میں کمی آئی، جس نے مجموعی سیلز ٹیکس کو متاثر کیا۔ اس معمولی سست روی کے باوجود، بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولیوں کی رفتار پالیسی اقدامات کے تحت ٹیکس گزاروں کی تعداد بڑھانے سے مستحکم رہی۔ اہم اقدامات میں سولر پنیلز کی درآمد و ترسیل، درآمد شدہ لوہے اور اسٹیل کے اسکرپ کی مقامی سطح پر فراہمی پر سیلز ٹیکس چھوٹ کا خاتمہ اور غیر منقولہ جائیداد کی الاٹمنٹ و منتقلی پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی چھوٹ کا خاتمہ شامل ہے۔ مزید برآں، سیلز ٹیکس کا دائرہ متعدد درآمدی اشیاء تک بڑھایا گیا۔¹⁰ ٹیکس کو معقول بنانے کے لیے کیے گئے یہ اصلاحاتی اقدامات درست سمت میں ایک اہم قدم ہیں، کیونکہ یہ ملک کی ٹیکس محصولات کی استعداد کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

تاہم، نئے بجٹ اقدامات نے مذکورہ عوامل کے باعث ودہولڈنگ ٹیکس میں کمی کی جزوی طور پر تلافی کرنے میں مدد دی۔ ان میں غیر منقولہ جائیداد فروخت کرنے، نقد رقم نکالنے،⁷ قرضوں پر منافع، تمسکات کی فروخت اور میوچل فنڈز سے حاصل ہونے والے منافع منقسمہ (dividends) پر ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں اضافہ شامل ہے۔

مزید برآں، حکومت نے ای کامرس پلیٹ فارمز پر ڈیجیٹل ٹرانزیکشنز اور پنشن پر دی گئی رعایت کو ختم کر کے انہیں ٹیکس ٹیٹ میں شامل کیا۔⁸ ان اقدامات کے ساتھ ساتھ بہتر نفاذ اور ٹیکس انتظامیہ کی جانب سے تنازعات کے حل جیسے اقدامات نے بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں کو سہارا دیا (شکل 4.7)۔⁹

شکل 4.7: ودہولڈنگ ٹیکس - پہلی ششماہی



⁷ ٹرانزیکشنز پر ودہولڈنگ ٹیکس (جیسے کہ نقد رقم نکالنے پر) کا اطلاق اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ ودہولڈنگ ٹیکسز پر انحصار بڑھ رہا ہے، جو ایک وسیع البیناڈ ٹیکس نظام کی جانب منتقلی میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

⁸ ایک کروڑ روپے سے زائد پنشن پر اب 5 فیصد حتمی ٹیکس لاگو ہو گا۔ ماخذ: بجٹ دستاویزات، وزارت خزانہ، اور مختلف اشاعتیں

⁹ ماخذ: آئی ایم ایف - پاکستان کے لیے توسیعی سہولت فنڈ کے تحت دوسرا جائزہ، دسمبر 2025ء

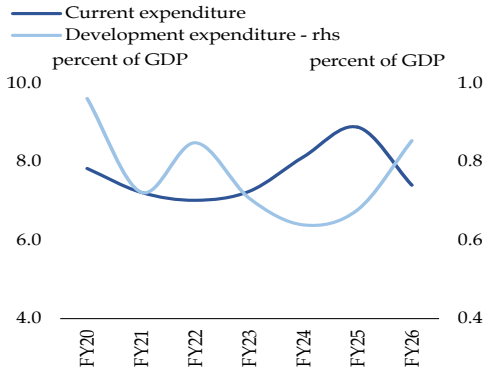
¹⁰ ان اشیاء میں پانچ جانوروں کی درآمد شدہ خوراک، چاکلیٹس، کافی اور سیریل بارز شامل ہیں جو ریٹیل بیکنگ میں فروخت کی جاتی ہیں۔

جاری رہا اور یہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے 0.6 فیصد تک پہنچ گئی، جس نے اسٹیٹ بینک کے منافع میں کمی کے اثر کو جزوی طور پر زائل کر دیا (شکل 4.8)۔ اس اضافے کو بلند پی ڈی ایل شرحوں (قیمت کے اثر) ¹¹ اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافے (حجم کے اثر) ¹² نے سہارا دیا۔

4.3 اخراجات

مجموعی اخراجات گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہوئے (شکل 4.9)۔ اس کمی کی بنیادی وجہ مارک آپ ادائیگیوں میں نمایاں کمی تھی، جس کے نتیجے میں ترقیاتی اخراجات اور زر امانت میں اضافے کے لیے مالیاتی گنجائش پیدا ہوئی (شکل 4.10)۔

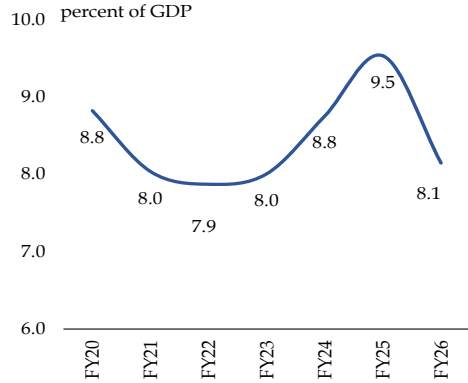
4.10: جاری و ترقیاتی اخراجات۔ پہلی ششماہی



Source: MoF

صوبائی ٹیکسز صوبائی ٹیکس حاصل مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے 0.4 فیصد پر برقرار رہے اور گذشتہ چھ برسوں سے اسی سطح پر جمود کا شکار ہیں۔ اگرچہ جی ڈی پی کے تناسب کے اعتبار سے یہ حاصل جمود کا شکار ہیں، تاہم مطلق بنیادوں پر صوبائی ٹیکسوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس اضافے میں بلاواسطہ اور بالواسطہ دونوں اقسام کے ٹیکسوں کا کردار ہے، جن میں بالترتیب جائیداد پر ٹیکس اور خدمات پر سیلز ٹیکس نمایاں ہیں (جدول 4.3)۔

شکل 4.9: مجموعی اخراجات۔ پہلی ششماہی



Source: MoF

غیر ٹیکس حاصل

غیر ٹیکس حاصل مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں معمولی کمی کے ساتھ جی ڈی پی کے 3.1 فیصد تک آگئے، جبکہ گذشتہ سال یہ 3.2 فیصد تھے۔ اس کمی کی بنیادی وجہ شرح سود میں کمی کے باعث اسٹیٹ بینک کے منافع میں معمولی کمی تھی۔ اس کے برعکس، پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کی وصولی میں اضافہ

¹¹ ہائی اسپڈ ڈیزل پر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کو ابتدا میں یکم اگست 2025ء کو 74.5 روپے سے بڑھا کر 77.0 روپے کیا گیا، بعد ازاں 16 نومبر 2025ء کو کم کر کے 75.4 روپے کر دیا گیا، اور اس کے بعد سے یہ شرح برقرار ہے۔ پیٹرول پر پی ڈی ایل کی شرح اکتوبر 2025ء میں 78.0 روپے سے بڑھا کر 79.6 روپے کر دی گئی۔ ماخذ: پی ایس اور او گرا

¹² اگرچہ نمونہ رفتار میں کمی آئی، تاہم ہائی اسپڈ ڈیزل اور پیٹرول کی فروخت میں بالترتیب 3.5 فیصد اور 2.5 فیصد اضافہ ہوا۔

¹³ اس حصے میں شمار پائی تنزیق شامل نہیں، جیسا کہ سابقہ رپورٹس میں بھی کیا گیا ہے۔ تاہم مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں رپورٹ کیے گئے نمایاں تفریق کے باعث، اگر اسے مجموعی اخراجات میں شامل کیا جائے تو غیر سودی اخراجات کے رجحانات مختلف ہو سکتے ہیں۔

بینک دولت پاکستان

جدول 4.3: صوبائی مالیاتی حسابات (مبلی ششماہی)
(رقوم ارب روپے میں؛ شرح نمونہ فیصد میں)

جی ڈی پی کا فیصد		صوبہ		مالیت		
م 26ء	م 25ء	م 26ء	م 25ء	م 26ء	م 25ء	
3.6	3.6	12.5	34.8	4,657	4,140	مجموعی حاصل
2.8	2.9	8.3	37.1	3,616	3,339	این ایف سی کی منتقلی
0.6	0.5	23.5	31.8	723	585	اپنے حاصل
0.4	0.4	28.4	21.2	569	443	تیکس
0.3	0.2	25.9	13.6	329	261	خدمات پر جزل سبز ٹیکس
0.1	0.1	8.4	80.4	155	143	غیر ٹیکس
0.2	0.2	47.4	12.7	318	216	وفاقی منتقلیاں
0.1	0.1	35.2	8.1	168	125	قرضے (خالص)
0.1	0.1	64.0	19.7	149	91	گرانٹس
2.7	3.0	3.4	21	3,478	3,365	مجموعی اخراجات
2.2	2.2	13.7	21.7	2,869	2,524	جاری
0.7	0.6	48.7	17.7	950	639	ترقیاتی
-0.3	0.2	-	-	-342	202	نٹاریاتی تفرق
0.9	0.7	52.1	167.9	1,179	775	مجموعی توازن

خدمات پر جزل سبز ٹیکس
ماخذ: وزارت خزانہ

سودی اخراجات

اعانت اور ترقیاتی اخراجات دونوں میں اضافہ گذشتہ 7 برسوں (یعنی مالی سال 20ء سے مالی سال 26ء) کے اوسط کے مقابلے میں زیادہ رہا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے لحاظ سے، زر اعانت اور ترقیاتی اخراجات دونوں میں 0.2 فیصد کا اضافہ ہوا۔

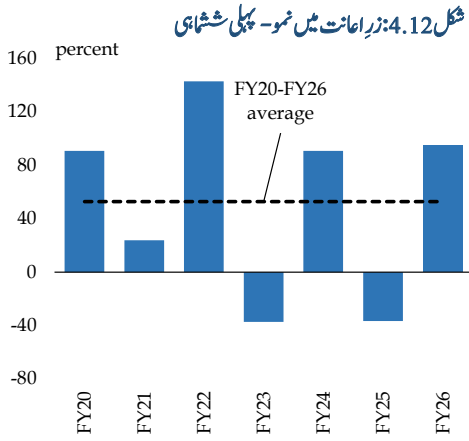
پالیسی ریٹ میں کمی کے تناظر میں، مارک آپ ادائیگیوں میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے 4.5 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 2.8 فیصد رہ گئی (شکل 4.11)۔ سودی ادائیگیوں میں یہ کمی بنیادی طور پر ملکی مارک آپ ادائیگیوں کی بدولت ہوئی، جن میں 33.9 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ شرح سود میں کمی کے علاوہ، یہ حکومت کی جانب سے قرضوں کے خاکہ عمرصیت طویل کرنے کی کوششوں کا بھی عکاس ہے، خاص طور پر ٹی بلز کی ادائیگی کے ذریعے جو بلند شرحوں کے حامل تھے (ملاحظہ کیجیے باب 3)۔

غیر سودی اخراجات

غیر سودی اخراجات میں اضافہ بنیادی طور پر بلند زر اعانت اور ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے باعث ہوا (شکل 4.12 اور شکل 4.13)۔ زر

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

سال 26ء کے دوران استفادہ کنندگان کے حجم اور دائرہ کار کو بڑھانے کے لیے بھی پرعزم ہے۔¹⁶



Source: MoF

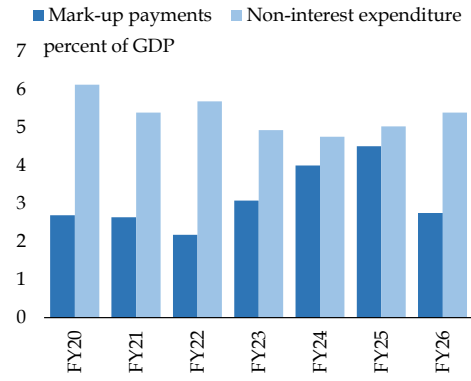
سماجی اور ترقیاتی اخراجات میں یہ اضافہ معاشی ترقی کی رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے خوش آئند ہے، کیونکہ تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ ترقیاتی اخراجات کا مالیاتی ضارب (fiscal multiplier) اخراجات جاریہ کے مقابلے میں خاصا زیادہ ہوتا ہے (بیکس 4.1)۔

4.4 سرکاری قرضہ

مسلسل مالیاتی یکجائی اور سودی ادائیگیوں میں نمایاں کمی کی بدولت سرکاری قرضے مجتمع ہونے کی رفتار میں نمایاں کمی آئی، جو مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 1.1 فیصد رہی، جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ 3.9 فیصد

فیصد تھی۔¹⁴ ذرائع درآمدات میں اضافہ زیادہ تر توانائی اور بجلی کے شعبوں کی وجہ سے ہوا، جن کا مجموعی ذرائع درآمدات میں 93 فیصد حصہ رہا۔ ان میں بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کے مابین ٹیرف کے فرق، آئی پی بی، پاکستان انرجی ریولونگ فنڈ، اور آزاد جموں و کشمیر کے لیے بجلی کی آمدنی میں کمی کے ازالے کے لیے ذرائع درآمدات شامل ہیں۔ بجلی کے شعبے میں ذرائع درآمدات کا ایک بڑا حصہ گردش قرضے میں خالص اضافے کو صفر رکھنے کے لیے مختص کیا گیا۔¹⁵ یہ امر نشاندہی کرتا ہے کہ قابل تجدید توانائی میں پیش رفت کے ساتھ ساتھ بجلی کے شعبے میں اصلاحات کی اشد ضرورت ہے (بیکس 6.5)۔

شکل 4.11: سودی وغیر سودی اخراجات - پہلی ششماہی



Source: MoF

ذرائع درآمدات اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرامز کے بعد، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں گرانٹس میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ بڑی حد تک بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے لیے مختص رقم میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے، جو گذشتہ سال کے مقابلے میں 4.15 فیصد زیادہ رہی، جبکہ حکومت مالی

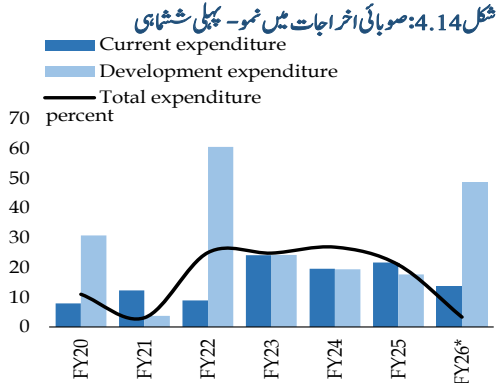
¹⁴ ماخذ: وزارت منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات، 2025ء

¹⁵ 400 ارب روپے کی اسٹاک کلیئر انس سبڈی مالی سال 26ء میں خالص گردش قرضے کے اضافے کو صفر رکھنے میں مدد دے گی۔ ماخذ: آئی ایم ایف (2025ء)

¹⁶ کفالت پروگرام کے تحت غیر مشروط نقد ادائیگی رقم 13,500 روپے سے بڑھا کر 14,500 روپے کر دی جائے گی، اور مالی سال 26ء کے اختتام تک مزید کم از کم 2 لاکھ خاندانوں کو اس میں شامل کیا جائے گا۔

ماخذ: آئی ایم ایف (2025ء)

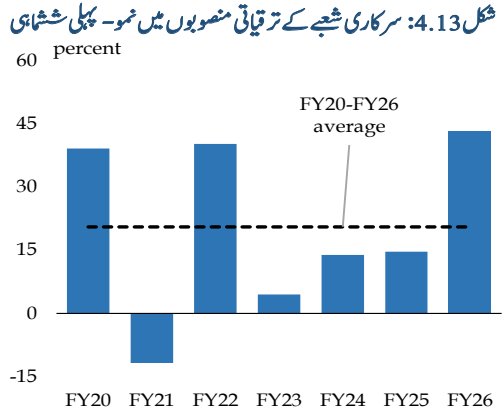
بینک دولت پاکستان



* Total expenditure is dampened by a statistical discrepancy of -0.3 percent of GDP.

Source: MoF

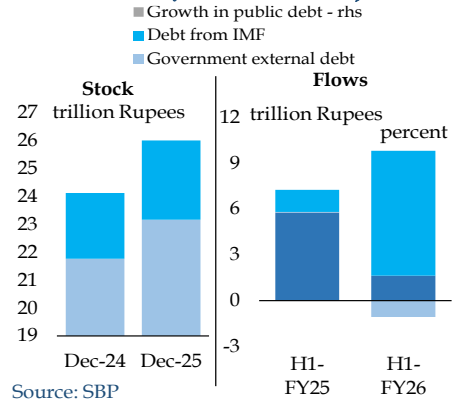
ملکی اور بیرونی قرضوں نے سرکاری قرضہ کو جمع ہونے کی رفتار کو محدود کرنے میں کردار ادا کیا۔ جہاں ملکی قرضے میں اضافہ خاصی حد تک قابو میں رہا، وہیں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی خالص واپسی دیکھنے میں آئی۔ اس کی ایک وجہ پاکستانی روپے کی قدر میں ڈالر کے مقابلے میں اضافہ اور دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی مضبوطی بھی ہے، نیز یہ حکومت کی جانب سے بیرونی ذرائع پر کم انحصار کے اثرات کی عکاسی بھی کرتا ہے۔^{19,18} مزید برآں، حکومت نے وسط اور طویل مدتی تمسکات کے ذریعے مالی ضروریات پوری کرنے پر انحصار جاری رکھا، جبکہ ٹی بلز کے ذریعے فنڈز کے حصول کو محدود رکھا گیا۔ اسی دوران، وسط مدتی ہدف کی حد میں مہنگائی کے مستحکم ہونے کے باعث مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران معینہ شرح تمسکات کے ذریعے حکومتی قرض گیری کے تناسب میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، مجموعی سرکاری قرضہ جزدان میں،



Source: MoF

تھی (شکل 4.15)۔ ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے سے حاصل ہونے والے فوائد، حکومتی ڈپازٹس میں پست اضافے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے قرضوں کی واپسی نے بھی سرکاری قرضے میں اضافے کی رفتار دھیمی کرنے میں کردار ادا کیا (شکل 4.16)۔¹⁷

شکل 4.15: سرکاری قرضہ - اسٹاک اور بہاؤ



Source: SBP

¹⁷ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں روپے کی قدر میں اضافے کے باعث سرکاری قرضہ 342.0 ارب روپے کم ہوا۔

¹⁸ پاکستانی روپے کے لحاظ سے، دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافے کے باوجود، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضہ 18.5 ارب روپے کم ہوا۔

¹⁹ مالی سال 26ء کے سالانہ قرضہ جاتی منصوبے کے مطابق، مجموعی ماٹاری میں بیرونی ذرائع سے خسارے کی ماٹاری کا حصہ مالی سال 26ء میں کم ہو کر 1.6 فیصد رہ گیا، جو مالی سال 25ء کے 7.8 فیصد کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے۔

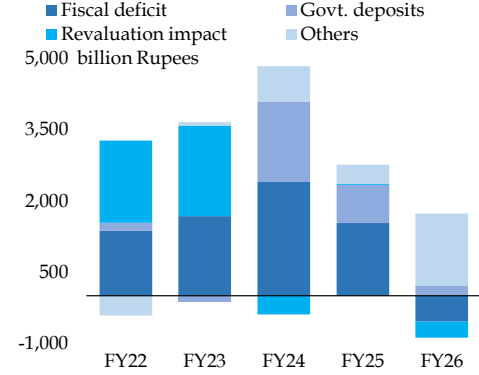
قرضوں میں اضافے کے باعث سیالیت کے اظہار یے ایک ملی جلی تصویر پیش کرتے ہیں۔

خاص طور پر اوسط میعاد تا عرصیت، اجرائے ثانی کے خطرات، سودی لاگت اور کرنسی کے خطرات کے لحاظ سے بہتری آئی۔²⁰

ملکی قرضہ

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضہ 891.6 ارب روپے بڑھا، جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 2,723.1 ارب روپے کے اضافے کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے (جدول 4.4)۔ ملکی قرضے میں اضافے کی رفتار میں سست روی بنیادی طور پر مالیاتی سرپلس کی بدولت تھی، جو اسٹیٹ بینک کے بہتر منافع اور سودی ادائیگیوں میں نمایاں کمی کے باعث حاصل ہوا۔ مزید برآں، گذشتہ سال کے مقابلے میں بینکاری نظام میں حکومتی ڈپازٹس کے پست اضافے اور اسٹیٹ بینک کے 1.6 ٹریلین روپے کے قرضوں کی واپسی نے بھی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں اضافے کی رفتار کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔

شکل 4.16: سرکاری قرض میں تغیر کے عوامل - پہلی ششماہی

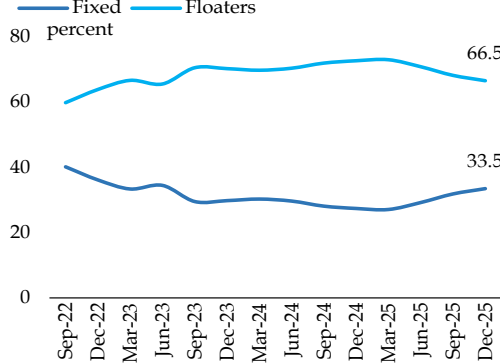


Source: SBP

مزید برآں، سودی ادائیگیوں میں نمایاں کمی، محصولات کی وصولیوں میں اضافہ، بلند تر سیالات زر اور زر مبادلہ کے ذخائر میں مسلسل اضافے نے مختصر اور طویل مدت میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریوں کو بہتر بنایا۔ تاہم، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران قلیل مدتی بیرونی

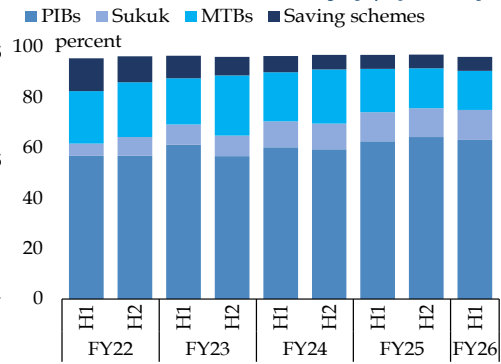
اجرائے ثانی اور شرح سود کے خطرات کو محدود رکھنے کے لیے، حکومت نے طویل مدتی تمسکات کے ذریعے قرض کا حصول جاری رکھا، جبکہ اسی اثنا میں

شکل 4.18: طویل مدتی تمسکات میں حصہ



Sources: MoF; SBP

شکل 4.17: ملکی قرض میں حصہ



Source: SBP

²⁰ شرح مبادلہ میں استحکام نے کرنسی کی قدر میں اتار چڑھاؤ کے خطرے کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

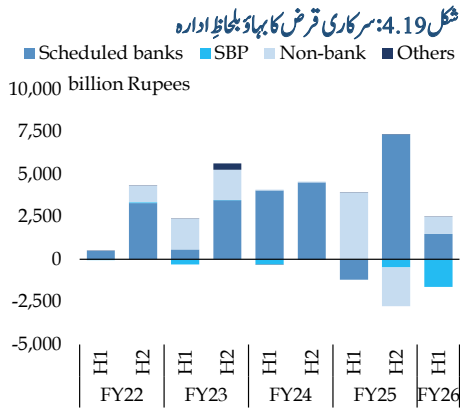
بینک دولت پاکستان

جدول 4.4: سرکاری ملکی قرضہ

(اسٹاک اور ہبڈاؤ ارب روپے میں؛ حصہ اور شرح نمونہ فیصد میں)

صو	حصہ		ہبڈاؤ		اسٹاک			
	مالی سال 25ء	مالی سال 26ء	شش 1 مالی سال 25ء	شش 1 مالی سال 26ء	دسمبر 25ء	دسمبر 24ء		
حکومت کا ملکی قرضہ	1.6	5.8	100.0	100.0	891.6	2,723.1	55,362.9	49,883.3
I. مستقل قرضہ، جس میں	1.8	12.5	77.7	75.9	766.5	4,207.7	43,015.6	3,7863.9
حکومت پاکستان کے اجارہ مکسوک	5.9	19.8	11.8	11.4	365.3	943.1	6,552.3	5,709.3
بني آئی بیئر	-0.2	11.4	63.1	62.6	-85.1	3,190.4	34,929.8	31,216.2
پرائز بانڈز	3.7	2.4	0.8	0.8	15.2	9.2	422.7	394.3
II. رواں قرضہ، جس میں شامل	-0.2	-15.1	15.8	17.4	-14.8	-1,551.6	8,744.1	8,696.0
مارکیٹ ٹریڈری بلز	-0.3	-15.4	15.6	17.2	-27.9	-1,565.3	8,610.6	8,602.0
III. غیر فنڈ شدہ قرضہ، جس میں	4.5	2.5	5.7	5.8	135.6	69.9	3,156.6	2,868.7
قوی بچت اسکیمیں (پرائز بانڈز کا خالص)	4.8	2.9	5.6	5.6	141.1	78.0	3,083.5	2,785.8
IV. غیر ملکی کرنسی	1.1	0.1	0.7	0.7	4.1	0.3	384.5	373.8
V. بنیاد پاکستان سرٹیفکیٹس	0.2	-3.7	0.1	0.2	0.1	-3.1	62.1	81.0

ماخذ: اسٹیٹ بینک



Source: SBP

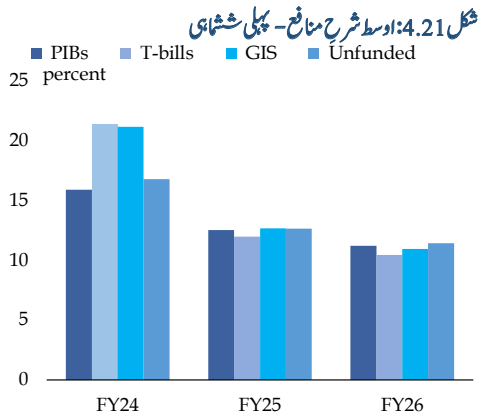
ٹی بلز کے ذریعے فنڈز کے حصول کو محدود کیا (شکل 4.17)۔²¹ اس کے نتیجے میں، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر معینہ شرح تسکات کا حصہ بڑھ کر 33.5 فیصد ہو گیا، جو مالی سال 25ء کے اختتام پر 27.0 فیصد تھا (شکل 4.18)۔²² اس اقدام سے نہ صرف سودی لاگت میں کمی آئی بلکہ ملکی قرضے کا جزو دان بھی بہتر ہوا۔

ادارہ جاتی بنیادوں پر اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ حکومت نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی طور پر جدولی بینکوں سے قرضہ حاصل کیا، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ تھا، جبکہ اسٹیٹ بینک کے قرضے واپس کیے گئے۔ اس کے برعکس، غیر بینکاری ذرائع سے فنڈز کے حصول میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی۔ نتیجتاً، حکومتی تسکات میں جدولی بینکوں کی سرمایہ کاری کا حصہ بڑھ کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر 66.5 فیصد ہو گیا، جو مالی سال 25ء کی پہلی

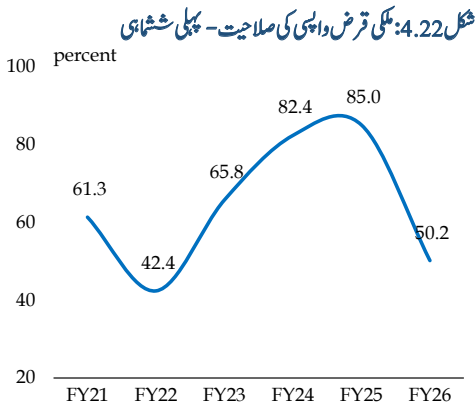
²¹ طویل مدتی تسکات، خصوصاً مکسوک، کا حصہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر بڑھ کر 77.7 فیصد تک پہنچ گیا، جو گزشتہ سال اسی مدت کے اختتام پر 75.9 فیصد تھا۔

²² یہ امر قابل ذکر ہے کہ بلند ہنگامی کے دور میں سرمایہ کار شرح سود میں یکدم اضافے کے امکان کے پیش نظر نقصان سے بچنے کے لیے قلیل مدتی یارواں شرح تسکات میں سرمایہ کاری کو ترجیح دیتے ہیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء



Source: SBP; CDNS

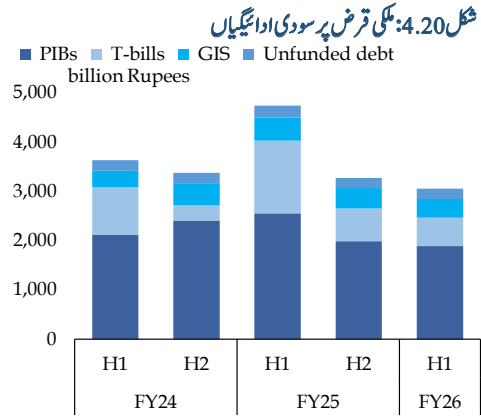


Sources: MoF; SBP

ملکی قرض کی واپسی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرض پر سودی ادائیگیاں کم ہو کر 3.1 ٹریلین روپے رہ گئیں، جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 4.9 ٹریلین روپے تھیں۔ یہ کمی بنیادی طور پر پاکستان سرمایہ کاری بانڈز اور ٹی بلز پر سودی ادائیگیوں میں کمی کے باعث ہوئی۔²⁵ علاوہ ازیں، غیر فنڈڈ قرضے،

ششماہی میں 56.1 فیصد تھا (شکل 4.19)۔ اسے قرضوں تا ڈپازٹس تناسب (ADR) کی بنیاد پر بینکوں پر عائد ٹیکس کے خاتمے سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔²³



Source: SBP

مزید برآں، گذشتہ سال کے رجحان کو جاری رکھتے ہوئے، قومی بچت اسکیموں میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران رقوم کی خالص آمد دیکھنے میں آئی۔ بالخصوص، سیونگزر سرٹیفکیٹس اور اکاؤنٹس میں رقوم کی خالص آمد بالترتیب 90.4 ارب اور 48.2 ارب روپے رہی، جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 64.5 ارب اور 15.4 ارب روپے تھی۔ بہبود سیونگزر سرٹیفکیٹس، ریگولر انکم سرٹیفکیٹس اور پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ نے رقوم کی اس آمد میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ رجحان حکومتی تمسکات و بینک ڈپازٹس کے مقابلے میں قومی بچت اسکیموں کے آلات پر نسبتاً زیادہ شرح منافع کے باعث سرمایہ کاروں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی ظاہر کرتا ہے۔²⁴

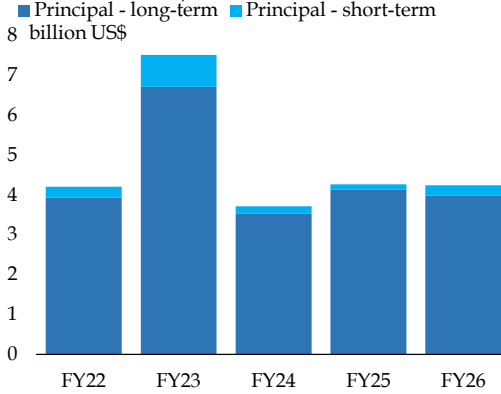
²³ گذشتہ سال بینکوں نے نجی شعبے کے قرض میں اضافہ کیا اور قرض تا ڈپازٹ تناسب (اے ڈی آر) پر مبنی ٹیکس سے بچنے کے لیے حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کی۔

²⁴ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی بچت اسکیم کے آلات پر اوسط منافع کی شرح 11.43 فیصد رہی، جو ٹی بلز، پاکستان سرمایہ کاری بانڈز اور حکومت کی اوسط شرح سود سے نسبتاً زیادہ ہے۔

²⁵ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر سودی ادائیگیاں 35.4 فیصد کم ہوئیں، جس میں ٹی بلز اور پی آئی بیز پر سودی ادائیگیوں میں بالترتیب 61.1 فیصد اور 26.0 فیصد کمی کا نمایاں کردار تھا۔

بینک دولت پاکستان

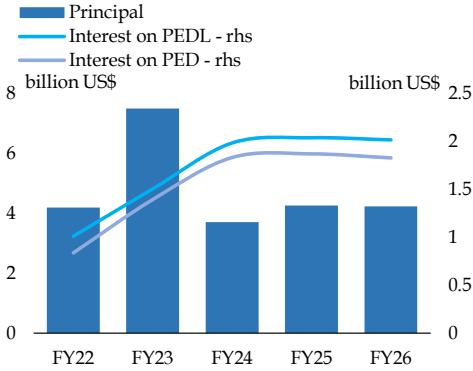
شکل 4.24: بیرونی قرض کی واپسی میں اصل رقم کی واپسی۔ پہلی ششماہی



Source: SBP

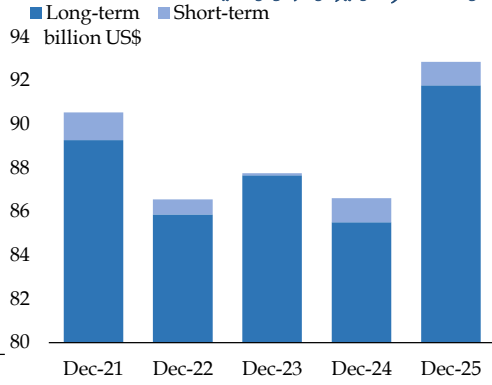
سرکاری بیرونی قرضے میں اضافہ زیادہ تر آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت (EFF) کے تحت حاصل ہونے والی رقم کی وجہ سے ہوا، جس کے بعد دیگر دو طرفہ اور کثیر فریقی ذرائع سے زیادہ رقم حاصل ہوئی۔ مزید برآں، نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (NPC) میں سرمایہ کاری اور قلیل مدتی تجارتی قرضوں میں بھی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اضافہ

شکل 4.25: بیرونی قرض کی واپسی۔ پہلی ششماہی



Source: SBP

شکل 4.23: سرکاری بیرونی قرض کی تفصیلات



Source: SBP

جو زیادہ تر ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس سے حاصل ہوئے، پر سودی ادائیگیاں بھی زیر جائزہ مدت میں کم ہوئیں (شکل 4.20)۔

ملکی قرضے کی واپسی میں آسانی بنیادی طور پر سود کی شرحوں میں نمایاں کمی کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے مالی سال 28-26ء کے لیے وسط مدتی قرض کے انتظام کی حکمت عملی (MTDS) کے تحت طویل مدتی تمسکات پر انحصار بڑھانے کے باعث ممکن ہوئی (شکل 4.21)۔ نتیجتاً، ملکی قرض کی ادائیگی کی صلاحیت، جس کا حساب ایف بی آر کے ٹیکسز کے مقابلے میں ملکی سودی ادائیگیوں کے تناسب سے لگایا جاتا ہے، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمایاں طور پر بہتر ہوئی (شکل 4.22)۔

سرکاری بیرونی قرض اور واجبات

سرکاری بیرونی قرض اور واجبات کا مجموعی حجم دسمبر 2025ء کے اختتام پر 104.9 ارب ڈالر رہا، جو دسمبر 2024ء کے اختتام پر 103.7 ارب ڈالر تھا۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ سرکاری بیرونی قرض میں 1.1 ارب ڈالر کا اضافہ تھا، جو مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہوا (جدول 4.5)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 4.5: سرکاری بیرونی قرضے

(اسٹاک اور بہاؤ ملین ڈالر میں؛ شرح نمونہ فیصد میں)

نمو	بہاؤ		اسٹاک				
	شش 1 مالی سال 25ء	شش 1 مالی سال 26ء	دسمبر 25ء	جون 25ء	دسمبر 24ء		
1.2	0.1	1,078.5	96.3	92,873.1	91,794.6	86,621.4	سرکاری بیرونی قرضہ (1+2)
0.2	0.0	189.1	-18.8	82,715.8	82,526.6	78,128.6	1. حکومت کا بیرونی قرضہ
-0.2	-0.5	-159.9	-371.3	81,627.6	81,787.5	77,016.3	(ذوطیل مدتی (ایک سال سے زائد))
-6.7	-11.3	-400.6	-728.6	5,604.0	6,004.6	5,745.8	بیرس کلب
0.6	1.1	241.2	415.7	42,721.3	42,480.1	39,663.7	کثیر طرفہ
3.7	-3.5	665.7	-643.5	18,704.5	18,038.9	17,908.9	دیگر دو طرفہ
-7.4	0.0	-500.0	0.0	6,300.0	6,800.0	6,800.0	یورو / صکوک گلوبل بانڈ
-4.5	5.2	-322.3	284.4	6,834.0	7,156.3	5,774.7	کمرشل قرضے
10.2	34.6	125.0	270.9	1,350.1	1,225.1	1,054.8	نیا پاکستان سرٹیفیکیٹس
47.2	46.4	349.0	352.5	1,088.2	739.2	1,112.2	(ذوطیل مدتی (ایک سال سے کم))
44.2	55.8	244.2	139.6	796.5	552.3	389.6	کثیر طرفہ
9.6	1.4	889.3	115.1	10,157.3	9,268.0	8,492.8	2. آئی ایم ایف سے
1.0	-0.2	124.3	-21.6	12,079.7	11,955.3	11,709.5	3. زرمبادلہ کے واجبات
0.0	0.0	0.0	0.0	3,700.0	3,700.0	3,700.0	مرکزی بینک کے ڈپازٹس
3.2	0.3	136.3	11.4	4,357.8	4,221.5	4,181.0	دیگر واجبات (سوآپ)
-0.3	-0.9	-13.2	-32.9	4,019.7	4,033.0	3,827.9	ایس ڈی آر کا اختتام

ماخذ: اسٹیٹ بینک

کے باوجود، مجموعی سرکاری بیرونی قرض میں اس کا حصہ اب بھی کم ہے (شکل 4.23)۔

دیکھا گیا۔²⁶ اس کے برعکس، یورو بانڈز، طویل مدتی تجارتی قرضوں اور بیرس کلب کے قرضوں کی باز ادائیگی نے سرکاری بیرونی قرض میں اضافے کو قابو میں رکھا۔

بیرونی ذرائع سے رقوم کی آمد

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی ذرائع سے رقوم کی مجموعی آمد 4.3 ارب ڈالر رہی، جو مالی سال 25ء کے اسی عرصے میں 3.6 ارب ڈالر تھی۔ موجودہ آئی ایم ایف پروگرام کے دوران بیرونی ذرائع سے رقوم کی آمد میں اضافہ ملک کے 'خطرے کے تاثر' میں بہتری کی نشاندہی کرتا

مزید برآں، دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافے کی بدولت 66 ملین ڈالر کی تخفیف نے سرکاری بیرونی قرض کی نمو کو معمولی طور پر محدود کیا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرض بڑھ کر 1,088 ملین ڈالر ہو گیا۔ اس کا زیادہ تر حصہ کثیر فریقی ذرائع سے حاصل کیا گیا۔ قلیل مدتی قرض گیری میں اس اضافے

²⁶ قلیل مدتی کثیر فریقی قرضوں میں اضافہ اسلامی ترقیاتی بینک کی تیل پر سہولت کے تحت رقوم کے اجراء کی عکاسی کرتا ہے، جبکہ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس میں آمدنی امریکی فیڈرل ریزرو کی پالیسی ریٹ میں کمی کے تناظر میں سازگار شرح سود کے باعث بڑھی۔

بینک دولت پاکستان

جدول 4.6: بیرونی اجراء

ملین ڈالر						ذرائع
مجموعہ		قرضے		گرمائش		
شش ماہی سال 2026ء	شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2026ء	شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2026ء	شش ماہی سال 2025ء	
1,967.3	1,864.5	1,938.3	1,835.9	29.0	28.6	کثیر فریقی
549.2	909.0	546.6	905.1	2.7	3.9	ایشیائی ترقیاتی بینک
57.2	51.0	57.2	51.0	-	-	اے آئی آئی بی
221.7	140.3	206.3	125.5	15.4	14.7	آئی بی آر ڈی
580.8	351.9	572.6	349.1	8.2	2.8	آئی ڈی اے
483.8	239.6	483.8	239.6	-	-	آئی ایس ڈی بی (تقلیل مدتی)
2,330.6	1,739.4	2,297.0	1,668.2	33.6	71.2	دوطرفہ
255.6	-	255.6	-	-	-	چین (گاؤنڈ)
72.3	99.2	61.7	96.8	10.6	2.4	چین
71.2	-	71.2	-	-	-	ڈنمارک
15.6	100.5	15.1	100.5	0.5	0.0	فرانس
11.9	9.9	-	0.0	11.9	9.9	جاپان
9.5	10.8	9.5	6.2	-	4.6	کوریہ
8.7	8.7	5.4	8.7	3.3	-	سعودی عرب
600.0	-	600.0	-	-	-	سعودی فنڈ برائے ترقیت
0.4	39.4	-	-	0.4	39.4	امریکہ
56.3	500.0	54.4	500.0	1.9	-	غیر ملکی بینک
1,202.1	927.6	1202.1	927.6	-	-	نیا پاکستان سرٹیفکیٹ
4,297.9	3,603.8	4,235.4	3,504.1	62.5	99.8	مجموعہ

ماخذ: ای اے ڈی

25ء کی پہلی ششماہی کی طرح، بیرونی ذرائع سے آنے والی رقوم کا 50 فیصد سے زیادہ حصہ اعانتِ میزانیہ کے لیے تھا، جبکہ منصوبوں کی مالکاری حصہ 38.3 فیصد تھا۔ مطلق لحاظ سے، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں غیر منصوبہ جاتی مالی امداد 2.7 ارب ڈالر رہی، جس میں 1.6 ارب ڈالر بجٹ سپورٹ اور 600 ملین ڈالر تیل کی سہولت شامل ہے۔ بیرونی ذرائع سے رقوم کی آمد کے مزیدے تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ منصوبوں پر مبنی امداد زیادہ

ہے۔²⁷ بڑی رقوم دو طرفہ ذرائع سے حاصل ہوئیں، اس کے بعد کثیر فریقی ادارے اور نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (این پی سیز) کے تحت قرضے شامل تھے۔ کثیر فریقی ذرائع میں عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک نے رقوم کی فراہمی میں نمایاں کردار ادا کیا (جدول 4.6)۔

دو طرفہ ذرائع سے رقوم کی آمد کے حوالے سے، بھاری رقوم سعودی عرب اور چین سے موصول ہوئیں، جس کے بعد ڈنمارک کا نمبر آتا ہے۔ مالی سال

²⁷ اگست 2025ء میں موڈیز کی رپورٹ کے مطابق زیر جائزہ مدت کے دوران پاکستان کی ریاستی کریڈٹ ریٹنگ میں بہتری آئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

تریکگی کے شعبے اور سیلاب سے متعلق تعمیر نو کے منصوبوں پر مرکوز تھی، جبکہ غیر منصوبہ جاتی امداد زیادہ تر پیٹرولیم کے شعبے کے لیے تھی (جدول 4.7)۔

جدول 4.7: رقم جاری کرنے والے بڑے ذرائع

ذرائع	امداد کی نوعیت	قرضہ / گرانٹ کا نام	مائیت
چین	قرضہ	چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹ-5 (C-5)	255.6
ایشیائی ترقیاتی بینک	قرضہ	سندھ انٹر جنسی ہاؤس ری کنسٹرکشن پروجیکٹ	73.2
آئی ڈی اے	قرضہ	سندھ فلڈ ہاؤس ری کنسٹرکشن	160.6
آئی ڈی بی	قرضہ	تیل و ایل این جی کی درآمد کے لیے آئی ڈی ایف سی قلیل مدتی ماکاری	483.8
آئی ایم ایف	قرضہ	-	209.5
سعودی عرب	قرضہ	پیٹرولیم اور خام تیل کی درآمد	600

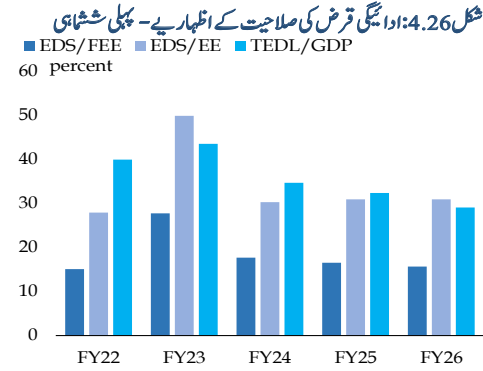
ماخذ: ای اے ڈی

بیرونی قرض کی واہمی

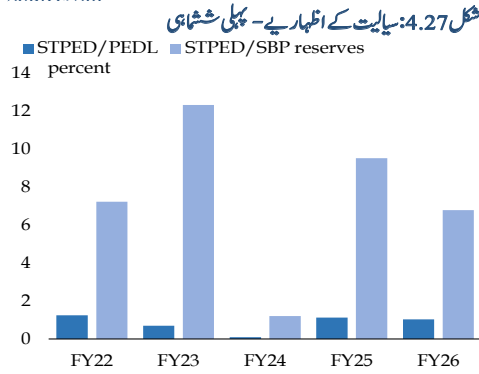
بیرونی قرض کی واہمی (بشمول اصل رقم اور سود) معمولی کمی کے ساتھ 6.2 ارب ڈالر رہی، جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 6.3 ارب ڈالر تھی (شکل 4.24)۔ بڑی ادا نیگیٹیاں یورو بانڈ کے سرمایہ کاروں، آئی ایم ایف اور دو طرفہ و کثیر فریقی ذرائع کو کی گئیں۔ اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے، بیرونی قرضے کی واہمی کا بڑا حصہ طویل مدتی اصل رقم کی ادا نیگیٹیوں پر مشتمل تھا، جو کثیر فریقی اداروں، آئی ایم ایف، اور نیپا پاکستان سرٹیفکیٹ میں سرمایہ کاری کرنے والوں کو کی گئیں۔ اسی طرح، سودی ادا نیگیٹیاں زیادہ تر کثیر فریقی اداروں، آئی ایم ایف، اور دو طرفہ ذرائع کو کی گئیں (شکل 4.25)۔

بیرونی قرضے کا استحکام

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضے کے استحکام میں بہتری آئی جسے بلند تر سیلابت زر کی آمد اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے نے تقویت دی۔ ادا نیگیٹی قرض کے اظہاریے، جو بیرونی قرض کی واہمی تازمبادلہ آمدنی اور برآمدی آمدنی تناسب پر مبنی ہوتے ہیں، بہتر



Source: SBP



Source: SBP

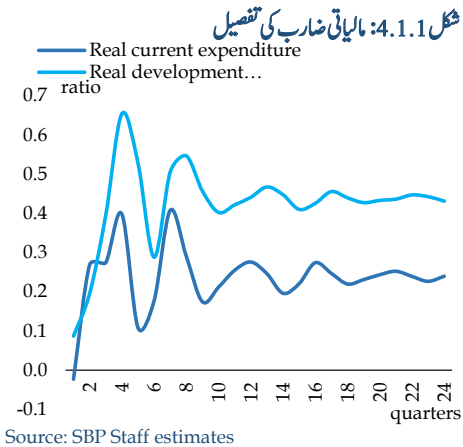
ہونے سے ملک کی بیرونی واجبات کی ادا نیگیٹی کی صلاحیت میں اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات کا جی ڈی پی کے ساتھ تناسب گذشتہ پانچ برسوں کی کم ترین سطح پر آگیا، جو بیرونی قرضے کے استحکام میں بہتری ظاہر کرتا ہے (شکل 4.26)۔

ادا نیگیٹی قرض کے اظہاریوں کے برعکس، سیلابت کے اظہاریوں نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ایک مالا جلا رجحان ظاہر کیا۔ جہاں قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرضے کا سرکاری بیرونی قرض اور واجبات کے ساتھ تناسب معمولی طور پر بگڑا، وہیں اس کا اسٹیٹ بینک کے ذخائر کے ساتھ تناسب نمایاں طور پر بہتر ہوا، جس کی وجہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ تھا (شکل 4.27)۔

بکس 4.1: پاکستان میں مالیاتی اخراجات کی کارکردگی

تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ اخراجات جاریہ میں طے شدہ (pre-committed) اخراجات میں کمی اور صوابدیدی ترقیاتی اخراجات میں اضافہ، معیشت میں اخراجات کی تخصیصی کارکردگی (allocative efficiency) کو بہتر بناتا ہے۔ تخمینوں کے مطابق تخصیصی کارکردگی میں اضافہ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (EMDEs) کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

فنز کے حکومتی استعمال سے بنیادی ڈھانچے پر سرمایہ کاری کی جانب جی ڈی پی کے 1 فیصد کے برابر منتقلی، طویل مدت میں پیداواریت میں 3.5 فیصد اضافہ کر سکتی ہے۔²⁸ اسی طرح تعلیم کے شعبے میں گئے اخراجات طویل مدت میں پیداواریت میں 6 فیصد اضافہ کرتے ہیں (آئی ایم ایف، 2025ء الف)۔ اس تناظر میں، پاکستان میں اخراجات کے حالیہ ڈھانچے میں تبدیلیاں، جن میں سودی اخراجات میں کمی اور ترقیاتی اخراجات میں اضافہ شامل ہے، آئندہ برسوں میں اقتصادی ترقی کے لیے خوش آئند ہیں، بشرطیکہ یہ رجحان برقرار رہے۔



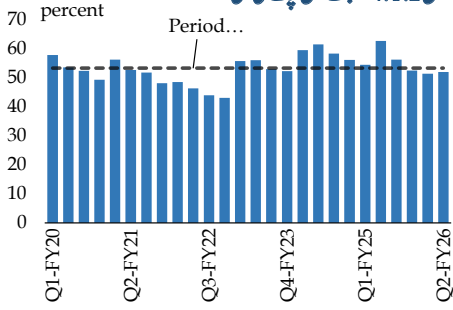
پاکستان کے حوالے سے اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی اخراجات کے نمونہ پر اثرات، اخراجات جاریہ کے مقابلے میں زیادہ ہیں، اوسطاً 24 ماہوں کے عرصے میں یہ فرق 0.19 ہے جبکہ یہ زیادہ سے زیادہ 0.42 تک (پانچویں سہ ماہی میں) پہنچ جاتا ہے، جو ان کے متعلقہ مالیاتی ضارب (fiscal multipliers) کی عکاسی کرتا ہے (شکل 4.1.1)۔²⁹ اخراجات جاریہ سے ترقیاتی اخراجات کی طرف منتقلی بجٹ کی چلک میں اضافے اور حکومت کی صوابدیدی اخراجات کو موثر طریقے سے استعمال کرنے کی صلاحیت میں اضافے کی بھی نشاندہی کرتی ہے (شکل 4.1.2)۔ بجٹ کی زیادہ تنہی غیر موثر حکومتی اخراجات سے وابستہ ہوتی ہے (Olaberria & Herrera، 2020ء)، جو تخصیصی کارکردگی میں کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس تناظر میں، اخراجات کا موجودہ رجحان امید افزا ہے اور مسلسل مالیاتی سیکائی بجٹ کو مزید چلک دار بنانے اور بہتر تخصیصی کارکردگی کے ذریعے بلند تر اقتصادی ترقی کے لیے معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

تاہم، طویل مدت میں، محض تخصیصی کارکردگی میں اضافہ کافی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اخراجات کی تکنیکی کارکردگی (technical efficiency) میں بھی بہتری ضروری ہے، یعنی دستیاب وسائل سے زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کرنا۔ اس سے مالیاتی ضارب میں اضافہ، بہتر ترقیاتی نتائج اور خدمات کی فراہمی میں بہتری ممکن ہو سکتی ہے۔ تکنیکی کارکردگی کو بہتر بنانے کا ایک اہم ذریعہ اداروں کی تعمیر ہے، جس کا تکنیکی کارکردگی کے ساتھ مثبت تعلق پایا گیا ہے (Herrera و دیگر، 2025ء)۔ اس ضمن میں، شفافیت بڑھانے اور گورننس بہتر بنانے کے لیے اصلاحات کلیدی اہمیت رکھتے ہیں، جیسا کہ بجٹ کی اشاعت اور فریم ورکس کی شرائط، معاہدوں کی تفصیلات ظاہر کرنا اور خود مختار آڈٹ ونگرانی کا نظام۔

²⁸ یہ مطالعہ 2026ء سے 2050ء تک بنیادی ڈھانچے اور انسانی وسائل میں سرمایہ کاری کے طویل مدتی فوائد کا تجزیہ کرتا ہے۔

²⁹ مالیاتی ضارب اخراجات کے نمونہ پر اثر (growth dividend) کی عکاسی کرتے ہیں؛ اگر ضارب 1 ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اخراجات حقیقی جی ڈی پی میں متناسب اضافہ کرتے ہیں، جبکہ 1 سے زیادہ قدر زیادہ تناسی اضافے اور اس سے کم قدر کم اضافے کی نشاندہی کرتی ہے۔

شکل 4.1.2: بجٹ میں پلک کی کمی*



* Defined as a ratio of mark-up payments, defence, pension and running of civil government to total expenditure.

Source: SBP Staff calculations based on MoF

اخراجات کی مرکز سے چلنے پر منتقلی (decentralisation) اور مقامی حکومتوں کے ذریعے اخراجات کے جائزے بھی اخراجات کارکردگی میں بہتری سے منسلک ہیں، جس سے بچت اور پروگرام کی موثریت میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے (آئی ایم ایف، 2025ء الف)۔ مزید برآں، حکومت کے مالی نظم و نسق میں ڈیجیٹائزیشن اور حکومتی ٹیکنالوجی (GovTech) کا استعمال، اگر ایک موزوں ماحول (جیسے ڈیجیٹل مہارت کی حامل افرادی قوت اور ڈیٹا پر مبنی پلیٹ فارمز) کے ساتھ ہو، تو شفافیت کو مزید بڑھا سکتا ہے (Amaglobeli و دیگر، 2023ء)۔

پاکستان میں اس نوعیت کے حالیہ اصلاحات میں حکومتی سرمایہ کاری کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے منصوبے کے انتخاب کا اسکور کارڈ، اور وفاقی و صوبائی ایجنسیوں میں پبلک پروکیورمنٹ کے نظام کی ڈیجیٹائزیشن شامل ہیں (آئی ایم ایف، 2025ء ب)۔ یہ اقدامات مثبت نتائج کے حامل منصوبوں کے انتخاب کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ شفافیت میں اضافہ اور بدعنوانی میں کمی کے ذریعے کارکردگی بڑھانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس سمت میں مزید اقدامات پاکستان میں اخراجات کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے نہایت اہم ہیں۔

اخراجات کارکردگی نہ صرف پیداوار اور اہلیت میں اضافے کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ بھی طے کرتی ہے کہ آیا یہ اضافہ ممکن بھی ہو گا یا نہیں۔ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کاری کی پست کارکردگی کے حامل ممالک میں پیداوار اور اہلیت محدود ہوتی ہے (آئی ایم ایف، 2025ء الف)۔ لہذا مالیاتی سیکائی، تخصیصی کارکردگی کو بہتر بنانے کا اہم نقطہ آغاز ہے، تاہم پاکستان میں زیادہ ترقی اور بہتر مالیاتی نتائج حاصل کرنے کے لیے اخراجات کا تکنیکی طور پر موثر ہونا ضروری ہے، جس میں خدمات کی فراہمی، شفافیت اور اس کے موثر لگت ہونے پر خاص توجہ مرکوز ہو۔

حوالہ جات:

- i- آئی ایم ایف (2025ء اے)۔ فنکل مانیٹر، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، واشنگٹن ڈی سی۔
- ii- اولابریا، ائی اور ہیرا، ایس (2020ء)۔ لاطینی امریکہ اور کیریبین میں بجٹ کی سختی، انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ این فوکس، عالمی بینک۔
- iii- ہیرا، ایس، ایسکا، ایچ اور اونیدراو، اے (2025ء)۔ تعلیم، صحت اور انفراسٹرکچر میں سرکاری اخراجات کی کارکردگی: ایک بین الاقوامی تقابلی جائزہ، جرنل آف پلاننگ اینڈ آکنامکس، جلد 28، شماره 1۔
- iv- لاگو بیلی و دیگر (2023ء)۔ گورنمنٹ ٹیکنالوجی (GovTech) کے ذریعے سرکاری مالیات کی تبدیلی، آئی ایم ایف اسٹاف ڈسکشن نوٹ نمبر 004/2023، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، واشنگٹن ڈی سی۔
- v- آئی ایم ایف (2025ء بی)۔ پاکستان: توسیعی فنڈ سہولت کے تحت دوسرا جائزہ، آئی ایم ایف کنٹری رپورٹ 332/25، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، واشنگٹن ڈی سی۔

اُس باکس کی تیاری میں علی احمد شاہ کے تعاون کا اعتراف کیا جاتا ہے۔



5

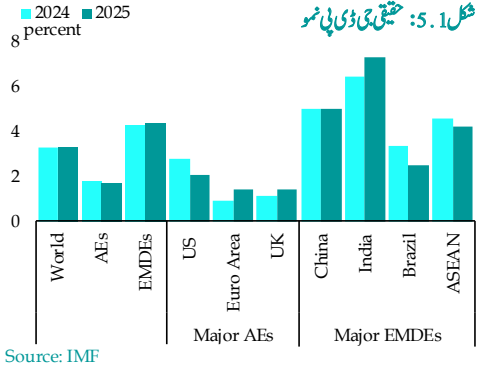
ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے محدود خسارے کے سبب پاکستان کے بیرونی بفرز مضبوط ہوتے رہے۔ بنیادی طور پر تجارتی خسارے میں اضافے کے باعث جاری کھاتے کا توازن خسارے میں تبدیل ہو گیا، کیونکہ برآمدات میں کمی آئی جبکہ درآمدات اقتصادی سرگرمیوں کی رفتار کے ساتھ تیزی سے بڑھ گئیں۔ تاہم، کارکنوں کی مستحکم ترسیلات زر نے ایشیا و خدمات کی تجارت اور بنیادی آمدنی کے کھاتوں میں مشترکہ خسارے کو جزوی طور پر پورا کیا۔ اسی اثنا میں، سرکاری ادائیگیوں کی بدولت مالی کھاتے میں رقوم کی خالص آمدن میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ نجی سرمائے کی آمد نسبتاً کمزور رہی۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی منڈی سے خریداری اور سرکاری قرضوں کی خالص ادائیگیوں نے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے رجحان کو سہارا دیا۔ نتیجتاً، زرمبادلہ کے ذخائر کی درآمدی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت مزید بہتر ہوئی اور شرح مبادلہ مجموعی طور پر مستحکم رہی۔



5.1 عالمی اقتصادی پیش رفت

ڈی ایز) کی نمو یکساں نہیں رہی۔ امریکہ کی سست رفتار نمو کے باعث ترقی یافتہ معیشتوں کی مجموعی نمو میں کمی آئی، جبکہ ای ایم ڈی ایز میں شرح نمو میں معمولی اضافہ دیکھا گیا، جس میں بھارت نمایاں محرک تھا۔

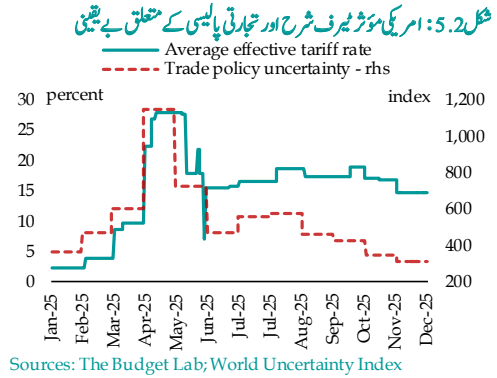
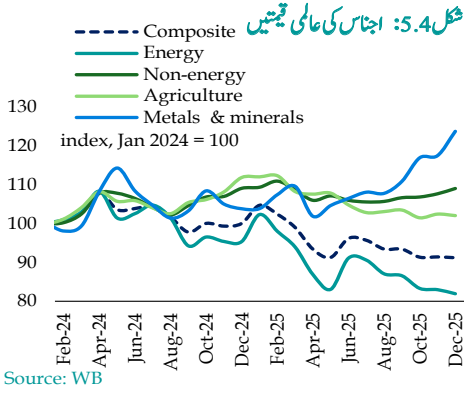


عالمی معیشت 2025ء کے دوران تجارتی غیر یقینی صورت حال اور جغرافیائی سیاسی کشیدگی کے باوجود مستحکم رہی۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ 2024ء کی طرح 2025ء میں بھی عالمی جی ڈی پی کی نمو 3.3 فیصد پر مستحکم رہے گی (شکل 5.1)۔ 2025ء کے اختتام پر عالمی تجارتی حجم میں بھی اضافہ دیکھنے میں آیا کیونکہ تجارتی پالیسی سے متعلق غیر یقینی صورت حال (ٹی پی یو) میں کمی آئی۔ تاہم، ترقی یافتہ معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) دونوں میں مہنگائی برقرار رہی، جس کے باعث مرکزی بینکوں نے محتاط زر پالیسی کا رویہ اپنائے رکھا۔¹ ان تمام عوامل کے باوجود، عالمی مالی حالات مجموعی طور پر سازگار رہے، جس نے عالمی سرمائے کے بہاؤ اور سرحد پار سرمایہ کاری میں مدد ملی۔²

عالمی تجارت میں بحالی کو متعدد عوامل نے سہارا دیا، جن میں امریکہ کی جانب سے ٹیرف میں نرمی، تجارتی پالیسی سے متعلق غیر یقینی صورت حال میں کمی، عالمی رسد کی زنجیروں کی منتقلی،³ اور کاروباری اداروں کی بلند مطابقت پذیری شامل ہیں (شکل 5.2)۔ مزید برآں، ٹیکنالوجی سے متعلق تجارتی بہاؤ میں اضافہ، جو بیشتر ترقی یافتہ معیشتوں کی جانب سے ہوا، نے مجموعی عالمی تجارتی نمو کو تقویت دی (شکل 5.3)۔

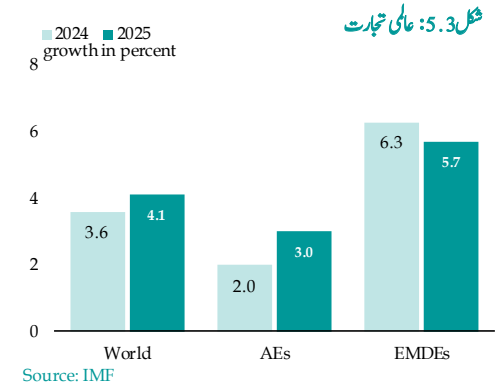
عالمی اقتصادی سرگرمیوں میں مضبوطی کو صارفین کے بڑھتے ہوئے اخراجات، ٹیکنالوجی سے متعلق سرمایہ کاری میں اضافے،³ اور امریکہ کی جانب سے ممکنہ ٹیرف میں اضافے کے پیش نظر تجارت اور پیداوار کو بڑھانے (front-loading) کے پیشگی اقدامات کے اثرات سے تقویت ملی۔ مزید برآں، تجارتی مذاکرات، متوازن پالیسی اقدامات، اور بہتر پالیسی مبادیات⁴ نے توقعات سے بہتر شرح نمو حاصل کرنے میں مدد دی۔ تاہم، ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم

¹ مالی سال 2026ء کی پہلی ششماہی کے دوران 54 مرکزی بینکوں نے 185 فیملیوں میں سے 66 میں شرح میں کمی کی، 117 میں شرح برقرار رکھی، اور 2 مرتبہ شرح میں اضافہ کیا۔
² 2025ء میں عالمی بیرونی برادراست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کی آمد میں 14 فیصد اضافہ ہوا اور یہ 1.6 ٹریلین ڈالر تک پہنچ گئی۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ یورپی یونین تھی، جبکہ ترقی پذیر معیشتوں میں سرمائے کا اخراج (disinvestment) دکھائی دیا۔ ماخذ: یو این سی آئی اے ڈی، عالمی سرمایہ کاری کے رجحان کا گران، نمبر 50، جنوری 2026ء۔
³ 2025ء کے دوران ترقی یافتہ معیشتوں، بالخصوص امریکہ میں آئی سی ٹی یا ٹیکنالوجی سے متعلق سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ ہوا۔ صرف امریکہ میں 2025ء کی دوسری ششماہی میں ڈیٹا سینٹر کی تعمیر میں حقیقی سرمایہ کاری میں 21 فیصد (سالانہ) اضافہ ہوا۔ ماخذ: او ای سی ڈی اقتصادی منظر نامہ، دسمبر 2025ء، جلد 2/2025ء، نمبر 118۔
⁴ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں نے حالیہ عالمی دھچکوں کا ماضی کے مقابلے میں بہتر طور پر مقابلہ کیا، جس کی وجہ پالیسیوں کی بڑھتی ہوئی سادگی، مرکزی بینکوں کی خود مختاری، بہتر مالیاتی نظم و ضبط، اور مقامی کرنسی کی منڈیوں کی گہرائی میں اضافہ ہے۔ ماخذ: آئی ایم ایف، عالمی اقتصادی منظر نامہ، اکتوبر 2025ء، باب 2، ابھرتی ہوئی منڈیوں کی مضبوطی: خوش قسمتی یا مؤثر پالیسیاں؟
⁵ بینٹل بیورو آف اکنامک ریسرچ، عالمی رسد کی زنجیروں کی منتقلی، دی ڈائجسٹ، فروری 2026ء۔



2025ء کے دوران عالمی مہنگائی میں تسلسل کی وجوہات میں خدمات کے شعبے میں مستقل مہنگائی، مزدوری کی اجرتوں پر دباؤ، اور بلند ٹیرف کے اثرات شامل تھے (شکل 5.5)۔ تاہم، ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ورتی پذیر معیشتوں میں مہنگائی کے مختلف رجحانات ان کے متعلقہ اہداف کے مقابلے میں مختلف النوع زرعی پالیسی فیصلوں کا سبب بنے۔ ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینکوں نے شرح سود میں کمی کی، جبکہ ابھرتی معیشتوں کے مرکزی بینکوں نے یا تو شرح سود میں اضافہ کیا یا اسے برقرار رکھا۔ اس کے نتیجے میں مالی حالات میں نرمی آئی (شکل 5.6)، جس نے ای ایم ڈی ایز کی جانب مالی بہاؤ کو سہارا دیا۔⁹

اسی دوران، اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی دکھائی دی، جس کی وجہ تو اتائی اور زرعی اجناس کی قیمتیں تھیں، جو عالمی رسد میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے (شکل 5.4)۔⁶،⁷ دوسری جانب، دھاتوں و معدنیات اور قیمتی دھاتوں کی قیمتیں تیزی سے بڑھ گئیں۔⁸ بالخصوص، سونے اور چاندی کی قیمتیں بڑھتی ہوئی طلب اور بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاسی غیر یقینی کی وجہ سے تاریخی بلند سطح تک پہنچ گئیں۔



پاکستان کی معیشت پر اس عالمی پیش رفت کے ملے جلے اثرات مرتب ہوئے۔ عالمی سطح پر اجناس کی کم قیمتوں نے درآمدی بل کو محدود رکھنے میں مدد دی اور مستحکم عالمی معاشی سرگرمیوں نے کارکنوں کی تزیینات زر میں اضافے کو تقویت دی۔ مزید برآں، نچلے کے بعض حریف ممالک کے مقابلے میں پاکستان پر امریکہ کی جانب سے کم ٹیرف نے اہم برآمدی

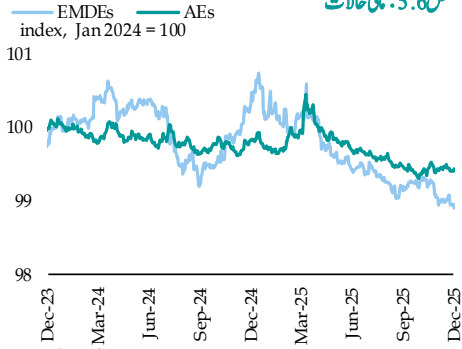
⁶ 2025ء میں عالمی تیل کے ذخائر بڑھ کر 8.2 ارب بیرل تک پہنچ گئے، جو 2021ء کے بعد بلند ترین سطح ہے۔ ماخذ: آئی ای اے، مشرق وسطیٰ اور عالمی توانائی کی منڈیاں، رسائی کی تاریخ 11 مارچ 2026ء۔
⁷ شمالی نصف کرے میں بہتر فصل اور مشروبات کی وافر رسد کے ساتھ ساتھ عالمی معاشی دباؤ (headwinds) کے باعث زرعی اجناس کی مارکیٹ کی قیمتوں پر دباؤ رہا۔ ماخذ: عالمی بینک، غذائی تحفظ کی اپ ڈیٹ، دسمبر 2025ء۔

⁸ عالمی بینک کے مطابق، دھاتوں اور معدنیات میں ایٹمیوم، تانبا، خام لوہا، سیرس، نکل، ٹن اور زنک شامل ہیں، جبکہ قیمتی دھاتوں کا ایک الگ گروہ ہے جس میں سونا، چاندی اور پلاٹینم شامل ہیں۔
⁹ عالمی بینک کے عالمی اقتصادی امکانات، جنوری 2026ء۔

بینک دولت پاکستان

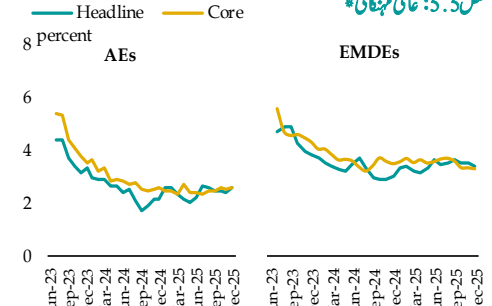
میں مزید کمی کی۔ بیرونی بفرز کی مضبوطی نے مبادلہ منڈی کا استحکام برقرار رکھنے میں مدد دی۔

شکل 5.6: ملی حالات



شعبوں کو سہارا دیا۔ اس کے برعکس، زرعی اجناس، خصوصاً چاول، کی عالمی قیمتوں میں کمی اور بڑھتی ہوئی مسابقت نے پاکستان کی برآمدات پر دباؤ بڑھایا۔ دریں اثناء، مغربی سرحد کی بندش نے صورت حال کو مزید ابتر کر دیا۔

شکل 5.5: عالمی مہنگائی*



*median inflation of 30 AEs and 44 EMDEs

Source: IMF

5.3 جاری کھاتے کا توازن

جاری کھاتے کے توازن میں ابتری بنیادی طور پر ایشیا و خدمات کی تجارت کے خسارے میں اضافے کی وجہ سے آئی۔ ابتدائی آمدنی کے خسارے میں معمولی کمی دکھائی دی، جس کی اہم وجہ سودی ادائیگیوں میں کمی تھی، جبکہ منافع اور منافع منقسمہ کی بیرون ملک منتقلی میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، ثانوی آمدنی کے کھاتے میں سرپلس میں اضافہ دیکھا گیا، جو زیادہ تر کارکنوں کی مضبوط ترسیلات زر کی عکاسی کرتا ہے، جس نے ایشیا و خدمات کی تجارت اور ابتدائی آمدنی کے کھاتوں کے مشترکہ خسارے کے بڑے حصے کو پورا کر دیا۔

تجارتی (ایشیا میں) توازن¹⁰

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی خسارہ 19.3 ارب ڈالر تک بڑھ گیا، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں تقریباً 5 ارب ڈالر کا

5.2 پاکستان کا ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی ادائیگیوں کے توازن کی صورت حال مزید مستحکم ہو گئی۔ حالانکہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کا توازن 1.4 ارب ڈالر کے خسارے میں بدل گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں تقریباً 0.9 ارب ڈالر کا سرپلس ہوا تھا (جدول 5.1)۔ تاہم، بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگیوں کو منہا کرنے کے بعد مذکورہ جاری کھاتے کا توازن بدستور سرپلس میں رہا۔ اگرچہ غیر سودی جاری کھاتے اور نجی سرمائے کے بہاؤ کا سرپلس معتدل تھا، تاہم اس نے اسٹیٹ بینک کو زر مبادلہ کے ذخائر بڑھانے کے لیے خریداری کے قابل بنایا۔ یہ رجحانات ساختی چیلنجز کے باوجود پاکستان کے بیرونی کھاتے کی مضبوطی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے سواپ / فارورڈ پوزیشن

¹⁰ یہ حصہ پاکستان دفتر شماریات (پہلی ایس) کی جانب سے رپورٹ کردہ سگنڈیٹا پر مبنی ہے۔ پی پی ایس کا تجارتی ڈیٹا ادائیگیوں کے اعداد و شمار سے میل نہیں کھاتا۔ ان دونوں اعداد و شمار کے سلسلوں کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے دیکھیے اعداد و شمار کے وضاحتی نوٹس پر ضمیمہ۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 5.1: ادائیگیوں کا توازن

ملین ڈالر

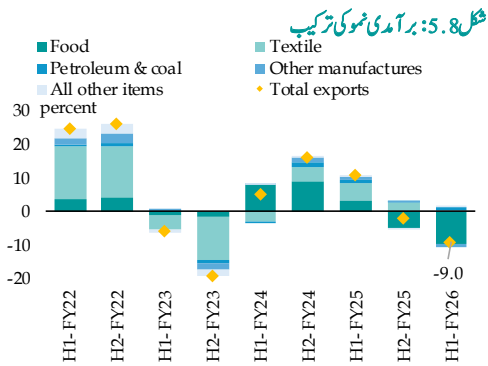
شش 1 ماہی سال 26ء	ماہی سال 25ء		ماہی سال 25ء	ماہی سال 24ء	
	دوسری ششماہی	پہلی ششماہی			
-1,361.0	913.0	925.0	1,838.0	-2,072.0	چاری کھانے کا توازن
-15,866.0	-15,219.0	-11,584.0	1,332.0	-22,177.0	ایشیا کی تجارت کا توازن
4,766.0	4,320.0	4,130.0	32,343.0	30,980.0	برآمدات (ایف او بی)
6,496.0	5,539.1	5,747.1	59,146.0	53,157.0	درآمدات (ایف او بی)
-1,730.0	-1,219.1	-1,617.1	-2,836.2	-3,110.0	خدمات کی تجارت کا توازن
4,766.0	4,320.0	4,130.0	8,450.0	7,691.0	خدمات کی برآمدات
2,236.0	1,949.0	1,865.0	3,814.0	3,223.0	جس میں آئی سی ٹی برآمدات
6,496.0	5,539.1	5,747.1	11,286.2	10,801.0	خدمات کی درآمدات
-4,643.0	-4,148.9	-4,688.9	-8,837.8	-8,986.0	ابتدائی آمدنی کا توازن
2,467.0	2,454.9	2,595.9	5,051.0	5,546.0	جس میں سودی ادائیگی
1,559.0	994.0	1,226.0	2,220.0	2,215.0	منافع اور منافع منقسمہ
20,878.0	21,500.0	18,815.0	40,315.0	32,201.0	ثانوی آمدنی کا توازن
19,736.0	20,453.0	17,847.0	38,300.0	30,251.0	جس میں کارکنوں کی ترسیلات زر
74.0	86.0	82.0	168.0	195.0	سرمایہ اکاؤنٹ توازن
-1,423.0	-942.0	-644.0	1,586.0	-5,370.0	ماہی اکاؤنٹ توازن *
-642.0	-943.0	-1,519.0	-2,462.0	-2,126.0	براہ راست سرمایہ کاری (خالص) **
592.0	648.0	71.0	719.0	376.0	جزدانی سرمایہ کاری (خالص) **
-1,379.0	-646.0	805.0	159.0	-3,610.0	دیگر سرمایہ کاری *
-264.0	267.0	-185.0	82.0	-381.0	بیرون ملک زر مبادلہ اثاثوں میں اضافہ *
1,115.0	913.0	-990.0	-77.0	3,229.0	زر مبادلہ قرضے اور واجبات
0.0	0.0	0.0	0.0	999.0	مرکزی بینک
429.0	-1,348.0	-188.0	-1,536.0	715.0	بینک
668.0	2,699.0	-353.0	2,346.0	1,565.0	عام حکومتی
3,010.0	6,962.0	2,582.0	9,544.0	6,044.0	ادائیگیاں
2,462.0	4,435.0	3,208.0	7,643.0	6,727.0	قطر دار واپسی
16.0	-438.0	-449.0	-887.0	-50.0	دیگر شعبے
742.0	416.0	272.0	688.0	2,419.0	ادائیگیاں
859.0	857.0	832.0	1,689.0	1,905.0	قطر دار واپسی
428.0	92.0	60.0	152.0	-631.0	خالص غلطیاں اور منہ وقت
-564.0	-2,033.0	-1,711.0	-3,744.0	-2,862.0	مجموعی توازن
17,360.7	15,836.0	12,977.1	15,836.0	9,390.0	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر - مدت)

* بی بی ایم 6 کے مطابق، منفی علامت سے مراد پاکستان میں زر مبادلہ کے ذخائر کے بہاؤ اور اس کے برعکس۔ خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری - رقوم کے بیرونی اخٹاکا بہاؤ خالص

ماخذ: اسٹیٹ بینک

بینک دولت پاکستان

دیا تھا۔ ٹیکسٹائل اور پٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں اضافے نے اس کمی کی جزوی تلافی کردی (شکل 5.8)۔



Source: PBS

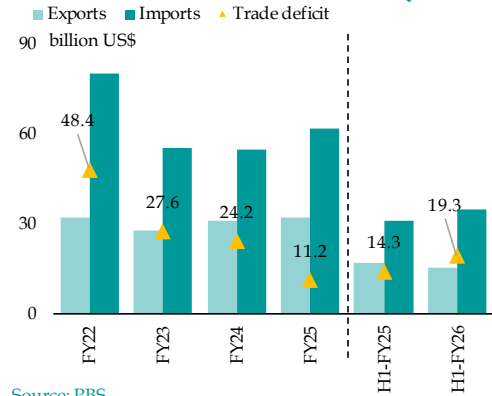
ہم سر ممالک کے مقابلے میں پاکستان کی برآمدات پر عائد نسبتاً پست امریکی ٹیرف نے بالخصوص پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کو فائدہ پہنچایا۔ اس کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اگست تا دسمبر 2025ء کے دوران امریکہ کی قدر اضافی ٹیکسٹائل برآمدات میں پاکستان کے حصے میں 0.8 فیصدی درجات اضافہ ہوا (پاکس 5.1)۔

غذائی برآمدات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خوراک کی برآمدات 40.3 فیصد کمی سے 2.4 ارب ڈالر رہ گئیں۔ خوراک کے شعبے اور مجموعی برآمدات میں نصف سے زائد کمی چاول کی برآمدات میں تخفیف کی وجہ سے ہوئی۔ چاول کی عالمی قیمتوں اور حجم میں کمی دونوں ہی چاول کی برآمدات میں کمی کا سبب بنیں۔ چاول کی برآمدات میں کمی کا مشاہدہ اس وقت سے کیا جاسکتا ہے جب مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں بھارت چاول کی عالمی منڈی میں دوبارہ داخل

اضافہ ہے۔ تجارتی خسارے میں اضافہ زیادہ تر درآمدات میں اضافے کی وجہ سے ہوا، جبکہ برآمدات میں کمی بھی آئی (شکل 5.7)۔ درآمدات میں زیادہ تر اضافہ درآمدی حجم بڑھنے کی وجہ سے ہوا، خاص طور پر صنعتی خام مال، نیم تیار ایشیا، اور سرمایہ جاتی ایشیا میں، جو مضبوط صنعتی سرگرمی کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید برآں، ٹیرف میں منطقی تبدیلیاں بھی درآمدات میں اضافے کا سبب بنیں۔ دوسری جانب، کم قیمتوں اور حجم دونوں کی وجہ سے برآمدات کم ہو گئیں (جدول 5.2)۔ اگرچہ درآمدات اور برآمدات کی فی یونٹ قیمتیں کم ہوئیں، لیکن برآمدی قیمتوں میں کمی نسبتاً تیز تھی، جو تجارتی شرائط میں ابتری کی نشاندہی کرتی ہے۔¹¹

شکل 5.7: پاکستان کی ایشیا کی تجارت



Source: PBS

برآمدات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ایشیا کی برآمدات 9.0 فیصد کمی سے 15.1 ارب ڈالر رہ گئیں، جبکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں یہ 16.6 ارب ڈالر تھیں۔ اس کمی کی بنیادی وجہ مغربی سرحد کی بندش کے باعث خوراک اور دیگر تیار شدہ ایشیا میں کمی، اور خوراک کی برآمدات میں بڑھتا ہوا مسابقتی

¹¹ پاکستان کے تجارتی تناسبات میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں 26.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔ ماخذ: ہمارے/ پی پی ایس۔

ہوا، جس سے مسابقت سخت ہو گئی اور چاول کی عالمی قیمتوں میں کمی کے لیے دباؤ آیا۔

برآمدات غذائی برآمدات میں کمی کا دوسرا اہم سبب تھیں۔ روغنی بیجوں کی برآمدات میں کمی کی وجہ چین کی جانب سے تل کے بیجوں کی طلب میں کمی تھی، کیونکہ چین تل کے بیجوں کا سب سے بڑا درآمد کنندہ ہے۔ چین نے بہتر معیار اور تیل کی مقدار کے باعث اپنے آرڈرز ایتھوپیا اور سوڈان کی جانب منتقل کر دیے۔¹³

مزید برآں، انڈونیشیا اور فلپائن کو چاول کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی کیونکہ انہوں نے خود کفالت کی پالیسی کے تحت ملکی پیداوار میں اضافہ کیا۔ جبکہ سعودی عرب اور برطانیہ نے اپنے آرڈرز پاکستان کے بجائے بھارت اور امریکہ کی جانب منتقل کر دیے۔¹² چاول کے بعد، روغنی بیجوں (oil seeds) کی

جدول 5.2: اشیا کی برآمدات

ملین ڈالر

قیمت کا اثر	حجم کا اثر	تبدیلی		شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2026ء	
		فیصد	مطلق			
-	-	-9.0	-1,492.8	15,138.6	16,631.4	برآمدات
-	-	0.9	82.5	9,167.1	9,084.6	ٹیکسٹائل: جس میں
10.7	194.8	4.5	205.6	4,815.5	4,610.0	ملبوسات
0.2	14.4	0.7	14.2	2,124.3	2,110.2	گھریلو ٹیکسٹائل
-	-	-20.9	-1,575.3	5,971.0	7,546.9	نان ٹیکسٹائل: جس میں
-	-	-40.3	-1,595.0	2,364.9	3,960.0	غذا
-179	-756.5	-49.9	-935.9	939.9	1,875.3	چاول
12.1	-206.0	-63.8	-193.8	110.1	303.9	روغنی بیج
-	-	62.8	170.5	442.2	271.7	پٹرولیم
163.9	1.3	72.1	165.3	394.4	229.1	بیٹرولیم مصنوعات
-	-	-8.1	-174.8	1,984.3	2,159.2	دیگر اشیا ساز: جس میں
-5.0	-62.8	-28.7	-67.8	168.7	236.5	ادویہ
-10.8	-104.1	-43.7	-114.9	148.1	263.0	پلاسٹک
15.5	-9.8	3.4	5.7	173.2	167.5	سینٹ
38.1	-18.9	17.2	19.2	130.7	111.5	فٹ پال

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

¹² برطانیہ کی چاول کی درآمدات میں بھارت کا حصہ 2025ء کے دوران بڑھ کر 36 فیصد ہو گیا، جو 2024ء میں 30 فیصد تھا، جبکہ پاکستان کا حصہ 2025ء میں 11 فیصد کم ہو گیا جبکہ گذشتہ سال 23 فیصد تھا۔ ماخذ: کام ٹریڈ۔

¹³ گذشتہ سال پاکستان کو چین میں بلند طلب سے فائدہ ہوا، جس کی وجہ سوڈان، ایتھوپیا اور میانمار سے رسد میں خلل تھا، اس کے ساتھ ساتھ چین کی جانب سے 9 فیصد درآمدی ڈیوٹی کے خاتمے سے بھی فائدہ حاصل ہوا۔ ماخذ: ڈی بی او پی / ایس ڈی اے (2005ء)۔

مزید برآں، ملکی ساختی رکاوٹیں بھی پاکستان کی برآمدی مسابقت کو محدود کرتی ہیں۔

یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ٹیکسٹائل قدری زنجیر میں اسٹریٹجک اور تکنیکی بہتری کی ضرورت ہے۔ اس تناظر میں، ٹیکسٹائل کی پیداوار کے روایتی (linear) ماڈل سے تجدیدی (circular) ماڈل کی طرف منتقلی ایک اہم راستے کے طور پر ابھر رہی ہے، جو مصنوعات میں امتیاز کو بہتر بنانے، پائیداری اور ٹریس لے بیلٹی کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے، اور ویلیو ایڈیشن کے نئے ذرائع پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے (ہاگس 5.2)۔

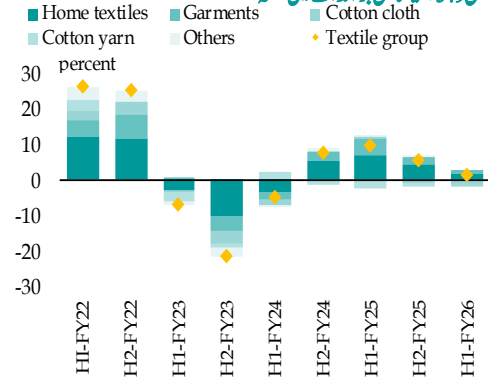
غیر غذائی اور نان ٹیکسٹائل برآمدات

پلاسٹک کی مصنوعات اور ادویات کی برآمدات کم ہو گئیں عالمی سطح پر قیمتوں میں کمی اور اضافی رسد کے باعث پلاسٹک مصنوعات کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی، کیونکہ چین نے امریکی ٹیرف کے نفاذ کے بعد اپنی برآمدات کو دیگر منڈیوں کی جانب منتقل کر دیا۔¹⁵ مزید برآں، امریکہ نے پاکستانی درآمدات پر ٹیرف میں اضافہ کر دیا جس نے پاکستان کی پلاسٹک مصنوعات کی برآمدات پر اثر ڈالا، کیونکہ امریکہ کو بھیجی والی شپمنٹ کم ہو گئیں۔ اسی طرح، کینیڈا کو بھیجی جانے والی شپمنٹ میں بھی کمی دیکھی گئی۔¹⁶ ادویات سازی کی پست برآمدات مشرقی ایشیائی منڈیوں میں کمزور طلب اور مغربی سرحد کی بندش کی عکاسی کرتی ہیں۔

ٹیکسٹائل برآمدات

ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 0.9 فیصد کی معمولی نمو دکھائی دی جس کی بڑی وجہ زیادہ تر قدر اضافی ٹیکسٹائلز، خاص طور پر نٹ ویوز اور تیار ملبوسات تھے (شکل 5.9)۔¹⁴ نٹ ویوز کی برآمدات میں اضافہ بلند اکائی قیمتوں کے باعث ہوا، جبکہ تیار ملبوسات کی برآمدات حجم کی بنیاد پر بڑھیں کیونکہ ان کی اکائی قیمتیں کم ہو گئی تھیں۔ اس کے برعکس، سوتی دھاگے اور کپڑے کی برآمدات میں کمی دیکھنے میں آئی، جس کی وجہ ملکی کپاس کی پیداوار میں کمی کے ساتھ ساتھ عالمی طلب و کپاس کی قیمتوں میں کمی تھی۔

شکل 5.9: ٹیکسٹائل برآمدات میں حصہ



Source: PBS

یہ بات قابل غور ہے کہ اہم منڈیوں جیسے امریکہ اور یورپی یونین کو تیار ملبوسات کی برآمدات کا حجم بڑھ گیا (جدول 5.3)، جبکہ ان کی اکائی قیمتیں کم ہو گئیں۔ اہم حربوں، خاص طور پر چین، سے بڑھتی ہوئی مسابقت نے برآمدی قیمتوں میں نمایاں کمی کی، جو اس فرق کی جزوی وضاحت کرتی ہے۔

¹⁴ ان میں نٹ ویوز، ہسٹری کی چادریں، اور تیار ملبوسات شامل ہیں۔

¹⁵ یورپی یونین کی سرکاری ویب سائٹ۔ ماخذ: https://eur-lex.europa.eu/eli/reg_impl/2025/2333/oj/eng

¹⁶ کینیڈین انٹرنیشنل ٹریڈ ٹریبونل نے پاکستان اور چین سے درآمد ہونے والے پولی ایتھنائلین ٹیریف تھالیٹ (polyethylene terephthalate) کے تلف کیے جانے کا تعین کیا، جس کے نتیجے میں 17 جون

2025ء سے 84.5 فیصد سے 128.8 فیصد تک عارضی ڈیوٹیاں عائد کی گئیں۔ ماخذ: <https://citt-tcce.gc.ca/en/news/tribunal-initiates-inquiry-polyethylene-terephthalate-china-and-pakistan>

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

جدول 5.3: برآمدی بلوسات کی اکائی قیمتیں اور حجم (شش ماہ 2026ء)

امریکہ کو برآمدات	اکائی مالیت (فار / مربع میٹر)*		حجم (مربع میٹر)*		دینا
	شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2026ء	شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2026ء	
	3.1	3.1	23,717	22,950	-3.2
	3.8	3.7	1,882	2,070	10.0
	3.8	4.5	55	44	-18.6
	3.3	3.4	583	533	-8.6
	3.2	3.5	123	125	1.3
	3.2	3.1	1,061	1,086	2.4
	3.1	2.9	319	386	20.9
یورپی یونین-27 کو برآمدات	اکائی مالیت (یورو / کلوگرام)		حجم (کم 2) *		پاکستان
	شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2026ء	شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2026ء	
	11.3	11.9	7,582	7,119	-6.1
	9.1	8.8	29,209	32,228	10.3
	6.8	7.7	78,427	75,708	-3.5
	3.2	2.7	197,154	230,129	16.7
	13.3	12.2	13,882	14,660	5.6
	4.3	4.2	17,919	18,654	4.1

* 2024ء سے ماہانہ برآمدات کے مساوی ہے، جو ایک مفروضی (تخمینی) اکائی ہے جسے دفتر نیکسٹا کے ویبوسات (اوکیسا) استعمال کرتا ہے۔
ماخذ: اوکیسا اور یورو اسٹیٹ کے اعداد و شمار پر مبنی اسٹیٹ بینک اسٹاف کا تخمینہ

میں بین الاقوامی فٹ بال ٹورنامنٹس کی میزبانی کے دوران فٹ بال کی بڑھتی ہوئی طلب تھی۔

درآمدات

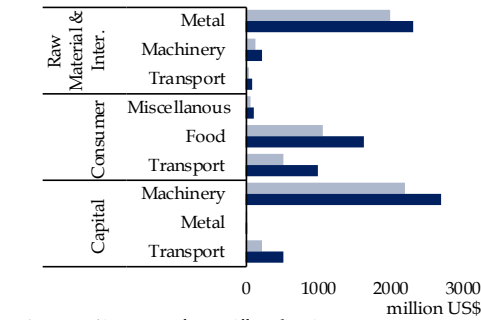
مالی سال 2026ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں 11.9 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 17.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ درآمدات کی نمو میں اس کی بنیادی وجہ عالمی اجناس کی قیمتوں میں نرمی تھی، جس نے درآمدی حجم میں اضافے کے اثر کو جزوی طور پر متوازن کر دیا

سیمنٹ کی برآمدات میں گذشتہ برس کی نسبت معمولی اضافہ ہوا

مالی سال 2026ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں معمولی اضافہ بنیادی طور پر اکائی قیمتوں کے بڑھنے سے ہوا، جبکہ برآمدی حجم میں کمی دیکھی گئی تھی۔ افغانستان اور بنگلہ دیش کو برآمدات میں نمایاں کمی ہوئی، جس کی وجہ بالترتیب مغربی سرحد کی بندش اور کمزور طلب تھی۔ تاہم، سیمنٹ ساز کمپنیوں نے نئی منڈیوں کی تلاش شروع کر دی ہے، جس میں کینیڈا اور کیمرون جیسی افریقی منڈیوں پر توجہ بڑھائی جا رہی ہے۔

دیگر ایشیا سائزوں میں، کھیلوں کے سامان کی برآمدات مالی سال 2026ء کی پہلی ششماہی کے دوران 11.1 فیصد بڑھ گئیں، جس کی بنیادی وجہ یورپی ممالک

شکل 5.10: اہم گروہوں کی جانب سے درآمدات



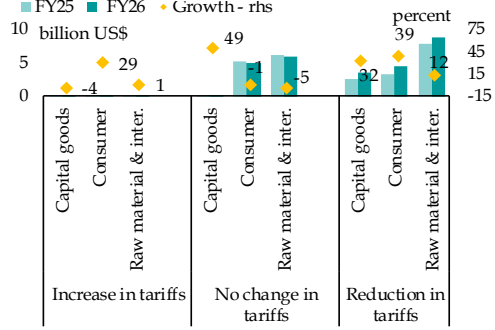
*top 3 groups' imports after tariff reduction
Sources: SBP; FBR

دوسری جانب، ٹیرف میں اضافے کا اٹیکساں نہیں رہا۔ ٹیرف میں بیشتر اضافہ منتخب صارفی ایشیا تک محدود رہا، جن میں خوراک، ٹیکسٹائل اور دیگر تیار مصنوعات شامل ہیں۔ ان صارفی ایشیا، جن کے ملکی متبادل موجود تھے، کی درآمدات میں معمولی کمی آئی، جبکہ ناگزیر اور مخصوص غذائی ایشیا کی درآمدات مستحکم رہیں، جو نسبتاً مستحکم طلب کو ظاہر کرتی ہیں۔

غذائی درآمدات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذائی درآمدات 21.8 فیصد کے نمایاں اضافے سے 4.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جس کی بنیادی وجہ پام آئل اور تمام دیگر غذائی ایشیا کی بلند درآمد تھی۔¹⁹ پام آئل کی درآمدات میں اضافہ قیمتوں اور حجم دونوں کے بڑھنے کی وجہ سے ہوا، جبکہ سویا بین آئل، چائے اور دالوں کی درآمدات میں کمی دیکھی گئی، جس کی وجہ حجم میں کمی تھی۔²⁰

شکل 5.10 الف: درآمدات بلحاظ اقتصادی زمرہ



Source: SBP; FBR

(جدول 5.4)۔ مجموعی لحاظ سے توانائی اور ٹیکسٹائل کے علاوہ تمام گروپوں کی درآمدات میں اضافہ ہوا۔¹⁷

مزید برآں، قومی ٹیرف پالیسی 2030-2025ء کے تحت ٹیرف میں حالیہ کمی نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات کی نمو کی ترکیب کو تبدیل کر دیا۔¹⁸ وہ گروپس جہاں زیادہ تعداد میں ٹیرف لائنز پر کمی کی گئی، وہاں نمو زیادہ مضبوط رہی، خاص طور پر صارفی ایشیا، ٹرانسپورٹ آلات اور غذائی ایشیا میں۔ مشینری، دھاتوں اور ٹرانسپورٹ سے متعلق ایشیا کی درآمدات میں بھی یہی صورت حال دیکھی گئی، جو ٹیرف میں کمی کی پالیسی کے تحت ٹیرف لائن میں کمی کے نمایاں حصے کے حامل تھے (شکل 5.10 الف اور ب)۔

¹⁷شمشل ٹیرف پالیسی 2023-2025ء کے تحت 2030 تک درآمدات کی نمو میں بتدریج کمی کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق، درآمدات کی موجودہ رفتار پالیسی کے طے شدہ راستے سے ہم آہنگ ہے، کیونکہ توقع ہے کہ درآمدات میں اضافہ بتدریج کم ہوتا جائے گا۔

¹⁸ وفاقی بجٹ 2026-2025ء میں منظور کردہ اوسط ٹیرف کی شرح درج ذیل تھی: (i) کسٹم ڈیوٹی 11.9 فیصد سے کم ہو کر 11.3 فیصد، (ii) اضافی کسٹم ڈیوٹی 3.7 فیصد سے کم ہو کر 1.8 فیصد، (iii) ریگولیری ڈیوٹی 4.6 فیصد سے کم ہو کر 3.7 فیصد۔

¹⁹ دیگر تمام غذائی ایشیا مجموعی غذائی درآمدات کا تقریباً 30 فیصد حصہ بنتی ہیں۔

²⁰ بین الاقوامی منڈیوں میں سویا بین کے بیجوں کی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی، جس کی بنیادی وجہ جنوبی امریکہ میں بلند پیداوار تھی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 5.4: ایشیا کی درآمدات

ملین ڈالر

درآمدات	شش ماہی سال 25ء	شش ماہی سال 26ء	تبدیلی		قیمت کا اثر
			مطلق	فیصد	
درآمدات	30,785	34,439	3,654	11.9	-
غذا، جس میں	3,802	4,630	828	21.8	-
پام آئل	1,539	1,983	444	28.8	188.1
چینی	2	174	173	-	-124.4
دیگر غذائی اجزاء	1,025	1,385	360	35.1	-
توتائی، جس میں	8,088	7,986	-102	-1.3	-
بیٹرویلیم مصنوعات	2,970	3,122	152	5.1	-254.4
خام	2,690	2,992	302	11.2	-191.4
ایل این جی	1,888	1,358	-530	-28.1	-
ایل پی جی	536	513	-22	-4.1	-
مشینری، جس میں	4,464	5,163	699	15.7	-
برقی	1,526	1,341	-185	-12.1	-
ٹیکسٹائل	229	307	79	34.4	-
مکئی سازی	359	393	34	9.3	-
مواصلات	999	1,315	316	31.6	-
ٹیکسٹائل، جس میں	3,389	3,370	-19	-0.6	-
خام کپاس	1,136	721	-416	-36.6	-519.7
دیگر ٹیکسٹائل ایشیا	1,156	1,403	247	21.4	-
زرعی میکانیکل، جس میں	4,928	5,373	445	9	-
تیار کھاد	440	429	-11	-2.6	-13.1
دیگر کیمیکلز	2,478	2,662	184	7.4	-
متفرق، جس میں	522	604	83	15.8	-
رہز کے ٹائر	80	115	35	43.6	-6.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

فوری تیار ہونے والی خوراک میں، جن میں پام آئل ایک اہم جزو کے طور پر استعمال ہوتا ہے، کی ملکی طلب میں اضافے سے درآمدی حجم بھی بڑھ گیا۔

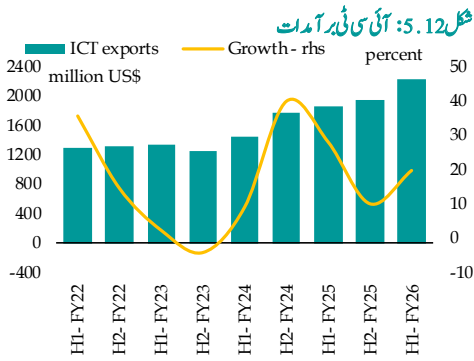
"تمام دیگر غذائی ایشیا" کی درآمدات میں ہونے والا اضافہ بنیادی طور پر روغنی بیجوں کی بلند درآمد کے سبب تھا، جس کی وجہ قومی بائیو سیکورٹی کمیٹی

عالمی سطح پر پام آئل کی قیمتیں بڑھ گئیں کیونکہ متبادل نباتاتی تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث طلب بڑھ گئی۔²¹ مزید برآں، انڈونیشیا اور ملائیشیا میں توقع سے کم پیداوار نے عالمی رسد کو محدود کر دیا، جس سے قیمتوں پر مزید دباؤ آیا۔ بنیاتی گھی، خوردنی تیل، بیکری چکنائیاں، فیڈ کی صنعت اور

²¹ جولائی تا نومبر بی بی ایس کے ایچ ایس 8 سطح کے اعداد و شمار کے مطابق پام آئل کی اکانی قیمت تقریباً 1.06 ڈالر فی کلوگرام ہے، جو سویا بین آئل (1.09 ڈالر فی کلوگرام)، سورج کھئی کے تیل (1.2 ڈالر فی کلوگرام)، نباتاتی آئل (2.1 ڈالر فی کلوگرام)، مارجین آئل (2.3 ڈالر فی کلوگرام) اور درجن آئل (3.4 ڈالر فی کلوگرام) کے مقابلے میں کم ہے۔

بینک دولت پاکستان

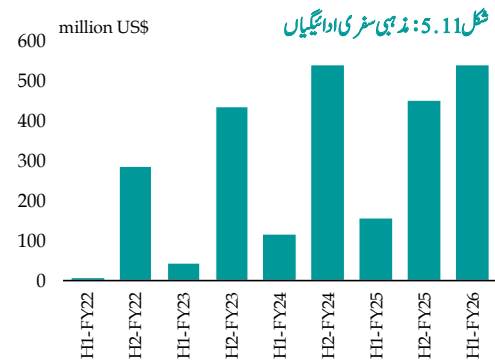
مقامی ذخیرہ کاری اور ٹریڈ بینل انفراسٹرکچر میں توسیع کی عکاسی کرتی ہے، جس کے باعث سپلائرز مقامی پیدا کاروں سے بلند مقدار میں حاصل ہونے والی ایل پی جی کو مؤثر طریقے سے تقسیم کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔²⁵ جبکہ ایل این جی کی درآمدات میں کمی کی وجہ مانگ طلب تھی، جس کے نتیجے میں قطر کی ایل این جی کے کارگو کو نیٹ پروسیڈر فربینشل (ایل پی ڈی) انتظام کے تحت مؤخر کر دیا گیا۔²⁶



Source: SBP

عالمی سطح پر خام کپاس کی قیمتوں میں کمی کے باعث ٹیکسٹائل کے درآمدی بل میں کمی واقع ہوئی ٹیکسٹائل کی درآمدات میں کمی آئی جس کی اہم وجہ بین الاقوامی سطح پر کپاس کی قیمتوں میں کمی تھی، جبکہ ملکی کپاس کی پیداوار میں کمی کے سبب حجم میں اضافہ دیکھا گیا۔ علاوہ ازیں، خام تیل کی کم قیمتوں نے پولیشر کی لاگت میں مسابقت کو بہتر بنایا، جس کے نتیجے میں کپاس کی عالمی طلب کم ہو گئی۔

کی جانب سے کیٹولا، تلی کے بیج (rapeseed) اور سویا بین کے جینیاتی طور پر تبدیل شدہ بیجوں کی منظوری کے تھی۔²² مزید برآں، غذائی مصنوعات کی تیاری میں استعمال ہونے والی دیگر ایشیا جیسے گرم مسالے، شیرہ ساز (emulsifiers)، اور فعال خمیری اجزاء (active yeast) کی درآمدات میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 2026ء کی پہلی ششماہی میں بلحاظ قیمت 60 فیصد اور بلحاظ مقدار 70 فیصد بڑھ گئیں۔ یہ پراسیس شدہ خوراک کی خوردہ فروخت میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔²³



Source: SBP

توانائی کی درآمدات میں معمولی کمی آئی توانائی کی درآمدات میں معمولی کمی کی بنیادی وجہ عالمی تیل کی قیمتوں میں کمی تھی²⁴، حالانکہ لیکوئٹائیڈ نیچرل گیس (ایل این جی) اور لیکوئٹائیڈ پیٹرولیم گیس (ایل پی جی) کے علاوہ تمام زمروں میں درآمدی حجم میں اضافہ ہو گیا۔ خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں اضافہ ملکی طلب میں اضافے سے ہم آہنگ تھا۔ ایل پی جی کی درآمدات میں کمی ممکنہ طور پر

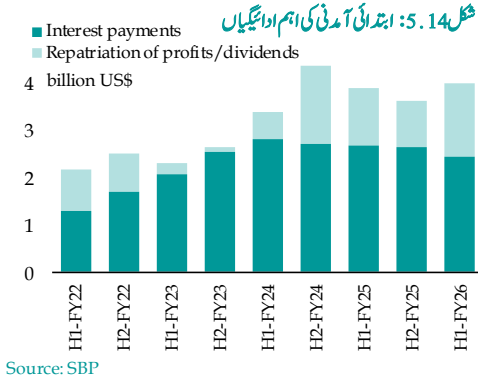
²² روغنی بیجوں اور مصنوعات کی ایڈیٹ 2025ء، پوائس ڈیپارٹمنٹ آف ایگریکلچر، فارن ایگریکلچر سروس۔

²³ پاکستان پر ایسیڈ فوڈ انڈسٹری رپورٹ: ٹی ڈی اے۔

²⁴ عالمی بینک کے مطابق برینٹ آئل کی اوسط قیمت مالی سال 2025ء کی پہلی ششماہی میں 77.4 ڈالر سے کم ہو کر مالی سال 2026ء کی پہلی ششماہی میں 66.4 ڈالر رہی۔

²⁵ ایل پی جی کے انفراسٹرکچر میں 6.6 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی گئی۔ ماخذ: پی اے سی آراے (2024ء)۔

²⁶ ایل پی ڈی پی دراصل ایل این جی معاہدوں میں استعمال ہونے والا قیمتوں کے تعین کا ایک طریقہ کار ہے جس میں فروخت کنندہ ایل این جی کی معاہدہ شدہ قیمت اور مارکیٹ کی موجودہ قیمت کے فرق کی بنیاد پر کارگو کے حجم یا تیل کے وقت میں ردوبدل کرتا ہے۔

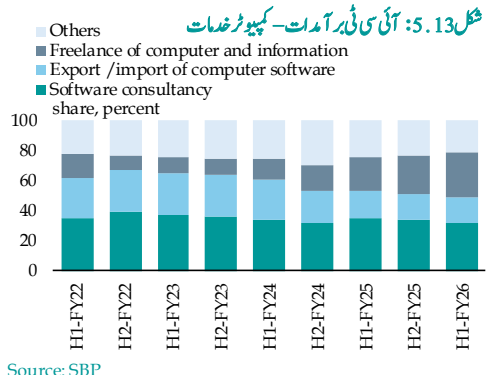


ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں اضافہ خاصی حد تک ملکی پیداوار اور گاڑیوں کی فروخت کے رجحانات کی عکاسی کرتا ہے، جو ٹرانسپورٹ کے پیشتر زمروں میں بڑھ گئے۔ مزید برآں، مکمل ساختہ پونٹ (سی پی یو) موٹر کاروں پر ٹیرف اوسطاً 15 فیصد کم کیا گیا، تاہم مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ان کی درآمد صرف 37.5 ملین ڈالر بڑھی۔ دوسری طرف، الگ الگ پڑزوں کی شکل میں (سی کے ڈی) موٹر کارز کی درآمدات میں 580 ملین ڈالر کا نمایاں اضافہ ہوا، حالانکہ اس زمرے میں اوسط ٹیرف صرف 1 فیصد کم کیا گیا تھا۔²⁹

ضوابطی پابندیوں میں نرمی، مثال کے طور پر پانچ سال تک پرانی گاڑیوں کی تجارتی درآمد کی اجازت، کے نتیجے میں استعمال شدہ گاڑیوں کی درآمدات میں

جدت کاری اور استعداد میں اضافہ مشینری کی بلند درآمدات کی بنیاد بنا

مشینری کے پیشتر درآمدی زمروں میں وسیع البنیاد اضافہ ہوا، ماسوا برقی مشینری کے، جو شمسی پینل کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے کم ہو گئی۔ مشینری کی درآمدات میں اضافہ جاری ڈیجیٹلائزیشن، آئی ٹی کی جدت کاری اور استعداد میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، زرعی مشینری کی درآمدات میں اضافہ حکومت کی فارم میکنائزیشن کو فروغ دینے کی کوششوں کی وجہ سے ہوا۔²⁷



اسی طرح، تعمیراتی سرگرمیوں میں بحالی کے ساتھ ساتھ تعمیراتی مشینری کی درآمدات بھی مضبوط ہوئیں۔ ٹیلی کام کے شعبے میں نیٹ ورک فائبرائزیشن، بین الاقوامی بینڈوڈ تھ کی بڑھتی ہوئی گنجائش، اور مستقبل میں 5 جی اسپیکٹرم کے اجراء سے متعلق انفراسٹرکچر کی بڑھتی ہوئی ضروریات نے ٹیلی کام آلات کی درآمدات میں اضافے کو مزید تقویت دی۔²⁸

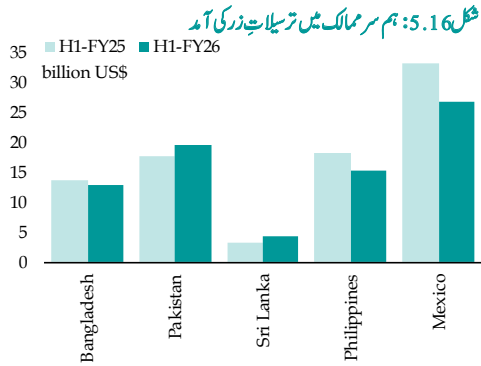
²⁷ محلہ زراعت جنوبی پنجاب - <https://agriculture.southpunjab.gov.pk/punjab-green-tractor-scheme-phase-3/>؛ وزیر اعلیٰ پنجاب ہائی ٹیک فارم میکنائزیشن فنڈنگ پروگرام، <https://cmhightech.punjab.gov.pk/>

²⁸ نیٹ ورک سائیکس کی فائبرائزیشن میں اضافہ ہوا، جبکہ نصب شدہ انٹرنیشنل بینڈوڈ تھ 17.2 ٹیرا بیٹس فی سیکنڈ تک پہنچ گئی، اور ڈیٹا کا مجموعی استعمال بڑھ کر 27,727 پیٹا بائٹس ہو گیا۔ ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، سالانہ رپورٹ 2025ء۔

²⁹ پی ٹی ایس اور ایف بی آر ڈیٹا کی بنیاد پر ایسٹ بینک کے اسٹاف کے تجزیے۔

بینک دولت پاکستان

زرعی اور دیگر کیمیکلز کی درآمدات میں اضافہ
زرعی اور دیگر کیمیکلز کی درآمدات میں اضافہ بنیادی طور پر پلاسٹک کے مواد،
کھاد، کیمیکلز اور ادویات کی وجہ سے ہوا۔ صنعتی سرگرمیوں میں بلند اضافے
کے ساتھ ساتھ پلاسٹک کے مواد کی درآمدات بڑھیں، خاص طور پر
پیکجنگ، تعمیرات اور صارفنی ایشیا میں، جبکہ ان کی طلب بین الاقوامی اجناس
کی قیمتوں کے رجحانات کے لیے حساس ہوتی ہے۔

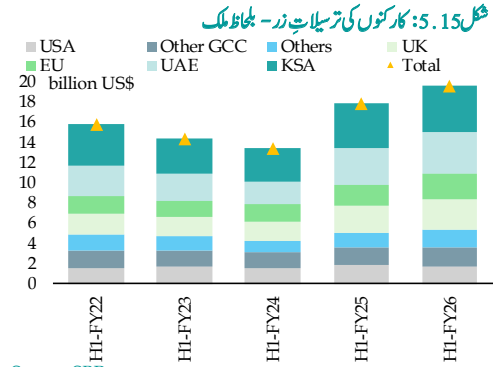


ڈی اے پی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے کھاد کی درآمدات بڑھ گئیں،
حالانکہ درآمدی حجم کم رہا کیونکہ اس سال ڈی اے پی کے ذخائر کافی زیادہ
موجود تھے۔ کیمیکلز کی درآمدات میں بھی اضافہ ہوا، کیونکہ انہیں مختلف
صنعتوں میں وسطی ایشیا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جن میں ملبوسات کی
تیاری بھی شامل ہے۔

خدمات کی تجارت

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کے کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 1.8
ارب ڈالر ہو گیا، جبکہ گذشتہ سال یہ 1.6 ارب ڈالر تھا۔ اس کی بنیادی وجہ
سفر، ٹرانسپورٹ، اور مالی و سرکاری خدمات سے متعلق درآمدی ادائیگیوں

بھی تیزی سے اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، ٹرانسپورٹ کی مجموعی درآمدات میں
استعمال شدہ گاڑیوں کا حصہ 62 فیصد سے بڑھ کر 67 فیصد ہو گیا۔³⁰



مالی سال 26ء میں خالص درون احتراقی انجن (آئی سی ای) ماڈلز سے برقی
گاڑیوں (ای وی) کی طرف ساختی تبدیلی بھی دیکھنے میں آئی۔ یہ منتقلی
پاکستان کے وسیع تر ماحولیاتی اور توانائی کے اہداف، بشمول ٹرانسپورٹ سے
ہونے والے گیس / دھوئیں اخراج کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔³¹ چونکہ برقی
گاڑیوں کے پڑزوں کے لیے مقامی صلاحیت فی الحال محدود ہے، اس لیے
درآمد شدہ سی بی یو، سی کے ڈی کرٹ، بیٹریاں، پاور الیکٹرانکس اور مخصوص
پڑزوں پر زیادہ انحصار کرنا پڑ رہا ہے۔

مزید برآں، کئی نئے چینی این ای وی برانڈز کی شمولیت سے پاکستان کی آٹو
مارکیٹ میں توسیع ہوئی ہے، جو بنیادی طور پر سی بی یو لائچرز کے ذریعے
مارکیٹ میں شامل ہوئے اور ساتھ ہی مقامیت سازی (لوکل ازیٹیشن) کے
مضموں کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

³⁰ جولائی تا دسمبر مالی سال 25ء کا جولائی تا دسمبر مالی سال 26ء سے کاموازد۔

³¹ یو اے ای ڈی پی کی پالیسی 2030-2025ء، وزارت صنعت و پیداوار، اسلام آباد۔

جدول 5.5: خدمات کی تجارت

ملین ڈالر

تبدیلی	مطلق	شش ماہی سال 2026ء	شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2025ء
					خدمات کا توازن
					برآمدات
					ٹرانسپورٹ: جس میں
					سمندری بار برداری
					ہوائی مسافر
					سفر: جس میں
					تعلیمی برآمدات
					دیگر (ذاتی)
					آئی سی ٹی خدمات: جن میں
					سافٹ ویئر کنسلٹنسی کی خدمات
					فری لانس خدمات
					کمپیوٹر سافٹ ویئر کی برآمدات / درآمدات
					درآمدات
					ٹرانسپورٹ: جس میں
					سمندری بار برداری
					ہوائی مسافر
					سفر: جس میں سے
					تعلیمی برآمدات
					دیگر (ذاتی)

ماخذ: اسٹیٹ بینک

کروانا تھے۔ مزید برآں، دیگر ذاتی سفر، بشمول نجی سیاحت، میں بھی اضافہ ہوا، جس کی وجہ بیرون ملک مسافروں کی بڑی تعداد، غیر ملکی ایئر لائنز پر زیادہ انحصار، اور نسبتاً مستحکم ملکی اقتصادی حالات تھے۔ اسی طرح، ایشیا کی درآمدات بڑھنے سے ٹرانسپورٹ خدمات کے لیے ادائیگیوں میں 10.4 فیصد اضافہ ہو گیا۔ ادائیگیوں میں اس اضافے کو عالمی فریٹ چارجز میں کمی نے کسی حد تک محدود کر دیا، جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً نصف ہو گئے تھے۔³²

میں اضافہ تھا، جو انفارمیشن، کمپیوٹر، اور ٹیلی مواصلات (آئی سی ٹی) خدمات کی برآمدات میں نمایاں اضافے سے تجاویز کر گئیں (جدول 5.5)۔

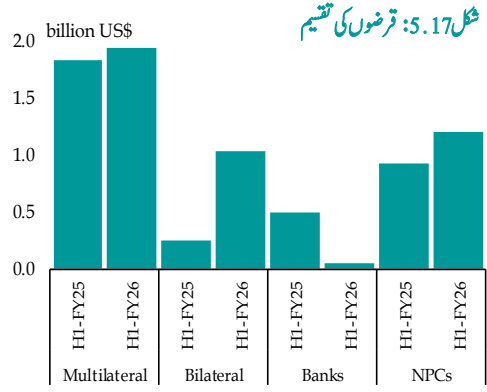
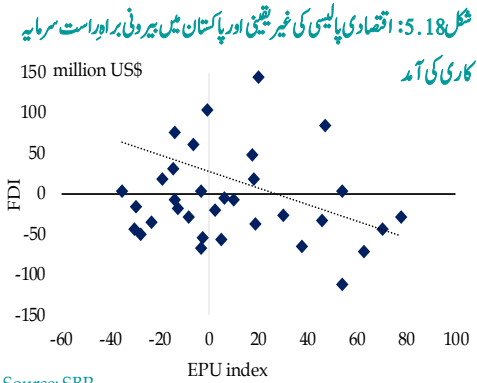
سفری خدمات کی درآمدات میں نمایاں اضافہ بنیادی طور پر مذہبی اور دیگر ذاتی سفر کی وجہ سے ہوا (شکل 5.11)۔ مذہبی سفر کے لیے ادائیگیوں میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا، جو حج پالیسی کے جلد اعلان کی عکاسی کرتی ہیں، جس کے تحت درخواست دہندگان کو دسمبر 2025ء تک حج واجبات جمع

³² 40 فٹ کنٹینر کافرینٹ انڈیکس مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 105.2 رہ گیا، جو گذشتہ سال 4,334.2 تھا۔ ماخذ: بلوہرگ۔

بینک دولت پاکستان

ریموٹ ورک پلیٹ فارمز کا فروغ اور آؤٹ سورسڈ ڈیجیٹل سروسز کی عالمی طلب میں اضافہ ہے۔ (شکل 5.13)۔³⁴

آئی سی ٹی برآمدات میں اضافہ پاکستان کی آن لائن افرادی قوت³⁵ میں توسیع اور ڈیجیٹل طور پر فراہم کی جانے والی خدمات کی مسلسل عالمی طلب کو ظاہر کرتا ہے۔ تحقیق و ترقی (R&D)، پروفیشنل میجمنٹ اور تجارت سے متعلق مشاورتی خدمات جیسے دیگر علم پر مبنی شعبوں سے برآمدات میں اضافے نے بھی آئی سی ٹی برآمدات میں اضافے کو تقویت دی ہے۔ یہ رجحانات برآمدات میں تنوع اور زیادہ تخصصی و مہارت پر مبنی خدمات کی طرف پیش رفت کی عکاسی کرتے ہیں۔



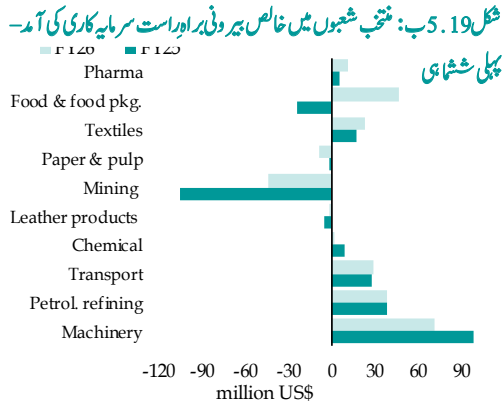
آئی سی ٹی برآمدات، جو مجموعی خدمات کی برآمدات کا تقریباً نصف ہیں، خدمات کے کھاتے کے توازن کو مستحکم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی رہیں۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں آئی سی ٹی کی برآمدات 2.2 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئیں۔ اہم بات یہ ہے کہ آئی سی ٹی برآمدات، نٹ ویز کی برآمدات کے بعد، پاکستان کی ایشیا اور خدمات کی برآمدات میں دوسرا سب سے بڑا حصہ دار بن گئی ہیں۔³³ یہ شعبے کی ملکی زرمبادلہ کی آمد کے لیے بڑھتی ہوئی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے (شکل 5.12)۔

کمپیوٹر اور ٹیلی مواصلات خدمات کی برآمدات مجموعی آئی سی ٹی برآمدات کا بالترتیب 84 فیصد اور 16 فیصد بنتی ہیں۔ کمپیوٹر خدمات کی برآمدات میں فری لانسنگ، سافٹ ویئر کنسلٹنسی خدمات، اور کمپیوٹر سافٹ ویئر کی برآمدات کا حصہ نمایاں تھا (باکس 5.3)۔ مزید برآں، کمپیوٹر خدمات کی برآمدات کی ساخت میں وقت کے ساتھ تبدیلی آئی ہے، جس کی ایک وجہ

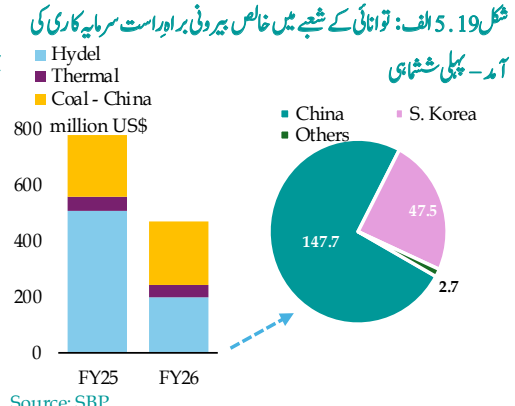
³³ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی برآمدات میں آئی سی ٹی برآمدات کا حصہ 14 فیصد سے زیادہ ہے، جبکہ نٹ ویز کا حصہ 17.6 فیصد ہے۔ ماخذ: بینک۔

³⁴ آؤٹ سورسڈ ڈیجیٹل ورک پلیٹ فارمز سروسز مارکیٹ کے لیے فیوچر مارکیٹ انسائٹس کی رپورٹ برائے ماخذ: <https://www.futuremarketinsights.com/reports/outourced-digital-workplace-service-market>

³⁵ افرادی قوت کے سروے 2024-25ء کے مطابق پاکستان میں 23 لاکھ افراد (کل روزگار کا 2.9 فیصد) ڈیجیٹل روزگار یا ایگ ڈر کر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔



Source: SBP



Source: SBP

ثانوی آمدنی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ثانوی آمدنی کا سرپلس 2.1 ارب ڈالر اضافے سے 20.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ اس کی بنیادی وجہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں ریکارڈ اضافہ تھا (شکل 5.15)۔ تمام اہم راہداروں سے ترسیلات زر کی آمد میں اضافہ ہوا، سوائے امریکہ کے، جو بیرونی اور ملکی عوامل کے امتزاج کی عکاسی کرتا ہے۔³⁷

بیرونی محاذ پر، خلیجی ممالک میں مضبوط اقتصادی سرگرمی، بالخصوص، نان ہائیڈروکاربن سرگرمیوں نے افرادی قوت کی طلب میں اضافہ کیا۔ ملکی سطح پر، پاکستان ریگی ٹینس انی شیڈو (پی آر آئی) کے تحت مختلف اقدامات نے ترسیلات زر کی آمد میں اضافے کو آسان بنایا۔ اس تناظر میں یہ بات اجاگر کرنا اہم ہے کہ مبادلہ کمپنیوں (ای سیز) کو اب کمرشل بینکوں کے ساتھ

ابتدائی آمدنی کا توازن

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ابتدائی آمدنی کے توازن کا خسارہ 4.6 ارب ڈالر رہا، جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 4.7 ارب ڈالر تھا۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ پست سودی ادائیگیاں ہیں، جبکہ گذشتہ برس کے مقابلے میں منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی بڑھ گئی (شکل 5.14)۔

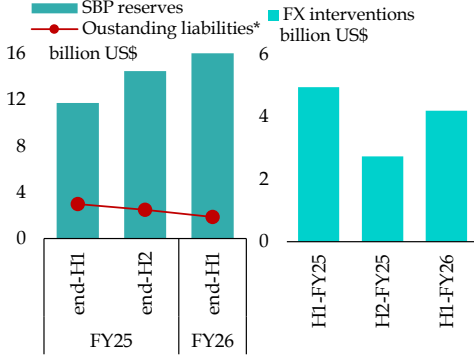
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران منافع اور منافع منقسمہ دونوں کی واپسی میں 333 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا، جس کی وجہ مالی کاروبار، توانائی، اور خوراک کے شعبوں سے رقوم کی بلند واپسی تھی، جو بہتر نفع آوری کی عکاسی کرتی ہے۔³⁶ ان تینوں شعبوں نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بحیثیت مجموعی واپس کی گئی کل رقم کے نصف سے زیادہ حصے کی نمائندگی کی۔

³⁶ مالی کاروباری اداروں، خاص طور پر غیر ملکی بینکوں کے بعد از ٹیکس منافع میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً 7 فیصد اضافہ ہوا۔ مزید برآں، غذائی شعبے میں غیر ملکی کمپنیوں کی نفع آوری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک۔

³⁷ امریکہ سے کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی کے باعث مجموعی ترسیلات زر اس کا حصہ کم ہوا ہے۔ یہ رجحان بواے ای اور یورپی یونین ممالک سے بڑھتی ہوئی ترسیلات زر کی عکاسی کرتا ہے۔ خاص طور پر یورپی یونین سے ترسیلات زر میں اضافہ نقل مکانی کے تبدیل ہوتے ہوئے ہجرتی رجحانات اور نئے مقامات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

بینک دولت پاکستان

شکل 5.20: اسٹیٹ بینک کے ذریعہ مبادلہ ذخائر اور مارکیٹ میں مداخلتیں



*forward and swap position

Source: SBP

سرکاری آمدنی غالب رہی (شکل 5.17)۔ سرکاری ادائیگیوں کا تقریباً 98.6 فیصد منصوبہ بند قرضوں پر مشتمل تھا۔ کثیر جہتی اور دو طرفہ گرانٹس، جو بالترتیب 29.0 ملین اور 31.7 ملین ڈالر کی مقدار میں تھیں، سیلاب کے بعد کی بحالی، ماحولیاتی لچک، صحت، اور سماجی تحفظ کے اقدامات کے لیے مختص کی گئی تھیں۔

دریں اثناء، دو طرفہ قرضے 1,041 ملین ڈالر تک پہنچ گئے، جس میں سعودی آئل سہولت کے تحت 600 ملین ڈالر شامل ہیں۔⁴² کثیر جہتی قرضے 1,938 ملین ڈالر ریکارڈ کیے گئے، جن میں عالمی بینک کا حصہ سب سے زیادہ اس کے بعد اسلامی ترقیاتی بینک کا حصہ تھا۔⁴³

ساتھ، ہر اُس لین دین پر 20 سعودی ریال وصول کرنے کی اجازت دی گئی ہے جس کی مالیت 200 ڈالر یا اس سے زائد ہو۔³⁸

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں (ای سیز) کو پابند کیا ہے کہ وہ کارکنوں کی ترسیلات زر کی راست کے ذریعے ڈیجیٹل ادائیگی یقینی بنائیں۔³⁹ اس کا مقصد لاگت کی اثر انگیزی کو اور ڈیجیٹل ادائیگی کے نظام کے وسیع تر استعمال کے ذریعے کیش لیس معیشت کی طرف منتقلی کو تیز کرنا ہے (باکس 5.4)۔⁴⁰

اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کچھ منتخب معیشتوں میں دیکھی گئی ست روی کے برعکس پاکستان میں ترسیلات زر کی آمد میں اضافہ ہوا تھا (شکل 5.16)۔ اگرچہ غلجی ممالک میں کارکنوں کی بڑھتی ہوئی طلب یکساں ہے، تاہم یہ فرق اسٹیٹ بینک اور حکومت کی جانب سے فراہم کردہ مراعات کے دائرہ کار میں اضافے کی وجہ سے سامنے آیا۔⁴¹

5.4 مالی کھاتہ

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مالی کھاتے میں 1,423 ملین ڈالر کی رقوم کی خالص آمد ریکارڈ کی گئی، جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے 644 ملین ڈالر سے دوگنا زیادہ ہیں۔ مالی رقوم میں دو طرفہ اور کثیر جہتی ذرائع سے آنے والی

³⁸ ای پی ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2024ء، اور ای پی ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2025ء۔

³⁹ راست پاکستان کا پہلا اینڈ ٹو اینڈ ڈیجیٹل ادائیگیوں کا نظام ہے۔

⁴⁰ اسٹیٹ بینک نے اب مبادلہ کمپنیوں کو اجازت دی ہے کہ وہ راست کے ذریعے استفادہ کنندہ کے بینکوں، مائیکرو فنانس بینکوں اور الیکٹرانک منی اینٹی نیوٹنر میں موجود اکاؤنٹس/وائلس میں ہوم ترسیلات زر ڈیجیٹل طور پر ادا کر سکیں۔ ماخذ: ای پی ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2026ء۔

⁴¹ فلپائن اور میکسیکو کی طرف ترسیلات زر میں کمی امریکہ میں مارکیٹ کے غیر موافق حالات کے باعث ہوئی، جو کارکنوں کی ترسیلات زر اور کارکنوں کی تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑی منزل ہے۔

⁴² یہ رقم سعودی عرب کی پاکستان کے لیے منظور شدہ ایک ارب ڈالر مالیت کی تیل سہولت کے تحت مالی سال 26ء کے لیے جاری کی گئی ہے۔

⁴³ اینٹرنیشنل اسلامک ٹریڈ فنانس کارپوریشن (آئی ٹی ایف سی) نے گزشتہ 3 برسوں میں پاکستان کے لیے سب سے بڑی مشترکہ (syndicated) ماکاری کا بندوبست کیا ہے۔ اس ماکاری کی رقم توانائی کی درآمدات کے لیے استعمال ہوگی تاکہ پاکستان کی توانائی ضروریات پوری کی جاسکیں۔

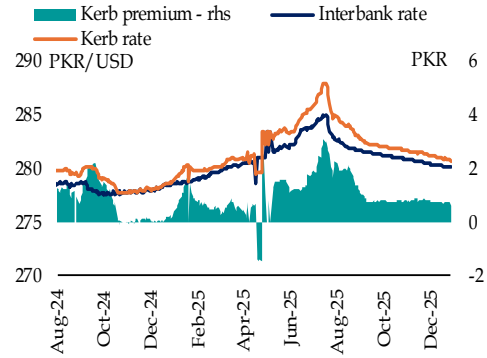
پالیسی اور نظم و نسق کی مستقل عدم مطابقت کے سبب ایف ڈی آئی میں کمی آئی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) 642 ملین ڈالر ریکارڈ کی گئی، جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے 1,519 ملین ڈالر کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے۔ یہ کمی نظم و نسق اور پالیسی میں مسلسل غیر یقینی صورت حال کی عکاسی کرتی ہے، جو بیرونی سرمایہ کاری پر اثر انداز ہوتی رہی (شکل 5.18)۔⁴⁵

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بدستور مالی کاروبار تک محدود رہی، جس کے باعث کارکردگی کے متلاشی پیداواری شعبے پیچھے رہ گئے ہیں

مالی کاروبار اور شعبہ توانائی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کے اہم وصول کنندگان رہے۔ مالی کاروبار واحد بڑا شعبہ تھا جس نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران 401.5 ملین ڈالر کے خالص بہاؤ کے ساتھ گذشتہ برس کے 368.2 ملین ڈالر کے مقابلے میں اضافہ ریکارڈ کیا۔ یہ آمدنی بنیادی طور پر درج ذیل عوامل کی وجہ سے ہوئی: (i) اسلامی بینکاری کے شعبے میں توسیع، جس نے کویت اور یو اے ای سے سرمایہ کاری کو متوجہ کیا، اور (ii) ڈیجیٹل بینکوں کی لائسنسنگ سے متعلق مسلسل بہاؤ۔⁴⁶ یہ رجحان عالمی ایف ڈی آئی کی حرکیات سے بھی ہم آہنگ ہے، جو علاوہ راہ داری مالی مرکز (کنڈوٹ فنانشل سینٹر) کے اثرات، پچھلے دو برسوں میں نمایاں طور پر کم ہو چکے ہیں۔⁴⁷

دسمبر 2025ء کے اختتام تک، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی این) کے تحت خالص قابل واپسی واجبات 2,231 ملین ڈالر تک پہنچ گئے، جن میں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (این پی سیز) کے ذریعے 1,202.1 ملین ڈالر حاصل کیے گئے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اسلامی این پی سیز سے حاصل ہونے والی رقم میں اضافہ ہوا، جو شریعت سے ہم آہنگ سرمایہ کاری کے آپشنز کے لیے بڑھتی ہوئی پسندیدگی کو ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ فروری 2025ء میں این پی سیز کی شرحوں میں کمی کی گئی تھی، جو پست عالمی سود کی شرحوں کے پیش نظر ابھی بھی پرکشش ہو سکتی ہیں۔⁴⁴ مزید برآں، ٹیکس مراعات اور واپسی کے ہموار عمل سے بھی رقم کی بلند آمد کو تقویت ملی۔

شکل 5.21: شرح مبادلہ: بین البینک اور کرب مارکیٹ



Source: SBP

⁴⁴ وزارت خزانہ کی جانب سے گزٹ نوٹیفیکیشن نمبر ایس آر او 2025/33(I) بتاریخ 16 جنوری 2025ء اور ایس آر او 2025/174(I) بتاریخ 12 فروری 2025ء۔

⁴⁵ اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کے تجزیے کے مطابق اقتصادی پالیسی کی غیر یقینی صورت حال (EPU) میں ایک فیصد اضافے سے پاکستان میں ایک سہ ماہی کے اندر سرمایہ کاری میں اوسطاً 0.28 فیصد کمی واقع ہوتی ہے۔

⁴⁶ اقتصادی لٹریچر کے مطابق مالی و کاروباری سرمائے کی آمد موافق گروشی اثر کی حامل (procyclical) ہوتی ہے اور یہ نئی معاشی حالات میں تبدیلیوں کے لیے زیادہ حساس ہوتی ہے۔ ماخذ: برین ہارٹ، ڈی، اور

ڈیل ارب، ایس (2013ء) سرمائے کی تمام اہمیں یکساں نہیں ہوتیں: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافے کا شعبہ دار جائزہ، سی ای پی آر

⁴⁷ یو این سی ٹی اے ڈی کے مطابق عالمی سرمایہ کاری رپورٹ 2025ء کے مطابق عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 2023ء میں 10 فیصد سے زائد اور 2025ء میں 11 فیصد کمی واقع ہوئی۔ ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق 2025ء کی پہلی ششماہی میں مزید 3 فیصد کمی دیکھی گئی۔

صورت حال بروقت ادائیگیوں کے حوالے سے خدشات پیدا کرتی ہے۔⁴⁹ اس صورت حال کو پالیسی اور ٹریف سے متعلق غیر یقینی عوامل نے مزید پیچیدہ بنا دیا، جن میں بجلی کی خریداری کی قیمتوں اور معاہداتی اصلاحات شامل ہیں، جس سے سرمایہ کاروں کے لیے حاصل کے بہاؤ میں ابہام پیدا ہوا۔ مزید یہ کہ پیداوار کے مجموعی آمیزے میں ہائیڈرو پاور کے حصے میں کمی اور فی یونٹ لاگت⁵⁰ میں اضافہ بھی متوقع منافع کو کمزور کرتا ہے۔ اس کے برعکس، کونسل پر مبنی منصوبوں میں ایف ڈی آئی کی آمد مستحکم رہی، جس میں بیشتر حصہ چین کا تھا۔⁵¹

مشینری اور برقی آلات میں (جس میں گرڈ اور ٹرانسمیشن کی اپ گریڈیشن شامل ہے) ایف ڈی آئی کی آمد سست روی کا شکار رہی کیونکہ متعدد منصوبے عمل درآمد میں تاخیر کا شکار ہوئے، جس کی وجہ سے سرمایہ کاروں نے اپنی سرمایہ کاری مؤخر کر دی۔⁵² اسی دوران، تیل اور گیس کی تلاش کے شعبے میں رقوم کا خالص اخراج 10.8 ملین ڈالر رہا، جبکہ گذشتہ برس 88.3 ملین ڈالر کی آمد ہوئی تھی۔ یہ اخراج اپ اسٹریم سرمایہ کاری کے فیصلوں میں تاخیر کے ساتھ ساتھ توانائی کی عالمی فرمز کے پست نفع اور ڈاؤن اسٹریم آپریشنز اور خطوں سے سرمائے کے اخراج کی عکاسی کرتا ہے، جو زیادہ نفع بخش مارکیٹوں کی طرف عالمی جزدان کی از سر نو ترتیب کے وسیع تر رجحان کے مطابق ہے۔⁵³

اس کے برعکس، توانائی کے شعبے میں خالص ایف ڈی آئی کے بہاؤ میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی، جو 780.2 ملین ڈالر سے گھٹ کر 430.5 ملین ڈالر رہ گئی، جس کی بنیادی وجہ ہائیڈرو پاور منصوبوں میں سرمایہ کاری میں کمی تھی، جو 509 ملین ڈالر سے کم ہو کر 199 ملین ڈالر رہ گئی۔ یہ سرمایہ کاری زیادہ تر چین سے آئی، جو ہائیڈل پاور میں مجموعی ایف ڈی آئی کے تقریباً تین چوتھائی حصے کی نمائندگی کرتی ہے، اس کے بعد جمہوریہ کوریا کا نمبر آتا ہے (شکل 5.19 الف اور ب)۔

اگرچہ بعض منصوبوں میں کم رقوم کی آمد ریکارڈ کی گئی، تاہم دیگر منصوبوں، جن میں سو کی کناری ہائیڈرو پاور پروجیکٹ شامل ہے، میں قرضے کی واپسی کی وجہ سے رقوم کا خالص اخراج ظاہر کیا گیا۔ ضوابطی غیر یقینی صورت حال نے بھی ممکنہ طور پر سرمایہ کاری رقوم کی آمد کو متاثر کیا۔ نیپرا کی جانب سے جولائی 2025ء کے ٹریف جائزے میں سو کی کناری کے لیے صرف جزوی ٹریف ردوبدل کی منظوری دی گئی، جو محض قرض کی واپسی تک محدود تھی،⁴⁸ جبکہ مکمل آمدنی کی بازیابی ابھی زیر جائزہ ہے۔ اس سے زیر تکمیل ہائیڈرو پاور منصوبوں میں سرمائے کی آمد میں تاخیر ہو سکتی ہے، جن میں کوالد ہائیڈرو پاور منصوبہ بھی شامل ہے۔

مزید برآں، ساختی، مالی اور پالیسی سے متعلق عوامل کا مجموعہ بھی ہائیڈرو پاور میں ایف ڈی آئی کی آمد میں کمی کی وضاحت کرتا ہے۔ ڈسکوز کی کمزور مالی

⁴⁸ نیپرا (2025) نمبر 2013-SKHL/232-TRF/NEPAIRJADG(Tariff) - نیپرا کے اس فیصلے میں اس منصوبے کے ٹریف کا جائزہ لیا گیا جو ستمبر 2024ء میں کرشل آپریشنز شروع کرنے کے بعد ہوا۔ اس میں بنیادی طور پر شرح مبادلہ اور ہنگامی تبدیلیوں کے باعث قرضوں کی واپسی کے لیے عارضی ردوبدل کی اجازت دی گئی، جبکہ ٹریف میں مکمل ردوبدل ابھی زیر غور ہے۔

⁴⁹ استعمال کنندگان (Off-takers) کی مالی صحت ان اہم ہیتا کنٹوں میں سے ایک ہے جسے غیر ملکی سرمایہ کار توانائی سے متعلق بڑے اور بھاری سرمائے پر مبنی منصوبوں میں سرمایہ کاری کے دوران مد نظر رکھتے ہیں۔ (ماخذ: ہائیڈرو پاور خصوصی مارکیٹ رپورٹ 2021، 2030ء تک تجزیہ اور پیش گوئی، آئی ای اے)

⁵⁰ مالی سال 26ء میں بجلی کی خریداری کی قیمت کی وضاحت مالی سال 26ء، ری نیو ایبل پبلی رپورٹ

⁵¹ یہ رجحان عالمی سطح پر کونسل پر مبنی منصوبوں میں چین کی مسلسل برتری سے ہم آہنگ ہے، کیونکہ دنیا میں 70 فیصد سے زائد زیر تکمیل کونسل پر مبنی منصوبے چین کے زیر انتظام ہیں۔ ماخذ: انڈیکس باکس ویب سائٹ۔

⁵² متعلقہ شواہد کے مطابق پاکستان نے اپ گریڈیشن کے لیے کثیر فریقی مالکاری حاصل کی ہے، تاہم روپے کی مقامی فنڈنگ میں کمی کے باعث اس کی تقسیم (disbursement) محدود رہی ہے۔

⁵³ کمپنیوں کے مالی گوشواروں کے تجزیے اور دیگر اہم شعبوں کی رپورٹس کی بنیاد پر۔

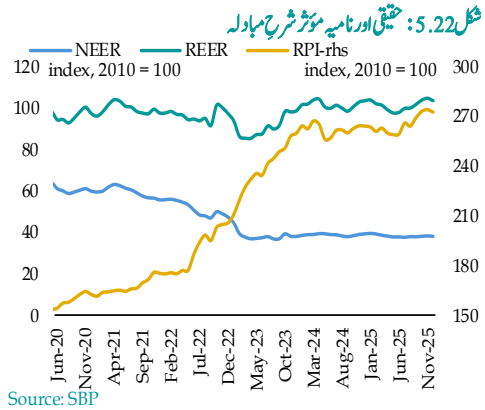
تاہم، بعض برآمدی شعبوں بشمول ٹیکسٹائل، خوراک و خوراک کی پیکیجنگ، اور فارمانے ایف ڈی آئی کی معمولی خالص آمد درج کی۔ یہ آمد زیادہ تر ٹیکسٹائل میں موجودہ تکنیکی اپ گریڈیشن، خوراک میں استعداد کو بڑھانے، اور فارما سیکٹر میں اے پی آئی کی صلاحیت بہتر بنانے سے متعلق تھیں۔

یہ رقوم ان شعبوں میں مشینری کی بڑھتی ہوئی درآمدات اور بلند تر ملکی سرمایہ کاری کے ساتھ ہم آہنگ تھیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار اپنے سرمایہ کاری فیصلوں سے قبل مقامی سرمایہ کاری کے عزم، منصوبے کی مقامی سطح پر قابل عمل ہونے کی صلاحیت اور تیاری، اور سرمایہ کاری کے مقامی شرائط داروں کو نہایت اہم پیشگی عوامل سمجھتے ہیں۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے اخراج میں قرض کی واپسی اور منافع کی وصولی غالب رہی۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص ایف پی آئی میں 592 ملین ڈالر کا اخراج دکھائی دیا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 71 ملین ڈالر کا اخراج ہوا تھا۔ اس کی بڑی وجہ ستمبر 2025ء میں عرصیت پوری کرنے والے 500 ملین ڈالر کے یورپا بنڈز کی باز ادائیگی تھی۔⁵⁶

نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) کے مطابق، غیر ملکی سرمایہ کاروں نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کھاد، تیل و گیس کی تلاش، خوراک، ٹیکسٹائل، او ایم سیز، توانائی، بینکوں اور سیمنٹ کے شعبوں میں 753.5 ملین ڈالر کی اپنی ہولڈنگ فروخت کیں۔ حالانکہ مالی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کان کنی اور کوہ کنی کے شعبے میں بھی گذشتہ برس کی طرح ایف ڈی آئی کا خالص اخراج ریکارڈ کیا گیا۔ جاری منصوبہ بند اور ضوابطی پیش رفت کے باعث نئی سرمایہ کاری کی آمد میں تاخیر ہوئی۔ خاص طور پر، ریکوڈک پروجیکٹ کے فیز I کی لاگت میں ترمیم، جو مہنگائی کے مطابق ردوبدل اور پیداوار کے تازہ پیرامیٹرز کو شامل کرنے کے لیے کی گئی، جس کے نتیجے میں ایکویٹی کی قدر پیمائی اور داخلی شرح منافع (آئی آر آر) کا ازسرنو جائزہ لینا پڑا⁵⁴۔ اس سے مالی بندش اور نئے سرمایہ کاروں کی شمولیت متاثر ہو گئی ہے۔



اسی دوران، بلوچستان مائنز اینڈ منرلز ایکٹ 2025ء کی معطلی نے قلیل مدتی ضوابطی غیر یقینی صورت حال میں مزید اضافہ کیا ہے۔ نتیجتاً، کان کنی کے شعبے میں سرمایہ کاری کی آمد میں تاخیر بنیادی طور پر سرمایہ کاروں کی کم ہوتی دلچسپی کے بجائے لین دین اور مراحل کی ترتیب سے متعلق عوامل کی عکاسی کرتی ہے۔

⁵⁴ لندن اسٹاک ایکسچینج ویب سائٹ بریکوڈک منصوبے کے معاہداتی اخراجات میں اضافہ - ایل ایس ای

⁵⁵ ایسوسی ایٹ پریس آف پاکستان

⁵⁶ 2015ء میں جاری کیے گئے 10 سالہ بانڈ۔

کا اشارہ ملا (شکل 5.20)۔ بیرونی بفرز میں اضافہ جاری کھاتے کے معتدل خسارے کے باوجود بازار مبادلہ کے استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد دے رہی ہے۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران روپیہ / ڈالر کی شرح مبادلہ تقریباً 281.7 روپیہ / ڈالر رہا۔ مزید برآں، کرب پریمیم، یعنی بینکوں کے مابین اور کرب مارکیٹ کی شرح مبادلہ کے درمیان فرق، بھی کم ہو گیا اور ایک روپے کی تاریخی سطح سے نیچے مستحکم رہا (شکل 5.21)۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے بیشتر عرصے کے دوران حقیقی مؤثر شرح مبادلہ (آرای ای آر) کے اشاریے میں اضافے کا رجحان دکھائی دیا، جو آخر جون کے 98 سے بڑھ کر دسمبر 2025ء کے آخر تک 103.7 تک پہنچ گیا۔ حقیقی شرح مبادلہ میں یہ اضافہ تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں ملکی مہنگائی کی شرح کے زیادہ ہونے کی عکاسی کرتا ہے، جیسا کہ نسبی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) میں اضافے کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے (شکل 5.22)۔

سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایلو بیٹا مارکیٹ کی نفع آوری امید افزا رہی تھی۔⁵⁷

5.5 زرمبادلہ ذخائر اور شرح مبادلہ

دسمبر 2025ء کے اختتام تک اسٹیٹ بینک کی تحویل میں زرمبادلہ کے ذخائر 16.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جو جون 2025ء کے آخر میں 14.5 ارب ڈالر تھے۔⁵⁸ جاری کھاتے کے خسارے کے باوجود زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کی بنیادی وجہ نجی سرمائے کی معتدل آمد کے سبب اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی خریداری کے ساتھ ساتھ غیر ملکی (سرکاری) مالی بہاؤ کی آمد تھی۔⁵⁹

اسی دوران، اسٹیٹ بینک نے اپنے واجب الادا فارورڈ اور تبدل کی پوزیشن میں بھی مزید کمی کی،⁶⁰ جس سے زرمبادلہ ذخائر کے معیار میں واضح بہتری

بکس 5.1: امریکی ٹیرف میں اضافے اور پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات

ریاستہائے متحدہ امریکہ، جو دنیا کی سب سے بڑی معیشت ہے، عالمی تجارت اور قدرتی زنجیروں میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ امریکہ کی تجارتی پالیسی میں کسی بھی تبدیلی کے دور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں، خاص طور پر پاکستان جیسی معیشتوں کے لیے، جن کی برآمدات مرکوز اور کم متنوع ہیں۔ ٹیکسٹائل برآمدات پاکستان کی مجموعی تجارتی برآمدات کا تقریباً 55 فیصد ہیں۔ مالی سال 25ء تک، امریکہ پاکستان کی سب سے بڑی واحد برآمدی منڈی تھی، کیونکہ پاکستان کی مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات کا 30 فیصد سے زائد امریکہ کو برآمد ہوتا ہے۔ اس ارتکاز نے امریکہ کی تجارتی پالیسی میں تبدیلیوں کے حوالے سے پاکستان کے خطرات کو مزید بڑھا دیا۔

یہ بکس حال ہی میں اعلان شدہ امریکی ٹیرف میں اضافے کے اثرات کا جائزہ لیتا ہے جو مختلف ممالک سے امریکی ٹیکسٹائل کی درآمدات پر لاگو ہوئے ہیں۔ یہ اس بات کا بھی جائزہ لیتا ہے کہ یہ ٹیرف کس طرح امریکی ٹیکسٹائل درآمدات کی مختلف علاقائی برآمد کنندہ ممالک کے درمیان ساخت کو دوبارہ تشکیل دیتے ہیں اور ان تبدیلیوں کا پاکستان کے اپنے ہر سر ممالک کے مقابلے میں

⁵⁷ ایس ای-100 انڈیکس جون کے آخر میں 78,445 سے بڑھ کر دسمبر 2025ء کے اختتام تک 174,054 تک پہنچ گیا۔ بلومبرگ کے مطابق پاکستان اسٹاک ایکسچینج 2025ء میں ڈالر کی بنیاد پر ایٹیا / پی سی بی کے ہلے کی بہترین کارکردگی دکھانے والی منڈیوں میں شامل رہی۔

⁵⁸ کمرشل بینکوں کے پاس موجود زرمبادلہ کے ذخائر دسمبر 2025ء کے اختتام پر تقریباً 4.7 ارب ڈالر کی سطح پر مستحکم رہے، جبکہ جون 2025ء کے اختتام پر یہ 4.8 ارب ڈالر تھے۔

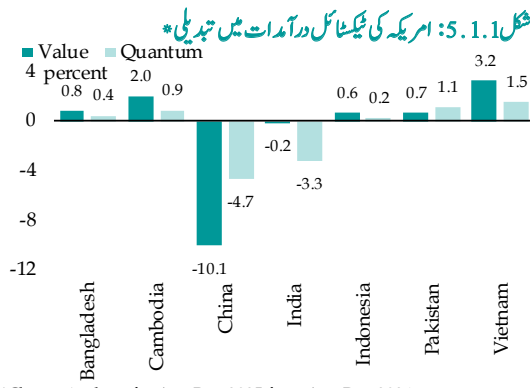
⁵⁹ اسٹیٹ بینک نے جولائی تا دسمبر 2025ء کے دوران 3.1 ارب ڈالر کی خالص خریداری کی۔

⁶⁰ اوپن فارورڈ / سوپ پوزیشن دسمبر 2025ء میں کم ہو کر 2.0 ارب ڈالر رہ گئی، جو جون 2025ء میں 2.5 ارب اور دسمبر 2024ء میں 3.0 ارب ڈالر تھی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

نسبتی پوزیشن پر کیا پڑتا ہے۔ ٹیرف میں فرق کئی تریبل چینلز کے ذریعے تجارتی رجحانات کو متاثر کر سکتے ہیں، جن میں نسبتی قیمت کی مسابقت میں تبدیلی، امریکی خریداروں کی جانب سے کم ٹیرف والے سپلائرز کی طرف سوریٹنگ کی ایڈجسٹمنٹ، اور عالمی رسدی زنجیروں کی ازسرنو تشکیل شامل ہیں۔

امریکہ کی ٹیکسٹائل درآمدات کی ازسرنو تقسیم: استفادہ کنندگان، متاثرین، اور پاکستان کی صورت حال



*Change in share for Aug-Dec 2025 from Aug-Dec 2024
Source: Otxea and SBP staff calculation

امریکی ٹیرف میں حالیہ اضافہ پاکستان کے لیے کئی مسابقتی ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کے مقابلے میں نسبتاً کم رہا ہے (جدول 5.1.1)۔ امریکی ٹیکسٹائل درآمدات میں یکساں تخفیف کے بجائے ٹیرف کی یہ غیر متناسب تبدیلیاں سپلائرز ممالک کے درمیان درآمدات کی دوبارہ تقسیم (reallocation) کا باعث بنی ہیں (شکل 5.1.1)۔

ویٹنام سب سے بڑے استفادہ کنندہ کے طور پر ابھرا، جس نے اگست تا دسمبر 2025ء میں امریکی ٹیکسٹائل درآمدات میں اپنے حصے میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلحاظ قدر 2.7 فیصدی درجہ اضافہ ریکارڈ کیا۔ اس کے برعکس، چین کی مارکیٹ پوزیشن میں نمایاں کمی دکھائی دی، جس کا حصہ بلحاظ قدر 10 فیصدی درجہ سے زیادہ اور بلحاظ حجم 6 فیصدی درجہ کم ہوا، جو کہ نمایاں طور پر بلند ٹیرف اور وسیع تجارتی رکاوٹوں کے مشترک اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔

دیگر ممالک کے برعکس، ٹیرف میں اضافے پر بھارت کا رد عمل قدر اور حجم کے لحاظ سے مختلف رجحانات ظاہر کرتا ہے۔ امریکہ کو برآمدی حجم میں بھارت کا حصہ 1.8 فیصدی درجہ کم ہوا، جبکہ قدر کے لحاظ سے اس کا حصہ 1.1 فیصدی درجہ بڑھ گیا، جو دیگر عوامل کے ساتھ بہتر مسابقت کی عکاسی کرتا ہے۔

جدول 5.1.1: ٹیکسٹائل پر امریکی ٹیرف میں تبدیلی اور امریکہ کو ٹیکسٹائل برآمدات

ملک	لاگو ٹیرف	نئے ٹیرف	ٹیرف میں اضافہ	امریکی ٹیکسٹائل درآمدات میں حصہ 2024ء
کیوبا	10.0	19.0	9.0	4.3
پاکستان	9.6	19.0	9.4	3.6
ویٹنام	9.4	20.0	10.6	15.2
تھائی لینڈ	8.9	19.0	10.1	1.1
بھارت	9.1	25.0	15.9	8.9
چین	9.0	34.0	25.0	24.2
بنگلہ دیش	10.0	20.0	10.0	7.0

ماخذ: اوٹیکسا، tradecomplianceresourcehub.com

* اگست 2025ء سے لاگو ٹیرف

پاکستان نے بھی اپنی مارکیٹ پوزیشن میں معمولی بہتری ظاہر کی ہے، جہاں قدر کے لحاظ سے امریکہ کی ٹیکسٹائل درآمدات میں اس کا حصہ 0.7 فیصدی درجہ بڑھا ہے۔ یہ اضافہ بظاہر پاکستان پر نسبتاً کم ٹیرف اور دیگر سپلائرز پر زیادہ ٹیرف کے باعث ہوا ہے۔ تاہم، پاکستان کے ان حالیہ فوائد کی پائیداری اور رفتار کا انحصار دو عوامل پر ہوگا: وہ رفتار جس سے مسابقتی برآمد کنندگان اپنی رسدی زنجیروں کو ازسرنو ترتیب دیتے ہیں، اور، پاکستان کی صلاحیت، جو عارضی ٹیرف فوائد سے بڑھ کر بنیادی مسابقت کو بہتر بنانے پر مبنی ہو۔ مزید برآں، ایسے مواقع سے بھرپور استفادے کے لیے پاکستان کو ملکی رسدی رکاوٹوں اور مسائل کو بھی حل کرنے کی ضرورت ہے، جن میں پیداواری صلاحیت کی حدود، خام مال کی دستیابی اور لاگت، توانائی اور دیگر ان پٹ لاگتیں، اور شہرے کی بلند قدر اضافی کے حامل ٹیکسٹائل زمروں میں محدود رسائی شامل ہیں۔

بینک دولت پاکستان

عالمی بینک (2016ء) کی ایک سیمولیشن یہ ظاہر کرتی ہے کہ قیمت کے نسبتاً معمولی دھچکے، جیسے چین کی برآمدی قیمتوں میں 10 فیصد اضافہ، جنوبی ایشیائی مسابقتی ممالک بشمول پاکستان سے امریکی ٹیکسٹائل درآمدات کے نمایاں اختصاص نوکاباعت بن سکتے ہیں۔ تاہم، پاکستان ان تبدیلیوں سے کس حد تک فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کا انحصار بنیادی طور پر برآمد کنندگان کے لاگتی ڈھانچوں اور بالخصوص پیداوار میں تیزی سے اضافے کی صلاحیت (scalability)، رسد کی زنجیر کی پلم، اور عالمی فیشن کی تیزی سے بدلتی ہوئی طلب کے مطابق فوری رد عمل دینے کی اہلیت کے تناظر میں ان کی موافقتی صلاحیت (adjustment capacity) پر ہے۔ مزید برآں، نان ٹیرف رکاوٹیں جیسے معیار کے سخت پیمانے، سرٹیفیکیشن کے پیچیدہ تقاضے، مزدوری اور ماحولیاتی ضوابط کی پابندی، اور کسٹمرز کے غیر مؤثر طریقہ کار ان ممکنہ فوائد کے حصول اور پائیداری میں نمایاں طور پر رکاوٹ بنتے ہیں۔

* اس باکس کی تیاری میں انا خٹک اور محمد نفیس کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

i۔ وائٹ ہاؤس ایگزیکٹو آرڈرز، اس لنک پر ملاحظہ کیجیے: [https://www.whitehouse.gov/presidential-actions/2025/07/further-modifying-the-](https://www.whitehouse.gov/presidential-actions/2025/07/further-modifying-the-reciprocal-tariff-rates/)

[reciprocal-tariff-rates/](https://www.whitehouse.gov/presidential-actions/2025/07/further-modifying-the-reciprocal-tariff-rates/) رسائی کی تاریخ 6 اگست 2025ء

ii۔ ایسیویڈو، جی۔ ایل۔ اور رابرسن، آر۔ (2016ء)۔ اسٹیج ٹورچر؟ واشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک

iii۔ کی، ایچ۔ ایل۔ و دیگر (2009)۔ دی اکنامک جرنل، شمارہ 119، صفحات 172-199۔ نوٹ: بات اہم ہے کہ این ٹی ایمر اور این ٹی بیز میں فرق ہوتا ہے۔ این ٹی ایمر ایک وسیع زمرہ ہے جس میں وہ تمام اقدامات شامل ہیں جو تجارت کو آسان بھی بنا سکتے ہیں اور محدود بھی، جبکہ این ٹی بیز خاص طور پر ان اقدامات کو ظاہر کرتے ہیں جو تجارت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

iv۔ اسٹیٹ بینک (2024ء)۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر رپورٹ، باب 5، ششماہی رپورٹ، کراچی: اسٹیٹ بینک

باکس 5.2: رواپتی (Linear) سے تجدیدی (Circular) پیداواری عمل پر منتقلی: پاکستان کے شعبہ ٹیکسٹائل کی قدری زنجیر کے لیے ترویجی ترجیح

عالمی سطح پر، ٹیکسٹائل کی صنعت رواپتی "لینا-بانا-تلف کرنا" ⁶¹ یا لڑے ہٹ کر زیادہ انتہائی نظام کی جانب منتقل ہو رہی ہے۔ یہ انتہائی نظام دوبارہ قابل استعمال بنانے یا ری سائیکلنگ پر مرکوز ہے، یعنی پیداوار کے خام مال کے طور پر ری سائیکل شدہ مواد کا استعمال، ⁶² اور مواد کے مختلف انواع استعمال کی نشان دہی کو یقینی بنانا۔ اس تبدیلی کی وجہ سے ضوابط، خریدار کی طلب، اور لاگت کے دباؤ ہیں۔

اس وقت، عالمی سطح پر صرف ایک فیصد کپڑے دوبارہ قابل استعمال بنائے جاتے ہیں، جبکہ 75 فیصد سے زیادہ چھینک دیے جاتے ہیں، جو معاشی قدر کے ضیاع کے حجم کو ظاہر کرتا ہے۔ ⁱ اسی اثنا میں، دوبارہ استعمال ⁶³ اور ری سائیکل شدہ مارکیٹ عالمی سطح پر تیزی سے پھیل رہی ہے۔ ⁱⁱ اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ سنے مواد کے استعمال کے مقابلے میں ری سائیکل شدہ پولیسٹر کے استعمال سے توانائی کی کھپت میں 50 تا 70 فیصد تک کمی آتی ہے۔ ⁱⁱⁱ

⁶¹ یہ ایک خطی (linear) معاشی نظام ہے جس میں قدرتی وسائل کو نکالا جاتا ہے ("take")، مصنوعات میں تبدیل کیا جاتا ہے ("make")، اور پھر مختصر استعمال کے بعد بطور فضلہ ضائع کر دیا جاتا ہے ("waste")۔

⁶² ویسٹ ویلورائزیشن (Waste valorisation) وہ عمل ہے جس میں فضلہ کو نئی مصنوعات یا پیداوار کے لیے خام مال میں تبدیل کر کے اس سے قدر حاصل کی جاتی ہے۔

⁶³ 2026ء سے 2034ء کے دوران استعمال شدہ پٹروں کی منڈی کے 10.3 فیصد کی مرکب سالانہ شرح نمو (CAGR) سے بڑھنے کی توقع ہے، جبکہ باز فروخت کی منڈی 2030 تک دوگنی ہو جائے گی۔ (ماخذ

Resale Industry: ZipDo Education Reports 2026؛ ویب سائٹ: Second-Hand Clothing Market Size, Share, 2034؛ زیڈ آئی پی ڈی او ایچو کیشن رپورٹ 2026ء، ویب سائٹ: Resale Industry: ZipDo Education Reports 2026)

پاکستان کے شعبہ ٹیکسٹائل کے لیے یہ بات کیوں اہم ہے؟

پاکستان کا شعبہ ٹیکسٹائل ایک اہم موٹر پکھڑا ہے۔ 60 فیصد سے زائد ٹیکسٹائل برآمدات کا انحصار کپاس پر مبنی خام مال، توانائی کی زیادہ ضرورت والے پیداواری عمل، اور کم متنوع مصنوعات پر ہے، جو مسابقت کو محدود کرتی ہیں۔⁶⁴ اس کے علاوہ، ان پٹ کی بڑھتی ہوئی لاگت، پرانی مشینری، پائیدار طریقوں کو محدود طور پر اپنانا، اور منقسم رسدی زنجیریں بھی سیکٹر کی مسابقت کو مزید محدود کرتی ہیں۔ مسابقت کی یہ کمی مارکیٹ کے ارتکاز سے بڑھ جاتی ہے، جہاں 80 فیصد سے زیادہ ٹیکسٹائل برآمدات صرف تین منڈیوں—یورپی یونین، برطانیہ، اور امریکہ—کو جاتی ہیں۔ یہ منڈیاں پائیداری، سراسر پذیری (traceability)⁶⁴، اور گردش (سرکولیریٹی) سے متعلق تقاضوں کو تیزی سے سخت کر رہی ہیں، جن کے لیے پابند ضوابطی فریم ورک نافذ کیے جا رہے ہیں، جیسے یورپی یونین کا پائیدار مصنوعات کے لیے ایکو-ڈیزائن ریگولیشن،⁶⁵ امریکہ میں ریاستی سطح پر موسمیاتی اکتشاف کے قوانین، اور برطانیہ و کینیڈا میں ای ایس جی سے ہم آہنگ خریداری اور رپورٹنگ کی لازمی شرائط۔ یہ بدلے ہوئے ضوابط پاکستان کی برآمداتی مسابقت کے لیے خطرات پیدا کرتے ہیں کیونکہ گردش معیشت کے طریقہ مارکیٹ تک رسائی کے لیے تیزی سے لازمی شرط اور برآمدی استحکام کا ایک اہم عنصر بننے جا رہے ہیں۔ اس تناظر میں، ری سائیکل شدہ مصنوعات کی سرٹیفیکیشن ایک نمایاں تجارتی امتیاز کے طور پر ابھر رہی ہے۔⁶⁶

پاکستان کا ٹیکسٹائل فضلہ⁶⁷ اور ری سائیکلنگ کی صلاحیت

پاکستان میں سالانہ اندازاً 1.7 ملین ٹن ٹیکسٹائل فضلہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس فضلہ کا 50 فیصد (850,000 ٹن) موثر طریقے سے جمع کر کے ایک باقاعدہ نظام کے تحت ری سائیکل کیا جائے، اور فرض کیا جائے کہ ری سائیکل شدہ پلیسٹک فیبرز کی اوسط قیمت 1.4 ڈالر فی کلوگرام⁶⁸ ہو تو پاکستان تقریباً 773 ملین ڈالر کے ایک بڑے معاشی موقع سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر میکینگی ری سائیکلنگ استعمال کی جائے۔⁶⁸ جو اس وقت پاکستان میں غالب طریقہ ہے اور جس سے چھاننی اور پراسیسنگ کے دوران نقصانات کے بعد تقریباً 65 فیصد قابل استعمال بائیر حاصل ہوتا ہے۔ تب بھی یہ سالانہ بنیاد پر 773 ملین ڈالر کی مساوی برآمدی قدر میں تبدیلی ہو سکتا ہے۔ براہ راست معاشی فوائد کے علاوہ، مقامی سطح پر بڑے پیمانے پر ری سائیکلنگ سے:

- درآمد شدہ خالص (درجن) کا ہیز پر انحصار کم کرے گا۔⁶⁹
- توانائی کی کھپت میں کمی
- کاربن قیمتوں کے نظام جیسے یورپی یونین کے کاربن بارڈر ایڈجسٹمنٹ میکازم (CBAM) کے اثرات سے بچاؤ کرے گا۔
- خریداروں کی جانب سے عائد ای ایس جی اور سراسر پذیری کے تقاضوں کے مطابق مطابقت کو بہتر بنائے گا۔

⁶⁴ ری سائیکلنگ میں سراسر پذیری (traceability) سے مراد مواد کی فضلے کے انتظام کی پوری زنجیر میں منظم دستاویز بندی اور ٹریکنگ ہے، یعنی اس کے ماخذ، جمع کرنے، پراسیسنگ اور حتیٰ، اعلیٰ معیار کی مصنوعات میں دوبارہ استعمال تک۔

⁶⁵ ایکو-ڈیزائن ریگولیشن برائے ماحول دوست مصنوعات (Eco-design for Sustainable Products Regulation) کے تحت ٹیکسٹائل کے لیے 2027ء تک ڈیجیٹل پروڈکٹ پاسپورٹس (Digital Product Passports) لازمی ہوں گے، جن میں ری سائیکل شدہ مواد، ماخذ (origin)، میکیکل کپلائنس اور عرصہ حیات پر اس کے اثرات سے متعلق قابل تصدیق ڈیٹا شامل کرنا ضروری ہوگا۔

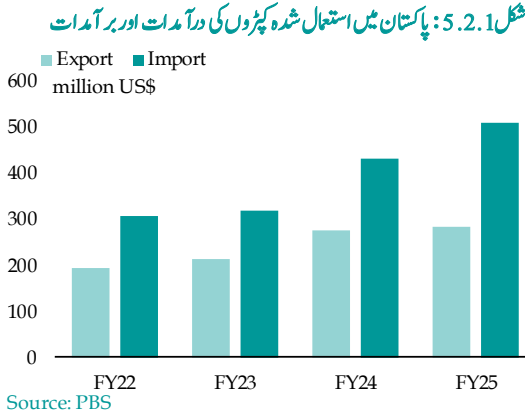
⁶⁶ وہ کپٹیاں جو Cradle to Cradle (C2C) اور Global Recycled Standard (GRS) کے تحت سرٹیفائیڈ ہوتی ہیں، وہ ری سائیکل شدہ مصنوعات پر عام طور پر 15 سے 30 فیصد زیادہ قیمت حاصل کر لیتی ہیں اور غیر سرٹیفائیڈ کپٹیاں کے مقابلے میں بڑے بین الاقوامی ریٹیلرز سے 40 فیصد تیزی سے منظوری (approval) حاصل کر لیتی ہیں۔ (ماخذ: فیوفا فیبرک، ویب سائٹ: <https://fumaofabric.com/what-is-the-grs-certificate-for-clothing-manufacturers>)

⁶⁷ ٹیکسٹائل فضلہ مختلف اقسام پر مشتمل ہوتا ہے، جن میں پری کنزیومر ویسٹ (پیداواری عمل کے دوران بچ جانے والا فضلہ)، پوسٹ کنزیومر ویسٹ (استعمال شدہ اور ضائع شدہ کپڑے) اور درآمدی فضلہ شامل ہیں، جس میں زیادہ تر استعمال شدہ کپڑے ہوتے ہیں۔

⁶⁸ میکینگی ری سائیکلنگ میں ٹیکسٹائل فضلے کو ریٹش (fibers) میں توڑ کر دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جاتا ہے، لیکن اس عمل سے ریٹش چھوٹے اور کم معیار کے ہوتے ہیں اور یہ ملے جلے (blended) کپڑوں کو موثر طریقے سے ری سائیکل نہیں کر سکتی۔

⁶⁹ ری سائیکل شدہ ریٹش (fibres) کے معیار کا انحصار عموماً اس بات پر ہوتا ہے کہ ری سائیکلنگ کس طریقے سے کی گئی ہے۔ میکینگی یا کیمیائی—اور کس قسم کے مواد کو ری سائیکل کیا جا رہا ہے۔

بینک دولت پاکستان



پاکستان سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل بھی درآمد کرتا ہے۔ ان درآمدی سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل کا تقریباً 50 فیصد ملک کے اندر ری سائیکل کیا جاتا ہے، جبکہ باقی کم آمدنی والے ممالک کو برآمد کر دیا جاتا ہے (شکل 5.2.1)۔^{vi} پاکستان میں 2021ء کے بعد سے سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل کی مقبولیت بڑھ رہی ہے۔ ملک نے 180 ملین ڈالر مالیت کے استعمال شدہ ٹیکسٹائل درآمد کیے، لیکن چھ ماہی اور پراسیڈنگ کے بعد 266 ملین ڈالر کے دوبارہ درآمد کر دیے، جو مقامی سطح پر اضافہ قدر کی نمایاں صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔⁷⁰ تاہم، حالیہ رجحانات ایک بڑھتے ہوئے ٹیکسٹائل جلا کی نشاندہی کرتے ہیں، جو سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل کی چھانٹی، درجہ بندی (گریڈنگ)، ری سائیکلنگ، اور مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو بڑھا کر اضافہ قدر کی غیر استعمال شدہ صلاحیت سے مکمل استفادے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

ٹیکسٹائل کی تجدید (سرکولیریٹی) کے ہر مرحلے میں درپیش اہم چیلنجز شکل 5.2.2 میں دکھائے گئے ہیں، جو پاکستان کے ٹیکسٹائل فضلے کی قدرتی زنجیر کی عکاسی کرتی ہے۔ موجودہ میکاگی ری سائیکلنگ کم معیار کے فائبرز پیدا کرتی ہے اور ملے جلے (کمڈ) کپڑے کی ٹیکسٹائل کو پراسیس کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی، جبکہ فیبرر سی پیڈ لنگ اور منقسم ری سائیکلنگ کی قدرتی زنجیر کی سراغ پذیری میں کمی کا سبب بنتی ہے۔ قومی سطح پر ڈیجیٹل پروڈکٹ پاسپورٹ (DPP) یا سراغ پذیری کے فریم ورک کی عدم موجودگی بھی مواد کی ٹریکنگ اور سرکلر انضمام کو محدود کرتی ہے۔ جمع کیے گئے ٹیکسٹائل فضلے کا تقریباً 90 فیصد کم قدر والی مصنوعات (جیسے پونچھے، بھرائی کے مواد، صنعتی کپڑے) میں ڈاؤن سائیکل کر دیا جاتا ہے، جو ڈاؤن سائیکلنگ کے مضبوط رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید برآں، تکنیکی تربیت کی کمی بھی معیاری بحالی میں رکاوٹ بنتی ہے۔

ان ساختی کمزوریوں کے علاوہ، درآمد شدہ ٹیکسٹائل فضلے کا انتظام مزید رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔ درآمد شدہ کپڑوں کی گانٹھوں میں غیر ٹیکسٹائل مواد کی آمیزش کے باعث آلودگی پیدا ہوتی ہے، جس سے فضلے کی سرکاری قیمت بندی (valorization) کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً، دوبارہ استعمال اور فروخت کے ذرائع تمام قابل استعمال ٹیکسٹائل کو جذب نہیں کر پاتے، جبکہ میکاگی ری سائیکلنگ کم معیار کے ریشے حاصل ہوتے ہیں جو اعلیٰ معیار کی مصنوعات جیسے ملبوسات اور گارمنٹس میں استعمال کے لیے موزوں نہیں ہوتے۔ منقسم اور غیر رسمی فضلے کی سرکاری قیمت بندی شاذ و نادر ہی ٹیکسٹائل سے ٹیکسٹائل (T2T) ری سائیکلنگ کو ممکن بناتی ہے۔^{vii} نتیجتاً، باقی ماندہ فضلے کا ایک بڑا حصہ توانائی کے حصول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جو مواد کی ری سائیکلنگ کے مقابلے میں محدود قدر فراہم کرتا ہے۔ پالیسی، مالیات اور ٹیکسٹائل میں موجود مستقل جلا ٹیکسٹائل فضلے میں موجود مکمل قدر کے حصول میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

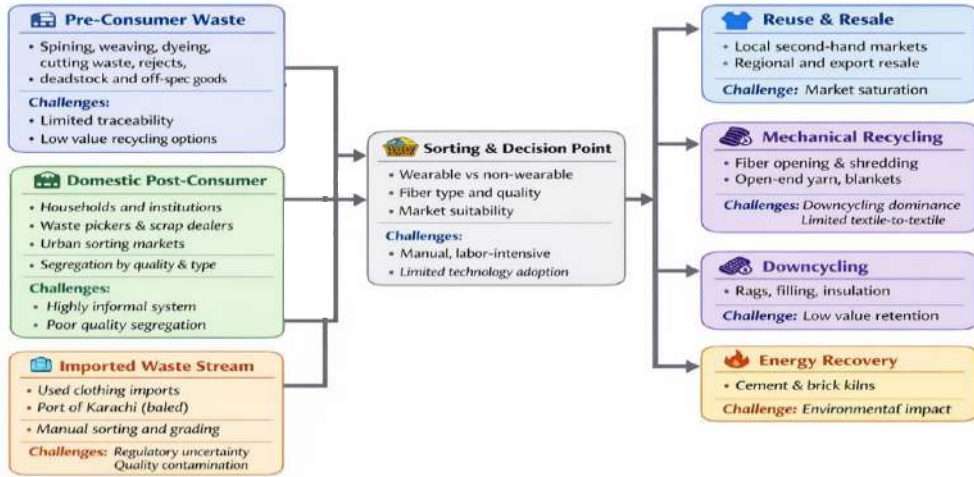
پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے لیے پالیسی اقدامات

ٹیکسٹائل فضلے کی مکمل قدر کو بروئے کار لانے، پاکستان کو برآمدات پر مبنی ٹیکسٹائل ری سائیکلنگ میں ایک علاقائی رجحان کے طور پر پیش کرنے، اور ایک پائیدار اور مسابقتی ٹیکسٹائل شعبے کو فروغ دینے کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

- یورپی یونین کی ESPR/DPP نام لائسنز کے مطابق ایک قومی ٹیکسٹائل سرکولیریٹی روڈ میپ تیار کیا جائے، جس میں ری سائیکل شدہ مواد کے استعمال، جمع کرنے کی باضابطہ شرح، اور فضلے کے بہاؤ کی حقیقی وقت میں نگرانی کے لیے مرحلہ دار اہداف مقرر کیے جائیں۔
- فضلہ ہینڈل اور ری سائیکل کرنے والوں کو تربیت اور اسناد دے کر جمع کرنے اور پراسیس کرنے کے عمل کو پیشہ ورانہ بنایا جائے۔

⁷⁰ ڈیجیٹل استعمال شدہ ٹیکسٹائل کی منزلتیں: برآمد کے بعد ان کے استعمال اور خطرات (2023ء)

شکل 5.2.2: پاکستان میں ٹیکسٹائل فضلے کے مربوط بہاؤ اور درپیش چیلنجز



Source: SBP Staff estimates based on Hussain, M. et al. (2025). Comprehensive Overview of the Pakistan Textile Waste

- بالخصوص ری سائیکلنگ کے لیے کنٹرول شدہ اور معیار کے لحاظ سے تصدیق شدہ سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل درآمدات کی اجازت دی جائے۔ کیمیکل ری سائیکلنگ اور اے آئی پر مبنی چھاننی (sorting) کے نظاموں میں سرمایہ کاری کو بڑھایا جائے۔
 - برآمدی نوعیت کے مینوفیکچررز/ریٹیلرز کے لیے انٹر لوپ (Interloop) ماڈل کے مطابق ٹیکسٹائل-ٹو-ٹیکسٹائل (T2T) کلوزڈ لوپ پروگرامز کو لازمی قرار دیا جائے۔⁷¹
- * اس باکس کی تیاری میں انا ختنک کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

- i۔ گنٹنکس (2025ء)۔ فیشن کی صنعت میں پائیداری سے متعلق شماریاتی رپورٹ
- ii۔ ڈیٹا براج ویب سائٹ۔ عالمی ٹیکسٹائل ری سائیکلنگ مارکیٹ کا حجم، حصہ اور رجحانات کا تجزیہ۔ صنعتی جائزہ اور 2032ء تک پیش گوئی
- iii۔ گنٹنکس (2025ء)۔ فیشن کی صنعت میں پائیداری سے متعلق شماریاتی رپورٹ
- iv۔ اسٹیٹ بینک (2025ء)۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر رپورٹ، باب 5: بیرونی شعبہ، ششماہی رپورٹ، کراچی: اسٹیٹ بینک
- v۔ ری سائیکل شدہ فائبرز کی قدر 0.8 سے 1.60 ڈالر فی کلوگرام کے درمیان ہے، لہذا یہاں 1.4 ڈالر فی کلوگرام فرض کیا گیا ہے۔ ماخذ: حسین، ایم۔ و دیگر (2025ء)۔ پاکستان کی ٹیکسٹائل فضلے کی صنعت کا جامع جائزہ
- vi۔ ای ٹی سی ای رپورٹ 2023ء / 4۔ یورپ کی دائروی معیشت میں استعمال شدہ ٹیکسٹائل کی پورٹیٹی برآمدات
- vii۔ ایس ایم ای پی ویب سائٹ۔ ٹیکسٹائل فضلے کی سراغ پزیری: ڈیٹا کے ذریعے ٹیکسٹائل فضلے کے انتظام اور ری سائیکلنگ میں بہتری۔ ایس ایم ای پی

⁷¹ انٹر لوپ ویب سائٹ: فضلہ اور سرکلیریٹی۔ انٹر لوپ، انٹر لوپ نے ریورس ریورس اور نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی (NTU) کے ساتھ شراکت داری کی ہے تاکہ ٹیکسٹائل سے ٹیکسٹائل ری سائیکلنگ، سراغ پذیری اور فضلے کے انتظام کی رسد کی زنجیر کو بہتر بنایا جاسکے۔

بکس 5.3: پاکستان میں فری لانسنگ: حالیہ رجحانات، امکانات اور کاؤٹس

فری لانسنگ، جسے گیگ اکانومی بھی کہا جاتا ہے،⁷² خدمات کی بین الاقوامی تجارت کے تیزی سے بڑھتے ہوئے زمروں میں سے ایک کے طور پر ابھری ہے، جس کی وجہ پلیٹ فارم پر مبنی، فاصلاتی کام کا فروغ، اور کم لاگت والی مسابقتی ڈیجیٹل مہارتوں کی طلب ہے۔ فری لانسنگ کا شعبہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے، برآمدات میں تنوع لانے، اور مالی شمولیت کا نادر استخراج پیش کرتا ہے۔⁷³ یہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو رسمی لیبر مارکیٹ سے باہر جذب کرتا ہے۔ توقع ہے کہ 2030ء تک یہ 2.5 ٹریلین ڈالر کی مارکیٹ بن جائے گا۔⁷⁴ فری لانسرز کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہے، جن میں سے تقریباً 60 فیصد کی عمر 30 سال سے کم ہے۔⁷⁵

پاکستان نے خود کو اس شعبے میں ایک نمایاں فراہم کنندہ کے طور پر پیش کیا ہے،⁷⁶ اور مالی سال 2025ء میں 985 ملین ڈالر حاصل کیے، جو گذشتہ تین برسوں میں تقریباً تین گنا ہو چکے ہیں۔ جب اسے وسیع تر آئی ٹی اور آئی ٹی ای ایس کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو مالی سال 2025ء میں ڈیجیٹل برآمدات 3.8 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئیں، جو فری لانسنگ کے کردار کو زمرہ ماہدہ لگانے کے ایک مستحکم ذریعے کے طور پر اجاگر کرتی ہیں۔

ایک حالیہ سروے کے مطابق، ایک پاکستانی فری لانسر سالانہ تقریباً 5000 ڈالر کماتا ہے۔⁷⁷ اگرچہ یہ اندازہ سرکاری اعداد و شمار سے مختلف ہے، لیکن یہ فرق جزوی طور پر ساختی عوامل کی عکاسی کرتا ہے، جیسے کہ ادائیگی کے بین الاقوامی پلیٹ فارمز کا استعمال، مالی شمولیت کی مختلف سطحیں، اور یہ حقیقت کہ اس وقت ایسے فری لانسرز کی تعداد نسبتاً کم ہے جن کے مقامی بینکوں میں اکاؤنٹس موجود ہیں۔⁷⁸ مجموعی طور پر یہ حرکیات مل کر آمدنی میں اضافے کے ایک واضح راستے کی نشاندہی کرتے ہیں: قدرتی زنجیر کو اوپر لے جاتے ہوئے خصوصی اور علم پر مبنی فری لانسنگ کے زمروں میں داخل ہونا، جہاں مالی نظام کے ساتھ مضبوط باضابطہ انضمام اور زیادہ قدر پیدا کرنا ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔

فری لانسرز کی آمدنی کی معاونت کے لیے اقدامات

ادائیگی کا انضمام اور مالی رسائی: مختلف متعلقہ فریقوں کی جانب سے کیے گئے اقدامات میں عالمی ادائیگی کے گیٹ ویز کو مقامی مالی اداروں کے ساتھ مربوط کرنا شامل ہے، جس سے فری لانسنگ کی آمدنی میں اضافے کو سہارا ملے (مثلاً 5.3.1)۔ مثال کے طور پر، حبیب بینک لمیٹڈ (انچ پی ایل) نے فری لانسرز کے ادائیگی کے مسائل حل کرنے کے لیے، 'انچ پی ایل فری لانسرز ڈیجیٹل کریڈٹ اکاؤنٹ' متعارف کرایا، جبکہ سادہ پیے (SadaPay) نے اکتوبر 2023ء میں سادہ بیز (SadaBiz) اکاؤنٹس کے ذریعے فری لانسرز کے لیے اپیل پے (Apple Pay) اور گوگل پے (Google Pay) ادائیگیوں کو ممکن بنایا۔

مہارتوں کی تیاری اور افرادی قوت میں توسیع: حکومت نے 2018ء میں Digiskills.pk کا آغاز کیا، جس کے تحت فری لانسرز کو مفت آن لائن تربیت فراہم کی جارہی ہے۔ اب تک اس پروگرام کے ذریعے 4.5 ملین سے زائد تربیت یافتہ فری لانسرز کی جابگی ہیں، جن میں اپنی میٹن اور ولاگنگ، گراؤنگ ڈیزائننگ، اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ جیسے شعبے شامل ہیں۔⁷⁹ وزارت

⁷² گیگ اکانومی (gig economy) ایک ایسا نظام ہے جس میں عارضی، تھیل مدتی یا کنٹریکٹ کی بنیاد پر ملازمتیں ہوتی ہیں جن کے لیے کمپنیاں فری لانسرز یا کنٹریکٹرز کو رکھتی ہیں۔ (ماخذ: ولاسٹی گلوبل)

⁷³ پے او بیور کا فری لانسرز آمدنی سروے: اسپرٹس کامواؤنڈ کریس (2015ء)

⁷⁴ زیڈ آئی ٹی ای ڈی او ویب سائٹ: فری لانسنگ: ZipDo Education Reports 2026

⁷⁵ عالمی بینک (2023ء)۔ بلا سرحد کام: آن لائن گیگ ورک کے مواقع اور خطرات، واٹھکن ڈی سی: عالمی بینک

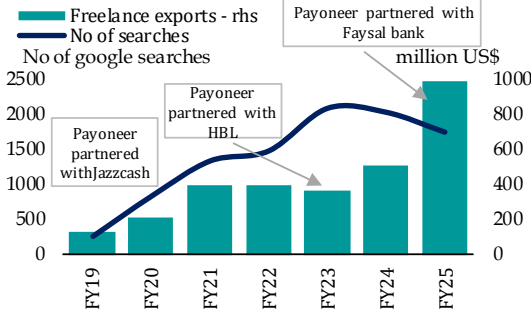
⁷⁶ پاکستان فری لانسنگ پلیٹ فارمز میں فائیور پر تیسرے اور ایب ورک پر پانچویں نمبر پر ہے۔

⁷⁷ فری لانسرز کی آمدنی کا تخمینہ پاکستان ایسوسی ایشن آف فری لانسرز (پی ایف ایل اے) کی رپورٹ برائے جنوری 2024ء میں دیے گئے سروے کے جوابات کی بنیاد پر ہر وزن اوسط (weighted average) کی بنیاد پر لگایا گیا ہے۔

⁷⁸ وزیراعظم کی آئی ٹی ایکسیلنڈ ریمی نیسٹر کمیٹی کے مطابق صرف تقریباً 38,000 فری لانسرز مقامی بینک اکاؤنٹس کے حامل ہیں۔

⁷⁹ آگناٹ ویب سائٹ: ignite.org.pk۔ آگناٹ حکومت کے زیر اہتمام ایک قومی ٹیکنالوجی فنڈ ہے۔

شکل 3.1: فن ٹیک اور آئی سی ٹی برآمدات کے لیے گوگل پر تلاش



* no. of google searches for major Fintechs i.e. payoneer, Wise and paypal
Sources: SBP; Google

انفارمیشن ٹیکنالوجی ویٹیلی کمیونیکیشن (MoITT) نے 2022ء میں نیشنل فری لانسنگ ٹریڈنگ پروگرام (NFTP) کا آغاز کیا، جس کا ہدف 22,000 سے زائد نوجوانوں کو مختلف مطلوبہ (in-demand) کورسز میں تربیت فراہم کرنا ہے۔

زرمبادلہ اور رپورٹنگ میں سہولت: اسٹیٹ بینک نے فری لانسرز سہولت سائٹ ویب پر آمد کنندگان کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں اجازت دی ہے کہ وہ اپنی خالص زرمبادلہ آمدنی کا 50 فیصد تک اپنے فارن کرنسی اکاؤنٹس میں برقرار رکھ سکیں تاکہ بیرون ملک ادائیگیاں آسانی کی جا سکیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے الیکٹرانک پروسیڈر ریٹائرمنٹ سرٹیفکیٹ (ePRC) اور اسٹیٹمنٹ آف پی آر سیز (S-PRCs) کے اطلاع دہی کے طریقوں پر نظر ثانی کی ہے تاکہ آئی ٹی برآمد کنندگان کو اپنی زرمبادلہ آمدنی کی اطلاع دہی میں بہتر سہولت

فراہم کی جا سکے۔ اسٹیٹ بینک نے برآمدی آمدنی (export realization) کے طریقہ کار کو مزید آسان بنا دیا ہے، جس کے تحت آئی ٹی کمپنیوں اور فری لانسرز کو ہر برآمدی لین دین کے لیے فارم "آر" جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے بجائے، وہ نیا اکاؤنٹ کھولنے کے وقت ایک بار (one-time) ڈیکلریشن جمع کرائیں گے۔⁸⁰

معاونتی اقدامات کے باوجود، پاکستان کا فری لانسنگ ایکو سسٹم اب بھی ساختی رکاوٹوں کا سامنا کر رہا ہے

پاکستان کے فری لانسنگ ایکو سسٹم کو درپیش اہم رکاوٹوں میں ادائیگیوں، مہارتوں، انفراسٹرکچر، ضوابط، انٹرنیٹ کے رابطہ اور ٹیکس کے شعبوں میں موجود نظامی مسائل شامل ہیں۔⁸¹

ادائیگیوں میں رکاوٹیں: اگرچہ بین الاقوامی پلیٹ فارمز جیسے پاپونیر (Payoneer)، وائز (Wise)، زوم (Xoom) اور اسکریل (Skryll) ملک میں کام کر رہے ہیں اور انہیں مقامی بینک اکاؤنٹس اور موبائل والٹس کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے، تاہم دیگر وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی عالمی ادائیگی کی خدمات، بالخصوص پی پال (PayPal) کی عدم موجودگی اب بھی انتخاب کو محدود کرتی ہے۔ نتیجتاً پاکستانی فری لانسرز کو لین دین کی زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جن میں ادائیگی کے قابل اعتماد چینلز کی کمی، بلند لاگت، اور دیگر کئی ممالک میں موجود ہم سر افراد کے مقابلے میں کم پلگ شامل ہیں۔

مہارتوں اور معیار کے فرق: پاکستان میں فری لانسرز کی ایک بڑی تعداد اب بھی کم سے کم درمیانے درجے کی ویلیو سرویسز تک محدود ہے، جبکہ ویب ڈیزائننگ، جدید ڈیٹا اینالیٹکس، اور پروڈکٹ کنسلٹنگ جیسے اعلیٰ قدر (high-value) زمروں میں ان کی رسائی محدود ہے۔ یہ ارتکاز تشویش کا باعث ہے کیونکہ اعلیٰ قدر والی خدمات نہ صرف زیادہ زرمبادلہ پیدا کرتی ہیں بلکہ مستقبل میں عالمی سطح پر ان کی طلب میں مزید اضافہ متوقع ہے۔⁸² اسی دوران، جزیو آر ٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) میں تیز رفتار پیش رفت ان فری لانسرز کے لیے بڑھتا ہوا خطرہ پیدا کر رہی ہے جو معمول کے ڈیجیٹل کاموں سے وابستہ ہیں۔ یہ صورت حال اس بات کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتی ہے کہ مہارتوں کو ایسے اے آئی سے ہم آہنگ اور علم پر مبنی (knowledge-intensive) خدمات کی طرف اپ گریڈ کیا جائے، جہاں انسانی مہارت کے ٹیکنالوجی کی تبدیلی کے مقابلے میں مکمل طور پر ختم ہونے کے بجائے اس میں اضافہ ہونے کا زیادہ امکان ہو۔

⁸⁰ ای پی ڈی سرکلر نمبر 06 برائے 2026ء

⁸¹ پاکستان ایسوسی ایشن آف فری لانسرز 2024ء (پنپا ایف ایل اے)

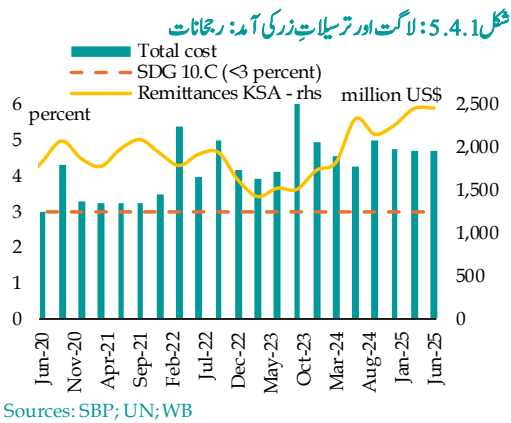
⁸² اپ ورک۔ ویب سائٹ: <https://www.upwork.com/resources/highest-paying-freelance-jobs>

انفراسٹرکچر کی کمی: ڈیولپمنٹ کی محدود دستیابی، ناقابل بھروسہ ساربراڈمیٹس،⁸³ اور بجلی کی بندشیں منصوبوں کی بروقت تکمیل کے حوالے سے ساکھ کو متاثر کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں سٹے پرائیکٹس دیگر ممالک کے فری لانسرز کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

ٹیکس کے مبہم قواعد: فری لانسرز کو طویل عرصے سے اپنی آمدنی پر ٹیکس کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال کا سامنا رہا ہے، کیونکہ آئی ٹی / آئی ٹی ای ایس برآمدات، فری لانس خدمات اور بیرون ملک سے ترسیلات زر سے حاصل ہونے والی آمدنی کو مختلف طریقوں سے درجہ بند کیا جاسکتا ہے، جیسے بطور برآمدی آمدنی، کاروباری آمدنی یا ذاتی ترسیلات۔ یہ ابہام اکثر دوہرے ٹیکس (double taxation) کا باعث بنتا ہے، کیونکہ ٹیکس حکام بعض اوقات مجموعی غیر ملکی آمدن، بشمول غیر متعلقہ رقم، کو قابل ٹیکس آمدنی تصور کر لیتے ہیں۔ مزید برآں، صرف وہ فری لانسرز جو پاکستان سافٹ ویئر ایکسپورٹ بورڈ (PSEB) کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں، 0.25 فیصد کی رعایتی شرح پر برآمدی ٹیکس اور برآمدی آمدنی پر 100 فیصد ٹیکس کریڈٹ کے اہل ہوتے ہیں، جبکہ اس فریم ورک سے باہر فری لانسرز کو ٹیکس فائلنگ، دستاویزات اور زرمبادلہ برقرار رکھنے میں غیر یقینی صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مندرجہ بالا عوامل کے علاوہ، متعلقہ فریقوں کے مابین باقاعدہ اور مستقل رابطے کا کوئی باضابطہ نظام موجود نہیں ہے، جس کے ذریعے چیلنجز کی بروقت نشاندہی، رکاوٹوں کے حل اور مقامی سطح پر مؤثر اقدامات پر عمل درآمد ممکن ہو سکے۔ ان رکاوٹوں کو دور کرنے سے ایک زیادہ مربوط ایکو سسٹم تشکیل دیا جاسکتا ہے، جو پاکستانی فری لانسرز کو بلند قدر کے حامل اور خصوصی (specialized) زمروں کی طرف منتقل ہونے میں مدد دے گا جس کے نتیجے میں نہ صرف آمدنی میں استحکام بہتر ہو گا بلکہ برآمدی آمدنی میں اضافہ ہو گا اور مجموعی طور پر پائیدار معاشی ترقی میں بھی نمایاں کردار ادا کیا جاسکے گا۔

* اس باکس کی تیاری میں انا خٹک اور محمد نفیس کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔



باکس 5.4: راست اور یونٹا کا انضمام: ترسیلات زر کی آمد کو کم لاگت کے ساتھ زیادہ مؤثر بنانا

تجرباتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترسیلات زر کی آمد لاگت اور وقت کے حوالے سے حساس ہوتی ہے (شکل 5.4.1)۔⁸⁴ ملین دین کی لاگت کم ہو تو باضابطہ چیلنجز کے ذریعے ترسیلات زر کی آمد بڑھ جاتی ہے۔ حکومت اور اسٹیٹ بینک نے پاکستان ریٹیل ٹرانزیکشنس انیشی ایٹو (پی آر آئی) اور دیگر ضوابطی معاونت کے ذریعے ترسیلات زر کو باضابطہ چیلنجز سے لانے کے لیے مختلف مراعات فراہم کی ہیں۔ ان مراعات میں وہ اسکیمیں شامل تھیں جو خاص طور پر لیمن دین کی لاگت کو کم کرنے اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کی گئی تھیں۔ اسکیموں سمیت ان مراعات نے ترسیلات زر کی آمد میں نمایاں اضافہ کرنے میں مدد دی، تاہم اس کے لیے ضخیم مالیاتی گنجائش درکار تھی۔ مثال کے طور پر، مالی سال 25ء میں اس اسکیم کی مالی معاونت کے لیے 65 روپے مختص کیے گئے۔

⁸³ خصوصی سیکشن: آئی سی ٹی ایکسپورٹ اور ٹیک اسٹارٹ اپس۔

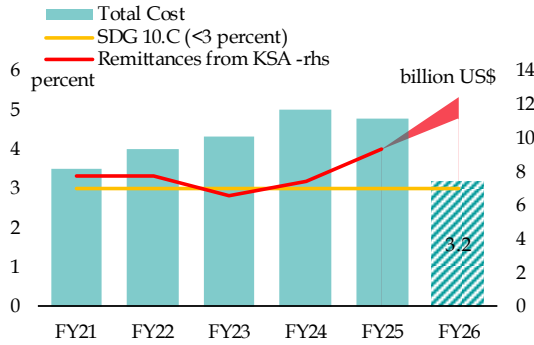
⁸⁴ پیوڈر، کے، اور امان، پی اے۔ (2024ء)۔ لیمن دین کے اخراجات ترسیلات زر پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟ ورلڈ ڈیولپمنٹ، جلد 177، 106537۔

جدول 5.4.1: پاکستان کو 200 ٹالر پیجے کی لاگت - مارچ 2025ء

اہم راہداریاں	مجموعی لاگت فیصد
سعودی عرب	4.7
امریکہ	4.4
عمان	1.9
برطانیہ	1.5
آسٹریلیا	1.5
متحدہ عرب امارات	1.4
قطر	0.7
کویت	0.5

ماخذ: عالمی بینک

شکل 5.4.2: لاگت اور ترسیلات زر کی آمد: تخمینے



Sources: SBP; WB; SBP staff calculation based on Kpodar and Imam (2022)

اگرچہ یہ اسکیمیں لین دین کی لاگت کو کم کر کے ترسیلات زر کو زرعی ذرائع کی طرف راغب کرنے میں مدد دیتی ہیں، لیکن یہ اہم ترسیلات راہداریوں میں بلند لاگت کا سبب بننے والے ساختی مسائل کو حل نہیں کرتیں۔ مثلاً، پاکستان کی سب سے زیادہ ترسیلات زر سعودی عرب سے آتی ہیں، جہاں لین دین کی لاگت بھی سب سے زیادہ ہے (جدول 5.4.1)۔

زیادہ لاگت کی اہم وجوہات میں محدود مسابقت، ضوابطی تقاضے، آپریشنل اور تصفیے کے اخراجات، اور ادائیگیوں کا منقسم انفراسٹرکچر شامل ہیں۔⁸⁵

ان مسائل کے حل کے لیے اسٹیٹ بینک نے عرب مانیٹری فنڈ (اے ایم ایف) کے ساتھ مل کر راستہ-یونان انضمام کا منصوبہ شروع کیا۔ راستہ پاکستان کا فوری ادائیگیوں کا نظام ہے، جو ملک کے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ایکو سسٹم کا بنیادی ستون ہے اور تیز، محفوظ اور پست لاگت لین دین کو ممکن بناتا ہے۔⁸⁶ یونان (Buna) ایک سرحد پار ادائیگیوں کا نظام ہے جسے اے ایم ایف نے 2020ء میں قائم کیا، اور یہ عرب خطے میں مؤثر ترسیلات زر کی سہولت فراہم کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

راستہ-یونان انضمام کا ہدف بالخصوص عرب خطے سے پاکستان آنے والی ترسیلات زر ہیں، جس کا مقصد ساختی بہتری کے ذریعے کارکردگی بڑھانا اور لین دین کی لاگت کو کم کرنا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد ترسیلات زر کی لاگت کو 3.2 فیصد تک لانا ہے، جو پائیدار ترقی کے ہدف (SDG 10.C) کے 3 فیصد کے قریب ہے۔⁸⁷ لاگت میں تقریباً 1.5 فیصدی درجات کی یہ کمی، صرف سعودی عرب سے آنے والی ترسیلات میں قیمت اور حجم دونوں اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے، 0.5 سے 3 ارب ڈالر تک اضافہ کر سکتی ہے (شکل 5.4.2)۔⁸⁹

راستہ-یونان انضمام ایک زیادہ پائیدار راستہ فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے کم لاگت لین دین اور بہتر کارکردگی کے ساتھ باضابطہ ترسیلات زر میں اضافہ کیا جاسکتا ہے، کیونکہ یہ مسائل کو مالیاتی ذراعات کے ذریعے پورا کرنے کے بجائے براہ راست حل کرتا ہے۔

* اس باکس کی تیاری میں محمد نفیس کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

⁸⁵ پاکستان کو پیجی جانے والی ترسیلات زر کا 85 فیصد سے زائد حصہ کرنل بینکوں کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے۔ سعودی مانیٹری اتھارٹی کے سرحد پار ادائیگیوں سے متعلق ضوابط کے تحت رقوم کی ترسیل صرف مجاز مالی اداروں، بالخصوص کرنل بینکوں، کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ دیگر بی سی سی ممالک میں ایسی سخت پابندیاں لاگو نہیں ہیں۔
⁸⁶ راستہ-یونان نظام بینکوں کے نوسٹرو (Nostro) اکاؤنٹس کی پیجنگ فنڈنگ (prefunding) کی لاگت کو ختم کرتا ہے۔

⁸⁷ www.sdgs.un.org/goals/goal10#targets_and_indicators

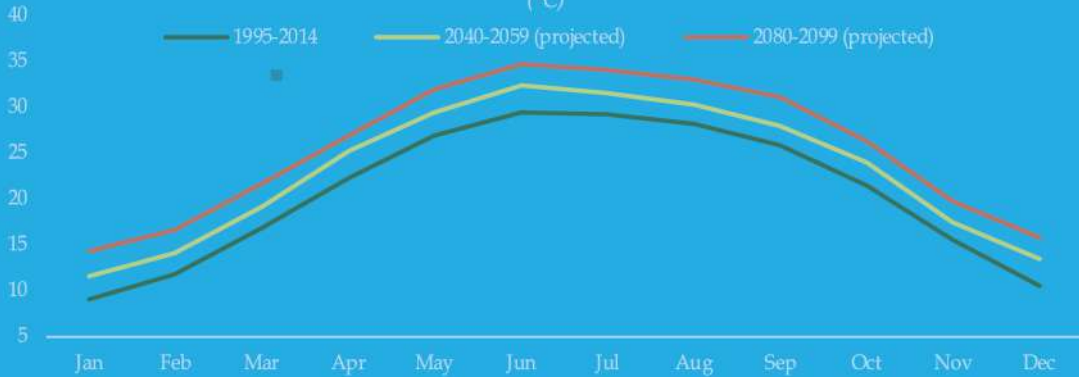
⁸⁸ اس میں وہ سروں چار شامل ہیں جو یونان اپنے رکن اداروں سے لین دین پر وصول کرے گا۔

⁸⁹ اس میں قیمت اور حجم دونوں کے اثرات شامل ہیں؛ لاگت میں 1.5 فیصد کمی سے براہ راست تقریباً 425 ملین امریکی ڈالر کی بچت ہوتی ہے۔ اگر غیر زرعی ذرائع سے آنے والی ترسیلات زر کے 30 فیصد میں سے 20 فیصد کو باضابطہ چینلوں کی طرف منتقل کیا جائے تو ترسیلات میں تقریباً 3 ارب ڈالر تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ یہ تخمینے پکوار اور امام (2024ء) کی جانب سے پیش کردہ لین دین کی لاگت اور ترسیلات زر کے باہمی تعلق پر مبنی ہیں۔ ان کے مطابق، 2011ء سے 2020ء کے دوران 71 ممالک کے بینٹیل ڈینا سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ لاگت میں 10 فیصد کمی ترسیلات زر میں تقریباً 2 فیصد اضافے کا باعث بنتی ہے۔ ڈیویٹی او

ماحولیاتی تبدیلی اور پاکستان کی معیشت پر اس کے اثرات

ماحولیاتی تبدیلی پاکستان کی معیشت کے لیے فوری نوعیت کا اور نظامیاتی خطرہ ہے۔ گرین ہاؤس گیس کے عالمی اخراج میں اگرچہ پاکستان کا حصہ بہت کم ہے، پھر بھی پاکستان ماحولیاتی خطرے سے سب سے زیادہ دوچار ممالک میں سے ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی پاکستان کی معیشت پر پہلے ہی خاصا دباؤ ڈال رہی ہے اور خدشہ ہے کہ اگلے برسوں میں یہ دباؤ شدید ہو جائے گا۔ ماحولیاتی تبدیلی زراعت اور صنعت دونوں کو خاصے نقصانات پہنچا رہی ہے جبکہ قیمتوں کا استحکام برقرار رکھنا دشوار کر رہی ہے۔ گرین ہاؤس گیس کے عالمی اخراج میں پاکستان کا حصہ صرف ایک فیصد ہے تاہم، ملک کے اخراج کی شدت زیادہ ہے، جو ایسے پیداواری عمل کی طرف اشارہ کرتی ہے جو غیر مؤثر بھی ہے اور کاربن کے اخراج پر انحصار بھی کرتا ہے۔ پاکستان کی ماحولیاتی کمزوریوں کے ساتھ ساتھ بڑی اور مسلسل بڑھتی ہوئی آبادی اور پائیدار اقتصادی نمو کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ حقائق اس ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں کہ ماحولیات میں مطابقت اور تخفیف دونوں شعبوں میں بھاری سرمایہ کاری کی جائے۔ ان دشواریوں کے پیش نظر ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کی پاکستان کی تیاری کمزور ہے۔ ملک کا ماحولیات پر اقدام پالیسی اور ادارہ جاتی ماحول میں نقائص؛ تکنیکی صلاحیت اور انسانی وسائل کے فقدان؛ اور محدود سماجی تیاری کی وجہ سے محدود ہے۔ ملک کی ماحولیاتی اقدامات کی راہنمائی پالیسی اور ادارہ جاتی ماحول میں کمزوریوں، تکنیکی صلاحیت اور انسانی وسائل کی کمی، اور محدود سماجی تیاری سے متاثر ہے—اور ان سب پر فوری توجہ درکار ہے۔ ماحولیاتی قرضوں کے لیے ملکی وسائل کو متحرک کرنے کی بھی فوری ضرورت ہے، خاص طور پر تب جب عالمی ماحولیاتی امداد محدود ہو اور عالمی ترجیحات ہم آہنگ نہ ہوں، جبکہ تخفیف اور مطابقت کی ضروریات کے لیے قرضوں کا فرق مسلسل بلند ہو۔

Pakistan's Average Mean Surface Air Temperature (°C)



6 ماحولیاتی تبدیلی اور پاکستان کی معیشت پر اس کے اثرات

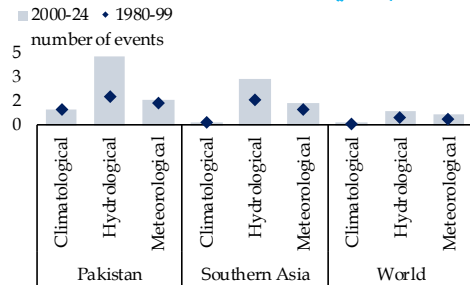
6.1 تعارف

دنیا بھر میں ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کے شواہد جمع کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ 1995ء سے 2024ء تک 9,700 سے زائد عالمی موسمیاتی واقعات پیش آئے جو تقریباً 4.5 ٹریلین امریکی ڈالر (حقیقی معنوں میں) کے براہ راست اقتصادی نقصانات کا سبب بنے، 5.7 ارب لوگوں کو متاثر کیا، اور دنیا بھر میں 832 ہزار سے زائد اموات ہوئیں (جرمن واچ، 2025ء)۔ پاکستان پر عالمی ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات نمایاں ہیں، یہ 1995-2024ء کے درمیان ماحولیاتی واقعات سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں 15 ویں نمبر پر ہے (جرمن واچ، 2025ء)۔ پاکستان میں موسمیاتی آفات 24-2000ء میں اور پچھلی دو دہائیوں میں عالمی اور علاقائی اوسط سے زائد رہی ہیں (شکل 6.1)۔ مزید برآں، پاکستان میں موسمی دباؤ کی مسلسل علامات بلند درجہ حرارت، غیر معمولی بارشیں، سمندر کی بڑھتی ہوئی سطح، اور تیز رفتار گلہشیاؤں پگھلاؤ کے ذریعے زیادہ نمایاں ہوتی جا رہی ہیں (شکل 6.2 الف سے د)۔ ماحولیاتی واقعات سے ہونے والے نقصانات غیر متوقع طور پر بڑھ سکتے ہیں کیونکہ موسمی مسائل باہم منسلک ہونے کے سبب ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں، جیسے کہ گرمی کی لہر کے بعد شدید بارشیں اور گلہشیاؤں پگھلاؤ کے بعد دیگرے ہوں (آئی ایم ایف، 2025ء اے)۔

عالمی ماحولیاتی تبدیلی کے سب سے بڑے بنیادی محرکات میں گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج شامل ہیں، جن میں سب سے اہم کاربن ڈائی آکسائیڈ اور میتھین کا اخراج ہے۔ مجموعی طور پر، گرین ہاؤس گیسوں کے عالمی اخراج میں ترقی یافتہ معیشتیں سب سے آگے ہیں، جبکہ ابھرتی ہوئی مارکیٹیں اور ترقی پذیر معیشتیں اور فوسل فیولز کے کچھ بڑے عالمی پیدا کنندگان بھی اس میں حصہ لیتے ہیں (شکل 6.3)۔

ماحولیاتی تبدیلی اب ڈور کا خطرہ نہیں رہی۔¹ یہ ایک حقیقی، نظامیاتی عالمی خطرہ ہے جس کا زندگیوں اور روزگار پر گہرا اثر ہے۔ یہ اقتصادی ڈھانچے، جی ڈی پی کی نمو، پیداوار، اور دنیا بھر میں قرضوں کے حوالے سے فیصلے از سر نو مرتب کر رہا ہے۔ مزید برآں، سائنسی شواہد واضح ہیں کہ موسمیاتی تبدیلی دیگر سیاروی حدود (planetary boundaries) کی خلاف ورزی میں بھی حصہ دار ہے، جس سے ناقابل تلافی اور اچانک ماحولیاتی نقصان کے حقیقی خطرات جنم لے رہے ہیں (ضمیمہ 6 الف)۔² اس کے علاوہ ایسے مضبوط شواہد بھی موجود ہیں کہ عالمی برادری جب تک ضروری اور بروقت اقدامات نہیں کرے گی، موسمیاتی تبدیلی کی شدت میں اضافہ ناگزیر رہے گا، جس کے نتیجے میں مزید اقتصادی نقصانات، اور ماحولیاتی توازن میں بڑھتی ہوئی بے ترتیبی کے درمیان سماجی عدم مساوات پیدا ہوں گے۔

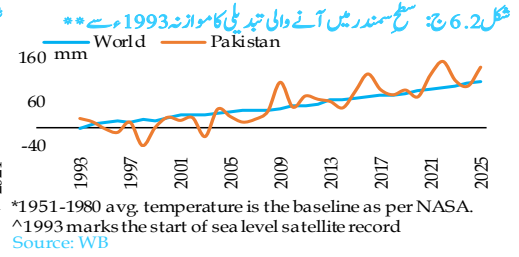
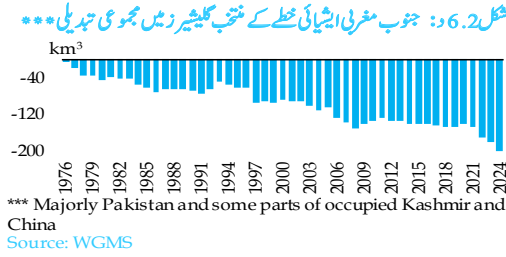
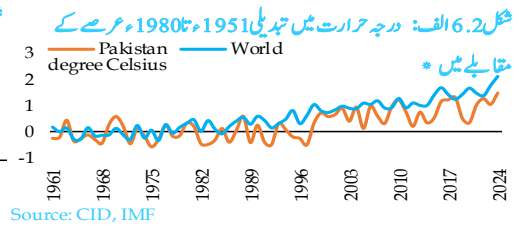
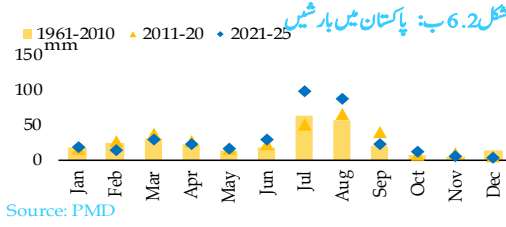
شکل 6.1: چند موسمیاتی آفات کا سالانہ اوسط تعدد



*Climatological: GLOF, drought, forest fire etc.; Hydrological: floods, avalanches (wet), landslides (wet) etc.; Meteorological: heatwave, storm, cyclones etc.
Source: EM-DAT

- 1 ماحولیاتی تبدیلی سے مراد درجہ حرارت (یعنی عالمی درجہ حرارت میں اضافہ یا گلوبل وارمنگ) اور موسم کے رجحانات میں طویل مدتی تبدیلیاں ہیں جو قدرتی طور پر بھی آسکتی ہیں لیکن اب بنیادی طور پر انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ماخذ: اقوام متحدہ (بلا تارخ)
- 2 سیاروی حدود زمین کی نواحیاتی، حیاتی و طبیعیاتی جہتوں کی حدیں ہیں جن کے اندر رہنا انسانی تہا اور نمونے کے لیے ضروری ہے۔ یہ باب دراصل ماحولیاتی تبدیلی کے موضوع پر ہے، جو ان سیاروی حدود میں سے صرف ایک ہے جن کی خلاف ورزی کی گئی ہے؛ اس کا پاکستان پر کیا اثر پڑے گا، اور پاکستان کس طرح ان کی خلاف ورزی میں اپنا حصہ ڈالتا ہے، یہ مختصر جائزہ ضمیمہ 6 اے میں بیان کیا گیا ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء



معیشت ترقی کے روایتی راستوں پر گامزن رہی تو پاکستان کے اخراج کی زائد شدت اسے اخراج مزید تیزی سے بڑھانے کے خطرے میں ڈال رہی ہے۔

جی ایچ جی کی اخراج کنندہ سرفہرست معیشتوں کا مجموعی عالمی اخراج میں حصہ تقریباً 70 فیصد ہے۔³ اس کے برعکس جی ایچ جی کے کل عالمی اخراج میں پاکستان کا حصہ صرف ایک فیصد ہے۔⁴ اسی طرح فی کس اخراج میں پاکستان کا حصہ بہت کم اور عالمی فہرست میں 147 ویں درجہ پر ہے۔

ماضی پر نظر ڈالی جائے تو حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے جن ملکوں نے اپنی فی کس آمدنی اور انسانی سرمائے میں ترقی کی ہے انہوں نے اس کے حصول میں توانائی بھی خوب استعمال کی ہے اور جی ایچ جی کا اخراج بھی خوب کیا ہے۔⁶ تاہم آمدنی میں اضافے کے ساتھ ساتھ آبادی میں بھی اضافہ وہ سب سے بڑا محرک ہے جو توانائی کے شعبے میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے عالمی اخراج میں بدستور اپنا کردار ادا کر رہا ہے، انہو توانائی کی جی ڈی پی میں شدت اور توانائی کی کاربن میں شدت پہلے سے بہتر ہو رہی ہو (شکل 6.6 الف)۔ یہی معاملہ پاکستان کا ہے، جہاں آبادی اور آمدنی میں اضافے کے ساتھ ساتھ توانائی کی

تاہم جی ڈی پی کی فی اکائی پر جی ایچ جی کا اخراج، جسے اخراج کی شدت (emission intensity) کہا جاتا ہے، کے لحاظ سے پاکستان نسبتاً بلند درجے پر ہے، اگرچہ کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں کچھ بہتری آئی ہے (شکل 6.3 اور 6.4)۔ جی ایچ جی کے عالمی اخراج کے لحاظ سے پاکستان کا درجہ 20 واں ہے جبکہ نامیہ (nominal) جی ڈی پی کے لحاظ سے 45 واں ہے۔⁵ 1960ء کی دہائی سے مجموعی اخراج نمایاں طور پر بڑھا ہے جس میں پیشتر حصہ توانائی اور زرعی شعبے کا ہے (شکل 6.5 الف اور ب)۔ اگر

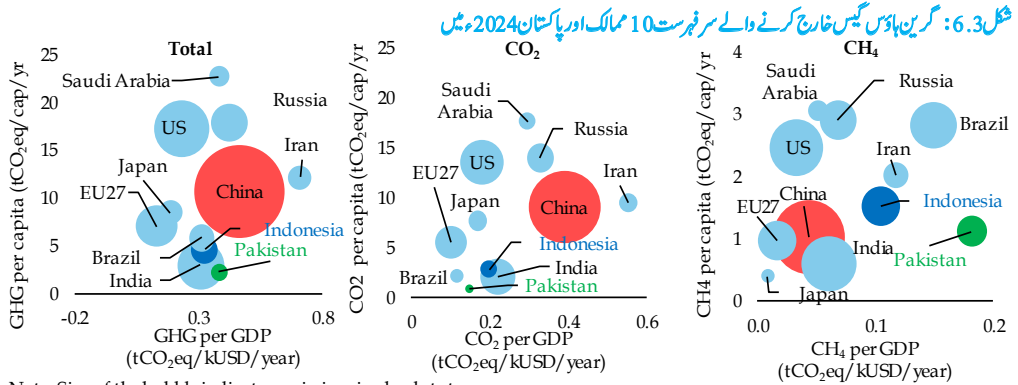
³ گرین ہاؤس گیس (جی ایچ جی) کے 2024ء میں مجموعی عالمی اخراج میں تقریباً 54 فیصد حصہ سرفہرست چار سب سے زیادہ اخراج کرنے والے ممالک ڈالتے ہیں۔ ماخذ: ایڈ گار (بلا تارخ) ایڈ گار (بلا تارخ)۔

⁴ یہ دونوں اعداد و شمار 2023ء کے ہیں۔ ماخذ: ایڈ گار (بلا تارخ)، عالمی بینک (بلا تارخ)

⁵ Guliyev, H., & Seyfullayev, I. (2025); Li et al. (2022)

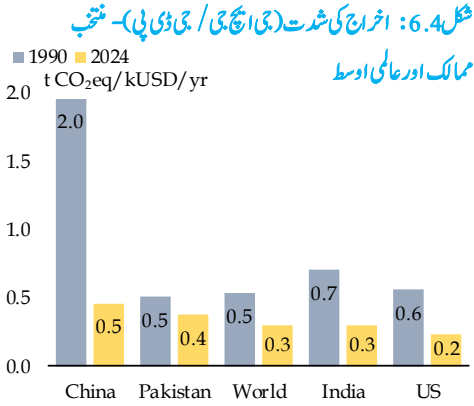
⁶ توانائی کا شعبہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے عالمی اخراج میں تقریباً دو تہائی حصہ ڈالتا ہے۔

بینک دولت پاکستان



Note: Size of the bubble indicates emissions in absolute terms. Source: EDGAR

کاربن میں نسبتاً بلند شدت توانائی کے شعبے میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں اضافے کا سبب بن رہی ہے (شکل 6.6 ب)۔⁸



Source: EDGAR

فی الحال ماحولیات کے اس ہدف کو کہ 2023ء تک عالمی حرارت 1.5 ڈگری سنٹی گریڈ تک محدود کی جائے، پورا کرنے کے لیے عالمی سطح کا اقدام تمام اظہاریوں میں ناکافی رہا ہے (شمار وغیرہ، 2025ء)۔⁹ ریکارڈ کے مطابق گذشتہ دس سال گرم ترین رہے ہیں، بلکہ 2024ء میں درجہ حرارت صنعتی دور (1850ء تا 1900ء) سے قبل کے مقابلے میں 1.55 ڈگری سنٹی گریڈ زائد رہا۔^{10, 11} پاکستان کے لیے صورت حال زیادہ تشویشناک ہے کیونکہ یہ عالمی اوسط کے مقابلے میں خاصی زیادہ حرارت کا سامنا کر رہا ہے (حکومت پاکستان، 2025ء الف)۔

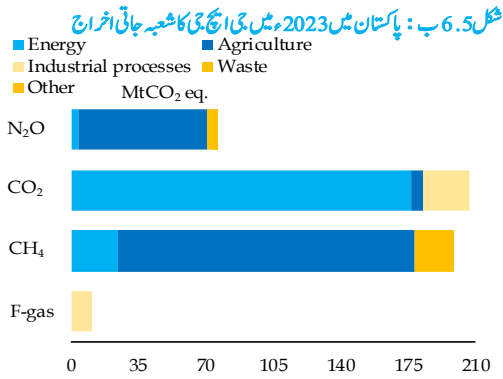
8 صنعتی توانائی کے استعمال کی پاکستان کی کاربن کی شدت شمالی امریکہ کے مقابلے میں تقریباً 38 فیصد زیادہ ہے، اور یورپی یونین سے 50 فیصد زیادہ ہے۔ ماخذ عالمی بینک (2023ء الف)

9 ماحولیاتی اقدام میں دو چیزیں شامل ہیں: تکنیکی اقدامات، یعنی طریقے جو جی ایچ جی کے اخراج کو کم کرنے یا کاربن sinks کو بڑھانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں تاکہ جی ایچ جی کے اخراج کو جذب کیا جاسکے۔ دوسرے مطابقتی اقدامات، یعنی موجودہ نظام کو ایڈجسٹ کرنا تاکہ ماحولیاتی تبدیلی کے موجودہ اور آئندہ اثرات سے زدپذیری کم کی جاسکے۔ ماخذ: ماحولیاتی تبدیلی پر بین الاقوامی کمیٹی (2022ء)، یورپی یونین: (بلا تاریخ)

10 اقوام متحدہ (بلا تاریخ)

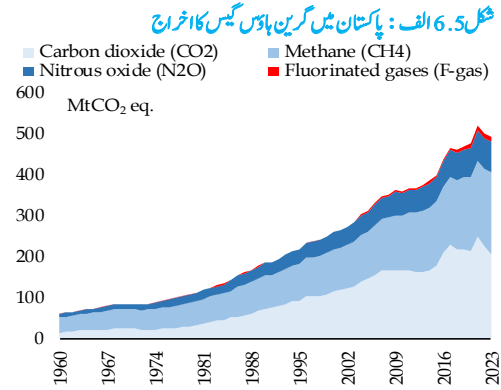
11 پیرس معاہدے کے تحت، ممالک نے گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج کم کرنے کا عہد کیا تاکہ طویل مدتی عالمی درجہ حرارت میں اضافہ 2 ڈگری سنٹی گریڈ سے خاصا نیچے رکھا جاسکے اور کوششیں کی جائیں کہ یہ 1.5 ڈگری سنٹی گریڈ تک محدود رہے، کیونکہ ڈگری سنٹی گریڈ پر تبدیلی کے اثرات بہت کم ہوتے ہیں۔ ماخذ: یو این ایف سی سی (2015ء)

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء



Source: WRI

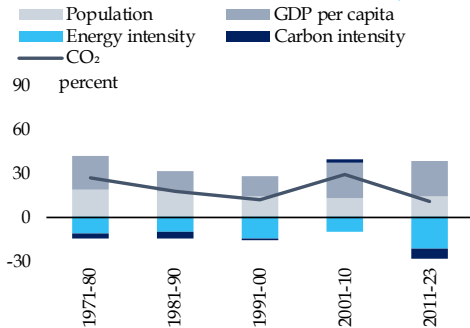
قلت پر قابو پانا درحقیقت ایک مہیب چیلنج ہے۔ یہ مرحلہ ترقی یافتہ ممالک بھی اپنے تمام وسائل، مضبوط اداروں اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے باوجود حاصل نہیں کر سکے ہیں اور انہوں نے اس جانب پیش رفت ابھی شروع ہی کی ہے۔¹²



Source: WRI

مذکورہ بحث کی روشنی میں پاکستان کو بالخصوص دشوار صورت حال کا سامنا ہے۔ یہ ایک طرف تو ماحول سے شدید زد پذیر ممالک میں سے ہے، حالانکہ جی ایچ پی کے عالمی اخراج میں اس کا حصہ بہت تھوڑا ہے، اس کے باوجود، دوسری طرف اسے اپنی معیشت کو ترقی دینا ہے اور جی ڈی پی کی نموبڑھانا ہے، جبکہ اخراج کی شدت بھی ساتھ ساتھ کم کرنا ہے۔ جی ڈی پی کی نمو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج اور وسائل کی

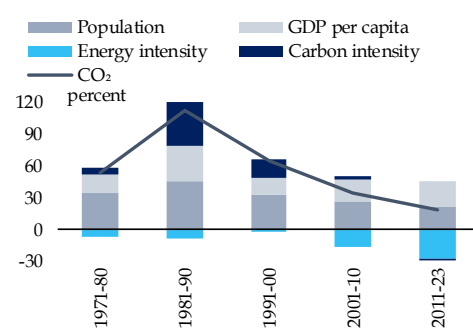
شکل 6.6 ب: پاکستان میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں تبدیلی کے محرکات*



*Contribution to energy related CO₂ emissions based on Kaya identity: CO₂ emissions = population x GDP per capita x energy intensity (total energy supply (TES)/GDP) x carbon intensity (CO₂/TES).

Source: IEA

شکل 6.6 الف: کاربن ڈائی آکسائیڈ کے عالمی اخراج میں تبدیلی کے عالمی محرکات*



Berahab, R. (2017)¹²

بینک دولت پاکستان

ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنا اور اس کے مطابق اقدامات کرنا نہ صرف ملک کو درپیش ماحولیاتی خطرات سے بچانے کے لیے بلکہ اقتصادی مسابقت کو برقرار رکھنے کے لیے بھی ضروری ہے۔¹⁴ موخر الذکر بات اس لیے بھی خاص طور سے درست ہے کہ ماحولیاتی، سماجی اور نظم و نسق کے اثاثوں میں عالمی سرمایہ کاروں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے، جبکہ ماحولیات کے حوالے سے خدشات میں اضافہ ہو رہا ہے،¹⁵ اور تجارتی و سرمایہ کاری ترجیحات بدل رہی ہیں۔¹⁶ اس کے علاوہ، عالمی سطح پر ماحولیاتی پیٹنٹ (green patents) میں بڑھتا ہوا رجحان پاکستان کے لیے موقع ہے کہ وہ کاربن پر مبنی طریقوں کو چھوڑ کر براہ راست ماحول دوست ٹیکنالوجی اپنائے (شکل 6.7)۔¹⁷

اس پس منظر میں یہ باب درج ذیل انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ سیکشن 6.2 میں پاکستان کی معیشت پر موسمیاتی تبدیلی کے محسوس شدہ اور متوقع اثرات پر اور نیز، اقتصادی پالیسی سازی پر روشنی ڈالی گئی ہے، جس سے یہ اہم نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ جو موسمیاتی تبدیلی طویل مدت سے محض ایک تشویش تھی، اب وہ فوری میکرو اکنامک خطرے میں تبدیل ہو چکی ہے۔ سیکشن 6.3 موسمیاتی اقدام سے متعلق چیلنجوں پر بحث کرتا ہے، جن میں محدود ادارہ جاتی اور تکنیکی صلاحیتیں شامل ہیں، یہ موسمی دھچکوں سے نمٹنے

ان چیلنجوں سے قطع نظر، پاکستان نے اپنی قومی متعین شراکت (Nationally Determined Contributions) بنانے اور بتدریج بہتری کے ذریعے ماحولیاتی اقدام کا مضبوط عزم ظاہر کیا ہے۔ پیرس معاہدے کے تحت پاکستان نے وعدہ کیا ہے کہ وہ حسب معمول کاروبار چلانے (Business as Usual) کے بجائے 2035ء تک گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج 50 فیصد کم کر دے گا۔¹³ اس مقصد کے لیے ملک نے کئی اقدامات کیے ہیں، جیسے دس ارب درختوں کا سونامی، تیسر (mangrove) کے تحفظ اور بحالی کی مہمات (حکومت پاکستان 2025ء ب)۔ پاکستان چھتوں پر سولر بینیل کی تنصیب کے ذریعے توانائی بنانے میں عالمی رہنما کے طور پر بھی ابھرا ہے، اس نے 2022ء سے 2024ء تک کے دوران توانائی کی صلاحیت کو تقریباً تیس گنا بڑھا دیا ہے (شومر و دیگر 2025ء)۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان نے برقی گاڑیوں کی پالیسی بھی جاری کی اور عمارتوں کے انفراسٹرکچر اور صاف کاری آلات سمیت مختلف شعبوں میں توانائی بچانے کے اقدامات کیے۔ اس کے علاوہ موسم کی سختیوں سے بچاؤ اور قدرتی آفات سے مزاحمت کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوششوں کے سلسلے میں پاکستان نے آئی ایم ایف کی آری ایف کے تحت بھی قرضہ حاصل کیا۔

13 حسب معمول منظر نامے (BAU) کے تحت، اخراج کا تخمینہ 2015ء کے 405 ملین ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے مساوی سے بڑھ کر 2035ء تک 2,559 ملین ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے مساوی تک پہنچنے کا امکان ہے۔ وعدہ شدہ 50 فیصد کمی میں سے 17 فیصد غیر مشروط طور پر ملکی وسائل کی مدد سے حاصل کی جائے گی، جبکہ باقی 33 فیصد کا انحصار بین الاقوامی رعایتی قرضے کی بنیاد پر امداد، ٹیکنالوجی کی منتقلی، اور استعداد سازی کی فراہمی پر ہے۔ ماخذ حکومت پاکستان (2024ء الف)۔

14 ماحولیات کے تحقیقی اور مطابقتی اقدامات مسابقت بڑھاتے ہیں کیونکہ یہ ماحولیات سے منسلک نقصانات کو کم کرتے ہیں، ماحول دوست جدت طرازی کی معاونت کرتے ہیں، اور کاربن بارڈر ایڈجسٹمنٹ میکانزم (سی بی اے ایم) اور گیس کے اخراج کا بدلہ جیسے پالیسیوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

15 ای ایس بی کے اثاثوں 2030ء تک عالمی زیر انتظام اثاثوں کا 25 فیصد بننے کی راہ پر گامزن ہیں (بلوہرگ، 2024ء)۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ کارپوریٹ شیئرز ہولڈرز اب منافع، عوام اور کردار (یعنی ماحول) کے تین اہم عزم میں اضافہ کر رہے ہیں، جبکہ پچھلے برسوں میں توجہ صرف اس بات پر ہوتی تھی کہ شیئرز ہولڈرز کا منافع زیادہ سے زیادہ کس طرح بڑھایا جائے۔ مثال کے طور پر، 2019ء میں امریکی سی ای او کی 50 سال پرانی تنظیم برنس رائٹن ٹیمبل نے اپنا یہ عزم ظاہر کر کے کارپوریٹ گورننس کے مفکرین کو حیران کر دیا کہ وہ صرف شیئرز ہولڈرز کی خدمت کرنے کے بجائے تمام کارپوریٹ اسٹیک ہولڈرز کو منافع دے گی، بشمول کیو بی سی۔ برنس رائٹن ٹیمبل بھی گرین ہاؤس گیس اخراج میں کمی کی حمایت کرتی ہے (بی آئی، بلا تارخ)۔

16 تصفیعات کے لیے سیکشن 6.2 اور باکس 6.2 دیکھیے۔

17 ایس ڈی جی سے متعلق پینٹنٹس کا کتاب 2015ء میں تقریباً 25 فیصد تھا جو بڑھ کر 2023ء میں 31.4 فیصد ہو گیا۔ اس میں، دیگر ایس ڈی جی کے مقابلے میں خاص طور پر ماحولیاتی اقدام (ایس ڈی جی 13) اور سستی اور صاف توانائی (ایس ڈی جی 7) سے متعلق پینٹنٹس 2000ء اور 2023ء کے درمیان زیادہ تیزی سے بڑھے، جو ماحول دوست ٹیکنالوجی میں آنے والی تیز رفتار جدت کو ظاہر کرتا ہے۔ (ڈبلیو آئی ٹی او، 2024ء)

بینک دولت پاکستان

خطرے میں ڈال جاتے ہیں۔²⁴ درحقیقت 2010ء، 2022ء، اور 2025ء کے سیلابوں میں زرعی شعبہ سب سے زیادہ متاثر ہوا، جس کے نقصانات کا تخمینہ بالترتیب 5.0 ارب ڈالر، 13.0 ارب ڈالر، اور 1.5 ارب ڈالر تھے (این ڈی ایم اے، 2025ء؛ وزارت پی ڈی ایس آئی، 2025ء)۔

فصل کی پیداوار: فصل کی پیداوار درجہ حرارت، بارش کے انداز، پانی کی دستیابی، اور سیلاب، خشک سالی، اور گرمی کی لہر میں اتار چڑھاؤ جیسے شدید موسمی حالات کے معاملے میں بہت حساس ہے (ایشیائی ترقیاتی بینک 2017ء)۔ مثال کے طور پر 2010ء کے سیلاب سے 2.3 ملین ہیکٹر خریف کی فصلیں ڈوب گئیں، اور کپاس کی تقریباً 2 ملین گانٹھیں برباد ہو گئیں (ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک 2010ء)۔ 2022ء کے سیلاب میں، فصلوں کو ہونے والا نقصان مجموعی زرعی نقصان کا تقریباً 80 فیصد تھا جبکہ گندہ بانی کے شعبے کو نقصان 17 فیصد تھا۔ اس وقت تقریباً 4.4 ملین ایکڑ زرعی اراضی تباہ ہوئی تھی (وزارت پی ڈی ایس آئی، 2022ء)۔ اسی طرح، 2025ء کے سیلاب کے دوران، زرعی شعبہ سب سے زیادہ متاثر ہوا، فصل کی 2.2 ملین ایکڑ اراضی زیر آب آگئی تھی۔

مزید برآں، تخمینے بتاتے ہیں کہ 2040ء تک درجہ حرارت اگر 0.5 ڈگری سے 2.0 ڈگری سینٹی گریڈ بڑھا تو مجموعی زرعی پیداواریت تقریباً 8 سے 10 فیصد تک کم ہو جائے گی (دہلوی و دیگر، 2015ء)، جبکہ فصلوں کی مجموعی یافت 2050ء تک 47 فیصد تک کم ہو سکتی ہے (یو این ڈی پی، 2024ء)۔ موسمیاتی تبدیلی کے باعث یافت میں کمی کا تخمینہ تمام اہم فصلوں میں وسیع

مزید برآں، طبعی اور عملی سطح کے اثرات کے علاوہ کچھ اہم عبوری خطرات بھی ہیں جو معیشت کے مختلف شعبوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔²³ ان خطرات کے پیش نظر اس سیکشن میں زرعی اور صنعتی شعبوں میں اور ساتھ ہی مہنگائی، بیرونی کھاتے اور مالیاتی پوزیشن پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات اور اس کے خطرات کی وسیع خاکہ بندی کی گئی ہے۔

جدول 6.1: یافت میں ردوبدل^a

اہم فصلیں	پاکستان	اگلے عشرے	صدی کا نصف	صدی کا اختتام
بہ مقابلہ دنیا	(2039ء-2020ء)	(2059ء-2040ء)	(2099ء-2080ء)	
کئی	پاکستان	-6.2	-10.2	-10.4
	دنیا	-3.6	-7.3	-11.2
چاول	پاکستان	-13	-22.5	-29.7
	دنیا	-1	-1.1	-2.2
گندم	پاکستان	-0.6	-2.1	-6.2
	دنیا	-3.5	-7.5	-12.9

^a ماحولیاتی تبدیلی کی بنا پر سالانہ ردوبدل کی پیش گوئی (جب گیس کا اخراج معتدل ہو) کا موازنہ اس منظر نامے سے جب ماحولیاتی تبدیلی نہ ہو

ماخذ: یو این ڈی پی (بلا تاریخ)

زراعت پر اثرات

پاکستان کا زرعی شعبہ موسمیاتی تبدیلی کے حوالے سے انتہائی حساس اور سب سے زیادہ متاثرہ شعبوں میں سے ہے، یہ موسمی تغیرات اور شدید موسمی حالات سے سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ معمولی موسمی جھٹکے بھی زراعت کے لیے بڑے اقتصادی نقصانات کا سبب بن جاتے ہیں اور خوراک کی سلامتی کو

²³ طبعی اثرات کی مثالوں میں سیلاب سے فصلوں اور صنعتی تعمیرات کو ہونے والا نقصان شامل ہے، جبکہ عملی مثالوں میں شدید گرمی کی لہر کے زرعی پیداوار اور صحت کی پیداوار پر اثرات شامل ہیں۔ عبوری اثرات جن چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں ان میں پالیسی دباؤ، کاربن کی قیمتیں، اور صارف کی طلب میں تبدیلی جس کے تحت نئے مواد / پراہٹس کے ذریعے ڈی کاربائزیشن کی ضرورت ابھرے، شامل ہیں۔ ماخذ: بینک آف انگیلینڈ (2018ء)

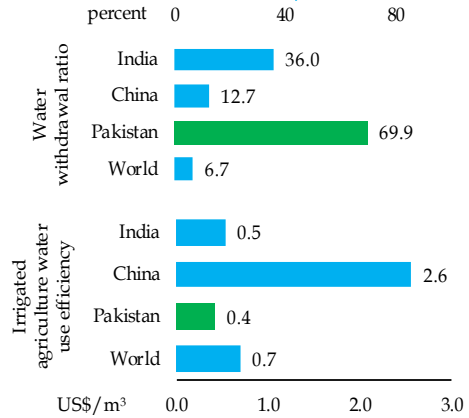
²⁴ یہ شعبہ پاکستان کے جی ڈی پی میں 23.3 فیصد حصہ ڈالتا ہے، ایک تہائی سے زیادہ افرادی قوت اس سے منسلک ہے جس میں اکثریت خواتین کی ہے، اور یہ ملک کی مجموعی برآمدات میں براہ راست اور بالواسطہ تقریباً 70 فیصد کا حصہ دار ہے۔ ماخذ: پی ڈی ایس (2025ء، الف)، پی ڈی ایس (2025ء، ب)، ایف اے او (بلا تاریخ)

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

پینانے پر ہے (جدول 6.1)۔ اسی طرح درجہ حرارت میں 3 سے 5 ڈگری سنٹی گریڈ اضافہ کپاس اور گنے کی یافت کو بالترتیب 6 اور 16 فیصد سالانہ تک کم کر سکتا ہے (اکبر اور گھی والا، 2020ء)۔

مزید برآں، گلشیروں کے تیز رفتار پگھلاؤ کی وجہ سے نہ صرف سیلاب آئے جن سے فصلوں کو براہ راست نقصان پہنچا بلکہ پانی کے وسائل بھی ختم ہوتے گئے۔ جیسے جیسے یہ گلشیر کم ہوں گے، اگلے 50 سال میں ندی نالوں کے بہاؤ میں تقریباً 30 سے 40 فیصد کمی آسکتی ہے (ایشیائی ترقیاتی بینک، 2017ء)۔ اسی دوران بارش کے انداز غیر معمولی ہو گئے ہیں؛ سردیوں کے موسم میں طویل خشک دورانیے اور مون سون کی معمول سے زیادہ بارشوں نے، جو اکثر سیلاب کا سبب بنتی ہیں، فصلوں کی پیداوار پر اثر ڈالا ہے اور زرعی شعبے کو بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ ایک طرف پانی کے غیر موثر انتظام سے پیدا ہونے والی مشکلات ہیں تو دوسری طرف آبی وسائل پر یہ موسمی دباؤ، جس سے سابقہ دشواریوں میں اضافہ ہو گیا ہے اور پانی کی قلت اور اس کی پست کارکردگی بڑھی ہے (شکل 6.8) جبکہ زیر زمین پانی بھی انتہائی خطرناک رفتار سے کم ہو رہا ہے (پی آئی ڈی ای، 2022ء)۔

شکل 6.8: زراعت میں آبی استعمال کی کارکردگی 2022ء میں



Source: FAO

گلہ بانی: موسمیاتی تبدیلی براہ راست گلہ بانی کے شعبے کو متاثر کرتی ہے جس میں مویشیوں کی اموات، ان کی افزائش نسل اور صحت کے حوالے سے نقصانات شامل ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں 2010ء اور 2022ء کے سیلابوں میں بالترتیب تقریباً 1.5 ملین اور 0.8 ملین مویشی ہلاک ہوئے (وزارت پی ڈی ایس آئی، 2022ء؛ ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک، 2010ء)۔ اس کے علاوہ، موسمیاتی تبدیلی سے خوراک اور چارے کی قلت ہو سکتی ہے جو مویشیوں کو بالواسطہ متاثر کر سکتی ہے (گالے اور دیگر، 2013ء)۔ زیادہ درجہ حرارت نہ صرف فارم کے جانوروں کی صحت، تولیدی صلاحیت اور پیداوار پر براہ راست اثر پڑتا ہے بلکہ دودھ دینے والے

پانی کا دباؤ: پانی کی قلت سے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے زرعی پیداوار کے نقصانات بڑھ گئے ہیں،²⁵ کیونکہ زرعی شعبہ پانی کا سب سے بڑا صارف ہے، جو تازہ پانی کا تقریباً 96 فیصد لے جاتا ہے (عالمی بینک، تاریخ نامعلوم)۔ چونکہ قابل کاشت زمین کا 82 فیصد سے زائد دریائی آبپاشی پر منحصر ہے،²⁶ درجہ حرارت میں اضافے اور موسمیاتی تغیرات بڑھنے سے یہ مسائل مزید بگڑ جاتے ہیں۔ اس طرح پانی کے کمیاب وسائل کی بڑھتی ہوئی طلب میں اضافہ ہوتا ہے اور غذائی نظام کو مزید خطرے میں ڈال دیتا ہے (ایشیائی ترقیاتی بینک، 2012ء)۔

²⁵ مجموعی قابل تجدید پی کس آبی وسائل جو 1964ء میں 4,858.3 کعب میٹر سالانہ تھے، 2022ء میں گر کر 1,012.72 کعب میٹر سالانہ رہ گئے، جو کہ پانی کی معمول حد 1,700 کعب میٹر سے بہت کم ہے۔

ماخذ: ایف اے او (بلاتاریخ)

²⁶ ایف اے او (بلاتاریخ)

بینک دولت پاکستان

توانائی اور دیگر شعبے شامل ہیں۔ ان اثرات کا دائرہ ایک طرف طبعی نقصان تک ہے تو دوسری طرف رسدی زنجیر (سپلائی چین) میں خلل اور پیداواریت میں کمی تک دراز ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، حالیہ سیلابوں نے پاکستان میں صنعتی سرگرمیوں کو نہ صرف خام مال کی کم دستیابی کی شکل میں بلکہ رسدی زنجیر میں خلل کی صورت میں بھی متاثر کیا، چنانچہ اس طرح 2010ء میں صنعتی نقصانات کا تخمینہ 0.3 ارب ڈالر اور 2022ء میں 3.8 ارب ڈالر رہا (اسٹیٹ بینک، 2023ء الف؛ وزارت پی ڈی ایس آئی، 2022ء؛ ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک، 2010ء)۔

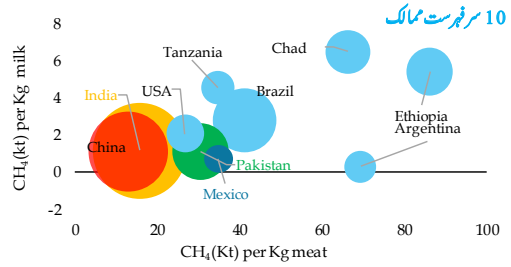
ایشیائی صنعتی: طبعی نقصان کے لحاظ سے موسمیاتی تبدیلی کے واقعات مثلاً سیلاب اور شدید گرمی کی ہر فصلوں اور گلہ بانی پر اثر ڈالتے ہیں جس کے نتیجے میں گندم اور چاول کی پساتی، غذاؤں کی پراسیسنگ، ٹیکسٹائل اور زرعی بنیاد پر ایشیائی صنعتیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ زرعی پیداوار میں کمی کی وجہ سے ان صنعتوں کو خام مال اور خام مواد کی قلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسی طرح، ایشیائی صنعتی میں، ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے ذیلی شعبوں کا بھی پیداواری عمل موسمیاتی تبدیلیوں کے خطرات سے دوچار ہے (جدول 6.2)۔ ٹیکسٹائل صنعت، جی ایچ جی کے عالمی اخراج میں شہری ہوا بازی اور جہاز رانی سے بھی زیادہ بڑے کردار کے حامل شعبوں میں سے ایک ہے، چنانچہ اس کو بھی ایک بڑے عبوری اثر کا سامنا ہے (یو این سی ٹی اے ڈی، 2025ء؛ قلمو اور دیگر، 2022ء)۔ لہذا اپنا تیار اور ماحول دوست پیداواری دورانیے کی ضرورت موجود ہے تاکہ مختلف ضوابط نافذ کر کے موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کم کیے جائیں۔ صنعتی شعبے میں ان اقدامات کو اپنانے کی ایک اضافی لاگت ہے۔

جانوروں کی دودھ کی یافت میں بھی فوری کمی کا سبب بنتا ہے (رحمان اور دیگر، 2019ء)۔

اس کے علاوہ، پانی کی کمی چارے کی پیداوار کو متاثر کرتی ہے، جس سے مویشیوں کا وزن کم ہوتا ہے اور طویل خشک سالی کے دوران اموات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے (چانڈیو اور دیگر، 2023ء)۔²⁷ ماحولیاتی تحفظ کے اقدامات نہ کیے گئے تو پاکستان میں گلہ بانی کو 2030ء تک ہونے والے نقصانات کا تخمینہ جی ڈی پی کا 18 فیصد لگایا گیا ہے (یو این سی ٹی اے ڈی، 2024ء)۔ ان طبعی اثرات کے علاوہ، گلہ بانی شعبے کو ایک بڑے عبوری اثر کا بھی سامنا ہے کہ مویشیوں کی پیداواری مصنوعات میں پھینچنے والے اخراج نسبتاً زیادہ ہے (شکل 6.9)۔

شکل 6.9: مویشیوں سے پھینچنے والے اخراج 2023ء میں - مویشیوں کی تعداد کے لحاظ سے



*Total methane emissions by livestock per kg of meat and milk produced by cattle, goat, sheep, & buffalo
Note: size of bubble represents number of animals (cattle, goat, sheep, & buffalo)

Source: FAO

صنعت پر اثرات

اگرچہ موسمیاتی تبدیلیوں کا مرکزی اثر زراعت پر پڑتا ہے، تاہم اس کے سلسلہ وار ذیلی اثرات صنعتی شعبوں تک بھی جاتے ہیں جن میں ایشیائی صنعتی

²⁷ مثال کے طور پر 1999ء سے 2002ء تک سندھ اور بلوچستان میں خشک سالی سے دو ملین مویشی ہلاک ہو گئے (عالمی بینک، اور ایشیائی بینک، 2021ء)، جبکہ 2015ء سے 2017ء تک کے دوران خشک سالی سے شدید متاثرہ اضلاع میں مویشیوں کی پیداوار 48 فیصد کم ہو گئی (عالمی بینک، 2022ء)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 6.2: ٹیکسٹائل شعبے پر ماحولیات کا اثر

ماحولیاتی واقعہ	اثرات بذریعہ	اثرات
درجہ حرارت، بارش، موسم کی شدت	خام مال کی رسد	یانت میں کمی، ناقص معیار، قیمت کا تغیر
پانی کی دستیابی، توانائی کی رسد، موسم	پیداوار اور سرگرمی	سرگرمیوں میں خلل، لاگت میں
کی شدت	اضافہ، وسائل کمیاب	
موسم کی شدت، سمندری سطح کا بڑھنا	رسدی زنجیر کی	انفراسٹرکچر کو نقصان، نقل و حمل میں
	لاجسٹکس	تاخیر، شپنگ کی زائد لاگت
ماحول کی وجہ سے نقل مکانی، روزگار	مزدوروں کا استحکام	افراد کی قوت میں نقصان، پیداواری
کی منتقلی		مرکز میں سماجی چیلنج

ماخذ: استحکام کی ڈائریکٹری

باعث بنتی ہے (انٹرنیشنل گرو تھ سینٹر، 2025ء الف؛ محمود اور دیگر، 2013ء؛ محسن اور دیگر، 2024ء)۔

مزدور کی پیداوار پر اثر

تخمینہ لگایا گیا ہے کہ پاکستان میں گیٹوں کے معتدل اور زیادہ اخراج کی صورت میں ماحولیاتی تبدیلی کے نتیجے میں زراعت اور ایشیا سازی سمیت تمام شعبوں میں مزدور کی پیداوار پر بالترتیب 7 فیصد اور 10 فیصد کم ہوگی۔²⁹ یو این ڈی پی کے ہیومن کلائمٹ ہورائزن کے تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ اگلی تین دہائیوں میں سالانہ عالمی اوسط کے مقابلے میں پاکستان کو خطرہ ہے کہ اس کے فی مزدور نمایاں طور پر زیادہ گھٹنے ضائع ہو سکتے ہیں، خواہ وہ کم خطرے والے شعبے ہوں یا زیادہ خطرے والے۔³⁰ اگر مطلوبہ موسمیاتی اقدامات نہ کیے گئے تو ان نقصانات میں مزید اضافہ متوقع ہے (شکل 6.10)۔

توانائی: یہ ایسا شعبہ ہے جو ماحولیاتی تبدیلی سے بہت زیادہ متاثر بھی ہے اور یہ ماحولیاتی تبدیلی کے بنیادی محرکات میں سے بھی ہے، توانائی کا بنیادی ڈھانچہ یعنی پیداوار اور تقسیم کا نظام، شدید موسمی حالات اور قدرتی آفات کی زد میں رہتا ہے (مائیکلیڈ اور دیگر، 2018ء؛ گونگیو ز اور دیگر، 2024ء)۔

ایسا اس لیے ہے کہ بلند درجہ حرارت اور گرمی دنیا بھر میں مزدور کی پیداوار پر متاثر کرتی ہے کیونکہ یہ پیشہ ورانہ حفاظت اور صحت کے لیے خطرات پیدا کرتی ہے (عالمی ادارہ محنت، 2020ء)۔ پاکستان میں بھی یہی صورت حال ہے۔ کراچی میں ٹیکسٹائل مزدوروں کے حالیہ سروے کے مطابق کارخانوں میں شدید گرمی صحت کے مسائل پیدا کر رہی ہے جس سے مزدور کی پیداوار پر کم ہو رہی ہے (جرمن وائچ، 2025ء)۔

پاکستان کی پن بجلی کی 11,500 میگا واٹ استعداد،²⁸ جو مالی سال 25ء تک مجموعی گروتھ کا 28.0 فیصد تھی، موسمی حالات کی زد میں ہے کیونکہ یہ بارش میں اتار چڑھاؤ، گلیشیر پگھلنے اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے باعث خشک سالی کی وجہ سے موسمی حالات کا شکار ہے۔ اسی کے ساتھ، تھرمل پاور گروتھ کی استعداد 56.3 فیصد ہے، چنانچہ توانائی کا شعبہ بھی عبوری خطرے کا سامنا کر رہا ہے، یہ خطرہ اس وقت مزید نمایاں ہو جاتا ہے جب ملک توانائی کے مجموعے میں غیر مرکزی شمسی توانائی کو شامل کر رہا ہے۔ مزید برآں، درجہ حرارت میں انتہائی شدت ترسیل و تقسیم کی لائنوں میں نقصان کا باعث بنتا ہے، جبکہ شدید گرمی میں بجلی کی زائد طلب بھی بجلی کے بریک ڈاؤن کا

28 نیپرا (2025ء)۔

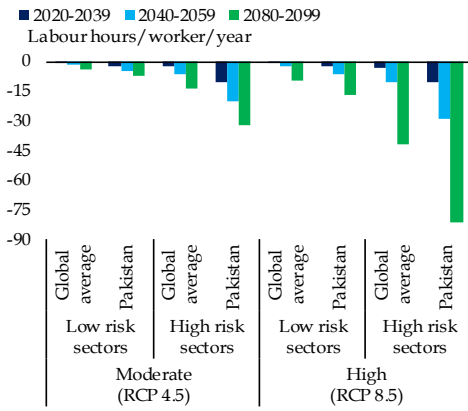
29 وزارت خزانہ (2024ء)۔

30 بلند خطرے والے شعبوں میں زراعت، کان کنی، تعمیرات اور ایشیا سازی شامل ہیں، جبکہ دیگر تمام شعبوں کو محنت کے گھنٹوں کے تخمینے کے لیے کم خطرے والے شعبوں کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ ماخذ: یو این ڈی پی (بلا تارخ)

بینک دولت پاکستان

ضوابط اور یورپی گرین ڈیل آگے چل کر پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں (بکس 6.2)۔ ایسے خطرات کے تدارک کے لیے نہ صرف ارتقا پذیر ماحولیاتی معیارات پر عمل درآمد ضروری ہو گا بلکہ پاکستان کی اپنی درآمدی پالیسی میں بھی تبدیلیاں درکار ہوں گی تاکہ برآمدات میں شامل ہونے والی درآمد شدہ گیس اخراج کو کم کیا جاسکے (کنسورٹیم برائے ترقیاتی پالیسی تحقیق، 2024ء)۔

شکل 6.10: ماحول کی تبدیلی کے پاکستان میں مزدوری کے گھٹنے پر اثرات



Representative Concentration Pathways (RCPs) are scenarios that include time series of emissions and concentrations of the full suite of GHGs, aerosols and chemically active gases, as well as land use/land cover. Each RCP ends in numbers (e.g., 4.5, 8.5) that provides only one of many possible scenarios that would lead to the specific radiative forcing characteristics (IPCC Fifth Assessment Report).

Source: HCH, UNDP

برآمدات کی طرح ان معیشتوں اور صنعتوں میں بھی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر منفی اثر پڑتا ہے جو ماحولیاتی خطرات کی زد میں زیادہ ہیں۔³¹ موسمیاتی واقعات سے منسلک خطرات اور غیر یقینی صورت حال غیر ملکی

بیرونی کھاتے پر اثر

ماحولیاتی تبدیلی مختلف ذرائع سے بیرونی کھاتے کو متاثر کرتی ہے (آئی ایم ایف، 2025ء ب)۔ پاکستان کی صنعت اور زراعت پر ماحولیاتی تبدیلی کا منفی اثر برآمدات پر بھی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یہ منفی اثر پیداوار اور مرکز دور کی کارکردگی کم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، مالی سال 25ء میں شدید گرمی کی لہر اور غیر متوقع بارش نے کپاس کی ملکی فصل کو نقصان پہنچایا جس کے سبب کپاس کی زیادہ درآمدات لازم ہو گئیں (اسٹیٹ بینک، 2025ء)۔ قبل ازیں مالی سال 23ء میں، سیلاب کے سبب خوراک اور ٹیکسٹائل کی برآمدات متاثر ہوئی تھیں، جبکہ خوراک کی فصلوں کو پیچھے والے نقصان کے نتیجے میں دالیں، چینی اور کپاس زیادہ درآمد کی گئی۔ یہ واقعات خان اور دیگر (2019ء) کے تجربی مشاہدات کی مثالیں ہیں، جنہوں نے 1975ء سے 2017ء تک کے دوران ماحولیاتی تبدیلی اور پاکستان کی زرعی برآمدات کے درمیان منفی تعلق پایا۔

مجموعی طور پر، پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک موسمیاتی تبدیلی کے براہ راست اور بالواسطہ اثرات کی وجہ سے تجارتی توازن بگڑنے کے خطرے میں ہیں۔ اول الذکر پیداوار، انفراسٹرکچر اور نقل و حمل کے راستوں پر اثرات ڈالتے ہیں۔ موخر الذکر زمین اور پانی کی دستیابی جیسے وسائل میں ردوبدل، اور پیداواری عوامل کی کارکردگی کی وجہ سے ہوتا ہے (ڈیلنگ اور دیگر، 2017ء)۔

تجارتی توازن پر ان طبیعی اور عملی خطرات کے علاوہ عبوری خطرات بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں (آئی ایم ایف، 2021ء)۔ مثال کے طور پر، اگر ضروری اقدامات نہ کیے گئے تو ماحولیات پر یورپی یونین کے غیر جانبدار قواعد و

31 ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں اور دیگر ممالک میں، ماحولیاتی زد پذیری اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد کے مابین مضبوط منفی تعلق موجود ہے۔ تاہم، ماحولیاتی تیاری کی سطح بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منفی اثر کو معتدل کر دیتی ہے (این اور دیگر، 2022ء؛ گوپالان اور دیگر، 2023ء؛ شیئر، 2023ء)۔

حرارت اور بارشوں کا گندم کی پیداوار کے ساتھ منفی تعلق معلوم کیا، اور یہ تعلق غذائی مہنگائی بڑھانے کا سبب بنا۔

اسی طرح، سیلاب بھی قلیل مدت مہنگائی کا دباؤ بڑھا دیتے ہیں (پارکر، 2018ء)۔ مثال کے طور پر 2010ء کے سیلاب میں غذائی مہنگائی بڑھنے کی وجہ رسدی زنجیر میں رکاوٹیں تھیں، اس کے علاوہ سیلاب کے بعد حکومت کے زیادہ قرض لینے سے مہنگائی اور زرعی توسیع کو روکنے کی زرعی پالیسی کی اثر انگیزی کم ہو گئی (اسٹیٹ بینک، 2010ء)۔ 2022ء کے سیلاب کا اثر ابتدائی چند مہینوں میں مہنگائی کے لیے تباہ کن تھا اگرچہ کم مدت تک رہا (حسین اور دیگر، 2025ء)۔ اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کے اندازے یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ سیلاب نے این سی پی آئی مہنگائی پر مثبت اور فوری اثر ڈالا، جبکہ درجہ حرارت کے دھچکے طویل مدت میں مہنگائی بڑھا سکتے ہیں (پاکس 6.1)۔

موسمیاتی دھچکے مرکزی بینکوں کے لیے بھی چیلنج پیدا کرتے ہیں، اور ان کی زرعی پالیسی کے مقاصد کا حصول مشکل ہو سکتا ہے (این جی ایف ایس، 2023ء)۔ مثال کے طور پر، غذائی قیمتوں میں غیر یقینی صورت حال سے مہنگائی کی توقعات بڑھتی ہیں (عباس اور دیگر، 2015ء) جو مرکزی بینک کے مہنگائی کے تخمینوں کو خطرے میں ڈال دیتی ہیں۔ مالی سال 23ء میں بھی ایسا ہوا تھا جب پاکستان میں 2022ء کی بارشوں کے اثرات، اور ساتھ ہی شرح مبادلہ اور دیگر رسدی دھچکوں کی وجہ سے مہنگائی کی غیر یقینی صورت حال بڑھی جس کے بعد اسٹیٹ بینک کو مہنگائی کے اپنے تخمینے پر نظر ثانی کرنی پڑی (اسٹیٹ بینک، 2023ء)۔

مزید برآں، ماحولیاتی خطرات بلند رہنے اور اثاثوں کے ضیاع سے کاروباری اداروں کی قرض ادائیگی کی صلاحیت اور بینکوں کی بیلنس شیٹ کمزور ہو سکتی

سرمایہ کاروں کے اعتماد کو متزلزل کر سکتی ہے جس کے نتیجے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور جزدانی سرمایہ کاری میں ممکنہ کمی واقع ہو سکتی ہے (آئی ایم ایف، 2025ء)۔

قیمتوں کے استحکام اور زرعی پالیسی پر اثر

موسمی دھچکے قیمتوں کے استحکام پر مختلف ذریعوں سے اثر ڈالتے ہیں۔ یہ اثرات قلیل اور وسط مدت میں دونوں میں دیکھے جاسکتے ہیں، جبکہ ان میں کمی کے کمزور اقدامات بھی مہنگائی کے دباؤ کا خطرہ بڑھاتے ہیں۔ مثال کے طور پر سیلاب، شدید گرمی یا خشک سالی سے پیدا ہونے والے رسدی دھچکے فصلوں کی پیداوار متاثر کر سکتے ہیں جس کی وجہ سے غذائی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ آ سکتا ہے (آئی ایم ایف، 2025ء)۔ اسی طرح، ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر کو بچھنے والا نقصان، تجارتی خلل اور پالیسی اثرات بھی قیمتوں پر مختلف اثر ڈال سکتے ہیں (یو این ڈی پی 2024ء)۔ اس کے علاوہ، موسمیاتی پالیسیوں سے مہنگائی بھی متاثر ہو سکتی ہے، جیسے کاربن کی قیمت بندی، جو معیشت میں قیمتوں کے نمونوں میں ساختی تبدیلیاں پیدا کر سکتی ہے (Debelle, 2019; McKibbin et al., 2020)۔

اقتصادی کتب میں کہا گیا ہے کہ بڑھتا ہوا درجہ حرارت عمومی مہنگائی پر برا اثر ڈالتا ہے، چاہے کم آمدنی والے ملک ہوں یا زیادہ آمدنی والے (کوئز اور دیگر، 2023ء)۔ مہنگائی کے مختلف اجزا میں سے غذائی مہنگائی ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں دونوں میں سب سے زیادہ بڑھنے کا امکان ہے۔ اس کی وجہ قلیل مدت میں موسمی تغیرات ہیں، خاص طور پر وہ جو درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ سے ہوں (فاشیا اور دیگر، 2021ء)۔ درجہ حرارت کے پیدا کردہ منفی اثرات بھی غذائی مہنگائی پر اثر انداز ہوتے ہیں؛ عباس اور دیگر (2022ء) نے پاکستان میں 1979ء سے 2020ء تک کے دوران درجہ

بینک دولت پاکستان

صحت کی دیکھ بھال اور سماجی تحفظ پر بڑھتے ہوئے اخراجات۔ اسی کے ساتھ ساتھ، جی ڈی پی میں کمی آمدنی میں کمی کا سبب بنتی ہے، اور سرکاری خدماتوں پر عمل درآمد کی صورت میں مالیاتی گنجائش مزید محدود ہو جاتی ہے۔ ان کے اثرات مستقبل کی قرض کی ذمہ داریوں اور ریاستی خطرے پر پڑتے ہیں (شکل 6.11)۔

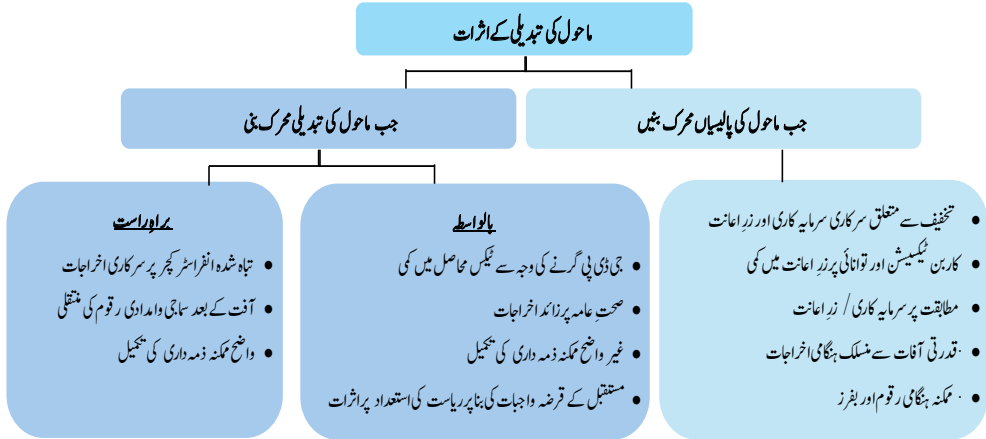
پاکستان میں حالیہ سیلابوں کی مالی لاگت ایک مثال کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ سیلاب کے بعد بچاؤ، امداد اور بحالی کی ضروریات پر کیے گئے اخراجات کی وجہ سے مالیاتی کھاتے پر دباؤ بڑھ گیا۔ مالیاتی وسائل اور بیرونی مالکاری ہونے کی وجہ سے، بجٹ میں مختص ترقیاتی اخراجات کا بڑا حصہ مالی سال 11ء میں سیلاب سے منسلک امدادی و بحالی کی سرگرمیوں کے لیے مختص کر دیا گیا (وزارت خزانہ، 2011ء؛ اسٹیٹ بینک، 2011ء)۔ اسی طرح 2022ء کے سیلاب کے بعد بحالی اور تعمیر نو کی ضروریات کا جو اندازہ لگایا گیا وہ مالی

ہے، اور ان کی قرض دینے کی گنجائش کم ہو سکتی ہے، جس سے زری پالیسی کا اثر کم ہو سکتا ہے۔³² ان خطرات کے پیش نظر مرکزی بینکوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم، موزوں زری پالیسی کے ذریعے جوابی اقدام کرتے ہوئے ڈیٹا کی دستیابی میں رکاوٹیں، موسمیاتی پیش گوئی کے لیے درکار مہارت، اور طبیعی اثرات کی منتقلی اور ان کی مقدار کا تعین ایسے بڑے چیلنج ہیں جو قیمتوں کے استحکام پر اثر ڈالتے ہیں (آئی ایم ایف، 2021ء؛ این جی ایف ایس، 2023ء)۔

مالیاتی اثرات

ماحولیاتی تبدیلیاں سرکاری مالیات پر نمایاں اثر ڈالتی ہیں جبکہ براہ راست اور بالواسطہ اثرات کے نتیجے میں جبری (non-discretionary) اقدامات کرنے پڑتے ہیں (آئی ایم ایف، 2025ء ب)۔ ان میں مختلف قسم کے سرکاری اخراجات شامل ہیں، مثلاً متاثرہ انفراسٹرکچر کی دوبارہ تعمیر، اور

شکل 6.11: ماحول کی تبدیلی کے سرکاری مالیات پر اثرات



Source: IMF (2025b)

³² یونیورسٹی اور دیگر (2022ء)؛ Oguntuase (2020ء)

شہری معیشت پر اثرات

موسمیاتی تبدیلی اور شہری معیشتوں کا تعلق ایک دوسرے کو تقویت دینے والا ہے۔ ایک طرف، تیز رفتار شہر کاری (urbanisation) موسمیاتی تبدیلی کی ایک بڑی وجہ ہے، اور گرین ہاؤس گیس کے تقریباً 70 فیصد عالمی اخراج کی بنیادی وجہ تو انائی کی طلب، صنعتی سرگرمیاں، اور نقل و حمل کے توسیعی نظام ہیں جو بیشتر شہری مراکز میں ہوتے ہیں (شرما، 2025ء)۔ دوسری طرف، ماحولیاتی خطرات شہری معیشتوں کو مختلف قسم کے معاشی اور سماجی و اقتصادی خطرات میں مبتلا کر دیتے ہیں، جیسے سرکاری اور صنعتی بنیادی ڈھانچے کو نقصان، پیداواریت میں کمی، بڑھتی ہوئی اموات، بیماریاں، اور خوراک و پانی کی قلت (آئی آئی ڈی، 2009ء)۔³⁵

ماحولیاتی تبدیلی پر جہاں تک شہروں کے اثرات کا سوال ہے تو، پاکستان کے بڑے شہر بھی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور شہری علاقوں میں بڑھتی ہوئی گنجانیت کے سبب گیس کے اخراج کنندہ بن چکے ہیں۔ مثال کے طور پر، اندازاً صرف کراچی گرین ہاؤس گیس کے مجموعی ملکی اخراج کے تقریباً 9 فیصد کا ذمہ دار کرتا ہے،³⁶ جس میں تقریباً 38 فیصد صنعتوں سے خارج ہوتی ہے، اس کے بعد تلف شدہ فضلہ / فضلے والا پانی (18.3 فیصد)، رہائشی (18 فیصد)، اور ٹرانسپورٹ (13.8 فیصد) ذمہ دار ہیں۔ ملک کے تمام بڑے شہروں کے جی ایچ جی اخراج کی تفصیلات عوام کو دستیاب نہیں ہیں لیکن منقولی شواہد ظاہر کرتے ہیں کہ بڑے شہروں کا مجموعی حصہ خاصا بڑا ہے۔

سال 23ء کے ترقیاتی اخراجات کے لیے مختص رقم سے 1.6 گنا زیادہ تھا، جس سے مالیاتی دباؤ میں اضافہ ہوا (وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات 2022ء)۔ حکومت کو سیلاب سے متاثرہ علاقوں کو 44 ارب روپے زر اعانت اور 70 ارب روپے کی ہنگامی نقد مدد بھی دینی پڑی، جسے بی آئی سی پی کے ذریعے متاثرہ خاندانوں میں تقسیم کیا گیا (اسٹیٹ بینک، 2023ء الف)۔ بعد ازاں، وفاقی حکومت نے بھی مالی سال 24ء کے بجٹ میں سیلاب سے متعلق اخراجات کے لیے 164 ارب روپے مختص کیے،³³ جس سے اس وقت کے تخمین کردہ جی ڈی پی کی 0.2 فیصد مالیاتی بوجھ بڑھ گیا۔

اس کے علاوہ، موسمیاتی تبدیلی مالیاتی پوزیشن پر عبوری اثرات بھی ڈالتی ہے تاکہ موسمیاتی تحقیقی اور مطابقتی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر وزارت خزانہ کے حالیہ رسک جائزوں میں پاکستان کے موسمیاتی منظر نامے کے لیے دو متبادل امکانات ظاہر کیے گئے ہیں (وزارت خزانہ، 2025ء)۔³⁴ پر امید منظر نامے کے تحت، حکومت کو گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج کم کرنے کے لیے درکار 58.8 ارب ڈالر کے 20 فیصد کی 2030ء تک سرمایہ کاری کرنی ہوگی، جس سے اضافی مالیاتی بوجھ پڑے گا۔ یہ اضافی اخراجات کاربن ٹیکسوں کے نفاذ اور رکازی ایندھن پر دی جانے والی زر اعانت میں کٹوتی کے ذریعے پورے کیے جائیں گے (آئی ایم ایف، 2025ء؛ سیکر اور دیگر، 2019ء)۔

³³ مجموعی رقم میں سے 18 ارب روپے آفات کے بعد امدادی اخراجات کے لیے مختص کیے گئے، 96 ارب روپے معطل اقتصادی سرگرمیوں سے متعلق زراعات کے لیے، اور 50 ارب روپے سماجی تحفظ کے لیے مختص کیے گئے۔ ماخذ: وزارت خزانہ (2025ء)

³⁴ پہلا منظر نامہ پُر امید ہی کا ہے، جس میں فرض کیا گیا ہے کہ مشروط تحقیقی وعدے پورے ہونے پر بین الاقوامی امداد موصول ہوگی اور دنیا آری پی 2.6 کا ہدف حاصل کرنے میں کامیاب ہوگی؛ دوسرے منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ حکومتیں موسمیاتی تبدیلی پر سرمایہ کاری نہیں کریں گی، جس کے نتیجے میں آری پی 8.5 رہے گا۔

³⁵ اٹھاون فیصد شہروں نے شہری سیلاب سے مطلع کیا، 54 فیصد نے شدید گرمی کو موسمیات سے متعلق شہری خطرات میں سے ایک بتایا، جبکہ تقریباً دو تہائی شہر توقع کرتے ہیں کہ یہ خطرات زیادہ شدید اور بار بار پیش آئیں گے۔ ماخذ: سی ڈی پی، 2024ء

³⁶ پاکستان میں گرین ہاؤس گیس کے اخراج کا تخمینہ تقریباً 489.87 ملین میٹرک ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے مساوی لگایا گیا ہے (حکومت پاکستان، 2024ء)، جبکہ صرف کراچی کا تخمینہ 43.5 ملین میٹرک ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے مساوی ہے۔ ماخذ: یو این ڈی پی، 2025ء

بینک دولت پاکستان

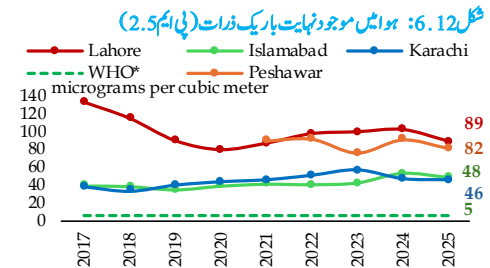
دوسرے، پاکستان کی شہری آبادی تقریباً 2.4 فیصد سالانہ شرح سے بڑھ رہی ہے جبکہ عالمی اوسط 1.4 فیصد ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے دباؤ کے علاوہ ناقص منصوبہ بند بنیادی ڈھانچے کی وجہ سے شہری علاقوں میں کنکریٹ اور اسفالٹ سبزے کی جگہ لے رہا ہے۔ چنانچہ آس پاس کے دیہی علاقوں کے مقابلے میں شہروں میں گرمی تیزی سے ہو رہی ہے اور غیر متوقع بارشیں شہری سیلاب کی شدت بڑھا رہی ہیں (جبین اور دیگر، 2010ء)۔ ان رجحانات سے شہر حرارتی جزیرے (urban heat island effect) بنتے جا رہے ہیں جہاں گنجان تعمیرات اور قلیل سبزہ گرمی کو شہروں میں قید کرنے کا سبب بن کر زندگیوں اور روزگار پر اثر انداز ہوتا ہے (انٹرنیشنل گرو تھ سینٹر، 2025ء)۔

یہ صورت حال شدید گرمی کی لہروں کے اثرات بڑھا دیتی ہے، جو عالمی سطح پر موسمیاتی وجہ سے ہونے والی اموات کی ایک بڑی وجہ ہیں (کاؤنٹ ڈاؤن، 2023ء)۔ مثال کے طور پر، کراچی میں 2015ء کی شدید گرمی کی لہر 1,200 سے زائد اموات کا سبب بنی (ایم او سی سی، 2015ء)۔ یہ واقعہ اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ موسمیاتی حالات، انفراسٹرکچر کا ڈیزائن اور سماجی کمزوریوں کا مرکب مہلک نتائج پیدا کرتا ہے، جہاں کمزور طبقات، جیسے دھوپ میں کام کرنے والے، بزرگ اور شہری غریب باشندے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ نتیجتاً، گرمی کی لہریں مجموعی معاشی پیداواریت کم کر دیتی ہیں (انور اور دیگر، 2022ء)، جس پر ٹھنڈک کے زائد اخراجات بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

تیسرے، شدید گرمی فضا میں موجود نمی کے مواد کو بھی بدل دیتی ہے جو مختصر لیکن شدت سے بادل چھٹنے اور اچانک سیلاب کو جنم دیتی ہے۔ پاکستان

ایک حقیقت یہ ہے کہ شہر کاری میں ایک فیصد اضافہ طویل مدت میں پاکستان میں کاربن کے اخراج کو 0.84 فیصد بڑھا دیتا ہے (علی اور دیگر، 2019ء)، جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ماحولیاتی تبدیلی کا شہری معیشتوں پر عبوری اثر نمایاں ہو گا۔

تاہم، اسی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تبدیلی بھی بڑے شہروں کو کم از کم چار اہم طریقوں سے تبدیل کر رہی ہے۔ سب سے پہلے، پاکستان کے بڑے شہروں میں شہری فضائی معیار مسلسل ناقص رہا ہے اور کئی صورتوں میں عالمی سطح پر بدترین میں شامل رہا ہے، جس کی وجہ سے پاکستان 2025ء میں آلودہ ترین ملک بن گیا۔³⁷ یہ دراصل تیز رفتار شہر کاری، موٹروں کے نہایت عام ہونے اور زرعی باقیات نذر آتش ہونے کی وجہ سے ہوا۔ لاہور، کراچی، اسلام آباد اور پشاور جیسے شہروں میں ذراتی مادے اور دیگر آلودگیوں کی بھاری موجودگی قابل قبول شدہ معیار سے اکثر تجاوز کر جاتی ہے، جو انسانی صحت کے لیے سنگین خطرات پیدا کرتی ہے اور صحت کے اخراجات بڑھاتی ہے (شکل 6.12)۔



* WHO recommended air quality guideline level.

Note: PM2.5 is primary indicator of air quality. They are micro inhalable air pollutants from sources like combustion and dust, that enter the bloodstream causing serious cardiovascular and respiratory illnesses.

Source: IQAir

³⁷ پاکستان کو 2025ء میں سب سے زیادہ آلودہ ملک قرار دیا گیا تھا، جس میں پی ایم 2.5 کی مقدار 67.3 ماہرہ گرام فی مکعب میٹر تھی۔ فیصل آباد، رحیم یار خان، لاہور، اور سکھر دنیا کے 10 آلودہ ترین شہروں میں شامل تھے۔ ماخذ: آئی کیو ایئر (2025ء)

کے تمام اظہاریوں کے مطابق پانی کی کمی کا شکار ملک بن رہا ہے (اشرف، 2018ء)۔

6.3 پاکستان کے ماحولیاتی اقدامات کے لیے چیلنج

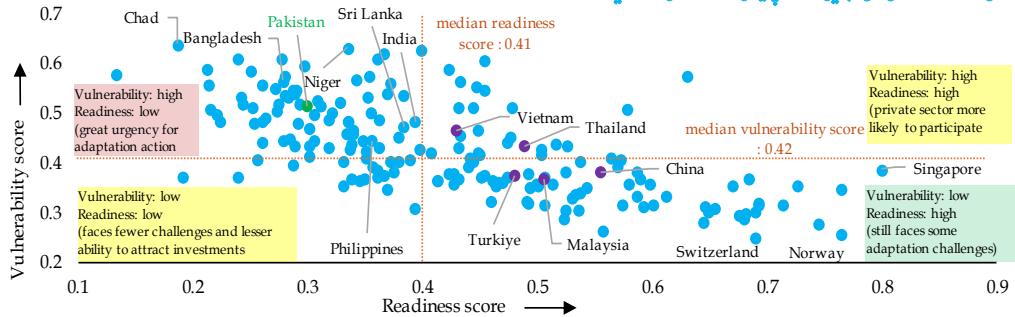
مذکورہ بالا بحث سے ظاہر ہے کہ پاکستان کے لیے ماحولیاتی اقدامات انتہائی ضروری ہو چکے ہیں۔ پاکستان کے لیے موسمیاتی خطرات زیادہ اور موسمیاتی تیاری بہت کم ہے جس کو دیکھتے ہوئے یہ اقدامات ایک مشکل کام ہے (شکل 6.13)۔

اس کے علاوہ، موسمیاتی واقعات کے اثرات اور موسمیاتی مطابقت کی نوعیت مقامی ہے، جو موسمیاتی پالیسی کی صورت اور نفاذ کو پیچیدہ بناتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماحولیاتی اقدامات کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے پاکستان میں مقامی حکومت اور مقامی شرکت کی موجودہ حالت اس کے مطابق نہیں ہے۔ پاکستان میں نہ صرف مقامی حکومت بلکہ مقامی شرکت بھی کمزور ہے (وٹارچ، 2025ء)۔ اس کے برعکس، اگرچہ سرکاری شعبے کے کچھ بڑے

میں سب سے بڑے پھیلاؤ والے میگا شہر کراچی اور لاہور میں متعدد بار اور شدید سیلاب دیکھے گئے ہیں۔ ناقص شہری منصوبہ بندی اور نکاسی آب کا ناکافی انفراسٹرکچر اچانک اور شدید سیلاب کے ساتھ مل کر خاص طور پر نشیبی علاقوں سیوریج سسٹم پر زبردست بوجھ ڈال دیتا ہے، جس سے رہائشی اور تجارتی علاقے وسیع پیمانے پر زیر آب آجاتے ہیں۔ بار بار کے سیلاب بنیادی ڈھانچے کا بڑا نقصان کرتے ہیں، تجارت، روزمرہ زندگی اور روزگار کو متاثر کرتے اور خلل ڈالتے ہیں اور بنیادی سہولیات پر دباؤ ڈالتے ہیں (اعجاز اور دیگر، 2024ء)۔

چوتھے، موسمیاتی تغیرات اور شہر کاری شہر کے آبی وسائل پر اضافی دباؤ ڈال رہی ہے۔ شدید خشک سالی اور بڑھتی ہوئی بے قاعدہ بارشیں پانی کے غیر موثر انتظام کے ساتھ مل کر پاکستان کے موجودہ آبی بحران کو شدید بنا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ، شدید بارش سے بہنے والا پانی تجارتی اور صنعتی مقامات پر سے آلودگی کو آبی ذخائر اور دریاؤں میں لے جاتا ہے، جس سے پانی کا معیار خراب ہوتا ہے اور زراعت پر اس کے سنگین اثرات پڑتے ہیں۔ دریں اثناء، زیر زمین سے پانی ضرورت سے زیادہ نکلنے سے آبی سطح نیچے جا رہی ہے اور زیر زمین آبی ذخائر کم کر رہی ہے، جس سے پاکستان آبی قلت

شکل 6.13: ماحول میں تبدیلی سے زبردستی اور مستعدی کا اشاریہ - 2023ء



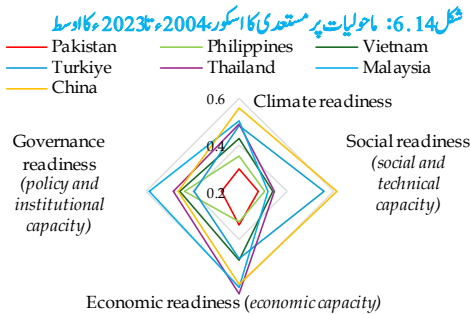
Note: The dotted line represents median; the readiness index measures the ability to leverage investment and convert them into climate adaptation outcomes; scores range from 0 to 1, with higher values indicating better readiness and higher vulnerability. Purple markers represent notable regional peers in terms of readiness.

Source: ND-GAIN

بینک دولت پاکستان

پالیسی اور ادارہ جاتی ماحول

پاکستان کی ماحولیاتی پالیسی اور ادارہ جاتی ڈھانچے میں پچھلے عشرے کے دوران تیزی سے وسعت آئی ہے، اس دوران جامع پالیسیاں بنائی گئی ہیں اور ماحولیاتی اقدامات کے لیے مخصوص ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ تاہم، اس کے موثر نفاذ میں رکاوٹیں ہیں کیونکہ نفاذ کی اہلیت، اشتراک، اور دائرہ اختیار کی ہم آہنگی میں مستقل خلج موجود ہے (ضمیمہ 6 ب)۔



Note: Parentheses indicates the broader capacities that each readiness category measures; scores ranges from 0 to 1, with 1 being the most favourable
Source: ND-GAIN

پالیسی کا نفاذ: پالیسی کے نفاذ کے حوالے سے چار بڑے خلا ہیں جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے (عمر اور دیگر، 2023ء)۔ اول، موسمیاتی چیلنجوں کو مستقل اہمیت نہیں دی جاتی اور صوبوں کے ترجیحی اقدامات اس حوالے سے غیر مساوی ہیں۔ اس کا ثبوت ماحولیاتی پالیسیوں کی تیاری میں تاخیر اور غیر موثر نفاذ ہے۔ مزید برآں، قومی فریم ورک، جیسے کہ نیشنل ایڈاپٹیشن

منصوبوں اور اقدامات کے ذریعے تحقیقی کوشش کی جاسکتی ہے،³⁸ مطابقت اور آفات سے نمٹنے کا زیادہ تر انتظام فطری طور پر مقامی نوعیت کا ہوتا ہے، جسے مختلف جغرافیوں، موسمیاتی زون اور کمیونٹی سطح کی زد پذیر یوں کے مطابق ڈھال لیا جاتا ہے۔³⁹

مزید برآں، تحقیقی اور مطابقتی دونوں اقدامات آخر کار افراد اور کاروباروں کو طبعی خلل، عملیاتی ردوبدل، اور مالی لاگت کے ذریعے متاثر کرتے ہیں۔ سرکاری پالیسی اور ادارے اگرچہ اطلاعاتی نظام، قواعد و ضوابط، ہم آہنگی، اور مالکاری امداد کے ذریعے نجی ماحولیاتی اقدامات کو کارگر معاونت فراہم کرتے ہیں، تاہم ماحولیاتی اقدامات کا اقتصادی بوجھ بالآخر شہریوں پر آتا ہے، خواہ یہ ٹیکس کی شکل میں ہو یا ذاتی اخراجات کی صورت میں۔⁴⁰

اس سیاق و سباق میں، موثر ماحولیاتی اقدامات کے لیے تین اہم چیلنج پالیسی اور ادارہ جاتی صلاحیت؛ تکنیکی صلاحیت اور انسانی وسائل؛ اور سماجی آمدگی سے متعلق ہیں۔ مختلف ممالک کے درمیان موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عوامل، وسائل کی دستیابی کے ساتھ مل کر (جس پر سیکشن 6.4 میں تبادلہ خیال کیا گیا ہے)، ماحولیاتی اقدامات کے لیے تیاری کو بڑھاتے ہیں (شکل 6.14)۔ ان پہلوؤں کو مضبوط کرنا ضروری بھی ہے اور فوری بھی تاکہ پاکستان کو ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کے لیے تیار کیا جاسکے اور کمزوریوں کو کم کیا جاسکے۔

³⁸ تحقیقی منصوبے عام طور پر سرمایہ کے لحاظ سے مہنگے اور مرکزی اقدامات کے لیے موزوں ہوتے ہیں جیسے قابل تجدید توانائی کے بڑے پیمانے کے منصوبے، وسیع اراضی پر جنگلات لگانا اور کارکن کی حوصلہ شکنی (sequestration) کرنا، اور شہری ماس ٹرانزٹ وغیرہ۔

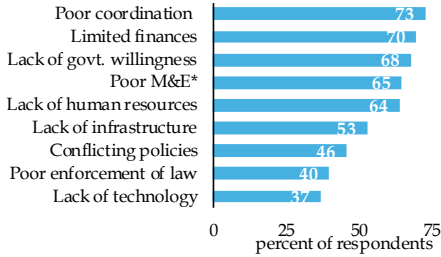
³⁹ مطابقتی طریقے علاقوں کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بلوچستان میں خشک سالی سے نمٹنے کی ضرورت ہے، جبکہ زیریں سندھ ڈیلٹا میں سمندری پانی کے اثرات کم کرنے کے لیے زیر زمین پانی کی بحالی یا بارش کا پانی جمع کرنے کی ضرورت ہے۔

⁴⁰ بیشتر مطابقتی اقدامات نجی عاملین (actors) کی جانب سے کیے جا رہے ہیں: لوگ اپنے مکانات بلند کر رہے ہیں، کسان اول بدل کر فصلیں لگا رہے ہیں، اور کاروباری ادارے کم کاربن والی ٹیکنالوجی پر سرمایہ لگا رہے ہیں۔ اسی طرح، منتقلی کے زیادہ تر اخراجات نجی شعبہ ماحول دوست سرمایہ کاری اور کاربن ٹیکسوں کے ذریعے برداشت کر رہے ہیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ گرڈ اور تریبل ڈھانچہ بھی اس کے لیے تیار نہیں ہے (باکس 6.4)۔

شکل 6.15: ماحولیات کی تعلیم میں حامل رکاوٹوں کی ادارہ جاتی سوجھ بوجھ



*M&E: Monitoring and evaluation
Note: Based on survey of 175+ organisations
Source: MoCC&EC (2025)

ادارہ جاتی فریم ورک: مجموعی طور پر ڈیزائن کے لحاظ سے پاکستان کا موسمیاتی ادارہ جاتی ڈھانچہ بہترین عالمی طریقوں کے مطابق ہے۔ پاکستان کلائمٹ چیئنج ایکٹ 2017ء میں منظور ہوا، جس نے ماحولیاتی نظم و نسق کے فریم ورک کے لیے قانونی مدد فراہم کی۔ اس ایکٹ کے تحت دو اہم ادارے قائم کیے جانے تھے: پاکستان کلائمٹ چیئنج کونسل (پی سی سی سی) اور پاکستان کلائمٹ چیئنج اتھارٹی (پی سی سی اے)۔ اس کونسل کو حکومت کی مجموعی ہم آہنگی اور نگرانی کا فورم تصور کیا گیا، یہ ماحولیاتی اقدامات پر اعلیٰ ترین ادارہ ہے جس کی سربراہی وزیر اعظم کرتے ہیں اور یہ اہم وفاقی اور صوبائی وزراء اور اداروں کو یکجا کرتا ہے۔ اتھارٹی کو ایک مخصوص تکنیکی پلیٹ فارم تصور کیا گیا تھا جو منصوبوں کی تیاری اور ان پر عملدرآمد کرے اور نفاذ کے طریقوں کو ہم آہنگ کرے۔

پلان (این اے پی) میں وسیع ترجیحات موجود ہیں لیکن کسی علاقائی اختصاص کے بغیر (یو این، 2025ء)۔

دوم، ماحولیاتی تبدیلی کی قومی پالیسی 2021ء (این سی سی پی) اور صوبائی ماحولیاتی پالیسی کی بیشتر دستاویزات میں اقدامات کے لیے مخصوص وقت متعین نہیں کیا گیا۔ بعض پالیسی اقدامات میں مختصر اور درمیانے عرصے کے اقدامات کی طرف اشارہ ہے، تاہم عمل درآمد کا واضح وقت متعین نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، این ڈی سی میں شامل تحقیقی اہداف نہ تو وقت کے پابند ہیں، اور نہ ہی ان میں تفصیلی سرگرمی کا ذکر ہے، جس سے کامیاب نفاذ کے امکانات کمزور ہو جاتے ہیں۔ واضح طور پر متعین سنگ میل کی یہ کمی، اور ساتھ ہی ناکافی شعبہ جاتی ترجیحات پاکستان کی ماحولیاتی کمزوریوں اور وعدہ جاتی ذمہ داریوں سے ہم آہنگ نہیں (مسعود اور خان، 2023ء)۔⁴¹

سوم، سائنسی بنیاد اور خطرے پر مبنی جائزے محدود ہیں۔ مثال کے طور پر، موافقت اور تحقیقی اقدامات سے پہلے خطرے کی مستحکم ماڈلنگ یا شعبہ جاتی موسمیاتی اثرات کے تجزیے سے رہنمائی نہیں لی جاتی (یو این، 2025ء)۔ آخری بات یہ کہ موسمیاتی پالیسی اور ماحولیاتی اقدامات کو ماحولیاتی فریم ورک کے ساتھ ہم آہنگی سمیت دیگر میکرو اکنامک اور شعبہ جاتی پالیسیوں کے ساتھ مؤثر طریقے سے مربوط نہیں کیا جاتا (باکس 6.3) (مسعود اور خان، 2023ء)۔ مثال کے طور پر، اگرچہ ماحولیاتی پالیسی نے شمسی توانائی کے ذریعے انفرادی (decentralised) یا غیر مرکزی قابل تجدید توانائی رائج کرنے کو ترجیح دی، تاہم ضوابط، نظم و نسق، اور مالکاری کے متعدد چیلنجز ہیں جو ایسی سرمایہ کاری میں اور قابل تجدید توانائی مزید اپنانے میں رکاوٹیں پیدا

41 این سی سی پی 2021ء ماضی کے این سی سی پی-2012ء کا نظر ثانی شدہ روپ ہے۔ این سی سی پی 2012ء شدید موسمی خطرات سے پاکستان کی زد پذیری کے پیش نظر ماحولیاتی چیلنجز اور مصلحت پر زیادہ توجہ دے کر ساتھ مرتب کیا گیا تھا۔ 2021ء کا نظر ثانی شدہ روپ بیس معاہدہ 2015ء کے بعد آیا، جب پاکستان نے گیس کے اخراج میں رضا کارانہ کی قبول کی۔ لہذا اتارہ این سی سی پی 2021ء میں تحقیقی، مطابقتی اور شعبہ دار پالیسی اقدامات کی نشاندہی پر مسادہ توجہ دی گئی ہے۔ ماخذ: ایم او سی سی، 2021ء

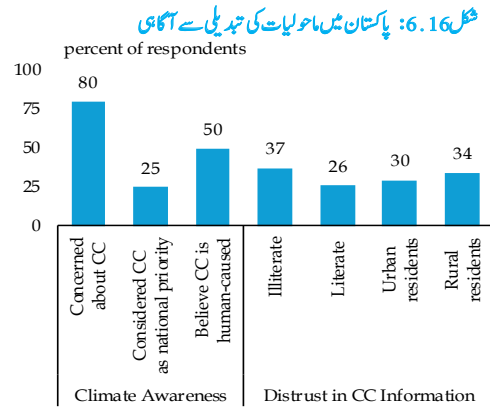
بینک دولت پاکستان

سپریم کورٹ کی طرف سے وفاقی حکومت کو حکم جاری ہونے کے بعد مئی 2024ء میں جاری کیا گیا (آئی ایم ایف، 2025ء الف)۔

دوسری بات، پی سی سی اور پی سی سی اے کو بے قاعدہ اجلاسوں اور عمل درآمد میں تاخیر کے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر، پی سی سی کے اجلاس کم اور بے قاعدہ رہے ہیں (عمر اور دیگر، 2023ء)۔⁴³ اسی طرح، پی سی سی اے اپنے قیام کے باوجود بڑی حد تک غیر فعال رہی ہے جس کے اسباب عملی تاخیر، رکاوٹیں، اور اس بارے میں صراحت کا نہ ہونا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی ہم آہنگی کی وزارت (ایم اوسی سی اینڈ ای سی) اور پی سی سی اے دونوں اپنے یکساں دائرہ اختیار کے پیش نظر کیسے کام کریں گے (آئی ایم ایف، 2025ء الف)۔ اتھارٹی کے قواعد کی تشکیل میں تاخیر نے تکنیکی و خائف، عملے اور ورک فلو کی دہرائی کے خطرے کو جنم دیا ہے (ایم اوسی سی اینڈ ای سی، 2025ء الف: ایم اوسی سی اینڈ ای سی، 2024ء الف)۔ اس کے علاوہ ایم اوسی سی اینڈ ای سی کے پاس وسائل کی بھی کمی ہے، جس سے اس کی عمل درآمد کی استعداد محدود ہو گئی ہے (عمر اور دیگر، 2023ء)۔

تیسری بات، اختیارات کی منتقلی کا نام لیا جاتا ہے اور ادارہ جاتی دشواریوں میں کردار ادا کر رہا ہے۔⁴⁴ مثال کے طور پر، اگرچہ زراعت، پانی، ماحولیات وغیرہ جیسے ماحولیاتی لحاظ سے حساس شعبے زیادہ تر صوبوں کو منتقل کر دیے گئے ہیں، تاہم 2025ء میں این ڈی سی 3.0 تک وفاقی ادارے بین الاقوامی

اس ڈھانچے کا قیام بحیثیت مجموعی ایک اہم قدم تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماحولیاتی اقدامات کے لیے اعلیٰ سطح کی سیاسی قیادت ضروری ہے،⁴² جس کے ساتھ تکنیکی نگرانی کے لیے ماہرین کا ایک خود مختار موسمیاتی ادارہ اور مؤثر عمل درآمد کے لیے پیشہ ورانہ بیوروکریسی شامل ہو۔ (ایلیٹ اور دیگر، 2021ء)۔



Source: Baron et al. (2023)

تاہم، تین بڑے ادارہ جاتی چیلنج ہیں جو پاکستان میں ماحولیاتی پالیسی کے نفاذ پر اثر انداز ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہو رہے ہیں (آئی ایم ایف، 2025ء الف)۔ سب سے پہلے، پی سی سی اور پی سی سی اے کے قیام میں تاخیر ہوئی۔ پی سی سی 2022ء میں قائم کیا گیا یعنی متعلقہ ایکٹ کی منظوری کے پانچ سال بعد۔ اسی طرح، پی سی سی اے کے قیام کا نوٹیفیکیشن پاکستان کی

42 دیگر ممالک بھی اس مسئلے سے نمٹ رہے ہیں۔ چین کا قومی توانائی کمیشن، جسے "نمبر وزارت" کا درجہ حاصل ہے، دیگر وزارتوں پر اثر انداز ہو سکتی ہے اور براہ راست اسٹیٹ کونسل کو رپورٹ کرتی ہے؛ زیمبابوی ماحولیاتی تبدیلی کی تکنیکی کمیٹی وہاں کی وزارت خزانہ کے ماتحت ہے؛ جبکہ انٹھویا کا ای پی اے براہ راست وزیر اعظم کے دفتر کے ماتحت ہے، وغیرہ۔ ماخذ: بی این ڈی آری، 2017ء

43 پی سی سی اے 2017ء کے مطابق، موسمیاتی تبدیلی کی کونسل کو سال میں کم از کم دو بار اجلاس کرنا ہوتا ہے۔ تاہم، کونسل نے اپنا پہلا اجلاس صرف 2022ء میں بلا (پی آئی ڈی، 2012ء) اور بعد کے اجلاس بے قاعدگی سے ہوئے، جس سے عمل درآمد میں تاخیر اور غیر متواتر کام کی نشاندہی ہوتی ہے۔

44 صوبائی سطح پر موسمیاتی اقدامات کے لیے شرکت کو تقبلی بنانے کی غرض سے مرکزیت کو کم کرنا بہت ضروری ہے (خان اور حسین، 2025ء)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

شکل 6.17: عالمی ماحولیاتی مالیات



Global climate finance flow*
in 2023: US\$ 1.9 tn



Global defence budget
for 2023: US\$ 2.7 tn



Global fossil fuel subsidy
in 2023: US\$ 6.5 tn



Global health emergency covid-19 in 2020: US\$ 11.7 tn



Global climate finance annual needs till
2030: US\$ 8.6 tn

*Latest publicly available data is for 2023; however, early data releases estimate the 2024 number to be around US\$ 2 trillion.
Sources: CPI; WB; IMF

خطرے کا اندازہ: پاکستان میں خطرے کے بروقت اندازے اس لیے لگائے نہیں جاسکتے کہ موسمیات اور ہائڈرولوجی سمیت موسمیاتی مشاہدے اور پیش گوئی کے طریقے تکنیکی طور پر محدود ہیں (ایم او سی سی اینڈ ای سی، 2025ء الف)۔ مثال کے طور پر، سپر کمپوننگ کی ناکافی صلاحیت کی بنا پر درست موسمیاتی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی۔ اس کے علاوہ، پیش گوئی کے عالمی نظاموں کو تشکیل دینے کے لیے مقامی ڈیٹا میں بھی بہتری کی شدید ضرورت ہے، جس کے بغیر پیش گوئی محض عمومی ہوتی ہیں، جو نظام کی افادیت کو محدود کرتی ہیں (رحمان، 2024ء)۔ تکنیکی طور پر کمزور ہونے کا نقصان یہ ہے کہ ابتدائی انتہائی نظام ناکام رہ جاتے ہیں، بروقت خطرے کی اطلاع بھی نہیں دی جاسکتی جس کی وجہ سے آفات سے بچاؤ کی تیاری اور رد عمل میں ان کا اثر کم ہو جاتا ہے۔

جی ایچ جی انویسٹری: جی ایچ جی کی پیمائش میں نقصان پاکستان کی تخفیفی منصوبہ بندی کی سادہ اور اثر انگیزی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اگرچہ پاکستان

ماحولیاتی وعدے کرتے رہے، خاص طور پر بغیر کسی منظم صوبائی ملکیت کے این ڈی سیز کے ذریعے (شیخ، 2025ء)۔ آئینی طور پر اختیارات کی منتقلی اور مرکزیت پسند پالیسی کی خواہش کے درمیان عدم مطابقت سے نفاذ کے لیے خلا پیدا ہو رہا ہے۔

مزید برآں، صوبے جو موسمیات سے متعلق مطلوبہ تقریباً 90 فیصد افعال کے ذمہ دار ہیں، وہی باقاعدہ صوبائی این ڈی سی یا قومی موسمیاتی اہداف پر اثر انداز ہونے کے منظم میکانزم سے محروم ہیں (نعم اور اسلم، 2023ء)۔ یہ ادارہ جاتی تعطل نہ صرف مرکزی سمت اور اقدام کی کمی کو ظاہر کرتا ہے بلکہ مربوط اور مجموعی حکومتی رد عمل کے فقدان کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ نتیجتاً، موسمیاتی حساس شعبوں میں ضوابطی نگرانی کمزور ہے (شیخ، 2025ء)۔⁴⁵

اسی طرح، مقامی حکومتیں جو زمینی سطح پر موافقت، بلدیاتی خدمات، اور آفات پر مقامی سطح کے رد عمل کے لیے انتہائی اہم ہیں، اختیارات کی ادھوری منتقلی کی وجہ سے کمزور رہتی ہیں (وٹانچ، 2025ء)۔ مقامی اداروں کے پاس مالیاتی اختیار اور انتظامی خود مختاری نہ ہو تو وہ موسم سے مزاحم (climate-resilient) انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کا آغاز یا برقرار نہیں رکھ سکتے، نہ ہی وہ کمیونٹی کی بامقصد شرکت کو یقینی بنا سکتے ہیں (عمرو دیگر، 2023ء)۔

تکنیکی صلاحیت اور انسانی سرمایہ

پاکستان کے ماحولیاتی اقدامات کے حوالے سے بڑی مشترکہ رکاوٹیں تکنیکی صلاحیت اور انسانی سرمائے کی کمی ہے۔ اس کا اثر معیشت کے مختلف شعبوں میں سرکاری اور نجی دونوں شعبوں پر پڑتا ہے۔ یہ رکاوٹیں مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتی ہیں، جن میں سب سے اہم پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

⁴⁵ سوات میں اراضی کے استعمال اور سیلابی علاقوں کے زوننگ قوانین پر ناکافی عملدرآمد سے نظم و نسق کی خرابی سامنے آتی ہے۔ چنانچہ، ہوٹل کی تعمیر اور انسانی بستیاں بلند خطرے والے دریائی علاقوں میں بنائی گئیں، جس سے حالیہ سیلابوں کے دوران انسانی اور مالی نقصانات میں اضافہ ہوا۔ ماخذ: صحیب اور دیگر، 2022ء؛ احمد اور دیگر، 2024ء۔

بینک دولت پاکستان

سی سی اینڈ ای سی، 2025ء الف)۔ انسانی سرمایہ کاری کی ترقی بھی بالکل ابتدائی سطح پر ہے کیونکہ پاکستان کی جامعات ماحولیاتی تحقیق و ترقی اور ٹیکنالوجی میں بہت محدود کردار ادا کرتی ہیں (جعفری، 2025ء)۔

سماجی تیاری

ماحولیاتی اقدامات کے سماجی پہلوؤں پر تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ اگر اہم سماجی چیلنجوں پر توجہ نہ دی جائے تو صرف تکنیکی حل ناکافی ہوں گے (شیخ، 2024ء)۔ ایسا اس لیے ہے کہ جب ماحولیاتی اقدامات ہوں گے تو افراد اور کاروباری اداروں کے کام کرنے کے طور طریقوں میں نمایاں تبدیلیاں آئیں گی۔ درحقیقت، ماحولیاتی اقدامات کی کامیابی کا بیشتر انحصار اس بات پر ہے کہ عوام مطلوبہ تبدیلی کی کتنی طلب رکھتے ہیں یا اسے قبول کرتے ہیں۔ پاکستان میں عوام کی اکثریت موسمیاتی تبدیلی کو قومی ایجنڈا نہیں سمجھتی اور اسے نظر انداز کرتی ہے۔ اسی طرح سیاسی اتفاق رائے کو بھی چیلنج درپیش ہیں۔ لہذا عوامی اعتماد میں کمی اہم سماجی رکاوٹ ہے۔ ملک میں تعلیمی معیار پہلے ہی کم ہے، چنانچہ یہ صورت حال بھی موسمیاتی پالیسی کے مؤثر نفاذ میں حائل ہے۔

موسمیاتی تبدیلی سے آگاہی: پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کے بنیادی شعور کی سطح بلند معلوم ہوتی ہے۔ 2023ء کے ایک سروے سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً 80 فیصد پاکستانی باشندے موسمیاتی اثرات پر فکرمند ہیں۔ تاہم، جب ان سے پوچھا گیا کہ قومی ترجیح کے طور پر موسمیاتی تبدیلی کا کیا درجہ ہے، تو صرف 25 فیصد نے اسے تین اہم مسائل میں شامل کیا (شکل 6.16)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی باشندے موسمیاتی تبدیلی کو فوری اقدام کی ضرورت والا سنجیدہ چیلنج نہیں سمجھتے۔

نے 1994ء سے جی ایچ جی انوینٹری مرتب کی ہیں، تاہم جی ایچ جی انوینٹری کی تیاری کے لیے ایک باقاعدہ اور مستقل اپ ڈیٹ ہونے والا نظام موجود نہیں ہے۔ مزید برآں، ڈیٹا جمع کرنے کا کمزور فریم ورک اور جی ایچ جی کے اخراج کی ماڈلنگ کی محدود صلاحیت مؤثر تخفیفی اقدامات میں حائل بڑی رکاوٹوں میں سے ہے۔ خاص طور پر، ضلعی سطح پر اور شعبہ جاتی اخراج کے عوامل کی غیر موجودگی نہ صرف پاکستان کی جی ایچ جی انوینٹری کی درستگی کو بلکہ علاقائی اور شعبہ جاتی تخفیف کے منصوبے اور ان کے مالی انتظام کو بھی متاثر کرتی ہے۔⁴⁶

علم اور تربیت: سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں تکنیکی، ادارہ جاتی، اور علمی نظام میں استعداد سازی کے مربوط طرز فکر کی بھی کمی ہے۔ مثال کے طور پر، زرعی توسیعی محکمے اکثر موسمی مزاحم کاشتکاری میں تربیت کی کمی کا شکار ہیں۔⁴⁷ اسی طرح، سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں گرین ہاؤس گیسوں کی انوینٹری مینجمنٹ کے ماہرین کی تعداد کم ہے، جبکہ موسمیاتی لحاظ سے حساس شعبوں جیسے ہائیڈرولوجی اور موسمیات میں مہارتوں کا فقدان ہے، جو موسم کی درست پیش گوئی کو متاثر کرتا ہے (ایم اوسی سی اینڈ ای سی، 2025ء الف)۔

ماحولیاتی تعلیم، تحقیقی صلاحیت، اور انسانی سرمایہ کاری کی ترقی میں زبردست کمی ان چیلنجوں کی بنیاد میں شامل ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی کی تعلیم کو، جو طویل مدتی استعداد سازی کی بنیاد ہے، کئی وجوہات کی بنا پر ناکافی سمجھا جاتا ہے، جن میں ناکافی فنڈنگ اور محدود وسائل شامل ہیں (شکل 6.15)۔ اکثر کمپنیوں نے استعداد سازی کی سرگرمیوں کو ناکافی بنایا، اور اس کی وجہ ناکافی فنڈنگ، ماہر عملے کی کمی، اور ٹیکنالوجی اور وسائل تک محدود رسائی کو قرار دیا (ایم او

46 ایم اوسی سی اینڈ ای سی (2025ء)؛ (خان اور حسین، 2025ء)؛ یو این (2025ء)

47 عالمی بینک (2017ء)؛ ایم اوسی سی اینڈ ای سی (2025ء)؛ یو این (2025ء)

عوامی اعتماد کمیونٹی کی کم شرکت سے بھی متاثر ہوتا ہے۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں سرکاری شعبے کے ماحولیاتی اقدامات اکثر اوپر سے نیچے کی طرف ہوتے رہے ہیں، ردوبدل کے ان اقدامات کی تفصیلات طے کرنے میں متاثرہ طبقوں سے لی گئی آراء اکثر ناکافی ہوتی ہیں (ایم اوسی سینڈز ای سی، 2024 الف)۔ مزید برآں، ماحولیاتی صحافت زیادہ تر تقریبات کی کوریج تک محدود ہے، ترجیح اور تربیت کی کمی ماحولیاتی تبدیلی کے عمل میں کمیونٹی کی شرکت کو مشکل بناتی ہے (احمد، 2024ء)۔ میڈیا کے کم توجہ دینے سے ماحولیاتی منصوبوں پر عوام کی طرف جانچ پڑتال کم ہوتی ہے، جس سے بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

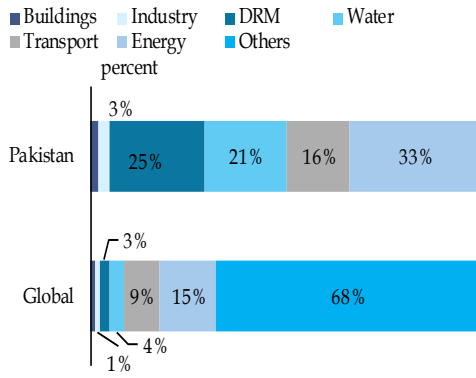
دیگر سروے اور مطالعے بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، معاشرے میں یہ سوچ وسیع پیمانے پر پائی جاتی کہ موسمیاتی تبدیلی انسانوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ 2025ء کے قومی نمائندہ سروے میں 70 فیصد افراد نے موسمیاتی تبدیلی کو قدرتی عوامل یا انسان کے قابو سے باہر عوامل کا نتیجہ قرار دیا (جی پی، 2025ء)۔ ایسے خیالات بے بس ہونے کا احساس پیدا کر سکتے ہیں، جس سے ماحولیاتی اقدامات کے لیے حمایت کم ہو سکتی ہے۔ لی اور دیگر (2023ء الف) نے بھی یہ مشاہدہ کیا کہ پاکستان میں گھر کاروباری اداروں دونوں میں یہ آمادگی کم ہے کہ وہ ماحولیاتی اقدامات کے لیے کچھ ادا کریں، جس کی وجہ تعلیم کی پست سطح ہے۔

سیاسی اتفاق رائے: پاکستان میں ماحولیاتی اقدام کی خاطر سماجی اتفاق رائے پیدا کرنے میں ایک رکاوٹ یہاں کی سیاسی معیشت ہے۔ پاکستان میں اشرافیہ (ابلیٹ) کی گرفت نے ایک طرف ماحولیاتی اداروں میں نظامی تبدیلیوں کو محدود کرنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے تو دوسری طرف آلودگی پھیلانے والوں (polluters) کی جانب سے قوانین کی پابندی اور رویوں کی تبدیلی کو بھی کم کیا ہے (عالمی بینک، 2019ء)۔ نیز، اگر یکایک ماحول دوست پالیسیوں کی طرف منتقلی کو سلیقے سے نہیں سنبھالا گیا اور انہیں شمولیتی انداز نہیں دیا گیا تو ان کے خلاف رد عمل ہو سکتا ہے۔ اس پس منظر میں پاکستان میں ماحولیات اور موسمیات کی وکالت کرنے والے گروپ اگرچہ بڑھ رہے ہیں، تاہم اپنے محدود وسائل اور محدود سیاسی اثرات کے سبب انہیں طاقتور صنعت کاروں کی لابیوں کے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنے میں مشکلات ہیں (شیخ، 2024ء)۔

عوام کا اعتماد: ماحولیاتی اقدامات، چاہے سرکاری شعبے کی طرف سے کیے جائیں یا نجی شعبے کی طرف سے، اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ گھرانے اور کاروبار یہ یقین رکھیں کہ آج کی قربانیاں مستقبل میں فائدہ دیں گی اور حکام وسائل کو منصفانہ طور پر سنبھالیں گے۔ یہ سب عوامی آگاہی، تعلیم، اور موسمیاتی معلومات پر اعتماد کی سطح پر منحصر ہے (لی اور دیگر، 2023ء ب)۔

تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں ماحولیاتی اقدامات پر عوام کا اعتماد کم ہے، اور معاشرے کے مختلف طبقات میں یہ بات عام ہے (شکل 6.16)۔ مزید برآں، ماحول دوست مصنوعات اور ان کے فوائد پر عموماً اعتماد کم ہے، چنانچہ اس شعبے میں کاروبار کی شمولیت نہیں ہو پاتی (جیاگو اور سولنگی، 2023ء؛ بیٹرن اور دیگر، 2023ء)۔ چونکہ ماحولیاتی نظم و نسق پر عوام کا اعتماد کم ہے، اور یہ موجودہ ماحولیاتی منصوبوں کی بے ترتیب رپورٹنگ اور مالی شفافیت کی کمی سے پیدا ہوئی ہے، اس لیے ماحولیاتی اقدامات کرنے کی حکومت کی صلاحیت متاثر ہوئی ہے، جیسے ماحول دوست نئے ٹیکس لگانا یا گیس کے اخراج پر قابو پانے کے ضوابط نافذ کرنا (سی ایف پی، بلا تارنچ؛ شیرانی، بلا تارنچ)۔

شکل 6.18 ب: ماحولیاتی مالیات کی ضروریات - بلحاظ شعبہ (2024ء تا 2030ء)



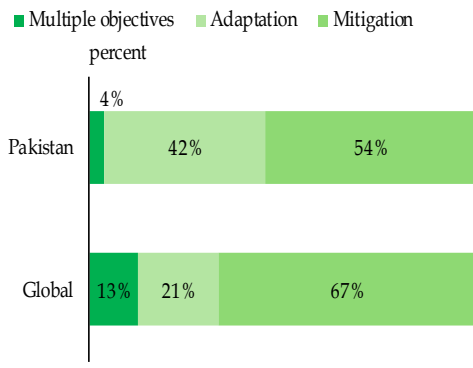
Source: CPI

کے لیے عالمی ماکاری بڑھانے کا مطالبہ کیا گیا ہے (یو این ڈی پی، 2024ء)۔ تاہم، تحقیقی اقدامات کے برعکس، مطابقت کی کوششیں رقوم کے عالمی بہاؤ سے مشروط نہیں ہو سکتیں، کیونکہ جب مطابقت اور آفات کے خطرے سے نمٹنے کی بات آتی ہے تو ہر ملک بنیادی طور پر اپنے آپ پر انحصار کرتا ہے۔ اس پس منظر میں ماحولیات کی عالمی اور ملکی مالی صورت حال پاکستان کے ماحولیاتی اقدامات کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔

ماحولیات کا عالمی مالی منظر نامہ

ماحولیات کی عالمی مالیات میں بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ عالمی مالی ضروریات اور موجودہ عالمی ترجیحات کے درمیان مسلسل فرق موجود ہے۔ یہ ایسا چیلنج جو پاکستان اور دیگر کئی ترقی پذیر ملکوں کو بھی درپیش ہے۔ عالمی درجہ حرارت میں 2030ء تک 1.5 ڈگری سنٹی گریڈ کی لانے کے لیے ماحولیات کی عالمی

شکل 6.18 الف: ماحولیاتی مالیات کی ضروریات - بلحاظ مقصد (2024ء تا 2030ء)



Source: CPI

6.4 ماحولیاتی مالیات کے چیلنج

ماحولیاتی اقدامات کی کامیابی کے لیے مالیات بہت اہم ہیں کیونکہ یہ وسیع اور متنوع پیمانے کی حامل ہیں۔ تحقیقی لحاظ سے عالمی ماحولیاتی مالیات، جو دراصل ترقی یافتہ ملکوں کی طرف سے فراہم کی جاتی ہیں، جی ایچ جی کے عالمی اخراج میں طے کردہ کمی کو پورا کرنے کے لیے اہم ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان سمیت بیشتر ترقی پذیر ممالک گیسوں کے اخراج میں وعدہ شدہ کمی اسی وقت کر سکتے ہیں جب انہیں بین الاقوامی گرانٹ فراہم کی جائے۔ یہ گرانٹ 'مستشرق' لیکن مختلف ذمہ داروں کے اصول کے تحت دی جاتی ہے (یو این ایف سی سی سی، 2015ء)۔

جہاں تک مطابقت کا سوال ہے تو ممالک کو داخلی مطابقت کی اپنی ضروریات کے لیے رقوم کا انتظام خود کرنا ضروری ہے کیونکہ مطابقت کا دائرہ مقامی نوعیت کا ہوتا ہے۔ حال ہی میں بعض ممالک اور کثیر طرفہ ترقیاتی بینکوں کی جانب سے مطابقت کی ضروریات، خصوصاً ترقی پذیر معیشتوں کی ضروریات

48 ماحولیاتی مالیات سے متعلق ذہنیاتی مالی ضروریات اور بہاؤ بلحاظ قسم، مقاصد، شعبوں اور ممالک کے لحاظ سے متواتر نہیں ہے۔ مختلف اداروں کا بھیجا ہوا ڈیٹا بھی اکثر میل نہیں کھاتا۔ تاہم ان نفاذ کے باوجود اس بات کے کافی شواہد موجود ہیں کہ زیر بحث اہم شواہد سے پاکستان اور دنیا بھر میں ماحولیاتی مالیات کی صورت حال کی درست عکاسی ہوتی ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

الا قوامی نجی سرمایہ کاری کو بڑے پیمانے پر متحرک کرنے کے لیے اہم ہے (اوا سی ڈی، 2023ء)۔

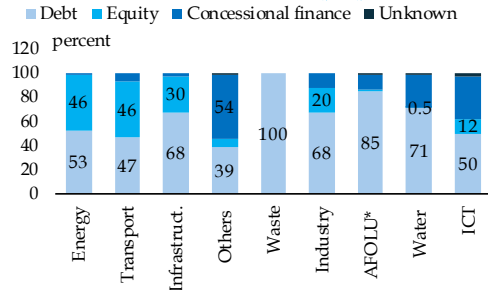
عالمی مالیات میں موجود بڑا فرق ماحولیاتی تبدیلی کے عالمی ایجنڈے کے لیے چیلنج بن سکتا ہے اور موسمی خطرات کو بڑھا سکتا ہے۔ ماحولیات پر غیر فعال رہنے سے عالمی درجہ حرارت 1.5 ڈگری سنٹی گریڈ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ اس گرمی کی معاشی لاگت 2050ء تک بڑھ کر 266 ارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہے، جبکہ 2100ء تک یہ اندازاً 1,062 ارب ڈالر تک جا سکتی ہے (ماحولیاتی پالیسی اقدام یا سی پی آئی 2025ء)۔ پاکستان جیسے ممالک کے لیے اس کے دو بڑے مضمرات ہیں۔ اول، دیگر ترقی پذیر ملکوں کی طرح پاکستان جی ایچ جی کے اخراج میں کمی کے اپنے مشروط اہداف پورے نہیں کر پائے گا، جو اُس کے مجموعی اہداف کا تقریباً دو تہائی ہیں۔ دوم، اگر عالمی درجہ حرارت میں اضافہ 1.5 ڈگری سنٹی گریڈ کی حد عبور کر جائے، تو مطابقت اور آفات سے بچاؤ کے انتظام کے لیے پاکستان کی مالی ضروریات حالیہ تخمینوں سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہیں۔

ماحولیات پر عالمی مالیات کا پاکستان کی طرف بہاؤ

ماحولیات پر پاکستان کی مالی ضروریات کا تخمینہ 2024ء سے 2030ء تک کے درمیان 331 ارب ڈالر ہے، جو ان برسوں کے مجموعی جی ڈی پی کا تقریباً 10%

مالی ضروریات کا تخمینہ سالانہ 8.6 ٹریلین ڈالر ہے۔⁴⁹ تاہم، ماحولیات کا عالمی مالی بہاؤ مالی ضروریات اور کووڈ 19 سمیت دیگر ترجیحات پر ہونے والے عالمی اخراجات کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے (شکل 6.17)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماحولیاتی تبدیلی کو بڑا بحران نہیں سمجھا جاتا اور اس بارے میں سیاسی عزائم ناکافی ہیں۔

شکل 6.19: ماحولیاتی مالیات - بلحاظ شعبہ اور آلہ



*AFOLU stands for agriculture, forestry, other land use, and fisheries.
Source: CPI

مزید برآں، حال میں پیرس معاہدے سے امریکہ کی دستبرداری سے عالمی مالی ضروریات اور سرمایہ کے حقیقی بہاؤ کے درمیان فرق مزید بڑھنے کا خطرہ ہے (سلاک، 2025ء)۔⁵⁰ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی بڑے ملک کی دستبرداری دوسرے ممالک کی طرف سے بھی وعدوں کی دستبرداری کی نقصان دہ مثال بن سکتی ہے۔ یہ ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں میں نجی سرمایہ کاروں کے لیے ریاستی خطرے کے احساس کو بھی بڑھا سکتی ہے۔ ادارہ جاتی تجزیے ظاہر کرتے ہیں کہ متوقع رعایتی عالمی مالیات ملکی اور بین

49 سی پی آئی (2025ء) کے مطابق موسمیاتی مالیات کی عالمی ضروریات (جو عالمی درجہ حرارت میں اضافے کو 1.5 سنٹی گریڈ تک محدود کرنے کی غرض سے درکار ہیں) سالانہ 8.6 ٹریلین ڈالر ہیں؛ دیگر ادارے جیسے اوا سی ڈی، آئی اے اور آئی ایس او کے مطابق اس رقم کا تخمینہ سالانہ 5.4 ٹریلین ڈالر سے 11.7 ٹریلین ڈالر کے درمیان ہے۔ اوسط تخمینے تقریباً 8 سے 9 ٹریلین ڈالر ہیں (اوا سی ڈی، بلاتاریخ؛ آئی اے 2023ء؛ آئی ایس او، بلاتاریخ)۔

50 امریکہ نے جنوری 2026ء تک پیرس معاہدے سے باضابطہ طور پر دوسری بار عطا حدگی اختیار کر لی۔ پہلے، امریکہ 2020ء میں دستبردار ہو گیا تھا لیکن 2021ء میں دوبارہ شامل ہو گیا تھا۔ امریکہ کی عطا حدگی عالمی ماحولیاتی امداد میں رکاوٹ بن سکتی ہے کیونکہ امریکہ نے صرف 2024ء میں مجموعی عالمی ماحولیاتی فنڈ کا تقریباً 8 فیصد دیا تھا۔ (گیبائس، 2025ء)

بینک دولت پاکستان

جدول 6.3: کثیر جہتی ماحولیاتی مالیات، بلحاظ مقاصد اور مالکاری کی نوعیت (2024ء تک)

ملین ڈالر

مطابقتی							
زود پذیری*	اگر اکانہ فیصد	جاری کردہ	منظور کردہ	انکویٹی	گارنٹی	گراٹ	رعایتی قرضہ
0.38	75	5	7	0	0	7	0
0.37	30	3	10	0	0	10	0
0.49	52	31	58	0	0	58	0
0.52	30	57	188	25	0	163	0
0.57	54	172	318	0	0	260	58
-	50	4472	9,030	543	40	7,622	825
تخفیفی							
زود پذیری*	اگر اکانہ فیصد	جاری کردہ	منظور کردہ	انکویٹی	گارنٹی	گراٹ	رعایتی قرضہ
0.38	92	21	22	0	0	22	0
0.37	31	27	88	0	9	42	37
0.49	7	25	355	0	0	63	291
0.52	66	261	395	0	0	395	0
0.57	57	823	1,447	333	0	310	805
-	48	8,781	18,256	621	318	8,732	8,585
کثیر طرفہ مقصد							
زود پذیری*	اگر اکانہ فیصد	جاری کردہ	منظور کردہ	انکویٹی	گارنٹی	گراٹ	رعایتی قرضہ
0.38	13	2	14	0	0	14	0
0.37	8	2	30	15	0	15	0
0.49	75	35	47	0	0	47	0
0.52	58	104	179	0	0	79	100
0.57	9	28	315	25	0	91	200
-	26	2,564	9,752	570	40	5,859	3,283

* زود پذیری کا بلنڈ عدد موسم سے زیادہ متاثر ہونے کی علامت ہے، اور پست عدد اس کی متضاد صورت ہے۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کے تخمینے جن کی بنیاد سی ایف یو ڈیٹا اور این ڈی-گین ہے

فیصد یا سالانہ 47 ارب ڈالر کے برابر ہے (سی پی آئی، 2024ء)۔⁵¹ یہ مالی ضروریات ظاہر کرتی ہیں کہ پاکستان ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کی لپیٹ میں ہے تاہم گرین ہاؤس گیسوں کے عالمی اخراج میں اس کا حصہ بہت کم ہے۔ مطابقت کے لیے ملک کی مالی ضروریات اس کی مجموعی مالی ضروریات کا 42

51 موسم سے مزاحم منصوبوں کی تشکیل کے سلسلے میں اور این ڈی سی کے نفاذ کی خاطر موسمیاتی مالیات کے لیے 2030ء تک درکار تخمینے 200 ارب ڈالر سے 348 ارب ڈالر تک ہیں۔ صرف ایک منصوبے یعنی کم کاربن والی توانائی کی فراہمی کے لیے اقدامات کا اندازہ سالانہ 12.1 ارب ڈالر ہے جو 2030ء تک درکار ہے جبکہ آفات سے بچاؤ کی اپ گریڈ تیاری، اور آفات کے بعد رد عمل کے اقدامات کے لیے ہر سال 12.2 ارب ڈالر درکار ہیں۔ ماخذ: حکومت پاکستان، 2024ء؛ ایم او سی سی اینڈ ای سی، 2024ء۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

مالی لحاظ سے قابل عمل ہونے پر زور دینے کا مطلوبہ ماکاری کے پاکستان کی جانب بہاؤ پر دو طرفہ اثر پڑا ہے۔

فیصد ہیں، جب کہ عالمی سطح پر یہ 21 فیصد ہے (شکل 6.18 الف)، جبکہ پانی اور آفات کے خطرے کے انتظام کے لیے اس کی مالی ضروریات بھی عالمی اوسط سے زیادہ ہیں (شکل 6.18 ب)۔

اول، جب عالمی ماحولیاتی مالیات کی بات آتی ہے تو تخفیفی (mitigation) منصوبے قابل عمل ہونے کے لحاظ سے بہتر سمجھے جاتے ہیں بہ نسبت مطابقت (adaptation) والے منصوبوں کے (آئی ایم ایف، 2025ء ج)، جبکہ تخفیفی منصوبوں کے لیے پاکستان کی مالی ضروریات عالمی اوسط سے کم ہیں (شکل 6.18 الف)۔ دوم، پاکستان میں ماحولیاتی منصوبوں کے مالی لحاظ سے قابل عمل ہونے پر جو چیزیں اثر انداز ہوئی ہیں وہ بار بار آنے والے میکرو اکنامک عدم استحکام، شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ، بلند ریاستی خطرات اور سیاسی غیر یقینی صورت حال ہیں، جبکہ یہاں مالی منڈیاں ترقی پذیر ہیں اور ادارہ جاتی و ضوابطی ماحول کمزور ہے (پریرا، 2025ء)۔^{54، 55}

تاہم، پاکستان کی طرف ماحولیات کا عالمی مالی بہاؤ ملکی ضروریات سے بہت کم ہے۔ مطلق معنوں میں، گذشتہ دہائی میں ماحولیات کا اوسط سالانہ مالی بہاؤ 1.4 سے 2 ارب ڈالر رہا، جو 2021ء میں تقریباً 4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ یہ رقم پاکستان کے این ڈی سی سے مشروط وعدوں کو پورا کرنے کے لیے ناکافی رہیں۔ مزید برآں، پاکستان میں ماحولیات کا عالمی مالی بہاؤ فی کس کی بنیاد پر بھی نمایاں طور پر کم رہا، ان ہم عصر معیشتوں کے مقابلے میں جن میں بنگلہ دیش، فلپائن، کینیڈا اور بھارت شامل ہیں (اختر اور خواجہ، 2025ء)۔ اس مالی فرق کے پیچھے تین بنیادی اور کسی حد تک باہم متعلق اسباب ہیں، جو یہاں مختصر آبیان کیے گئے ہیں۔

پاکستان کی طرف عالمی ماحولیاتی مالیات کے بہاؤ میں ان عوامل کی عکاسی ہوتی ہے۔ اگرچہ عالمی سطح پر تخفیفی منصوبوں کو زیادہ منظور اور فنڈز ملتے ہیں، جن میں بیشتر قرضوں اور ایکویٹی کے ذریعے آتے ہیں (سی پی آئی،

مالی لحاظ سے قابل عمل (Bankability): زیادہ تر نان گرانٹ بین الاقوامی ماحولیاتی ماکاری اور ملکی نجی شعبے کی ماکاری عام طور پر مالی لحاظ سے قابل عمل منصوبوں کی طرف مائل ہوتی ہے (یو کے آئی ڈی، 2023ء)۔⁵² ماحولیاتی منصوبوں کے لیے مالی لحاظ سے قابل عمل ہونا کچھ زیادہ دشوار ہوتی ہے کیونکہ ایسے منصوبے طویل مدت کے اور پیچیدہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔⁵³

52 ماحولیاتی ماکاری کے مالی لحاظ سے قابل عمل مواقع سے مراد وہ منصوبے ہیں جن میں قرض یا ایکویٹی استعمال کی جائے جس سے زیادہ نہیں تو کم از کم مارکیٹ کے مطابق منافع ملے؛ جہاں خطرات کم ہوں اور آمدنی اور نقد کا بہاؤ قابل اعتماد ہو۔ منصوبوں کا مالی لحاظ سے قابل عمل ہونا نجی عوامل پر منحصر ہے جن میں ریاستی خطرہ، کریڈٹ رسک، شرح مبادلہ کا خطرہ، سیاسی خطرہ، اور معاشی استحکام شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، جن ممالک کے مالی بازار مستحکم اور پختہ ہیں، جہاں مضبوط ادارے، امانتی (fiduciary) معیارات اور ضوابطی فریم ورک موجود ہیں، وہ ممالک ایسے منصوبے تیار کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہوتے ہیں۔

53 ماحولیاتی منصوبوں کو شروع کرنے کے لیے نسبتاً طویل اور پیچیدہ تیاری اور لاجسٹکس کی ضرورت ہوتی ہے، اور انہیں نتائج دینے میں روایتی منصوبوں کے مقابلے میں وقت لگتا ہے۔

54 ایسے کی وجہ دراصل مطابقتی منصوبوں کی عوامی فلاحی نوعیت ہے، جیسے طوفان مزاحم سڑکیں، سیلاب کا بند یا موسمیاتی اسٹیشن سے کوئی براہ راست نقد بہاؤ پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ بیشتر مطابقتی ماکاری کا انحصار ملکی سرکاری بجٹ پر ہوتا ہے جو پہلے ہی مجبوروں سے پڑھتا ہے۔ ماخذ: آئی ایم ایف، 2025ء ج، اوائی سی ڈی، 2025ء

55 درحقیقت پیرس معاہدے کے تحت، مطابقت کو ترقی اور مساوات کے مسئلے کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے جس میں انسانی بحران کی روک تھام پوشیدہ ہے نہ کہ کسی ماحولیاتی پالیسی کے طور پر۔ ماخذ: اقوام متحدہ کا پیرس معاہدہ 2015ء، آرٹیکل 7.2۔

بینک دولت پاکستان

اور اعتماد ملتا ہے، اور ان کی وابستگی بڑھتی ہے (فراز، 2025ء؛ یو کے آئی ڈی، 2023ء؛ آئی ایم ایف، 2025ء)۔

ملک کی کمزور پروڈیکٹ پائپ لائنوں کا سبب مختلف عوامل ہیں۔ ایک طرف، جیسا کہ سیکشن 6.3 میں بحث کی گئی ہے، مربوط قسم کے شعبہ جاتی یا صوبائی عملی منصوبے موجود نہیں ہیں، جبکہ قومی ایڈاپٹیشن پلان میں بھی پروڈیکٹ کی تفصیلی ترجیح نہیں دی گئی ہے۔ دوسری طرف، دنیائے سٹیل والی گرانٹس اور رعایتی قرضوں کے لیے حمایت حاصل کرنے کی غرض سے شواہد کے ساتھ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ ماحولیاتی اقدامات نہ کیے گئے تو اس کی کتنی قیمت ادا کرنی پڑے گی (یو کے آئی ڈی، 2023ء)۔

آخری بات، کثیر فریقی بینک بھی یہ بتاتے ہیں کہ پاکستان کو ماحولیاتی قرضے ملنے کی شرح اس لیے بھی کم ہے کہ بیورو کریسی کی روایتی رکاوٹیں اور بدلتی ہوئی سیاسی ترجیحات راہ میں حائل ہوتی ہیں (فراز، 2025ء)۔ مثال کے طور پر، عالمی بینک کا پاکستان ہائیڈرو میٹ اور کلائمٹ سروسز پروڈیکٹ 2025ء کے وسط میں اختتام پذیر ہوا جس میں اہم اجزا کو ختم کر دیا گیا۔ عالمی بینک نے تکمیل کی جو رپورٹ دی اس کے مطابق، موسمی ریڈار، خود کار موسمی اسٹیشنز اور رصد گاہیں (observatories) صرف اس وجہ سے خارج کر دیے گئے کہ ان کی خریداری میں تاخیر ہوتی اور ادارہ جاتی رکاوٹیں حائل تھیں (عالمی بینک، 2025ء الف)۔ اس کے علاوہ، منظم ایم آر وی نظام (نگرانی، اطلاع سازی، اور تصدیق) جیسے تکنیکی ڈیٹا اینکریز کی کمی کی وجہ سے

2024ء،⁵⁶ تاہم پاکستان کو زیادہ تر قوم مطابقت کے لیے موصول ہوئی ہیں، جو بنیادی طور پر گرانٹس کے ذریعے آتی ہیں (جدول 6.3)۔

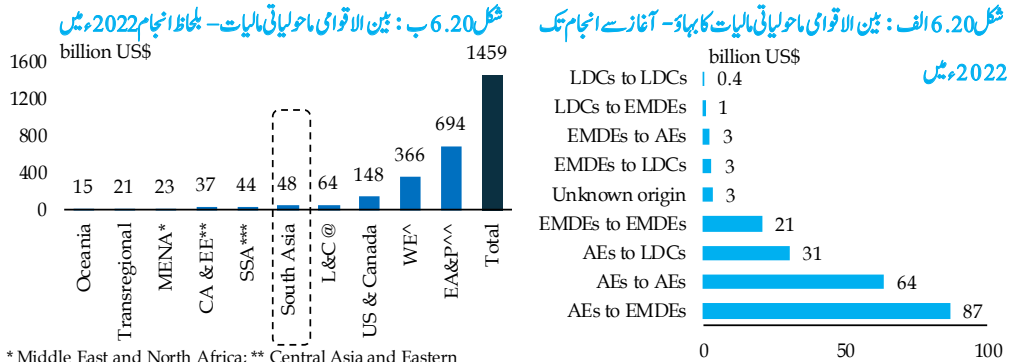
عالمی ماحولیاتی مالیات میں مالی لحاظ سے قابل عمل ہونے کو ترجیح مانا اور اس اعتبار سے پاکستان کی کم سطح جغرافیائی لحاظ سے عالمی ماحولیاتی رقوم کی تقسیم میں بھی نمایاں ہے۔ جب قرضہ غالب طریقہ یا آلہ ہوتا ہے (شکل 6.19)، تو عالمی ماحولیاتی مالیات کا جھکاؤ ترقی یافتہ معیشتوں اور ان ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر منڈیوں کی طرف ہو جاتا ہے جنہوں نے مالی مارکیٹوں اور مالی لحاظ سے قابل عمل منصوبوں کی پائپ لائن تکمیل دے رکھی ہے (کیر اور ہو، 2025ء)۔ مثال کے طور پر، 2022ء میں شمالی امریکہ، مغربی یورپ، اور مشرقی ایشیا نے مجموعی عالمی مالی بہاؤ کا تقریباً 82 فیصد حاصل کیا۔ اس کے برعکس، صحرائے اعظم سے نیچے کے افریقہ اور جنوبی ایشیا جیسے حساس خطوں کو ملنے والے فنڈ بہت کم تھے، کیونکہ بیشتر ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر منڈیوں کو capital penalty⁵⁷ کی لاگت کا سامنا ہے جس کی وجہ سے ماحولیاتی منصوبوں کے ناقابل عمل رہنے کا خطرہ پیدا ہوتا ہے (شکل 6.20 الف اور ب) (سی پی آئی، 2024ء؛ آئی ای اے، 2024ء)۔

پروڈیکٹ پائپ لائن: پاکستان کے ماحولیاتی قرضوں میں کمی کی ایک وجہ پروڈیکٹ پائپ لائن تیار کرنے کی محدود صلاحیت بھی ہے۔ پروڈیکٹ پائپ لائن تیار کرنا بین الاقوامی سرکاری اور نجی شعبے کی رقوم کو راغب کرنے کے لیے اہم ہے کیونکہ اس سے کثیر فریقی بینکوں اور مارکیٹ کے شرکا کو سست

56 ماحولیاتی مالیات کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضہ ایسے شعبوں میں حاوی ہے جہاں بالخصوص پینتہ مارکیٹیں اور مضبوط نجی شرکت داری والے، خاص طور پر اہم تحقیقی شعبوں میں۔ توانائی کے شعبے کے منصوبوں کو (مارکیٹ ریٹ پر) ماکلاری قرضہ اور ایکویٹی کے حصص کے ساتھ بالترتیب 53 فیصد اور 46 فیصد دی گئی، جو اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ان منصوبوں کی تجارتی افادیت بھی ہے اور نجی سرمایہ کو بڑے پیمانے پر متحرک کرنے کی صلاحیت بھی۔ ٹرانسپورٹ کے منصوبوں کو بھی مالی امداد تقریباً اتنے ہی حصے کے ساتھ (مارکیٹ ریٹ پر) قرضہ (47 فیصد) اور ایکویٹی (46 فیصد) دی گئی، جبکہ معمولی سا حصہ (تقریباً 7 فیصد) رعایتی ماکلاری سے آیا۔ ماخذ: سی پی آئی، 2025ء۔

57 ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں capital penalty کی لاگت (یا سرمائے کا ریسک پر بیمہ) یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ماحول دوست توانائی کے منصوبوں پر وہاں ماکلاری معاونت کی لاگت ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ آتی ہے۔ مثال کے طور پر اہم ابھرتی ہوئی معیشتوں میں 2021ء میں شمسی توانائی کے بڑے پیمانے کے پی وی پلانٹ پر سرمائے کی لاگت ترقی یافتہ ملکوں اور چین کے مقابلے میں دو سے تین گنا زیادہ تھی۔ ماخذ: آئی ای اے، بلانا، 2024ء۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء



* Middle East and North Africa; ** Central Asia and Eastern Europe; *** Sub-Saharan Africa; @ Latin & Caribbean; ^ Western Europe; ^^ East Asia & Pacific;

Source: CPI

AEs: Advanced economies; EMDEs: Emerging market and developing economies; LDCs: Least developed countries

Source: CPI

2025ء)۔ مالیات فراہم کرنے والے ادارے اگر نگرانی اور جائزے کے نظام⁵⁹ سے مطمئن نہ ہوں، یا منصوبے بین الاقوامی ترقیاتی معاونت کے جائزے کے مقررہ معیارات پر پورا نہ اترتے ہوں تو منصوبہ کی تجاویز مسترد کر دی جاتی ہیں۔⁶⁰

ڈونرز کے لیے نتائج کا حصول مشکل ہو جاتا ہے، چنانچہ بین الاقوامی قرض دہندگان خطرے سے گریز کی سوچ اپناتے ہوئے قرضہ ہی دینے سے انکار کر دیتے ہیں (حکومت پاکستان، 2024ء)۔

دوسرے، ماحولیات، سماجی اور نظم و نسق (ای ایس جی) فریم ورک، سی بی اے ایم، اور دیگر متعلقہ تصدیقات کے ساتھ کارپوریٹ سیکٹر کی طرف سے تعمیل کو مرکزی دھارے میں لانے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ایس ای سی پی کی جانب سے فہرستی کمپنیوں کے لیے وہ اعلامیہ صحیح سمت میں ایک قدم ہے جس میں پائیداری سے متعلق (آئی ایف آر ایس- ایس ون) اور ماحولیات سے متعلق (آئی ایف آر ایس- ایس ٹو) اکتشافی معیارات بتدریج اپنانے کی ہدایت ہے اور یہ براہ راست پاکستان گرین ٹیکسٹونومی کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ یہ معیارات برآمدات کی شرائط کے طور پر کاربن سے متعلق قواعد و ضوابط کی تعمیل کو آسان بناتے ہیں جیسے یورپی یونین کی سی بی اے ایم

معاون ملکی ماحول: ماحولیات پر دنیا سے مالی معاونت اپنی طرف لانے اور جذب کرنے کے لیے ایک معاون ملکی ماحول ضروری ہے، خاص طور پر وہ مالی معاونت جو نجی شعبے سے آرہی ہو۔ اس تناظر میں، خاص طور پر تین طرح کی کمی نمایاں ہے۔

سب سے پہلے، ماحولیاتی مالیات کے ماہرین کی تعداد محدود ہے⁵⁸ جو صوبائی اور مقامی حکومتوں کی اس صلاحیت کو متاثر کرتی ہے جس سے وہ مسابقتی ماحولیاتی مالی تجاویز تیار کرتے ہیں (فراز، 2025ء؛ ایم او سی سی اینڈ ای سی، 2025ء ب)۔ صوبائی حکومتوں کو ماحولیاتی منصوبوں کی نگرانی اور جائزے کے نظام بنانے میں بھی مشکل پیش آتی ہے (ایم او سی سی اینڈ ای سی،

58 ایس ٹی جی ملکی مالکاری (blended-finance)، ماحولیاتی ضمانتیں یا جزوی ضمانتیں، اور اکتشاف کے تقاضے جیسے شعبے شامل ہیں۔

59 گرین کلائمٹ فنڈ، 2018ء؛ گلوبل انوائرنمنٹ فیسلٹی ایویلیویشن، 2006ء

60 مثال کے طور پر، او ای سی ڈی کی ترقیاتی معاونت کمیٹی کے نزدیک بین الاقوامی ترقی اور انسانی امداد کا جائزہ لینے کے لیے چھ بنیادی معیارات ہیں: (الف) مؤثر ہونا؛ (ب) اثر؛ (ج) کارکردگی، (د) مطابقت، (و) ہم آہنگی، اور (و) پائیداری۔ ماخذ: او ای سی ڈی، 2019ء

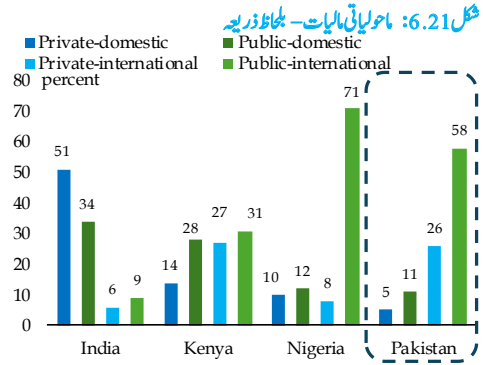
بینک دولت پاکستان

ساتھ ہی عوامی پلیٹ فارم یا ایک رجسٹری قائم کرنے کی بھی ضرورت ہے جو کاربن مارکیٹ کے لین دین اور دیگر متعلقہ معلومات کی وضاحت فراہم کرے (ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان، 2025ء) (بکس 6.5)۔

ملکی مالکاری کا منظر نامہ

عالمی سطح پر ماحولیاتی مالی اعانت کا بہاؤ نسبتاً کم ہونے کے باوجود، پاکستان زیادہ تر بیرونی مالکاری ہی پر انحصار کرتا ہے جس کی وجہ سے ملک میں سرکاری شعبے اور نجی شعبے کی محدود شراکت داری ہے (شکل 6.21)۔ پاکستان میں ملکی سرکاری ماحولیاتی مالکاری محدود ہے اور اس نے 2018ء سے 2021ء تک ملک کی مجموعی ماحولیاتی مالکاری کا صرف 11 فیصد حصہ فراہم کیا (اختر اور خواجہ، 2025ء)۔ یہ حاصل جمع کرنے میں سہولتیں کمزور ہیں اور مالکاری کی محدود صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔

(ایس ای سی پی، 2025ء)۔ آئی ایف آر ایس۔ ایس ٹو خاص طور پر اہم ہے کیونکہ یہ کمپنیوں سے گرین ہاؤس گیس کے اخراج پر اپنی تفصیلات ظاہر کرنے مطالبہ کرتا ہے (اے سی اے، بلا تاریخ)۔



Source: UNCCA

مزید برآں، کئی ترقی یافتہ اور کچھ ابھرتی ہوئی معیشتوں کے برخلاف جہاں ماحولیاتی مالیات میں نجی سرمائے کی مرکزی حیثیت بڑھتی جا رہی ہے، پاکستان میں نجی شعبے کی شرکت واجب رہی ہے اور 2018ء سے 2021ء تک مجموعی ماحولیاتی مالکاری میں اس کا صرف 5 فیصد حصہ تھا۔ زیادہ تر ملکی نجی قرضے قابل تجدید توانائی کے چند بڑے منصوبوں میں مرکوز ہیں جنہیں سرکاری ضمانت حاصل رہی ہے۔⁶¹

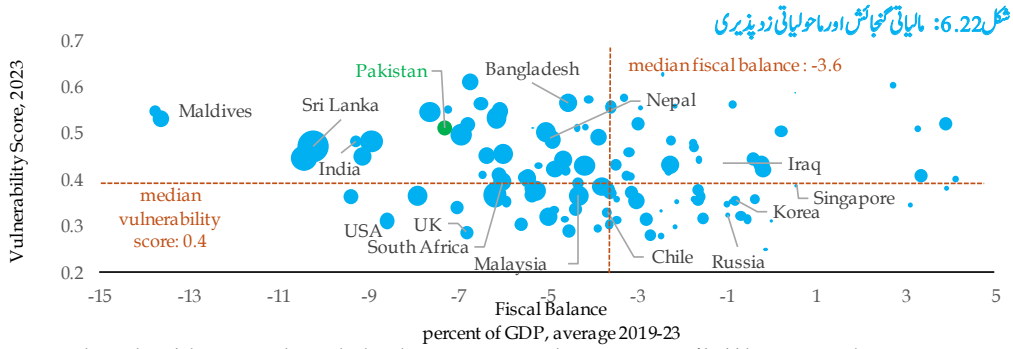
عالمی سطح پر، ای ایس جی تیزی کے ساتھ مرکزی دھارے کی سمت بڑھ رہا ہے۔ توقع ہے کہ ای ایس جی کے اثاثے 2030ء تک 40 ٹریلین ڈالر تک یا زیر انتظام مجموعی عالمی اثاثوں کے تقریباً 25 فیصد تک پہنچ جائیں گے (بلومبرگ، 2024ء)۔ اس تناظر میں یہ بات اہم ہے کہ ای ایس جی فریم ورک کے ساتھ کارپوریٹ شعبے کی تعمیل کو محض فہرستی کمپنیوں تک محدود نہ رکھا جائے، اس سے آگے بھی ترغیب دی جائے اور ایسی تمام کمپنیوں کو عالمی سرمایہ کاروں سے جوڑا جائے تاکہ بین الاقوامی ای ایس جی سرمائے اور ماحول دوست قرضوں کے بڑھتے ہوئے ذخائر کو اس جانب لایا جاسکے۔

ملکی سرکاری مالکاری: پاکستان کی بلند مالیاتی تحدید (constraint) موسمیاتی زد پذیر یوں سے نمٹنے کی اس کی صلاحیت کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جن کی مالیاتی تحدیدیں بھی زیادہ ہیں اور جن کی موسمیاتی کمزوریاں بھی زیادہ ہیں (شکل 6.22)۔ ناکافی مالیاتی وسائل کی وجہ

تیسرے، پاکستان میں موجودہ ابتدائی اور ترقی پذیر کاربن مارکیٹ کو ترقی دینے کی ضرورت ہے، کیونکہ اس میں امکانات ہیں کہ یہ تحقیقی منصوبوں میں سرکاری اور نجی شعبے کی سرمایہ کاری کی مالی معاونت کر سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے کاربن مارکیٹوں کے لیے پالیسی فریم ورک بہتر بنانا ہوگا،

⁶¹ یو این ایف سی سی، 2021ء؛ سی پی آئی، 2023ء؛ او ای سی ڈی، 2023ء

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء



Note: Higher vulnerability score indicates higher climate exposure and vice versa; size of bubbles represent the interest expense as a ratio of total expenditure.

Sources: ND-GAIN; WB

علاوہ ازیں، جیسا کہ شکل 6.23 میں ہے، مطابقت پر سرکاری اخراجات خاصے کم ہیں۔ یہ بات اس حقیقت کے برخلاف ہے کہ تخفیفی اخراجات اس کے برعکس کسی حد تک بین الاقوامی تعاون پر منحصر ہوتے ہیں، مطابقت کی ذمہ داری بنیادی طور پر حکومت پر ہوتی ہے۔ آخری بات، وفاق کی سطح پر مختلف وزارتوں میں مختلف ماحولیاتی مالیاتی یونٹس ہیں جن کی ذمہ داریاں باہم مشترک (overlapping) ہیں، جہاں صوبے متعلقہ وزارتوں کے درمیان موثر نظامی اشتراک کے بغیر الگ تھلگ کام کر رہے ہیں (یو کے آئی ڈی، 2023ء)۔

ملکی نجی مالکاری:

پاکستان میں ملکی نجی موسمیاتی مالکاری کی سطح نسبت رہتی ہے، جس کی وجوہات میں مالی شعبے کی رکاوٹیں، پالیسی کی غیر یقینی اور کمزور مارکیٹ انفراسٹرکچر شامل ہیں۔ اس میں غیر ترقی یافتہ بازار سرمایہ، کاربن مارکیٹ، اور گرین بانڈ مارکیٹ شامل ہیں۔ پاکستان نے 2021ء میں اپنا پہلا ریاستی گرین یورو بانڈ جاری کیا، جو رعایتی قرضوں اور گرانٹس سے ہٹ کر موسمیاتی قرض کے

سے مطابقت کے موسمیاتی اقدامات پر اخراجات اور موسمی آفتوں سے بچاؤ کے لیے مزاحمت کا قیام نظر انداز ہو جاتا ہے (آئی ایم ایف، 2023ء)۔

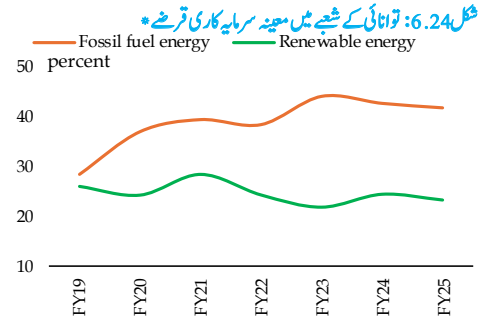
جیسا کہ سیکشن 6.3 اور باکس 6.3 میں بحث کی گئی ہے، ماحولیاتی بجٹ میٹنگ حال ہی میں شروع ہوئی ہے،⁶² تاہم ملکی سرکاری مالیات اس حقیقت کے سبب محدود ہیں کہ موسمیاتی خطرات کو پاکستان میں میکرو اکنامک ماڈلز، مالیاتی فریم ورک، اور سرکاری سرمایہ کاری کی منصوبہ بندی میں باقاعدگی سے شامل نہیں کیا گیا ہے۔ یہ بات اس لیے اہم ہے کہ ماحولیاتی اقتصادی ماڈلز میں موسمیاتی زدپذیری کو شامل کرنے اور پہلے سے فنڈز مختص کرنے کے لیے سماجی و اقتصادی اثرات کی وسیع رینج کو شامل کرنے کی ضرورت ہے۔⁶³ علاوہ ازیں اکثر آفات کے بعد بحالی کے کاموں پر ہونے والے اخراجات ناقص روابط کی بنا پر ہنگامی نوعیت کے ہوتے ہیں اور پہلے سے مختص نہیں رکھے جاتے (یو این ڈی آر آر، 2022ء)۔

62 کلائمٹ بجٹ میٹنگ (سی این ٹی) ایک منظم طریقہ ہے جو بجٹ لائنوں کی شناخت، درجہ بندی، وزن اور انہیں نشان زد کرنے کا کام کرتا ہے تاکہ موسمیاتی تبدیلی کے تخفیفی اور مطابقتی اقدامات پر سرکاری خرچ کا تخمینہ لگانا آسان ہو۔

63 آئی ایم ایف، 2022ء؛ غفور اور دیگر، 2016ء۔

بینک دولت پاکستان

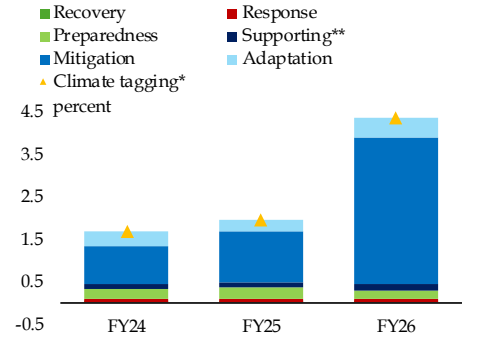
ان چیلنجوں کا ادراک کرتے ہوئے متعدد پالیسی اقدامات کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر، اسٹیٹ بینک نے اکتوبر 2017ء میں ماحول دوست بینکاری کے رہنما خطوط جاری کیے (اسٹیٹ بینک، 2017ء)، جن کا مقصد بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو موسمیاتی خطرات سے نمٹنے، ماحول دوست ماکاری کو فروغ دینے اور اپنے ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ 2022ء میں، اسٹیٹ بینک نے معاون آلے کے طور پر موسمیاتی و سماجی خطرات کے انتظام کا ایک مینوئل بھی جاری کیا (اسٹیٹ بینک، 2022ء الف)۔ اس بنیاد پر، حکومت نے وزارت موسمیاتی تبدیلی اور اسٹیٹ بینک کے اشتراک سے حال ہی میں پاکستان گرین نیکنانومی جاری کی ہے، جس کا مقصد ماحول دوست معاشی سرگرمیوں کی وضاحت کرنا اور مالی بہاؤ کارخ موسمیاتی تبدیلی کی تخفیف اور مطابقت پذیری کی جانب موثرنا ہے (وزارت ماحولیاتی تبدیلی اور رابطہ کاری، 2025ء ب)۔



اس مثبت پیش رفت کے باوجود، کئی چیلنج بدستور موجود ہیں۔ مثال کے طور پر، مالی اداروں میں موسمیاتی خطرات کے تجزیے اور رپورٹنگ کے حوالے سے استعداد کا خلا موجود ہے، جبکہ مضبوط نگرانی، تصدیق اور اظہار

ذرائع کو متنوع بنانے کی جانب ایک اہم قدم تھا۔ اگرچہ اس اجرانے مارکیٹ میں ایک مثال قائم کی اور پالیسی سمت کا اشارہ دیا، تاہم اس کے بعد کی سرگرمیاں محدود رہی ہیں۔⁶⁴

شکل 6.23: وفاقی بجٹ کی موسمیاتی تقسیم (کل اخراجات کا فیصد)



مزید برآں، بینکاری شعبہ، جو ملک کے مالی نظام میں کل مالی اثاثوں کے تقریباً 77 فیصد پر مشتمل ہے (اسٹیٹ بینک، 2024ء)، زیادہ تر حکومت کو قرض فراہم کرتا ہے، جبکہ نجی شعبے کو بینکوں کی جانب سے قرضوں کی فراہمی عموماً قلیل مدتی ہوتی ہے۔ یہ طرز عمل بلند سطح کے خطرے سے گریز (risk aversion) کی عکاسی کرتا ہے، نقد کا بہاؤ غیر یقینی اور ضمانتیں غیر سیال ہونے کی وجہ سے نجی شعبہ موسمیاتی تخفیف اور مطابقت سے متعلق طویل مدتی منصوبوں کی مالی معاونت کے لیے غیر موزوں ہو جاتا ہے (آئی ایم ایف، 2022ء)۔ مزید برآں، توانائی کے شعبے کو دیے گئے معینہ سرمایہ کاری قرضے قابل تجدید توانائی کے بجائے زیادہ تر تھرمل ذرائع سے بجلی کی پیداوار میں مرکوز ہیں (شکل 6.24)۔

⁶⁴ مئی 2021ء میں واپڈ اے نے اپنا پہلا گرین یوربائنڈ (انڈس بانڈ) 10 سال کی مدت کے لیے جاری کیا، جس کے ذریعے مسابقتی قیمت پر 500 ملین ڈالر اکٹھے کیے گئے۔ اس کے بعد سے اب تک صرف دو گرین بانڈ جاری کیے گئے ہیں: پرواز گرین ایکشن بانڈ اور ساوران گرین سکوک، جو بالترتیب مارچ 2025ء اور مئی 2025ء میں جاری کیے گئے۔

زیادہ اچھی نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کو موسمیاتی تبدیلی کے مطابق خود کو ڈھالنے کے لیے بھاری سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ موسمیاتی تبدیلی کے متوقع اثرات سے نمٹنے کے قابل ہو سکے۔ تاہم، ملک کی نسبتاً بلند اخراجی شدت، بڑی اور مسلسل بڑھتی ہوئی آبادی، اور جی ڈی پی کی نمو اور ترقی کے اہداف، ضرر رساں سرگرمیوں میں تخفیف میں بھی بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کا تقاضا کرتے ہیں تاکہ کاربن پر مبنی ترقی کے جال سے بچا جاسکے اور ساتھ ہی موسمیاتی خطرات کو بھی کم کیا جاسکے۔

(disclosure) کے فریم ورک ابھی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ یہ مسائل نیکیسٹومی کے موثر نفاذ میں رکاوٹ بنتے ہیں اور پائیدار سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کے فروغ کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں (اوا سی ڈی، 2026ء)۔ مزید برآں، پاکستان کی گرین بینکنگ گائیڈ لائنز رضاکارانہ نوعیت کی ہیں، جبکہ کئی ابھرتی ہوئی معیشتوں جیسے چین، بنگلادیش، نیپال اور دیگر ملکوں میں بینکوں کے لیے لازمی گرین کریڈٹ یا پائیداری کے ضوابط نافذ کیے جا چکے ہیں (Park and Kim، 2020ء)۔

6.5 اختتامی نکات

ماحولیاتی، سماجی اور گورننس کی سرمایہ کاری کی طرف عالمی سرمائے کا بڑھتا ہوا بہاؤ اور ماحول دوست ٹیکنالوجی کا بڑھتا ہوا رجحان پاکستان کے لیے ایک موقع ہے کہ وہ براہ راست ماحول دوست جدیدیت اور ترقی کی جانب پیش قدمی کرے۔ تاہم، ماحول دوست اور کم اخراج والی ترقی ایک بڑا چیلنج بنی ہوئی ہے، کیونکہ دنیا کی کئی ترقی یافتہ اور وسائل سے مالا مال معیشتیں بھی اب تک اسے کامیابی سے حاصل نہیں کر سکی ہیں۔ حالیہ شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ عالمی سطح پر کیے گئے ماحولیاتی اقدامات ناکافی ہیں، اور ترقی یافتہ ترقی پذیر دونوں معیشتیں 2030ء تک کاربن اخراج میں کمی کے اپنے اہداف حاصل کرنے میں ناکام رہنے کے خدشے سے دوچار ہیں، جو عالمی حدت کو 1.5 ڈگری سینٹی گریڈ تک محدود رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔

درج بالا تجزیوں اور مباحث سے چند اہم حقائق سامنے آتے ہیں، جو افراد، کاروباری اداروں اور سرکاری شعبے کے حکام کی جانب سے فوری اور مستقل اقدامات کا تقاضا کرتے ہیں۔ اول، موسمیاتی تبدیلی ناقابل واپسی ہے، اور اس کے عالمی و پاکستانی معیشت پر اثرات حقیقی ہیں۔ کسی حد تک موسمیاتی تبدیلی کے اثرات اپنی موجودگی کا احساس پہلے ہی دلا چکے ہیں، حالیہ سیلاب اس کی مثال ہیں۔ اگر موسمیاتی تبدیلی کے حوالے سے مناسب اقدامات نہ کیے گئے تو مستقبل میں یہ انسانی زندگیوں اور روزگار پر مزید سنگین اثرات مرتب کرے گی، جس کے نتیجے میں منفی معاشی اور سماجی اثرات پیدا ہوں گے۔ غیر متناسب انداز میں بڑھنے کی صلاحیت رکھنے والے اور دیہی و شہری دونوں علاقوں کو متاثر کرنے والے ان خطرات میں زرعی و صنعتی پیداوار کو نقصان کے ساتھ ساتھ خدمات کے شعبے، قیمتوں کے استحکام اور بیرونی و مالیاتی کھاتوں پر سلسلہ وار اثرات شامل ہیں۔

سوم، اگرچہ پاکستان نے عالمی ماحولیاتی اقدام کے حوالے سے مضبوط عزم کا اظہار کیا ہے اور موسمیاتی تبدیلی سے متعلق پالیسی فریم ورک کی تشکیل میں نمایاں پیش رفت بھی کی ہے، لیکن موسمیاتی تبدیلی سے متعلق ملک کی تیاری مختلف غیر حل شدہ مسائل کی وجہ سے متاثر ہے۔ موسمیاتی پالیسی کا نفاذ غیر موثر ہونے کی وجوہات میں دیگر معاشی و شعبہ جاتی پالیسیوں کے ساتھ ناقص ہم آہنگی، حکومت کی مختلف سطحوں کے درمیان دائرہ کار میں

دوم، اگرچہ عالمی سطح پر گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں پاکستان کا حصہ نہایت کم ہے لیکن وہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے لیے انتہائی حساس ہے۔ اس کے باوجود، موسمیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنے کی ملک کی تیاری

بینک دولت پاکستان

پذیری کی فنانس کے لیے انتہائی اہم ہے، محدود حکومتی مالکاری کی وجہ سے متاثر ہوتا ہے۔ اس کی وجوہات میں مسلسل مالیاتی رکاوٹیں، معاشی ماڈلز میں ماحولیاتی خطرات کے منظم انضمام کا فقدان، اور ذمہ داریوں کا تداخل شامل ہیں۔ مزید برآں، نجی مالکاری بھی کم ہے کیونکہ بینکوں کے قرضوں کا زیادہ تر حصہ حکومت کو جاتا ہے جبکہ نجی شعبے کے لیے قرضے قلیل مدتی منصوبوں تک محدود ہے، ایسا پالیسی میں غیر یقینی اور کمزور مارکیٹ انفراسٹرکچر کی وجہ سے ہے۔

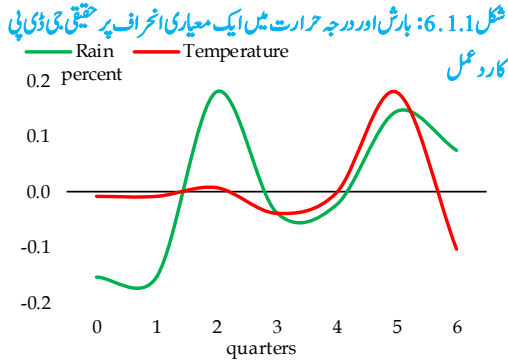
چہارم، ماحولیاتی اقدامات کا بوجھ بالآخر ہر ایک پر پڑتا ہے: چاہے وہ افراد ہوں، کاروباری ادارے یا سرکاری شعبہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماحولیاتی اقدامات کے لیے پیداوار کے طریقوں، کھپت کے انداز، اور حتیٰ کہ سماجی تنظیم کے ڈھانچے میں بھی تبدیلی درکار ہوتی ہے۔ ان میں آخری بات قابل غور ہے، خاص طور پر اس تناظر میں کہ جہاں تخفیف اثرات بڑے سرکاری منصوبوں کے ذریعے ممکن ہو سکتی ہے، وہیں مطابقت پذیری اور آفات سے نمٹنے کے اقدامات زیادہ تر مقامی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ لہذا متوازن ماحولیاتی اقدامات اور پاکستان کے متنوع جغرافیائی خطوں، موسمیاتی علاقوں اور برادریوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے معیشت کے تمام شعبوں پر محیط جامع اور مربوط منصوبہ بندی کی فوری ضرورت ہے۔

داخل اندازی اور رابطے کا فقدان، کمزور مقامی حکومتیں، اور اقدامات کے لیے واضح میعاد کی عدم موجودگی شامل ہیں۔

کمزور تکنیکی صلاحیت اور انسانی وسائل کی کمی—جیسا کہ ضرر رساں گیہوں کے اخراج کا محدود ڈیٹا ہے، موسمیاتی خطرات کے تجربے اور پالیسی کے نفاذ کے لیے ماہرین کی کمی، اور ماحولیاتی تعلیم و تحقیق کا فقدان—ان مسائل کو مزید بڑھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، سماجی رکاوٹیں بھی موجود ہیں، جن میں ماحولیاتی تبدیلی کو قومی ایجنڈے کے طور پر نظر انداز کرنا، حکومتی پالیسیوں پر عوامی اعتماد کی کمی، اور ماحولیاتی اقدامات کے لیے پست سیاسی حمایت شامل ہیں۔ ان سماجی رکاوٹوں کو دور کرنا انتہائی اہم ہے کیونکہ ماحولیاتی اقدامات کے لیے ضروری ہے کہ عوام اور کاروباری ادارے اس پر یقین رکھیں کہ آج کی قربانیاں مستقبل میں فائدہ دیں گی اور حکام و مسائل کا منصفانہ استعمال کریں گے۔

موسمیاتی تبدیلی کے لیے دستیاب محدود مالیات ان چیلنجوں کی بنیاد ہے۔ اگرچہ پاکستان زیادہ تر عالمی مالیاتی بہاؤ پر انحصار کرتا ہے، لیکن یہ بہاؤ موسمیاتی تبدیلی کے خلاف اقدامات کے لیے درکار مالکاری کے مطابق نہیں ہے۔ اس کی بڑی وجوہات میں منصوبوں کی مالی قابلیت (bankability) کا کم ہونا، پروجیکٹ پائپ لائنز کی عدم موجودگی، اور مقامی سطح پر معاون ماحول کا فقدان شامل ہیں۔ ملکی سطح پر کلائمٹ فنانس کا بہاؤ، جو خاص طور پر مطابقت

باس 6.1: پاکستان میں معاشی نمو اور مہنگائی پر موسمیاتی دھجوں کے اثرات کا تخمینہ

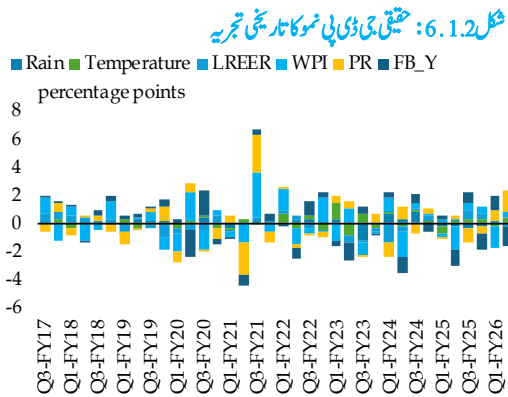


Source: SBP Staff estimates

تعارف: اکثر مطالعات میں موسمیاتی تبدیلی کے معاشی نمو پر اثرات کا اندازہ لگانے کے لیے درجہ حرارت کو بطور پیمانہ استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ بعض بارش یا بارش کی مقدار کو متبادل موسمیاتی اشاریوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ Bilal & Kanzig (2026)، Kahn et al. (2021) اور Dell (2012) نے مختلف ممالک پر درجہ حرارت کے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔

ان کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ درجہ حرارت میں تاریخی اوسط کے مقابلے میں زیادہ تغیر معاشی نمو میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ یہ اثرات درجہ حرارت میں تبدیلی کی شدت پر منحصر ہو سکتے ہیں۔ پاکستان کے تناظر میں مطالعات نے درجہ حرارت، جی ڈی پی نمو تیز زرعی، صنعتی اور خدمات کے شعبوں کی پیداواریت کے درمیان منفی تعلق کو ثابت کیا ہے (آکر م اور حامد، 2015؛ آکر م اور گلزار، 2013؛ آکر م، 2015)۔ مجموعی معاشی نمو پر بارش کے اثرات زیادہ تر ترقی پذیر ممالک میں دیکھے گئے (دالماناؤ دیگر، 2020)، جہاں بارش کے دنوں میں اضافہ اور شدید بارش معاشی نمو کو کم کرتی ہے (کوئز اور دیگر، 2022)۔

اسی طرح، مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ درجہ حرارت مہنگائی پر بالخصوص غذائی مہنگائی کے ذریعے اثر انداز ہوتا ہے (Li et al 2023؛ 2021، Faccia et al؛ Hagos 2018)۔ (Kotz et al 2023)۔ مزید برآں، سیلاب کا باعث بننے والی بارشیں پیداوار میں کمی، خاص طور پر زراعت میں، بنیادی ڈھانچے کو نقصان کے باعث رسد میں خلل، اور لیبر کی پیداواریت میں کمی کے ذریعے مہنگائی کو متاثر کرتی ہیں۔ (Rojasavachai et al. (2025)؛ Mitra et al. (2021)؛ Kunawotor et al. (2020)؛ Baten et al. (2020) اور



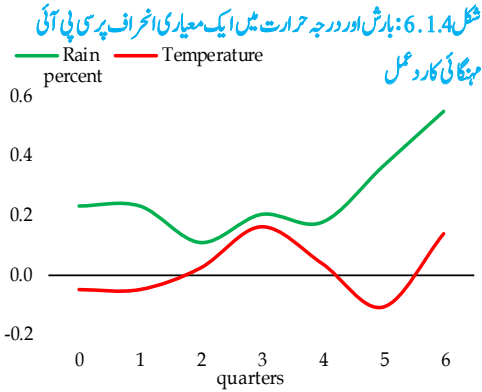
Source: SBP Staff estimates

منفی اثرات ڈالتے ہیں۔ (Rojasavachai et al. (2025)؛ Mitra et al. (2021)؛ Kunawotor et al. (2020)؛ Baten et al. (2020) اور

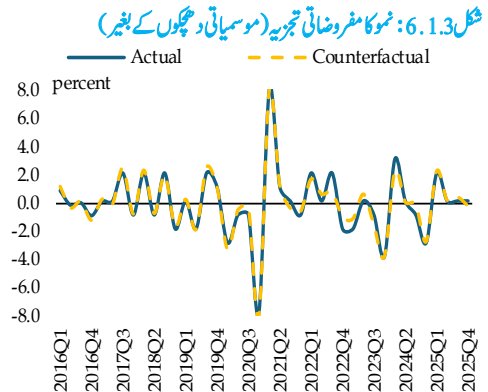
طریقہ کار:
معاشی نمو (حقیقی جی ڈی پی) اور مہنگائی پر موسمیاتی دھجوں کے متحرک اثرات کا جائزہ لینے کے لیے اس باس میں 2016ء کی پہلی سہ ماہی تا 2025ء کی چوتھی سہ ماہی پر محیط سہ ماہی اعداد و شمار کی بنیاد پر لوکل پروجیکشنز (Local Projections) کے ذریعے ایمپلس رسپانز (Impulse Responses) کا تخمینہ لگایا گیا ہے،⁶⁵ جبکہ مہنگائی کے ماڈل کے لیے 2003ء کی پہلی سہ ماہی تا 2025ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران کے اعداد و

65 تخمینہ کی غرض سے استعمال کی گئی نمونے کی مدت محدود ہے کیونکہ حقیقی جی ڈی پی کے سہ ماہی اعداد و شمار دستیاب نہیں ہوئے۔

بینک دولت پاکستان

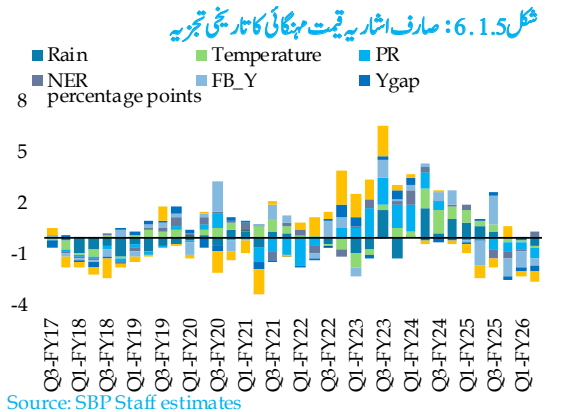


Source: SBP Staff estimates



Source: SBP Staff estimates

شمار کو بطور توسیعی عرصہ استعمال کیا گیا ہے۔⁶⁶ مزید برآں، موسمیاتی دچھوں کے مختلف ادوار میں اثرات کے تعین کے لیے تاریخی تجزیہ (Historical Decomposition) کا طریقہ بھی استعمال کیا گیا ہے۔⁶⁷ قومی سطح پر بارش اور درجہ حرارت کے اوسط اعداد و شمار کو موسمیاتی دچھوں کے معاشی نمونہ پر اثرات جانچنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حقیقی موثر شرح مبادلہ (REER)، پالیسی ریت، مالیاتی توازن تاجی ڈی پی تناسب اور تھوک اشاریہ قیمت کو بھی ماڈل میں شامل کیا گیا ہے تاکہ بیرونی، زرعی و مالیاتی پالیسیوں اور خام مال کی قیمتوں کے اثرات کو قابو میں رکھا جاسکے۔



Source: SBP Staff estimates

معاشی نمونہ پر اثرات:

شکل 6.1.1: سے ظاہر ہوتا ہے کہ بارش (سیلاب) میں ایک معیاری انحراف (ایس ڈی) کا دچھک پہلے سہ ماہی میں حقیقی جی ڈی پی پر فوری اور منفی اثر ڈالتا ہے، جس کی جزوی تلافی دوسری سہ ماہی میں کچھ بہتری سے ہوتی ہے۔ مزید برآں، درجہ حرارت میں اتار چڑھاؤ کو بھی موسمیاتی دچھوں کے اثرات جانچنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ درجہ حرارت میں ایک ایس ڈی کے دچھکے پر حقیقی جی ڈی پی کا متوقع رد عمل قلیل مدت میں منفی مگر شمارباتی طور پر غیر اہم ہوتا ہے۔ یہ نتائج پاکستان سے متعلق سابقہ مطالعات سے مختلف ہیں، جن میں درجہ حرارت کے اثرات کو بارش سے علیحدہ طور پر جانچا گیا تھا۔

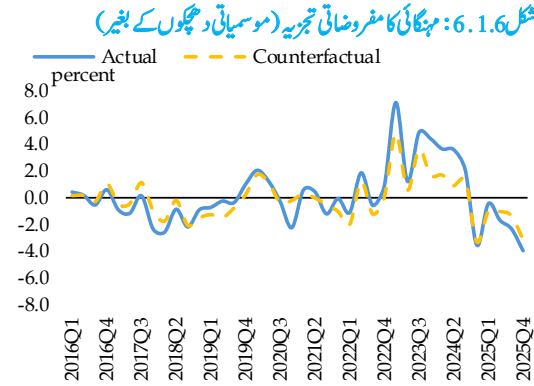
شکل 6.1.2: میں ظاہر کیے گئے ہیں۔ نتائج کے مطابق حقیقی جی ڈی پی سیلاب کے دچھوں پر منفی رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ تاہم جہاں تک درجہ حرارت کا تعلق ہے، ادوار کے لحاظ سے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ اس کے معاشی نمونہ پر کوئی نمایاں اثر نہیں پڑتا۔ مزید برآں، نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ 2017ء تا 2025ء کے دوران زرعی پالیسی، مالیاتی صورت حال، خام مال کی قیمتوں (تھوک اشاریہ قیمت کے ذریعے ظاہر کردہ) اور شرح مبادلہ میں تبدیلیوں نے معاشی نمونے کے تعین میں

⁶⁶ مقامی تخمینہ اپنی پلک کے باعث مفید ہیں۔ مقامی تخمینے علیحدہ مساواتوں پر مبنی ہیں، اس لیے یہ زیادہ مستقیم، غیر خطی صورت حال میں زیادہ پلک دار، اور ماڈل کی غلط تخصیص (misspecification) کے مسائل سے منہ بے منہ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

⁶⁷ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تاریخی تجزیے کے نتائج انٹر کورل ویکٹرز آٹورگریشن (SVAR) کے تخمینوں پر مبنی ہیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

کلیدی کردار ادا کیا۔ مفروضاتی تجزیہ (counterfactual analysis) ان نتائج کے مستحکم ہونے کی تصدیق کرتا ہے، اور ظاہر کرتا ہے کہ موسمیاتی دھچکوں کی عدم موجودگی کی صورت میں معاشی نمو بلند ہوتی (شکل 6.1.3)۔



Source: SBP Staff estimates

مہنگائی پر اثرات:

حسب توقع، شدید بارش یا سیلاب جیسے موسمیاتی دھچکوں پر مہنگائی مثبت رد عمل ظاہر کرتی ہے۔ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ بارش (سیلاب) میں ایک ایس ڈی کا دھچکہ، حقیقی جی ڈی پی کے برعکس، مہنگائی پر فوری اور مثبت اثر ڈالتا ہے، جو اگرچہ وقت کے ساتھ کم ہوتا ہے لیکن چوتھی سہ ماہی تک مثبت رہتا ہے (شکل 6.1.4)۔ یہ نتائج (حسین و دیگر، 2025ء) سے بھی مطابقت رکھتے ہیں، جنہوں نے بارش کو سیلاب کے اشاریے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے پایا کہ مہنگائی پر اس کا اثر مثبت مگر مختصر مدتی ہوتا ہے۔ درجہ حرارت میں مثبت دھچکہ طویل مدت میں مہنگائی میں اضافہ کر سکتا ہے، تاہم اس کا فوری یا قلیل مدتی اثر نہیں ہوتا۔

مہنگائی کا تاریخی تجزیہ شکل 6.1.5 میں پیش کیا گیا ہے۔ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ موسمیاتی دھچکے، چاہے سیلاب کی صورت میں ہوں یا بلند درجہ حرارت کی شکل میں، مہنگائی پر مثبت اور شرماتی طور پر نمایاں اثر ڈالتے ہیں۔ درجہ حرارت کے مقابلے میں سیلاب کا اثر پورے زیر جائزہ عرصے میں زیادہ نمایاں رہتا ہے۔ مفروضاتی تجزیہ موسمیاتی دھچکوں کی عدم موجودگی میں مہنگائی میں کمی کو بھی ظاہر کرتا ہے (شکل 6.1.6)۔

اُس باکس کی تیاری میں شاہ حسین اور سید قمر حسین کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

باکس 6.2: یورپی یونین کے کاربن اخراج سے متعلق تجارتی ضوابط اور پاکستان کی برآمدات پر ممکنہ اثرات

عالمی منڈی میں اپنا مقام برقرار رکھنے کے لیے موسمیاتی تبدیلی سے متعلق ضوابط کے مطابق خود کو ڈھالنا ناگزیر ہوتا جا رہا ہے۔ یہ بات بالخصوص یورپی یونین کے حوالے سے درست ہے، جو اپنی درآمدات پر کاربن سے متعلق شرائط عائد کر رہی ہے۔ ان شرائط کی عدم تعمیل پاکستان کی یورپی منڈی تک رسائی اور برآمدی مسابقت کے لیے خطرہ بن سکتی ہے (ینیٹ آف پاکستان، 2025ء)۔ اس باکس میں یورپی یونین کی جانب سے موسمیاتی تبدیلی سے متعلق متعارف کرائے گئے اہم ضوابط اور پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات پر ان کے ممکنہ اثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

پس منظر⁶⁸

یورپی یونین نے 2005ء میں کاربن کی قدر پیمائی کا ایک داخلی نظام متعارف کرایا جسے اخراج کا تجارتی نظام (Emissions Trading System-ETS) کہا جاتا ہے، اور یہ دنیا کی پہلی کاربن مارکیٹ تھی۔ اس 'حد اور تجارت' (cap-and-trade) نظام کے تحت توانائی پر زیادہ انحصار کرنے والی صنعتوں اور پہلی پیدا کرنے والے شعبوں کے لیے گرین ہاؤس گیسوں کے

⁶⁸ یورپی کمیشن (تاریخ دستیاب نہیں)

بینک دولت پاکستان

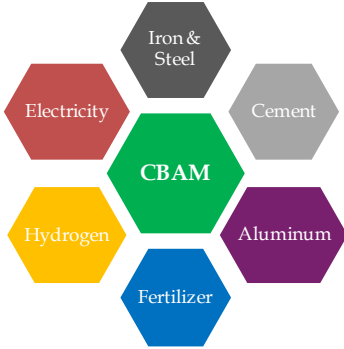
اخراج کی ایک حد مقرر کی گئی۔⁶⁹ 2019ء میں موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے ٹھوس اقدامات کے حوالے سے بڑھتے ہوئے عوامی دباؤ کے جواب میں یورپین گرین ڈیل (EGD) متعارف کرائی گئی، جو یورپی معیشت کو ماحولیات کے لیے بے ضرر بنانے کی جانب گامزن کرنے کی جامع حکمت عملی ہے۔ اس کے تحت 2030ء تک کاربن اخراج میں کم از کم 50 تا 55 فیصد کمی اور 2050ء تک صفر کاربن اخراج کے قانونی اہداف مقرر کیے گئے۔ یہ حکمت عملی توانائی، ٹرانسپورٹ اور صنعتی شعبوں میں وسیع پیمانے پر تبدیلی کی راہ ہموار کرتی ہے۔

یورپین گرین ڈیل کے تحت کاربن کی قدر پیمائی اور صنعتی اصلاحات بھی متعارف کرائی گئیں، جن کے اثرات نہ صرف یورپی صنعتوں بلکہ عالمی برآمد کنندگان پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ ان ہی اصلاحات میں سے ایک کاربن بارڈر ایڈجسٹمنٹ کیٹزم (CBAM) ہے، جس کا مقصد یورپی یونین کے موسمیاتی اہداف کے حصول کے لیے ایک خاکہ فراہم کرنا ہے۔

کاربن بارڈر ایڈجسٹمنٹ کیٹزم:

اکتوبر 2023ء میں متعارف کرائے جانے والے کاربن بارڈر ایڈجسٹمنٹ کیٹزم (سی بی ایم) کا ابتدائی عبوری مرحلہ 2025ء تک جاری رہا، جس کے بعد یہ نظام، اخراج کے تجارتی نظام (ای ٹی ایس) کے تحت دیے جانے والے مفت اخراج کے اجازت ناموں کو مرحلہ وار ختم کرنے میں مدد دے گا۔ ابتدائی مرحلے میں یورپی یونین کے درآمد کنندگان کو درآمدی ایشیا کی پیداوار کے دوران کاربن اخراج کا ڈینار پورٹ کرنا لازمی تھا، جس کی بنیاد پر یورپی کمیشن نے جنوری 2026ء سے شروع ہونے والے حتمی مرحلے کے لیے ایشیا کے داخلے کا طریقہ کار تیار کیا۔

شکل 6.2.1: کاربن بارڈر ایڈجسٹمنٹ کیٹزم کے زمرے میں آنے والے شعبے



Source: European Commission

فی الحال سی بی ایم کا اطلاق چھ شعبوں سے متعلق درآمدات اور چند تیار مصنوعات (جیسے پتھ اور بولٹس) پر ہوتا ہے (شکل 6.2.1)۔ اس مرحلے میں متعلقہ شعبوں کے درآمد کنندگان کو ایشیا کی درآمد سے قبل سی بی ایم سرٹیفیکیشن حاصل کرنا ہو گا۔ اس سرٹیفیکیشن کی لاگت یورپی ای ٹی ایس الاؤنسز کی نیلامی قیمت (یورپی ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ اخراج) کے مطابق ہو گی۔

پاکستان کے لیے مضمرات:

فی الحال سی بی ایم کا پاکستان کی برآمدات پر کوئی نمایاں اثر نہیں ہے، کیونکہ سینٹ کے علاوہ پاکستان ان ایشیا کی نہایت کم مقدار پر یورپی یونین یا دیگر ممالک کو برآمد کرتا ہے جو اس وقت سی بی ایم کے زمرے میں آتی ہیں۔⁷⁰ تاہم 2030ء کے بعد دیگر ای ٹی ایس شعبوں کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل کا شعبہ بھی، جو عالمی گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں نمایاں حصہ رکھتا ہے، اسی بی ایم میں شامل کیا جاسکتا ہے، کیونکہ یورپی گرین ڈیل کے تحت یورپی یونین نے 2050ء تک کاربن نیوٹرل ہونے کا عزم کر رکھا ہے (CDPR, 2025)؛ اپنا 2023ء؛ اپنا

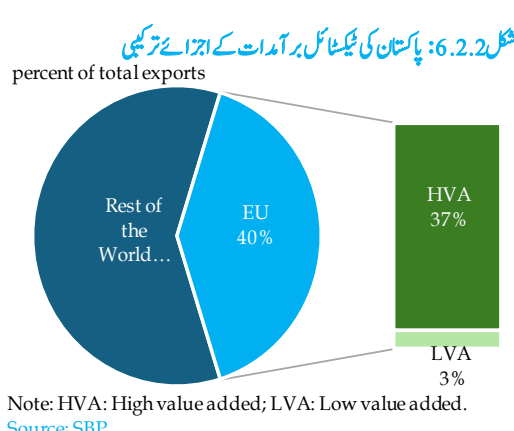
69 بجلی اور حرارت کی پیداوار، زیادہ توانائی استعمال کرنے والے صنعتی شعبے جن میں آئل ریفائنریز، اسٹیل ورکس اور فولاد سازی، ایلیمینیم، دھاتوں، سینٹ، چونا، شیشہ، چینی کے برتن، پلپ، کاغذ، کارڈ بورڈ، تیزاب اور بڑے پیمانے پر ناسمائی کی ٹیکسٹائل پیداوار نیز ہوا بازی اور بحری شعبہ شامل ہے۔ ماخذ: (یورپی کمیشن، بلا تارخ)۔

70 717 اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق، کاربن بارڈر ایڈجسٹمنٹ کیٹزم (سی بی ایم) کے زمرے میں آنے والی مصنوعات کی برآمدات مالی سال 25ء میں یورپی یونین کو کل برآمدات کا محض 0.2 فیصد تھیں۔ اسی مالی سال میں یہ مجموعی برآمدات کا 0.05 فیصد جاتا ہے۔

71 یورپی یونین میں ٹیکسٹائل کی کچھ ماحولیاتی اعتبار سے ایک بڑا مسئلہ ہے، کیونکہ ٹیکسٹائل شعبہ مجموعی گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں پانچویں نمبر پر آتا ہے، جبکہ یورپی یونین میں پانی اور زمین کے استعمال میں تیسرے نمبر پر ہے (یورپی کمیشن، این ڈی سی)۔ پاکستان میں ٹیکسٹائل کا شعبہ ملک کے مجموعی صنعتی اخراج کا تقریباً 5 فیصد کا ذمہ دار ہے (ورلڈ بینک، 2025ء)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

2025ء (مزید برآں، یورپی یونین نے ٹیکسٹائل شعبے سے متعلق ایک اور اہم حکمت عملی متعارف کرائی جسے سسٹین ایبل اینڈ سرکلر ٹیکسٹائل سٹریٹیجی (SCTS) کہا جاتا ہے، جو اس شعبے کی معاشی و سماجی اہمیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس بات پر توجہ مرکوز کرتی ہے کہ ٹیکسٹائل مصنوعات کس طرح تیار کی گئیں اور انہیں کیسے استعمال کیا گیا۔⁷² یہ حکمت عملی، یورپی گرین ڈیل، سرکلر اکانومی ایکشن پلان اور چین انڈسٹریل اسٹریٹیجی کے اہداف کا احاطہ کرتی ہے۔ سی بی اے ایم کے دائرہ کار میں ممکنہ توسیع کے ساتھ یہ پیش رفت پاکستان کے لیے اہم مضمرات کی حامل ہو سکتی ہے۔



یورپی یونین پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کی سب سے بڑی منڈی ہے (شکل 6.2.2)۔ یورپی یونین کے نخطے میں مسابقت برقرار رکھنے کے لیے پاکستان کے ٹیکسٹائل شعبے کو اپنے کاربن اخراج میں کمی لانا ہوگی، کیونکہ سسٹین ایبل اینڈ سرکلر ٹیکسٹائل سٹریٹیجی، ٹیکسٹائل مصنوعات کے مکمل لائف سائیکل — ڈیزائن، پیداوار، استعمال اور تلفی — کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ حکمت عملی متعدد اقدامات کی نشاندہی کرتی ہے جن میں پائیدار، قابل مرمت اور دوبارہ استعمال کے قابل ٹیکسٹائل مصنوعات تیار کرنے اور سائنٹیفک ٹیکسٹائل سے مائیکرو پلاسٹک آلودگی کے خاتمے جیسے اقدامات شامل ہیں۔⁷³

اس تناظر میں، پاکستان تین باہم مربوط چیلنجز کے باعث صنعتی مسابقت کھونے کے خطرے سے دوچار ہے (اپنا، 2025ء)۔ ان میں، (الف) مالی سال 2015ء تا 2025ء کے دوران کوئلے پر بڑھتے ہوئے انحصار کے باعث صنعتوں سے کاربن اخراج میں

اضافہ؛ (ب) درآمدی خام مال میں شامل کاربن، جو برآمدی ویلیو چین کے کاربن فٹ پرنٹ میں اضافہ کرتا ہے؛ (ج) کمیٹیڈ پاور پلائٹس کے لیے گیس پر مکتبہ ٹیکسز، جو صنعتوں کو زیادہ کاربن خارج کرنے والے گزڈ کی طرف منتقل کر سکتے ہیں۔ یہ رجحانات نہ صرف سی بی اے ایم کے تحت لاگت میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں بلکہ UNFCCC، پیرس معاہدے جیسے بین الاقوامی ماحولیاتی وعدوں اور پائیدار ترقی کے اہداف (ایس ڈی جی) کی تعمیل کو بھی پیچیدہ بنا سکتے ہیں (اپنا، 2025ء)۔

ماضی میں یورپی یونین اقدامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلسل عدم تعمیل کی صورت میں تجارتی تریج کی سہولت واپس لی جاسکتی ہیں یا منڈی تک رسائی محدود کی جاسکتی ہے۔ پاکستان کو پہلے بھی صحت و صفائی کے معیارات کی بنیاد پر سمندری خوراک کی برآمدات پر پابندی کا سامنا رہا ہے (وزارت برائے خارجہ امور، 2013ء)، اور فٹ بال سازی کی صنعت کو بچوں سے مشقت کے معاملات پر شدید تجارتی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا (ایچ آر بی ڈی ایف، بلا تارخ)۔ حالیہ عرصے میں پاکستانی چاول کی برآمدات پر معیار اور کیڑے مار ادویات کی باقیات کے حوالے سے یورپی یونین کی جانب سے جاری کیے جانے والے متواتر انتہا کی وجہ سے نگرانی مزید سخت ہوئی اور پمپنٹ مسٹر دیکے گئے۔ (یورپی کمیشن، بلا تارخ)۔⁷⁴ یہ اقدامات ظاہر کرتے ہیں کہ اگرچہ ٹیکسٹائل ابھی سی بی اے ایم کے زمرے میں شامل نہیں، لیکن 2030ء تک اس کی متوقع شمولیت پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کے لیے تعمیل پر مبنی حقیقی خطرات کی نشاندہی کرتی ہے۔

72 یورپی کمیشن (این ڈی سی)

73 پائیدار مصنوعات کے ضوابط کے لیے جون 2024ء میں منظور ہونے والے ایکو ڈیزائن کے تحت ٹیکسٹائل کو ان مصنوعات کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے جنہیں یورپی یونین کی منڈی کے لیے اس طرح ڈیزائن کیا جانا ضروری ہے کہ ان سلسلے استعمال (Circularity)، توانائی کے استعمال، بازگردانی (Recyclability) اور پائیداری میں بہتری لائی جاسکے۔

74 یورپی کمیشن (این ڈی سی)

بینک دولت پاکستان

مستقبل کا لامحہ عمل:

اس تناظر میں پاکستان کی تیاری کی سطح کمزور نظر آتی ہے، کیونکہ ملک کی 40 فیصد سے بھی کم ٹیکسٹائل فرمز eco-label سرٹیفیکیشن کی حامل ہیں۔⁷⁵ ان میں سے اکثریت بڑی برآمدی فرمز ہیں (ایس بی پی، 2025ء)، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ کاربن فوٹ پرنٹ کی سطح پر اور نہ ہی قدری زنجیر میں یکساں طور پر اپنائی گئی۔ یہ صورت حال فوری اقدامات کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے، خصوصاً اس لیے کہ صنعتی عمل کو کاربن سے پاک بنانے میں کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ اس ضمن میں متعدد اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ کلائمٹ نیوٹرل ٹیکنالوجی کے لیے قرضوں تک رسائی کے ساتھ ساتھ مالیاتی مراعات کو توانائی کی بچت اور کاربن اخراج میں کمی کے اہداف سے منسلک کرنے کی ضرورت ہے؛ توانائی کی کارکردگی کی نگرانی اور موازنے کے لیے مرکزی نظام قائم کیا جائے؛ ماحول دوست ٹیکنالوجیز سے متعلق آگاہی اور معلومات فراہم کی جائیں؛ اس بات کا پرچار کیا جائے کہ رضاکارانہ ماحول دوست معیارات کے تحت سرٹیفائیڈ ٹیکسٹائل کمپنیاں زیادہ منافع کما رہی ہیں، ان کی اسٹاک مارکیٹ میں کارکردگی مستحکم ہوتی ہے اور وہ بہتر پائیداری نتائج حاصل کرتی ہیں (ورلڈ بینک، 2025ء؛ ایس بی پی، 2025ء)۔

* اس باکس کی تیاری میں سید قمر حسین اور روی کمار کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

باکس 6.3: پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کے معاملے کو مرکزی دھارے میں لانے کا چیلنج

موسمیاتی تبدیلی سے متعلق اقدامات کی نوعیت چونکہ وسیع البینا اور ہمہ جہت ہوتی ہے لہذا یہ اس امر کی متقاضی ہے کہ اسے معاشی پالیسیوں میں شامل کیا جائے۔ عالمی سطح پر رائج بہترین طریقہ کار، جیسے یورپی گرین ڈیل، اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس نوعیت کے پالیسی انضمام کے لیے تمام وفاقی اکائیوں میں موجودہ پالیسیوں اور قوانین کا جامع جائزہ درکار ہوتا ہے۔ پاکستان میں تا حال اس نوعیت کی کوئی مشق شروع نہیں کی گئی۔ اگرچہ فریم ورک فار اٹھیلی منٹیشن آف کلائمٹ چینج پالیسی 2014ء تا 2030ء (FICCP) کے تحت پالیسیوں میں موسمیاتی تبدیلی کے پہلو کو شامل کرنے کی کچھ کوششیں کی گئی ہیں، تاہم وفاقی، صوبائی اور شعبہ جاتی سطح پر پالیسیوں اور قوانین کا تفصیلی جائزہ اور نظر ثانی ابھی تک نہیں کی گئی۔ اس تناظر میں، ذیل میں ان نمایاں خامیوں پر بحث کی گئی ہے جو پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کے معاملے کو مرکزی دھارے میں شامل کرنے کے محدود اقدامات کو ظاہر کرتی ہیں۔

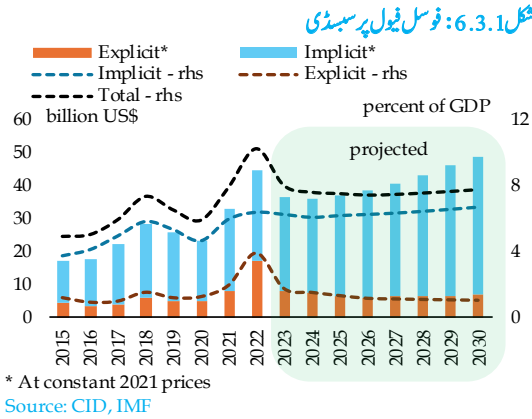
مالیاتی پالیسی:

مالیاتی پالیسی موسمیاتی اقدامات کے حوالے سے طے نکلے اشارے دیتی ہے۔ ایک جانب قابل تجدید ذرائع کی ترقی کے لیے وسائل اکٹھے کرنے کی غرض سے آئی ایم ایف کے آر ایس ایف کے تحت کاربن لیوی متعارف کرائی گئی ہے، جبکہ دوسری جانب سولر پینلز کی درآمدی تازہ کاری پر سبزی ٹیکس اسٹیفی ختم کر دیا گیا ہے، جو صاف توانائی کی جانب منتقلی کو متاثر کرتی ہے (پی ڈی پی سی، 2025ء)۔ مزید برآں، اگرچہ ایندھن پر براہ راست سبسڈیز کا حصہ کم ہو رہا ہے، تاہم بالواسطہ سبسڈیز—جیسے ماحولیاتی لاگت کی کم وصولی اور ایندھن کے استعمال پر ٹیکس کی چھوٹ—میں اضافہ متوقع ہے (شکل 6.3.1) (آئی ایم ایف، تاریخ دستیاب نہیں)۔

پاکستان کا مالیاتی ڈھانچہ ساختی طور پر موسمیاتی پالیسی کے اہداف سے پوری طرح ہم آہنگ نہیں ہے۔ اگرچہ حال ہی میں وفاقی سطح پر کلائمٹ بجٹ ٹینگ (CBT) متعارف کرائی گئی ہے، تاہم صوبائی بجٹوں میں اس کا اطلاق ابھی باقی ہے، جس کے باعث پاکستان کے غیر مرکز مالیاتی نظام میں اس کی افادیت محدود ہو جاتی ہے (آئی ایم ایف، 2025ء ج)۔ بین المملکتی سطح پر این ایف سی ایوارڈ، وسائل کی تقسیم میں موسمیاتی اقدامات کو نہ تسلیم کرتا ہے، نہ ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور نہ ہی انہیں مشروط بناتا ہے، جس کے باعث صوبائی ترقیاتی بجٹ پر این ڈی سی اہداف یا

⁷⁵ دنیا بھر میں ٹریک کیے جانے والے 456 اکیلو بلز میں سے تقریباً 100 ٹیکسٹائل شعبے پر لاگو ہوتے ہیں، جن میں بنیادی توجہ توانائی، پانی اور کیمیکلز کے موثر استعمال پر مرکوز ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26



موسمیاتی چلک کو ترجیح دینے کی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ یہ کمزور ترقی دہاچہ ضروری سرمایہ کاریوں، مثلاً سیلاب کے خلاف مزاحمت رکھنے والے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر، میں واضح تاخیر کا باعث بنتا ہے (شیخ، 2025ء)۔ اسی طرح حکومتی سرمایہ کاری کی انتظام کاری میں بھی موسمیاتی پہلو مناسب طور پر شامل نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، اگرچہ پلاننگ کمیشن نے پروجیکٹ پروپوزل گائیڈ لائنز (پنپی سی-1) پر نظر ثانی کرتے ہوئے منصوبوں میں موسمیاتی اقدامات کو شامل کرنے کی شرط عائد کی ہے، تاہم پیشتر ترقیاتی منصوبے اب بھی پرانے فارمیٹس کے تحت منظور کیے جا رہے ہیں جو موسمیاتی خطرات کو نظر انداز کرتے ہیں (Krogstrup & Oman, 2019، آئی ایم ایف 2025ء، شیخ، 2025ء)

زری پالیسی اور مالی استحکام:

اسٹیٹ بینک موسمیاتی تبدیلی کو مالی استحکام کے لیے ایک بڑا خطرہ تسلیم کرتا ہے اور اسے اسٹریٹجک وژن 2023-28ء میں ایک اہم موضوع کے طور پر کیا ہے۔ مالی شعبے میں موسمیاتی تبدیلی سے متعلق اقدامات کو مربوط کرنے کے لیے جن اقدامات کی ضرورت ہے ان میں گرین بینکنگ گائیڈ لائنز، ماحولیاتی و سماجی خطرات کے انتظام (ESRM) سے متعلق سہ ماہی بینک رپورٹنگ، آئی ایم ایف کے آرائس ایف کے تحت طے کردہ اصلاحات کے حصے کے طور پر گرین ٹیکنالوجی کا اجراء، اور بینکوں کے لیے موسمیاتی دباؤ کی جانچ سے متعلق گائیڈ لائنز کا مسودہ اور دیگر شامل ہیں۔⁷⁶

تاہم، زری پالیسی کے لیے کئی معاشی ماڈلنگ اور پیش گوئی میں تجزیاتی صلاحیت کو بہتر بنا کر موسمیاتی ہم آہنگی کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت ہے (آئی ایم ایف، 2021ء)۔ اس کے علاوہ مرکزی بینک کی موثر ابلاغی حکمت عملی کے ذریعے معاشی عوامل کو موسمیاتی خطرات اور منتقلی کی پالیسیوں سے ہم آہنگ کرنا بھی ضروری ہے (این جی ایف ایس، 2020ء)۔ مزید برآں، موسمیاتی تجربے کے لیے معیاری ڈیٹا کی دستیابی پالیسی فیصلے کی درستگی کو بہتر بنا سکتی ہے۔ اسی طرح موسمیات سے متعلق خطرات کے نئے اظہاروں — جیسا کہ مالی اداروں کے پورٹ فولیو کا کاربن فٹ پرنٹ (اور رہن) اور موسمیات سے متعلق مادی خطرات سے ان کی وابستگی — کی نگرانی سپروائزری فریم ورک کو مضبوط بنا سکتی ہے (آئی ایم ایف، 2021ء)۔

تجارتی پالیسی:

اگرچہ پاکستان کے پاس موسمیاتی تبدیلی سے متعلق ایک جامع پالیسی موجود ہے، تاہم اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک 2020-25ء میں تجارت میں موسمیاتی پہلوؤں کو واضح ترجیح نہیں دی گئی۔ نتیجتاً، ماحول دوست اشیا (EGs) کی درآمدات پر اوسط ٹیرف غیر ماحول دوست ایشیا کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ یہ ٹیرف بنگلادیش، چین، بھارت اور ویتنام کے مقابلے میں بھی بلند ہیں، جس کے باعث ماحول دوست رسدی زنجیر کو اپنانے کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ مزید برآں، پاکستان محدود اقسام کی ماحول دوست ایشیا پر نان ٹیرف اقدامات لاگو کرتا ہے، جس کی وجہ سے ان کی درآمدی معیار کی ضمانت مشکل ہو جاتی ہے (اقبال و دیگر، 2024ء)۔ اسی طرح اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک میں ماحول دوست ایشیا سازی کی برآمدات کو ایک ممکنہ موقع کے طور پر شامل نہیں کیا گیا (ستمبر، 2025ء الف)، اور نہ ہی تجارتی دستاویزات کی ڈیجیٹائزیشن اور ٹرکوں کے انتظار کے وقت میں کمی جیسے اقدامات کو ترجیح دی گئی ہے، جو گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں نمایاں کمی لاسکتے ہیں (اقبال و دیگر، 2024ء)۔

76 اسٹیٹ بینک پاکستان (2022ء): ایس بی ایف این اور آئی ایف (سی 2025ء)

بینک دولت پاکستان

صنعت:

پیداوار کے شعبے میں تخفیفی پالیسیوں کی ہم آہنگی کمزور ہے۔ صنعتی اکائیوں کی جانب سے اخراج کی لازمی رپورٹنگ نہ ہونے کے باعث اخراج کو منظم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مضبوط ضوابطی فریم ورک کی عدم موجودگی میں ماحول دوست جدت طرازی، موسمیاتی خطرات کے اظہار، اور ماحولیاتی و سماجی گورننس کی تعمیل کی رفتار کم، سست یا اختیاری رہتی ہے (سپیل، 2025ء ب؛ بشیر، 2025ء)۔ اگرچہ ماحول دوست صنعت کاری — جس کا مقصد معاشی نمو کو کاربن اخراج سے الگ کرنا ہے — فروغ پا رہی ہے، تاہم پیش رفت کے جائزے کے لیے مستند ڈیٹا نہایت محدود ہے۔ FICCP کے تحت صنعت کو ان شعبوں میں شامل نہیں کیا گیا جنہیں موسمیاتی تبدیلی سے مطابقت پذیری کی ضرورت ہے اور اسے ان شعبوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے جنہیں تخفیف کی ضرورت ہے، یہ موسمیاتی حکمت عملی کی محدود سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ حتیٰ کہ فیٹیل ایڈاپٹیشن پلان (نیپ) 2023ء بھی مطابقت پذیری کے لحاظ سے گرین مینوفیکچرنگ کو ترجیحی شعبہ قرار نہیں دیتا، حالانکہ دیگر ممالک میں صنعتی مطابقت کے اقدامات — جیسا کہ رسدی زنجیر کی چلک، گرمی برداشت کرنے والے ڈیزائن، اور لوگک سسٹمز — عام ہیں (وزارت ماحولیاتی تبدیلی اور رابطہ کاری، 2023ء)۔

ٹرانسپورٹ:

پاکستان میں مسافروں اور مال برداری کا زیادہ تر انحصار بذریعہ سڑک سفر پر ہے، جبکہ پبلک یاریل ٹرانسپورٹ کا استعمال محدود ہے، حالانکہ ماس ٹرانسپورٹ کاربن اخراج میں کمی حد تک کی جا سکتی ہے۔ ٹرکس، بسیں اور دیگر ذرائع آمد و رفت زیادہ تر پرانی ٹیکنالوجی پر انحصار کرتے ہیں (حسن، 2025ء)۔ مختلف ذرائع آمد و رفت کے درمیان ہم آہنگی کا فقدان، اخراج میں کمی کے لیے ادارہ جاتی ذمہ داریوں کی عدم تقسیم، اور قومی ٹرانسپورٹ ماسٹر پلان کی عدم موجودگی (جیسا کہ 2018ء کی قومی ٹرانسپورٹ پالیسی میں تجویز کیا گیا تھا) ٹرانسپورٹ کے شعبے کو ماحول دوست بنانے کی رفتار کو سست کرتے ہیں۔

اسی طرح، پبلک ٹرانسپورٹ کے فروغ کے بجائے ملک کی آٹو پالیسیاں، جیسا کہ آٹو پالیسی 2021-26ء، ڈیوٹیز اور ٹیکسز میں کمی کے فوسل فیول پر چلنے والی چھوٹی گاڑیوں کی تیاری اور درآمد کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ یہ اقدامات نہ صرف ماحولیاتی لحاظ سے نقصان دہ ہیں بلکہ شہری پھیلاؤ اور ٹریفک کے دباؤ کے سبب کاربن اخراج میں اضافہ بھی کرتے ہیں (حسن، 2025ء)۔ مزید برآں، اگرچہ نیو انرجی وہیکل (NEV) پالیسی اور آئی ایم ایف کے آرائس ایف کے تحت اصلاحات — جیسا کہ الیکٹرک گاڑیوں پر سبڈی اور انٹر مل کمبیشن انجن وہیکل ٹیکس — ماحول دوست ٹرانسپورٹ کی جانب منتقلی کو فروغ دے رہے ہیں، تاہم NEV پالیسی میں کمرشل گاڑیوں کی الیکٹرک پر منتقلی کے لیے ترغیبات نہایت محدود ہیں، حالانکہ ان کے لیے کاربن اخراج کے معیارات بھی موجود نہیں ہیں۔

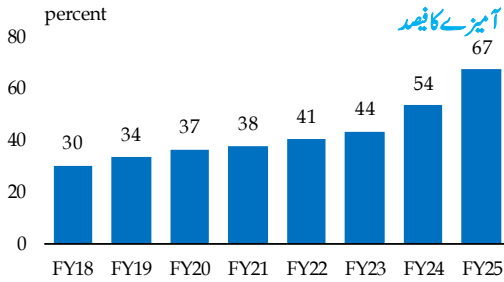
اُس باکس کی تیاری میں عبدالجبار کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

باکس 6.4: پاکستان میں قابل تجدید توانائی کی جانب منتقلی: غیر معمولی ترقی میں درپیش رکاوٹیں

گذشتہ چار برسوں کے دوران پاکستان میں قابل تجدید توانائی (RE) کی جانب نمایاں پیش رفت موسمیاتی تبدیلی کے تدارک اور معیشت دونوں کے لیے مثبت ہے۔ حالیہ عالمی رجحانات کی طرح پاکستان میں بھی یہ منتقلی بنیادی طور پر شمسی توانائی پر مبنی رہی ہے اور توقع ہے کہ مستقبل قریب میں بھی شمسی توانائی عالمی سطح پر اس عمل کو آگے بڑھاتی رہے گی۔ اس باکس میں پاکستان میں شمسی توانائی کی حالیہ ترقی، اس کے اہم محرکات، اور اس کی مسلسل نمو کو درپیش چیلنجز پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

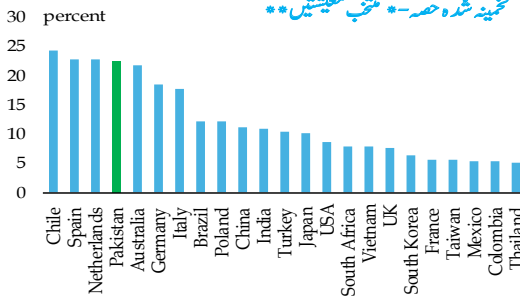
شکل 6.4.1: قابل تجدید توانائی کی کل استعداد* مجموعی توانائی کے



*Includes decentralised solar RE based on SBP staff calculations

Sources: SBP staff calculations based on Ember, NEPRA & Stakeholder consultations

شکل 6.4.2: 2025ء میں بجلی کی مجموعی پیداوار کے آمیزے میں سولر کا



* Data for El Salvador is available up to Jun 2025; data for other countries are available till Oct 2025 or Dec 2025.

** Economies with less than 80 twh of total electricity generation and less than 5 percent share of solar power have been excluded from the list of countries

Source: Ember

پاکستان میں شمسی توانائی کا میزری سے فروغ:

پاکستان میں قابل تجدید توانائی کا گروڈ کی مجموعی استعداد میں قابل ذکر حصہ ہے۔ مالی سال 2025ء میں نصب شدہ استعداد کا 35.3 فیصد آن گروڈ قابل تجدید توانائی پر مشتمل تھا، جو مالی سال 2010ء کے 30.3 فیصد کے مقابلے میں زیادہ ہے۔⁷⁷ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں قابل تجدید توانائی کا بڑا ذریعہ پن بجلی رہا ہے، جس کا حصہ 28 فیصد (11.5 گیگا واٹ) ہے۔ تاہم مجموعی توانائی (استعداد کے لحاظ سے) میں غیر مرکز شمسی توانائی۔ بشمول آف گروڈ اور behind the meter (BTM) تنصیبات — سب سے بڑا حصہ رکھتی ہے۔

پاکستان میں غیر مرکز شمسی توانائی کی پیمائش ایک چیلنج ہے۔ نیٹ میزنگ کے نظام کے علاوہ اس حوالے سے کوئی باقاعدہ سرکاری اعداد و شمار دستیاب نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تنصیبات پمپنگ سٹیشن سے خود کار طور پر قائم ہوتی ہیں، جن کے لیے درست اعداد و شمار دستیاب نہیں ہوتے، اس کے ساتھ ہی ٹی ایم اور آف گروڈ تنصیبات کے لیے بھی کوئی حتمی اعداد و شمار موجود نہیں ہیں۔ تاہم چین سے پاکستان کو سولر پنیلز کی برآمدات (جو پاکستان کی کل درآمدات کا تقریباً 99 فیصد ہیں) کی بنیاد پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ مالی سال 25ء میں غیر مرکز شمسی توانائی کی استعداد تقریباً 40.8 گیگا واٹ تھی۔⁷⁸ اس طرح مجموعی قابل تجدید توانائی (بشمول تخمینہ شدہ غیر مرکز استعداد) کل توانائی کا تقریباً 67 فیصد بنتی ہے (شکل 6.4.1)۔ مزید برآں، مالی سال 26ء کی بجلی ششماہی میں تقریباً 9.2 گیگا واٹ اضافے کے ساتھ غیر مرکز شمسی استعداد تقریباً 50 گیگا واٹ تک پہنچ سکتی ہے، توقع ہے کہ اس پیش رفت کے نتیجے میں مجموعی بجلی پیداوار کے مرکب میں شمسی توانائی کے زیادہ حصے کے حامل ممالک میں پاکستان کی پہلے سے نمایاں حیثیت مزید مستحکم ہوگی (شکل 6.4.2)۔

شمسی توانائی کی جانب اس منتقلی کے نتیجے میں توانائی کی درآمدات میں کمی کے باعث زرمبادلہ کی بچت میں ہندرتیج مگر مسلسل اضافہ ہوا ہے، جس کا تخمینہ گذشتہ چھ برسوں میں مجموعی طور پر تقریباً 7.1 ارب ڈالر ہے۔⁸⁰ اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تخمینوں کے مطابق، دسمبر 2025ء تک نصب شدہ شمسی استعداد 2026ء میں توانائی کی درآمد کی لاگت میں سالانہ 5.2 ارب ڈالر کمی کی لاسکتی ہے۔ مجموعی طور پر، اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ حالیہ برسوں میں شمسی توانائی سے پیدا ہونے والی بجلی کے نتیجے میں ابجدھن کی درآمدات پر حاصل ہونے والی زرمبادلہ کی بچت نے سولر پنیلز کی ڈالر میں مجموعی درآمدات کی کافی حد تک تلافی کر دی ہے اور مستقبل میں اس سے زرمبادلہ کی خالص بچت متوقع ہے۔

77 اس میں ہائیڈرو، وڈ، سولر اور باگاس انرجی شامل ہے، جو جون 2025ء تک گروڈ کی مجموعی استعداد کے تناسب سے ظاہر کی گئی ہے۔ ماخذ: نیپرا (2025ء)

78 اکتوبر (Ember)، نیپرا کے درآمدی اعداد و شمار اور متعلقہ اسٹیٹ ہولڈرز سے مشاورت پر مبنی اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تخمینے۔

79 یہ 40.8 گیگا واٹ گروڈ کی مجموعی استعداد کا تقریباً 99 فیصد ہے۔ غیر مرکز توانائی (decentralised power) کا مشاغل تخمینہ بھی تقریباً 27.5 گیگا واٹ یعنی گروڈ کی استعداد کا 67 فیصد بنتا ہے۔ ماخذ: ٹی زیڈ

(2025ء) سٹیٹسٹس آف سولر انڈیا کی بنیاد پر۔

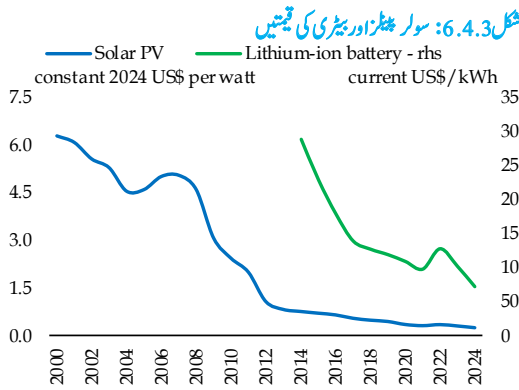
80 اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تخمینے نصب شدہ سولر استعداد میں سالانہ اضافے کے اندازوں پر مبنی ہیں۔

بینک دولت پاکستان

شمسی توانائی کے فروغ کے محرکات:

ایک سروے کے مطابق رہائشی شعبہ غیر مرکوز شمسی توانائی کے استعمال میں سب سے آگے ہے اور تقریباً 50 فیصد حصے پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد صنعتی، زرعی اور تجارتی شعبے آتے ہیں، جو اس ٹیکنالوجی کے وسیع پیمانے پر اختیار کیے جانے اور خود بخود پید کرنے کے رجحان کی عکاسی کرتے ہیں۔⁸¹ پاکستان میں شمسی توانائی کی ترقی کے پیچھے چار اہم عوامل کار فرما ہیں۔ اول، پاکستان کو شمسی توانائی کے حوالے سے قدرتی وسائل میسر ہیں، کیونکہ یہاں شمسی شعاعوں کی شدت زیادہ اور موسمی تغیر نسبتاً کم ہے۔ بعض اندازوں کے مطابق ملک 100,000 میگا واٹ سے زائد بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جو پاکستان کو قابل تجدید توانائی کی صلاحیت رکھنے والے سر فہرست ممالک میں شامل کرتا ہے۔

دوم، اس صلاحیت سے فائدہ اٹھانے کے لیے پاکستان نے 2006ء میں قابل تجدید توانائی کی ترقی سے متعلق پالیسی (DRE) متعارف کرائی، جس کے ذریعے ہوا اور شمسی توانائی کے لیے ابتدائی پالیسی فریم ورک تشکیل دیا گیا۔ اس کے بعد 2015ء میں ڈسٹری بیوٹڈ جزییشن اور نیٹ میٹرنگ قواعد (DGNMR) نافذ کیے گئے، جن کے تحت گھریلو اور کاروباری صارفین کو اضافی شمسی بجلی سے مالی فائدہ حاصل کرنے کی اجازت دی گئی۔ متبادل و قابل تجدید توانائی پالیسی 2019ء کے تحت مقررہ ٹیرف کے نظام سے ہٹ کر مساقتی یوٹیوں اور کم لاگت خریداری کے طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے قابل تجدید توانائی کو مزید مرکزی دھارے میں شامل کیا گیا اور اسے قومی منصوبہ بندی کے اہداف کا حصہ بنایا گیا۔ جون 2025ء تک مجموعی نیٹ میٹرڈ استعداد 6.5 گیگا واٹ تھی، جو کل غیر مرکوز شمسی توانائی کا 16 فیصد بنتی ہے۔



Source: Our World in Data

سوم، گرڈ تک محدود رسائی اور پاکستان کے گرڈ انفراسٹرکچر کے تقاضے نے غیر مرکوز شمسی توانائی کے فروغ کو تیز کیا، کیونکہ ناکافی سرمایہ کاری کے باعث ترسیل و تقسیم کا فرسودہ نظام زیادہ نقصانات، گھنچائش کی کمی اور بجلی کی غیر تقیہی فراہمی کا باعث بنتا ہے۔

چوتھی اور غیر مرکوز شمسی توانائی کی ترقی کی سب سے بڑی وجہ سولر انفراسٹرکچر کی لاگت میں نمایاں کمی ہے، جو عالمی سطح پر تیزی سے کم ہوئی ہے۔ مزید برآں، بیٹری اور اسٹوریج ٹیکنالوجی کی عالمی قیمتوں میں بھی کمی آ رہی ہے (شکل 6.4.3)، جس کے نتیجے میں شمسی توانائی پہلے کے مقابلے میں زیادہ سستی اور قابل اعتماد ہو گئی ہے۔

پاکستان میں قابل تجدید توانائی کی جانب منتقلی میں حامل دشواریاں

ترسیلی اور یوٹیلائٹی سطح کی شمسی توانائی کی مسلسل ترقی کو متعدد ساختی اور پالیسی نوعیت کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔

کمپنی پراجیکٹ پر اے (سی پی پی): شمسی توانائی کے بڑھتے ہوئے استعمال نے یوٹیلائٹی ڈیپتھ اسپائرل (UDS) جیسی صورت حال کو جنم دیا ہے، جس کے نتیجے میں گرڈ سے بجلی کا استعمال کم ہو رہا ہے اور غیر استعمال شدہ استعداد میں مزید اضافہ ہو رہا ہے (شاہ، 2025ء)۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ گرڈ پر انحصار کرنے والے صارفین کے لیے بجلی کی لاگت بڑھ جاتی ہے۔ یو ڈی ایس کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے متعارف کرائی جانے والی پالیسیاں، جیسے نیٹ بلنگ کا نفاذ اور درآمدات و فروخت پر سیلز ٹیکس استثنیٰ کا خاتمہ، غیر مرکوز شمسی توانائی کے فروغ کی حوصلہ شکنی کر سکتی ہیں، جیسا کہ مالی

81 شعبہ جاتی مطابقت پذیری (sectoral adoption) کے مطالعات، شعبوں کی درجہ بندی اُس پیمانے کی بنیاد پر کرتے ہیں جو سولر توانائی اپنانے کے رجحان کے ایک خاص انداز کی پیروی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں سولر کو اپنانے کی شرح زائد آمدنی والے گھرانوں، درمیانی درجے کے کاروباری اداروں، بڑے پیمانے کی صنعتوں خصوصاً ٹیکسٹائل، اور درمیانی درجے کے زرعی فارموں میں زیادہ ہے، جس کی بنیاد وجوہات استطاعت، گرڈ کی غیر تقیہی / ناقابل اعتماد صورت حال اور زیادہ سرمائے کی دستیابی ہیں۔ ماخذ: پی آئی ای ڈی، 2025ء؛ شاہ، 2025ء

سال 26ء کے پچھلے آٹھ ماہ کے دوران چین سے سولر کی درآمدات میں 40 فیصد کمی سے ظاہر ہوتا ہے۔ تاہم مشرق وسطیٰ میں جنگ کے باعث ایندھن کی بڑھتی قیمتیں، بیٹری کی لاگت میں کمی اور رویوں میں ہندرتج تبدیلی کے پیش نظر غیر مرکوز شمسی توانائی کا فروغ جاری رہنے کا امکان ہے، جس کے نتیجے میں یو ڈی ایس برقرار رہے گا اور کیمیائی پڑاؤ پر انٹر میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ نتیجتاً، حکومت کو یو ڈی ایس سے غنٹنے کے لیے غیر مرکوز شمسی توانائی سے متعلق ضوابط میں بار بار نظر ثانی کرنا پڑ سکتی ہے، جس سے پالیسی میں ابہام پیدا ہو گا اور اس شعبے کی ہموار ترقی متاثر ہو سکتی ہے۔

گرڈ اور تریلی نظام کی تیاری:

موجودہ انفراسٹرکچر کو بڑے پیمانے پر غیر مرکوز قابل تجدید توانائی کے نیٹ ورک کے لیے تیار نہیں کیا گیا تھا۔ گرڈ کے استحکام سے متعلق مسائل اور تکنیکی رکاوٹیں 'ریورس پاور' اور ٹرانسفارمرز پر زائد بوجھ کا باعث بنتی ہیں، جس کے نتیجے میں جدید ٹیکنالوجیز جیسے اسمارٹ ٹرانسفارمرز، خود کار کنٹرول سینٹرز اور بروقت نگرانی کے نظام کی عدم موجودگی میں شمسی توانائی کی ترقی محدود ہو جاتی ہے (ایس ڈی پی آئی، 2024ء)۔

مزید برآں، تریلی رکاوٹیں اور ناکافی اخلا (evacuation) کی صلاحیت یوٹیلیٹی سطح کی قابل تجدید توانائی کی پیداوار کے موثر انضمام کو محدود کرتی ہیں (آر ایف، 2024ء)۔ پاکستان میں یوٹیلیٹی سطح کی قابل تجدید توانائی کی صلاحیت جغرافیائی طور پر جنوبی علاقوں میں مرکوز ہے، جبکہ طلب کے بڑے مراکز وسطی علاقوں میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ، کمزور گرڈ کنکٹیوٹی اور غیر موزوں تریلی انفراسٹرکچر کے باعث بڑی مقدار میں بجلی مکنہ طور پر غیر استعمال شدہ رہ جاتی ہے (نمبر 1، 2026ء)۔

گرڈ، ہوا اور شمسی ذرائع سے پیدا ہونے والی توانائی کی تعمیر پذیری کو سنبھالنے کے لیے بھی مناسب طور پر تیار نہیں ہے، جس کی وجوہات میں غیر چلک دار گرڈ انفراسٹرکچر، اضافی توانائی محفوظ کرنے کے لیے یوٹیلیٹی سطح کے اسٹوریج کی کمی، جدید ٹیکنالوجیز جیسا کہ اسمارٹ ٹرانسفارمرز، خود کار کنٹرول سینٹرز اور بروقت نگرانی کے نظام کی عدم موجودگی، اور طلب کے لحاظ سے کھپت کو منتقل کرنے کے موثر ذرائع کی کمی شامل ہیں (ایس ڈی پی آئی، 2024ء)۔ اس کے برعکس، تھرمل پاور پلانٹس پر زیادہ انحصار، فرسودہ ڈسٹریبیوشن پروٹوکول اور کمزور لوڈ پر مبنی منصوبہ بندی نے نظام کی عملی چلک کو محدود کر دیا ہے۔⁸²

ادارہ جاتی عوامل:

یوٹیلیٹی سطح کے قابل تجدید توانائی منصوبوں کے تناظر میں، مختلف اداروں کے دائرہ اختیار میں اوور لپنگ، ٹیرف کی منظوری میں تاخیر، اور ادارہ جاتی سطح پر کمزور احتسابی نظام قابل تجدید توانائی کی ترقی میں بنیادی رکاوٹیں تصور کی جاتی ہیں (الہی و دیگر، 2024ء)۔ یوٹیلیٹی سطح کے منصوبوں کے لیے پالیسی کے عمل میں ناقص طریقے سے بیان کیے گئے اصول و قواعد، معیاری نظام کی عدم موجودگی، اور جانچ کے غیر شفاف طریقہ کار غیر موثریت پیدا کرتے ہیں اور سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں (ایس ڈی پی آئی، 2024ء)۔

غیر مرکوز شمسی توانائی کے تناظر میں، سرکاری منصوبہ بندی کے فریم ورک نے ہمیشہ حقیقی مارکیٹ سرگرمیوں کو کم ظاہر کیا ہے، خصوصاً تریلی شدہ اور آف گرڈ شمسی تنصیبات میں نمایاں اضافے کے باوجود۔ شمسی توانائی کے اس بڑھتے ہوئے غیر مرکوز رجحان کے پیش نظر توانائی کے شعبے کی منصوبہ بندی کو بجلی کی قلت کے پرانے دور سے نکل کر اضافی استعداد (surplus capacity) کے نئے دور کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے، جس کے لیے ٹیرف ڈیزائن میں تبدیلی، طلب میں اتار چڑھاؤ کے انتظام، اور بڑے پیمانے پر بیٹری انرجی اسٹوریج سسٹمز (BESS) کے نفاذ کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، بجلی کی تقسیم کارکنیوں کی جانب سے نیٹ میٹرنگ کی درخواستوں کی منظوری میں غیر ضروری تاخیر بھی ایک اہم مسئلہ ہے، حتیٰ کہ جب تمام شرائط پوری کی جا چکی ہوں۔

82 مرزا اور دیگر (2011ء)؛ محمدی اور دیگر (2024ء)

بینک دولت پاکستان

مالیاتی رکاوٹیں:

یوٹیلیٹی سطح کے قابل تجدید توانائی کے منصوبوں کے لیے بنیادی طور پر کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، جن میں زیادہ تر اخراجات ابتدا میں ہوتے ہیں جبکہ ان کی وصولی وقت کے ساتھ ہوتی ہے۔ تاہم، ان منصوبوں کو شدید مالی مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں سرمائے کی لاگت ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں دوگنی ہو چکی ہے (آرایف 2024)۔ اس کے علاوہ، محدود تکنیکی مہارت اور مختلف رکاوٹوں سے نمٹنے کے دوران لاگت اور شیڈول میں تجاوز کے باعث یوٹیلیٹی سطح کے شمسی اور پون منصوبوں میں نمایاں تاخیر واقع ہوتی ہے (IEEFA، 2022)۔ غیر مرکب شمسی توانائی کی مالی معاونت بھی محدود ہے، جس کی بڑی وجہ بینکوں کی جانب سے قرضوں کی پست فراہمی ہے، جس کی اہم وجہ ضمانت اور وصولی سے متعلق خدشات ہیں (آرایف 2025)۔ حال ہی میں تجویز کردہ نیٹ بلنگ کی طرف منتقلی بھی بینک قرضوں پر اثر انداز ہو سکتی ہے، کیونکہ برآمد کی پست شرح کی وجہ سے سرمائے کی واپسی کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے، جس کے نتیجے میں قرض کی لاگت (loan premium) میں اضافہ ہوتا ہے۔ مزید برآں، فوسل فیول سبسڈیز کا تسلسل بھی قدرتی گیس کے اشاروں کو مستحکم کرتا ہے کیونکہ یہ تھرمل بجلی کی نسبتی لاگت کو کم کر دیتا ہے، جس سے قابل تجدید توانائی کی مسابقت اور اس کی جانب منتقلی کمزور پڑتی ہے (بلک و دیگر 2025)۔ فوسل فیول کے استعمال پر سبسڈی دینے کے بجائے ان مالی وسائل کو ایک صاف اور پائیدار توانائی کے استخراج کی ترقی کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اُس باکس کی تیاری میں علی احسن، علی احمد شاہ، عبدالجبار اور عمر مشہود کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

باکس 6.5: پاکستان میں کاربن مارکیٹس (CM) کی تشکیل

موسمیاتی اقدامات کے لیے کاربن مارکیٹس کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر، پاکستان نے 2024ء میں "کاربن مارکیٹس میں تجارت سے متعلق پالیسی گائیڈ لائنز" جاری کیں۔ تاہم، اس مارکیٹ کی ترقی کے لیے متعدد پالیسی، ادارہ جاتی اور صلاحتی چیلنجز کو حل کرنا ضروری ہے۔ اس باکس میں وضاحت کی گئی ہے کہ کاربن مارکیٹس کس طرح موسمیاتی اقدامات کو ممکن بناتی ہیں، پاکستان میں اس کی ترقی کو درپیش چیلنجز کیا ہیں، اور ان کے ممکنہ حل کیا ہو سکتے ہیں۔

ہیں منظر: کاربن مارکیٹس کا آغاز 1997ء میں ہوا، جو گرین ہاؤس گیس کے اخراج میں کمی کے بدلے قابل تجارت کاربن کرڈٹس جاری کرنے کے ایک مارکیٹ پر مبنی نظام کے طور پر سامنے آئیں۔ کاربن کرڈٹس کی آزادانہ تصدیق کی جاتی ہے اور یہ تسلیم شدہ (بین الاقوامی، قومی یا آزاد اداروں کے طے کردہ) معیارات کے مطابق ہوتے ہیں، جس کے بعد انہیں رضاکارانہ یا لازمی موسمیاتی ذمہ داریوں کی تکمیل کے لیے ختم (ریٹائر) کیا جاتا ہے۔⁸³ عام طور پر، ایک کاربن کرڈٹ ایک ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے مساوی اخراج میں کمی⁸⁴ (آف سیٹ) یا بعض نظاموں میں اجازت شدہ اخراج (الائونس) کی نمائندگی کرتا ہے۔

کاربن مارکیٹس کیسے کام کرتی ہیں:

کاربن مارکیٹس یا توسیعی ہوئی ہیں یا رضاکارانہ۔ توسیعی مارکیٹس کاربن قدرتی آلآت کے ذریعے اخراج پر واجب التعمیل حدود عائد کرتی ہیں، جیسا کہ اخراج کا تجارتی نظام، پیداوار پر مبنی معیارات، یا کاربن ٹیکس (جدول 6.5.1)۔ ان مارکیٹوں سے آمدنی بھی حاصل ہوتی ہے، کاربن کے اخراج کے بدلے لاگت بڑھنے کے اشارے بھی ملتے ہیں اور کمپنیوں کو ترغیب ملتی ہے کہ وہ کاربن کے اخراج پر قابو پانے کے طویل مدتی فوائد بھی حاصل کریں۔ عالمی سطح پر، 2024ء میں توسیعی مارکیٹس میں ٹریڈ ہونے والے کاربن کرڈٹس کی مالیت 947 ارب ڈالر رہی، جس میں یورپی یونین کا اخراج کا تجارتی نظام 84 فیصد حصے کے ساتھ نمایاں رہا (آئی سی ایم اے، 2025)۔ اگرچہ یورپی یونین لین دین کی مالیت کے لحاظ سے سب سے بڑی کاربن مارکیٹ ہے،

⁸³ بیس لوڈ پاور سے مراد بجلی کی وہ کم از کم سطح ہے جس کی مسلسل فراہمی ضروری ہوتی ہے تاکہ گزیرا اعتماد اور استحکام برقرار رہے۔ روایتی بیس لوڈ طلب عام طور پر ان پاور پلانٹس کے ذریعے پوری کی جاتی ہے جو مسلسل چل سکتے ہیں، جیسے کوئلہ، تیل یا جوہری پلانٹس۔

⁸⁴ کاربن کرڈٹ کی ریٹائرمنٹ سے مراد کاربن کرڈٹ کا مستقل طور پر گردش سے خارج کیا جانا ہے، تاکہ اسے ایک بار استعمال ہونے کے بعد دوبارہ استعمال یا فروخت نہ کیا جاسکے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

تاہم چین کا اخراج کا تجارتی نظام کو رینج کے اعتبار سے سب سے بڑا ہے، جبکہ متعدد ابھرتی ہوئی منڈیاں اور ترقی پذیر معیشتیں، جیسے انڈونیشیا اور ترکی، قومی سطح پر ضوابطی مارکیٹس کے قیام کی رفتار کو مزید تیز کر رہی ہیں (ایل آر آئی، 2025ء)

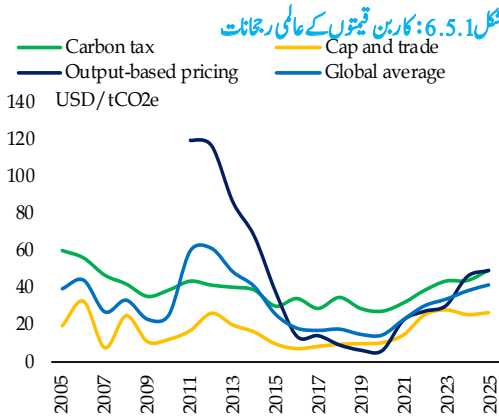
اس کے برعکس، رضاکارانہ یا اختیاری کاربن مارکیٹس، کمپنیوں اور حکومتوں کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ ماحولیات کے حوالے سے اپنے تحقیقی منصوبوں کے لیے مالی معاونت حاصل کر سکیں، یہ مارکیٹس کاربن کریڈٹس فراہم کرتی ہیں جنہیں فروخت کر کے آمدنی حاصل کی جاسکتی ہے یا پھر انہیں موسمیاتی اہداف کی تکمیل کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کمپنیوں کی بات کی جائے تو، رضاکارانہ مارکیٹس کمپنیوں کی جانب سے کاربن اخراج میں کمی کو مالی قدر میں تبدیل کرتی ہیں جس سے نجی شعبہ ماحولیاتی سرمایہ کاری کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر، رضاکارانہ کاربن کریڈٹس کو بیورس معاہدے کے تحت ممالک کے درمیان تبادلے کا مجاز بھی قرار دیا جاسکتا ہے (او آئی ای ایس، 2022ء)

جدول 6.5.1: کاربن مارکیٹس کے آلات

آزم	طریقہ کار	مارکیٹ کی نوعیت
کیپ اینڈ ٹریڈ، اخراج کا	اخراج کی ایک حد مقرر کی جاتی ہے اور پھر قابل تجارت الاؤنسز ایک حکومتی اتھارٹی کی جانب سے فروخت کیے جاتے ہیں۔ یہ الاؤنسز اخراج کے تجارتی نظام (ای ٹی ایس) کو ملے کو ظاہر کرتے ہیں۔ اخراج کی حد کو ہر سال بتدریج کم کیا جاتا ہے۔	ضوابطی
شرح پر مبنی / پیداوار پر مبنی	مطلق حد مقرر کرنے کے بجائے فی یونٹ پیداوار کے حساب سے اخراج کو منظم کرتا ہے، جس سے پیداواری کارکردگی کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔	ضوابطی
کاربن ٹیکس	کاربن ڈائی آکسائیڈ کے مساوی فی ٹن اخراج پر حکومتی لیوی	ضوابطی
کاربن کریڈٹس	گرین ہاؤس گیسوں میں کمی کے منصوبوں سے حاصل ہونے والے کریڈٹس، جو کاربن کی تلافی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان کی تصدیق بین الاقوامی، خود مختار یا ملکی کریڈٹنگ اداروں کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔	ضوابطی اور / یا رضاکارانہ

ماخذ: ورلڈ بینک (2025ء)

عملی طور پر، رضاکارانہ اور ضوابطی کاربن مارکیٹس کے درمیان فرق بتدریج کم ہوتا جا رہا ہے، کیونکہ بعض ضوابطی نظام واجب التعمیل ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے کاربن کریڈٹس



Source: WB carbon pricing dashboard

کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں، جبکہ کریڈٹنگ کمیزم اکثر مارکیٹ کے نفاذ سے قبل پیمائش، رپورٹنگ اور تصدیق (ایم آر ڈی) کی استعداد بڑھانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ضوابطی مارکیٹس کاربن کی قدر پیمائش کے حوالے سے واضح اشارے فراہم کرتی ہیں، جو عالمی اور مقامی سطح پر کاربن کریڈٹس کی طلب کو بڑھاتے ہیں۔ قدر پیمائش کے باضابطہ آلات کمپنیوں کو اپنے فیصلوں میں کاربن کی لاگت شامل کرنے میں مدد دیتے ہیں، جو مستقبل میں کاربن اخراج میں کمی سے متعلق فیصلوں کی حمایت کر سکتے ہیں۔ عالمی سطح پر کاربن کی لاگت 2020ء سے مسلسل بڑھ رہی ہے اور توقع ہے کہ جیسے جیسے مزید ممالک میں ضوابطی مارکیٹس قائم ہوں گی، یہ رجحان مزید بڑھے گا (Investcorp، 2024ء) (شکل 6.5.1)۔

پاکستان کے لیے چیخ اور مستقبل کلاخہ عمل:

پاکستان کی 2024ء کی کاربن مارکیٹس میں تجارت سے متعلق پالیسی گائیڈ لائنز، اس امر کی عکاسی کرتی ہیں کہ ملک رضاکارانہ مارکیٹس میں اپنی شرکت کو مزید وسعت دینا چاہتا ہے، جبکہ مستقبل میں ایک ضوابطی مارکیٹ کے قیام کی بنیاد بھی رکھ رہا ہے۔ اس ضمن میں کاربن مارکیٹ ورکنگ گروپ کے قیام اور ایک قومی کاربن رجسٹری کے منصوبے شامل ہیں (وزارت ماحولیاتی تبدیلی اور رابطہ کاری، 2024ء ج)۔ پاکستان اس سے قبل بھی بین الاقوامی کاربن مارکیٹس کا حصہ بن چکا ہے؛ بالخصوص سندھ ڈیلٹا بلاو کاربن منصوبے کے ذریعے، پاکستان اس منصوبے سے حاصل شدہ کاربن کریڈٹس فروخت کر کے تقریباً 40 ملین ڈالر حاصل کر چکا ہے، اور

بینک دولت پاکستان

توقع ہے کہ اسے سالانہ تقریباً 50 ملین ڈالر تک آمدنی حاصل ہوگی (ایم او آئی بی، 2025ء)۔ اسی طرح خیبر پختونخوا کا بلین ٹری سونامی پروجیکٹ بھی آمدنی کے حصول کے لیے کاربن کرڈٹس حاصل کرنے کے مقصد سے ترتیب دیا گیا ہے۔ بعض تخمینوں کے مطابق، پاکستان کے لیے کاربن مارکیٹ سے ممکنہ آمدنی 400 بلین سے 2.25 ارب امریکی ڈالر تک ہو سکتی ہے (ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان، 2025ء)۔

تاہم، کاربن مارکیٹس کے حوالے سے پاکستان کی تیاری کی راہ میں متعدد رکاوٹیں بدستور موجود ہیں۔ ان میں قومی سطح پر کاربن اخراج کے بنیادی معیار کا فقدان؛ کاربن مارکیٹس میں شرکت کے لیے پیمائش، رپورٹنگ اور تصدیق کے باضابطہ گائیڈ لائنز کی کمی؛ کاربن اخراج کے حساب کی محدود صلاحیت؛ فحش شعبے میں آگاہی کی کمی؛ اور مقامی سطح پر کاربن قیمت کے اشاروں اور تجارتی انفراسٹرکچر کا فقدان شامل ہیں۔ واجب التعمیل کاربن لاگت اور اخراج کے حدود کی عدم موجودگی میں نجی کمپنیوں کو اس شعبے میں شرکت کے لیے خاطر خواہ ترغیب نہیں ملتی (ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان، 2025ء)۔

اگرچہ ان مسائل کو فوری طور پر حل کرنا نہایت ضروری ہے، تاہم کاربن مارکیٹس کی جانب منتقلی کو مرحلہ وار طریقے سے آگے بڑھانے کی ضرورت ہے، جس کے لیے کاربن اخراج میں زیادہ حصہ رکھنے والی صنعتوں میں شعبہ جاتی آزمائشی منصوبے شروع کیے جائیں، تاکہ بعد ازاں ایک ضوابطی کاربن مارکیٹ کے ذریعے سے قومی سطح پر نافذ کیا جاسکے۔ کاربن اخراج سے متعلق اہداف یا قدر پیمائی کے آلات کا اچانک نفاذ مارکیٹ میں ہلکا اور قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کا باعث بن سکتا ہے، اور خاص طور پر پاکستان جیسے کمزور ادارہ جاتی ڈھانچے کے حامل ملک میں کاروباری اعتماد کو متاثر کر سکتا ہے۔ بین الاقوامی تجربات اس حوالے سے اہم رہنمائی فراہم کرتے ہیں، خصوصاً مارکیٹ کی تیاری، اداروں کی استعداد بڑھانے اور قیمت کے تعین کے موثر نظام وضع کرنے کے ضمن میں، تاکہ مستقبل میں ایک فعال کاربن مارکیٹ کی بنیاد رکھی جاسکے۔ مثال کے طور پر، چین نے ابتدا میں اپنے اخراج کے تجارتی نظام کو بجلی کے شعبے میں آزمائشی بنیادوں پر متعارف کرایا، جہاں مختلف اقسام کے پاور پلانٹس کے لیے پیداوار پر مبنی معیارات کے تحت اخراج کے الاؤنسز تقسیم کیے گئے (سی ایف اے آئی، 2024ء)۔ بعد ازاں اس منصوبے کو وسعت دے کر سینٹ، ٹرانسپورٹ، اور ویسٹ مینجمنٹ جیسے دیگر شعبوں تک بڑھایا گیا۔ اسی طرح، جنوبی کوریا بھی اپنے قومی اخراج کے تجارتی نظام کو بتدریج نافذ کر رہا ہے، جہاں ہر مرحلے پر مختلف شعبوں کو شامل کیا جا رہا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ، مارکیٹ میں استحکام اور پینجی کو یقینی بنانے کے لیے قیمتوں کے تعین کے شفاف نظام بھی وضع کیے جانے چاہئیں۔ مثال کے طور پر، شیڈو کاربن قیمتیں (یعنی ریگولیٹری کی جانب سے جاری کردہ حوالہ جاتی قیمتیں) کاربن اخراج کی لاگت کو ملحوظ خاطر رکھنے میں کمپنیوں کی معاونت کر سکتی ہیں۔ یہ طریقہ کار بغیر کسی لازمی قیمت کی شرط عائد کیے کاربن اخراج کی لاگت کا ایک اشارہ ثابت ہو سکتا ہے اور کاربن پرائسنگ کے باضابطہ آلات کے نفاذ سے قبل مارکیٹ کو تیار کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے (عالمی بینک، 2025ء)۔ جب مارکیٹس ترقی کر پینجی اختیار کر لیں، تو کاربن کرڈٹس کا بنیادی پر مبنی اختصاص، جیسا کہ یورپی یونین میں رائٹ ہے، مسابقتی بنیادوں پر قیمت کے تعین کو ممکن بناتا ہے۔ مزید برآں، ایک مرکزی کاربن رجسٹری یا تجارتی پلیٹ فارم کے قیام سے کاربن کرڈٹس کے اجرا اور ان کی واپسی کی موثر نگرانی ممکن ہو سکتی ہے، نیز ثانوی مارکیٹ میں اس کی تجارت کو بھی فروغ مل سکتا ہے۔ اسی تناظر میں، کاربن ٹریڈنگ مارکیٹ کو قومی اسٹاک ایکسچینج کے تحت بھی قائم کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ مصر نے اگست 2024ء میں کیا تھا (ایف آر اے، 2024ء)۔

پاکستان نے کاربن مارکیٹ کی تشکیل کے حوالے سے قابل ذکر پیش رفت کی ہے؛ تاہم نجی شعبے کی شمولیت کو بڑھانا، قیمت کے تعین کے شفاف نظام (پرائس ڈسکوری میکانزم) کی تیاری، اور مرحلہ وار آزمائشی منصوبوں کے ذریعے کاربن مارکیٹ کے لیے تیاری کو مضبوط بنانا اس کی جانب مرحلہ وار منتقلی کے لیے ناگزیر ہے۔

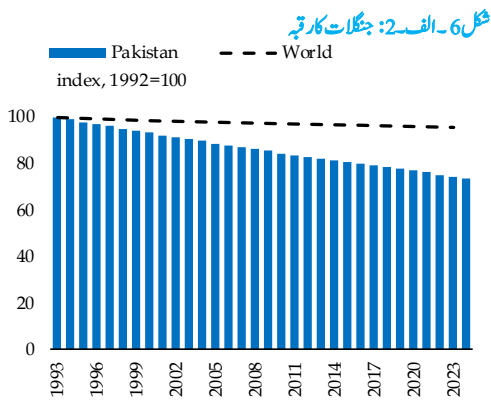
ایک ترتیب وار حکمت عملی کے ساتھ ساتھ واضح پالیسی اشاروں اور شعبہ جاتی معیارات کے بتدریج نفاذ کے ذریعے مارکیٹ میں ابہام کو کم کیا جاسکتا ہے، جبکہ کاربن مارکیٹس کو موسمیاتی اقدامات کے لیے درکار مالی وسائل اکٹھے کرنے کے ایک قابل اعتماد آلے کے طور پر فروغ دیا جاسکتا ہے۔ اس پورے عمل کو قومی سطح پر پیمائش، رپورٹنگ اور تصدیق کے رہنما اصولوں اور رپورٹنگ معیارات کی تشکیل سے منسلک ہونا چاہیے، جیسا کہ دیگر ضوابطی مارکیٹس میں متعارف کرایا گیا ہے۔

اُس باکس کی تیاری میں مہرین طارق غنی کی شراکت کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

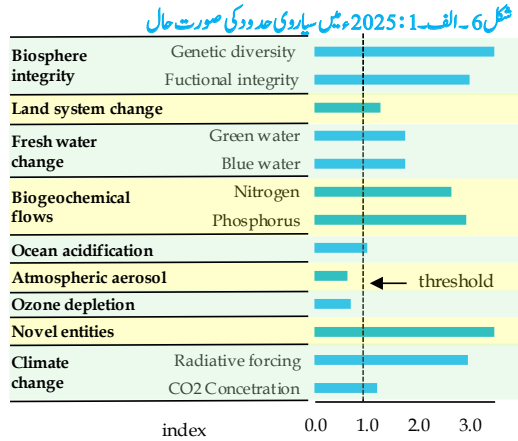
پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

ضمیمہ 6 الف: سیاروی حدود اور عالمی و ملکی معیشت کے لیے خطرات

سیاروی حدود (Planetary Boundries) سے مراد وہ ماحولیاتی حدیں ہیں جن کے اندر رہتے ہوئے انسانیت زمین کے ماحولیاتی نظام کے توازن کو برقرار رکھتے ہوئے محفوظ طور پر اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہے (Rockström و دیگر، 2009ء)۔ یہ سیاروی حدود ایک دوسرے سے باہم منسلک ہیں اور دباؤ کے مقامی عوامل جیسے فوسل فیول کا استعمال، غیر عمل شدہ فضلہ، اور آلودگی سے متاثر ہوتی ہیں۔ ایک سیاروی حد کی خلاف ورزی دیگر حدود پر بھی منفی اثرات کو بڑھا سکتی ہے (Gerten و دیگر، 2025ء)۔ مثال کے طور پر، موسمیاتی تبدیلی حیاتیاتی تنوع کے نقصان کو تیز کرتی ہے، جبکہ زمین کا انحطاط خشک سالی اور ہیٹ ویوز کو جنم دے سکتی ہے۔ 2025ء تک کے اعداد و شمار کے مطابق انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں 9 میں سے 7 سیاروی حدود (جن میں موسمیاتی تبدیلی بھی شامل ہے) محفوظ حدود سے تجاوز کر چکی ہیں (شکل 6 الف-1)۔ اگرچہ ان سات حدود کی خلاف ورزی کا مطلب فوری طور پر نظام کی تباہی نہیں ہے، تاہم اس سے نظامی خطرات میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے، جن کے غیر ہموار اور متواتر منفی اثرات ہو سکتے ہیں۔ سیاروی حدود پر مسلسل دباؤ سے زمین کے فیصلہ کن موڈ ٹنک پینجے کا خطرہ بڑھتا ہے، جس کے نتیجے میں ماحولیاتی نظام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔⁸⁵ پاکستان میں سیاروی حدود سے متعلق اشاروں کی نگرانی کا انتہائی فقدان ہے (علی، 2020ء)، جس کے باعث تبدیلی کی رفتار اور اس کے درست معاشی اثرات کے بارے میں معلومات نامکمل ہیں۔ یہ ضمیمہ ان سیاروی حدود کا ایک تعارفی جائزہ پیش کرتا ہے جن کی خلاف ورزی ہو چکی ہے،⁸⁶ اور اس کے نتیجے میں عالمی اور پاکستانی معیشت کو لاحق خطرات کو واضح کرتا ہے۔



Source: CID, IMF



Source: SBP staff calculations based on PBScience

ٹھنڈے پانی میں تغیر:

عالمی سطح پر گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں اضافے، پانی کے حد سے زیادہ استعمال، اور زرعی اراضی کے پھیلاؤ نے زمین اور فضا میں ٹھنڈے پانی کے بہاؤ اور ذخائر کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے (PCH، تاریخ دستیاب نہیں)۔ 2025ء تک، دنیا کے کل زمینی رقبے کے 20 فیصد سے زائد علاقے میں بلیو واٹر (دریا، جھیل، زیر زمین آبی ذخائر) اور گرین واٹر (مٹی میں جذب ہونے والا بارش کا پانی) دونوں اقسام کے پانی میں خشکی اور نمی کے نمایاں انحراف دیکھنے میں آئے،⁸⁷ جو بالترتیب 9.7 اور 9.6 فیصدی پوائنٹس کے ساتھ ٹھنڈے پانی کی محفوظ حدود سے تجاوز کر گئے۔ اس کے نتیجے میں

⁸⁵ مثلاً اخراج میں کمی کی سرگرمیوں کے ذریعے، جیسے ماحول دوست توانائی پر منتقلی، یا پھرے کے ڈھیر سے پیدا ہونے والی میتھین گیس کو تلف کرنا۔

⁸⁶ ٹینک پوائنٹس وہ حدیں ہیں جن کے بعد زمین کے ماحولیاتی نظام میں ناقابل واپسی تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر ایمیزون کا بارانی جنگل اس حد کو عبور کر لے تو یہ شدید موسمیاتی رجحانات کا باعث بن سکتا ہے (ماحولیاتی تبدیلی پر بین الاقوامی پینل، 2022ء؛ جرمین واچ، این ڈی)۔

⁸⁷ اس میں موسمیاتی تبدیلی شامل نہیں ہے، کیونکہ اس کا تفصیلی احاطہ پہلے ہی اس باب میں کیا جا چکا ہے۔

بینک دولت پاکستان

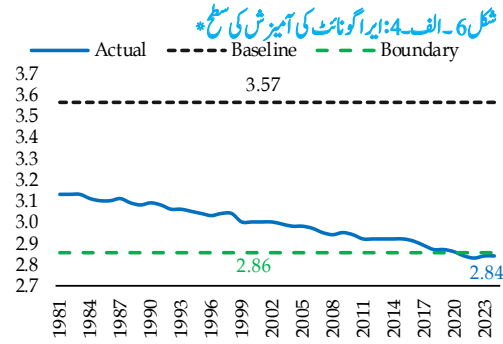
خشک سالی کی شدت اور تعدد میں اضافہ ہوا ہے اور دریاؤں کے سمندروں کی جانب بہاؤ میں خلل آیا ہے (پی بی سائنس، 2025ء)۔ یہ اخراجات بڑے دریائی نظاموں، مثلاً سندھ و گنگ کے میدان میں زیادہ نمایاں ہیں،⁸⁸ خصوصاً پاکستان میں جہاں زیر زمین پانی کے حد سے زیادہ استعمال کے باعث آبی وسائل تشویش ناک شرح سے ختم ہو رہے ہیں (موہن و دیگر، 2022ء)۔ 1970ء سے اب تک دنیا اپنے تقریباً ایک تہائی دلدلی زمین (wetlands) سے محروم ہو چکی ہے، جس کے نتیجے میں پانی کی قلت اور غذائی عدم تحفظ میں اضافہ؛ پٹھے پانی کی حیاتیاتی تنوع میں کمی، اور معاشی دباؤ میں شدت آئی ہے (ڈبلیو ڈبلیو ایف، 2023ء)۔ اسی طرح، پانی کے بہاؤ میں تبدیلیوں نے پاکستان میں زرعی پیداوار کو بھی متاثر کیا ہے (نعیم اور سلہری، 2019ء)۔

نظام ارضی میں تبدیلی

نظام ارضی میں تبدیلی بنیادی طور پر زرعی اراضی کے پھیلاؤ اور شہری آبادی کے بڑھنے کے باعث وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اس میں تبدیلی ناقابل واپسی ماحولیاتی تغیرات کے خطرے کو بڑھاتی ہے اور موسمیاتی تبدیلی اور پٹھے پانی میں تغیر جیسے متعدد سیاروی حدود پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ ان حدود کی خلاف ورزی بالآخر خود نظام ارضی میں تبدیلی کو بھی متاثر کرتی ہے، کیونکہ درجہ حرارت میں اضافہ اور بارش کے نظام میں تبدیلی جنگلات کے ماحولیاتی نظام پر دباؤ ڈالتی ہے اور ان کی مزاحمتی صلاحیت کو کم کرتی ہے۔ نظام ارضی میں تبدیلی کی پیمائش عموماً جنگلاتی رقبے کے تناسب سے کی جاتی ہے،⁸⁹ جو عالمی سطح پر تقریباً 59 فیصد ہے، اور یہ محفوظ حد 75 فیصد سے کہیں کم ہے (شکل 6۔ الف۔ 2)۔ مطلق بنیادوں پر، عالمی سطح پر جنگلاتی رقبہ 1992ء کے مقابلے میں 2023ء میں تقریباً 4.2 فیصد کم ہوا، جبکہ پاکستان میں یہ کمی اور بھی زیادہ شدید رہی اور 26.4 فیصد تک پہنچ گئی۔ جنگلات کی کٹائی نے پاکستان میں ماحولیاتی تنزلی کو مزید شدت دی ہے (ہاشمی اور آصف، 2025ء)، جس کے نتیجے میں زمین کی پانی کو جذب کرنے اور بہاؤ کو منظم کرنے کی صلاحیت کم ہو گئی ہے۔ پاکستان میں حالیہ تین بڑے سیلابوں - 2010ء، 2022ء، اور 2025ء - کے اثرات بھی نظام ارضی میں تبدیلیوں کے باعث زیادہ شدید تھے (خان، 2025ء)۔

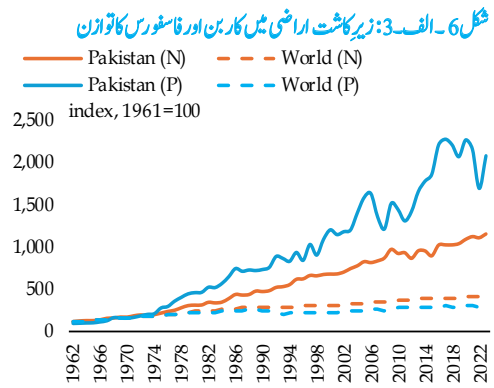
حیاتی و کیمیائی بہاؤ:

حیاتی و کیمیائی بہاؤ میں تبدیلی سے مراد قدرتی غذائی اجزاء کے چکر میں رد و بدل ہے، جو بنیادی طور پر کان کنی سے حاصل شدہ فاسفورس اور صنعتی طور پر تیار کردہ نائٹروجن کے بطور کھانا استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ ان غذائی اجزاء کا صرف کچھ حصہ ہی فصلوں میں جذب ہوتا ہے، اس لیے اس کی بڑی مقدار مٹی میں جمع ہو جاتی ہے، سطحی پانی میں شامل ہو جاتی ہے اور یوں فضا میں برقرار رہتی ہے۔ لہذا، اس سیاروی حد کی خلاف ورزی سمندری حیات، زمین کے ماحولیاتی نظام، انسانی صحت، اور زراعت و سیاحت کے شعبوں پر وسیع اثرات مرتب کرتی ہے۔ 2025ء تک،



*Aragonite Saturation State is a dimensionless ratio and has no units.

Source: Planetary Health Check



Source: FAO

⁸⁸ لیٹوواٹر سے مراد دریاؤں، جھیلوں اور زیر زمین آبی ذخائر (aquifers) کا پانی ہے؛ جبکہ گرین واٹر (Green water) سے مراد مٹی میں موجود نمی ہے۔

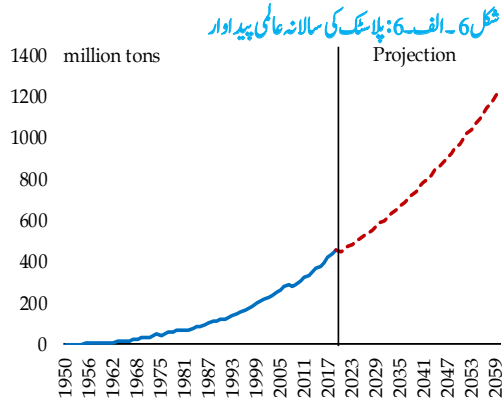
⁸⁹ اس میں پاکستان، بھارت، نیپال اور بنگلہ دیش کے علاقے شامل ہیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

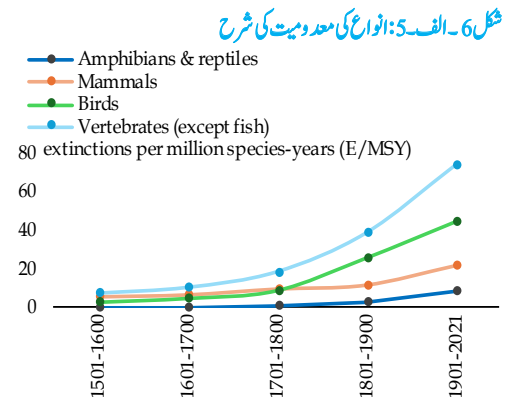
انسانی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والی نائٹروجن کی مجموعی مقدار تمام قدرتی ذرائع سے حاصل ہونے والی نائٹروجن سے تجاوز کر چکی ہے، جبکہ خوراک کی بڑھتی ہوئی طلب نے فاسفورس کے قدرتی چکر کو دو سے تین گنا تیز کر دیا ہے (پلی بی سائنس، 2025ء)۔ دنیا بھر میں زرعی زمینوں میں نائٹروجن اور فاسفورس کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ پاکستان میں اس اضافے کی رفتار نمایاں طور پر زیادہ ہے (شکل 6-الف-3)۔ پاکستان میں کھاد کے غیر موثر استعمال، خصوصاً نائٹروجن، کا برابر اور درست ایش پانی اور فضائی معیار پر پڑتا ہے (رضاد دیگر، 2018ء)، جبکہ فاسفورس کھاد کے زیادہ استعمال سے آبی نظاموں میں غذائی اجزاء کی زیادتی پیدا ہو گئی ہے، جو سمندری حیاتیاتی تنوع کے لیے نقصان دہ ہے (Ogwu، دیگر، 2025ء)۔

سمندری تیزاب کاری (Acidification):

سمندری تیزاب کاری سے مراد سمندری پانی میں تیزابیت کا اضافہ ہے، جو فضا سے انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ کے جذب ہونے کے باعث ہوتا ہے۔ تیزابی سمندری پانی میں کاربونیٹ کی مقدار کم ہو جاتی ہے، جس کی پیکائش ارگنائٹ کی موجودگی کی سطح کے ذریعے کی جاتی ہے (شکل 6-الف-4)۔⁹⁰ یہ عمل اُن جانداروں اور مرجانی چٹانوں (Coral Reefs) کو متاثر کرتا ہے جو کلبشیر پر مبنی ڈھانچے بناتے ہیں اور جو سمندری ماحولیاتی نظام کے استحکام کے لیے نہایت اہم ہیں (ماحولیاتی تبدیلی پر بین الاقوامی کمیٹی، 2021ء)۔ عالمی جائزے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ سمندری تیزاب کاری کا عمل بدستور جاری ہے اور سمندری کیمیائی ساخت کو محفوظ حدود سے باہر لے جا رہا ہے (Findlay، دیگر، 2025ء)۔ پاکستان کا ساحلی علاقہ بھی اس عالمی رجحان کے ساتھ ساتھ مقامی عوامل، مثلاً غذائی اجزاء کی زیادتی، پانی کی آلودگی (turbidity)، اور حرارتی دباؤ، سے متاثر ہو رہا ہے، یہ تمام عوامل مل کر مرجانی چٹانوں کی حساسیت کو مزید بڑھاتے ہیں (علی، 2020ء؛ سری یوش ودیگر، 2019ء)۔ اس کے نتیجے میں ملک کی سمندری خوراک (سی فوڈ) کی برآمدی صلاحیت خطرے میں پڑ سکتی ہے اور ملک کے زیادہ تر روایتی (دستی) مہا گیری کے شعبے کو آمدنی اور غربت کے دھچکوں کا سامنا ہو سکتا ہے۔⁹¹ مچھلیوں کے شکار میں کمی سے سمندری خوراک کے استعمال میں مزید کمی کا خدشہ بھی ہے، جو پاکستان میں پھیلے ہی عالمی اوسط کے مقابلے میں کم ہے، اور اس کے نتیجے میں عوامی صحت اور غذائیت کے منفی نتائج ہو سکتے ہیں (HL، n.d; Andreoli et al., 2025)۔



Source: Our World in Data



Source: Planetary Health Check

⁹⁰ موجودہ جنگلاتی رقبے کا تناسب اس اصل جنگلاتی کوریج کے مقابلے میں، جو انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے زمینی نظام میں تبدیلی کی عدم موجودگی میں ہوتی۔

⁹¹ ایر اگوائٹ سیچوریشن اسٹیٹ (Aragonite saturation state) سمندری پانی میں کاربونیٹ آئنز کی دستیابی کو ماپنے کا پیمانہ ہے، جو خول دار سمندری جانداروں (Calcifiers) کو اپنے خول اور ڈھانچے بنانے کے لیے درکار ہوتا ہے۔ یہ ایک ارضی کیمیائی اشاریہ ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ ایر اگوائٹ سمندری پانی میں تحلیل ہو گا یا اس میں جمع ہو گا۔

کرہ حیات کی سالمیت: (Biosphere Integrity)

کرہ حیات کی سالمیت کا انحصار ان جانداروں کی صحت، تنوع، اور باہمی تعلقات پر ہوتا ہے جو زمین کے ماحولیاتی نظام کی تشکیل کرتے ہیں۔ عالمی سطح پر انسانی سرگرمیاں کرہ حیات کی سالمیت پر دباؤ بڑھا رہی ہیں، جس کی بنیادی وجوہات میں زمین کے استعمال میں تبدیلیاں شامل ہیں، جیسے آبادی میں اضافے کے باعث شہری پھیلاؤ اور زرعی سرگرمیوں کے لیے جنگلات کی کٹائی، نیز صنعتوں کی جانب سے قدرتی وسائل کا حد سے زیادہ استحصال، جس کے نتیجے میں انواع کے لیے قدرتی مسکن (Habitat) ختم ہو رہے ہیں۔ گزشتہ صدی کے دوران حیوانات کے مختلف انواع کے معدوم ہونے کی شرح میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے (شکل 6۔ الف۔ 5)۔⁹² پاکستان میں زمین کے استعمال میں تبدیلی، آبپاشی کے نظام کا پھیلاؤ، اور وسائل کے غیر پائیدار استعمال نے مقامی سطح پر کرہ حیات کی سالمیت کو متاثر کیا ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان کے پٹھے پانی کے نظام، خصوصاً دریائے سندھ کے حاس (Indus Basin) میں پانی کے بے جا استعمال، ڈیموں کی تعمیر، آلودگی، اور مسکن کی تبدیلی کے باعث انواع کی کمی اور پانی کے بہاؤ میں تبدیلی واقع ہوئی ہے (زہرا و دیگر، 2023ء)۔ حیاتیاتی تنوع میں اس کی قدرتی سرمایہ کو کمزور کرتی ہے جو زراعت، جنگلات، اور مہائی گیری جیسے شعبوں کی بنیاد ہے، جس کے نتیجے میں مختلف کھلی اقتصادی اثرات سامنے آتے ہیں، جیسے فصلوں کی پیداوار میں کمی، غذائی اجناس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، اور مہائی گیری کے شعبے میں برآمدی نقصانات۔⁹³

مصنوعی عناصر:

مصنوعی عناصر کی حد میں مختلف اقسام کے مادے اور مواد شامل ہیں، جن میں انسانی ساختہ مواد، مصنوعی کیمیائی مرکبات، بھاری دھاتیں، پلاسٹک، ٹائیکر مواد، اور جینیاتی تبدیلیوں کے حامل جاندار شامل ہیں۔ سائنس دان اس حد کی پیمائش مختلف اشاریوں کے ذریعے کرتے ہیں، مثلاً پلاسٹک، جس کی بڑھتی ہوئی پیداوار (شکل 6۔ الف۔ 6) نے عالمی ماحول پر ہمہ گیر اثرات مرتب کیے ہیں (Persson و دیگر، 2022ء)۔ پاکستان پلاسٹک فضلہ پیدا کرنے والے نمایاں ممالک میں شامل ہے اور یہاں پلاسٹک کے ناقص انتظام کی شرح بہت زیادہ ہے۔ سالانہ تقریباً 20 لاکھ ٹن پلاسٹک فضلہ پیدا ہوتا ہے، جس میں سے 86 فیصد مناسب طریقے سے ٹھکانے نہیں لگا یا جاتا۔ اس ناقص انتظام کے نتیجے میں انسانی صحت اور سمندری حیات کو نقصان پہنچتا ہے، جبکہ 17 لاکھ ٹن سے زائد پلاسٹک لینڈ فیل سائٹس، کھلے کچرے کے ڈھیروں، آبی گزرگاہوں، اور غذائی نظام میں شامل ہو جاتا ہے، جس کے باعث پاکستان دنیا کے ان 10 ممالک میں شامل ہے جو سب سے زیادہ پلاسٹک آلودگی کا باعث بن رہے ہیں (ڈبلیو ڈبلیو ایف پی، 2025ء)۔ پاکستان کو کیڑے مار ادویات اور صنعتی کیمیکلز کو دریاؤں اور مٹی میں خارج کرنے کے مسئلے کا بھی سامنا ہے، جو دریا کے ماحولیاتی نظام اور زمین کی زرخیزی کو متاثر کرتے ہیں (عباس و دیگر، 2024ء)۔ مصنوعی عناصر کی حد سے تجاوز کرنے کے معاشی خطرات دوہری نوعیت کے ہیں: ایک طرف صحت پر براہ راست اثرات میں اضافہ، اور دوسری طرف طویل مدتی بالواسطہ اثرات، یعنی ماحولیاتی نظام کی کارکردگی میں تبدیلی۔ مثلاً مٹی کی آلودگی سے زراعت متاثر ہونا اور حیاتیاتی بڑھوتری (Bioaccumulation) کے باعث مہائی گیری کے شعبے کو نقصان پہنچنا۔

⁹² روایتی مہائی گیری سے مراد چھوٹے پیمانے پر کیا جانے والا شکار ہے جو گھرانے یا مقامی برادری کرتے ہیں، نہ کہ بڑی تجارتی کمپنیاں۔ پاکستان میں مہائی گیری کا شعبہ بدستور زیادہ تر روایتی نوعیت کا ہے (ایف اے او، 2009ء)

⁹³ پی ایچ سی، این ڈی پی

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

ضمیمہ 6ب: پاکستان میں موسمیاتی اقدامات کا پالیسی فریم ورک اور ادارہ سازی

پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی سے ہم آہنگ اداروں کی تشکیل ایک بھرپور مگر غیر متوازن پیش رفت کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کی خصوصیات میں وقت کے ساتھ اداروں کا پھیلاؤ، پالیسیوں کی تہہ در تہہ تشکیل (policy layering)، اور مختلف ادوار میں اداروں کی تنظیم نو شامل ہیں۔ ابتدائی کوششیں عمومی طور پر ماحولیاتی تحفظ پر مرکوز تھیں، جو بین الاقوامی وعدوں، مثلاً اسٹاک ہوم اعلامیے، کے تحت کی گئیں۔ اس پالیسی فریم ورک کے بعد ایک مخصوص موسمیاتی نظم و نسق کا ڈھانچہ قائم کیا گیا۔ تاہم، جیسا کہ ذیل میں دی گئی جدول سے ظاہر ہوتا ہے، اس دورانیے میں عمل درآمد میں تاخیر نمایاں ہے، جس کا اندازہ پالیسیوں کے عملی فریم ورکس اور نفاذ کے طریقہ کار کو وضع کرنے میں تاخیر سے ہوتا ہے۔ بعد ازاں، موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے آفات میں شدت اور بیروس معاہدے کے تناظر میں پالیسی سازی سے عملی نفاذ کی جانب پیش رفت میں تیزی آئی ہے، جس کے نتیجے میں موسمیاتی اقدامات پر توجہ مرکوز ہوئی ہے، اگرچہ یہ اب بھی ناکافی ہے۔

جدول 6ب-1: پاکستان میں موسمیاتی اقدامات کے پالیسی فریم ورک اور ادارہ جاتی تشکیل کی تاریخ

سال	کامیابی	سال	کامیابی
1974ء	اسٹاک ہوم اعلامیے کے بعد وفاقی سطح پر ماحولیات و شہری امور ڈویژن کا قیام	2012ء	قومی ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان کی منظوری
1983ء	پاکستان ماحولیاتی تحفظ آرڈیننس نافذ، ماحولیات سے متعلق پہلا جامع قانون	2012ء	پائیدار ترقی کی قومی حکمت عملی
1989ء	ماحولیات و شہری امور ڈویژن کو اپ گریڈ کر کے وزارت ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات بنایا گیا	2013ء	وزارت موسمیاتی تبدیلی کا درجہ کم کر کے ڈویژن برائے موسمیاتی تبدیلی بنایا گیا
1991-93ء	قومی تحفظ ماحول حکمت عملی کی تیاری؛ 1993 میں قومی ماحولیاتی معیار مقرر کیے گئے	2013ء	گلوبل چینج ایپیکٹ اسٹڈیز سینٹر کو خود مختار حیثیت دی گئی
1995ء	کابینہ کمیٹی برائے موسمیاتی تبدیلی کا قیام (بطور پالیسی رابطہ فورم)	2014ء	موسمیاتی تبدیلی پالیسی کے نفاذ کا فریم ورک منظور
1997ء	پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایکٹ نافذ	2015ء	ڈویژن آف کلائمٹ چینج کو اپ گریڈ کر کے وزارت موسمیاتی تبدیلی بنایا گیا
2002ء	GCISCC، موسمیاتی تبدیلی پر پہلا تحقیقی مرکز قائم کیا گیا	2016ء	بیروس معاہدے کے مطابق NDC 1.0
2004-05ء	وزیراعظم کی کمیٹی برائے موسمیاتی تبدیلی کے تحت قومی ماحولیاتی پالیسی کی تشکیل	2016-18ء	جنگلات کی قومی پالیسی؛ پاکستان کی قومی آبی پالیسی
2006ء	قومی توانائی چٹ پالیسی، قومی قابل تجدید توانائی پالیسی، اور CDM نفاذ فریم ورک	2017-18ء	موسمیاتی تبدیلی ایکٹ کی منظوری
2010ء	1973ء کے آئین میں 18 ویں ترمیم کے تحت موسمیاتی تبدیلی پالیسی اور متعلقہ شعبہ جاتی پالیسیوں کی صوبوں کو منتقلی	2019ء	کلین گرین پاکستان موومنٹ (CGPM) کا آغاز
2011ء	وزارت ماحولیات کا خاتمہ	2021ء	پاکستان کی نظر ثانی شدہ قومی موسمیاتی تبدیلی پالیسی
2012ء	نئی وزارت ڈیزاسٹر مینجمنٹ کا قیام؛ بعد ازاں اس کا نام تبدیل کر کے وزارت موسمیاتی تبدیلی رکھا گیا	2022ء	خطرناک فسطے کے انتظام کی قومی پالیسی
2012ء	قومی موسمیاتی تبدیلی پالیسی کی وفاقی کابینہ سے منظوری	2022ء	NCCP کے نفاذ کے فریم ورک کی رپورٹنگ
2012ء	پنجاب اور بلوچستان کے ماحولیاتی تحفظ کے قوانین کی تیاری اور نفاذ	2023ء	قومی مطابقت پذیری منصوبہ (NAP) پر پیش رفت
2012ء	تمام ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں گرین بینچر کا قیام	2025ء	پاکستان کی تیسری نیشنل کیوٹی کیشن؛ تیسرے این ڈی سی (این ڈی سی 3.0) پیش کیا گیا، پاکستان گرین ٹیکسٹونومی کے مسودے کی تیاری؛ پہلا کلائمٹ بجٹ
	ادارہ جاتی پیش رفت		قانونی پیش رفت
	پالیسی سازی		پالیسی کا نفاذ

ماخذ: وزارت موسمیاتی تبدیلی و ماحولیاتی ہم آہنگی (2025ء الف)؛ ممتاز (2023ء)

References:

- Abbas, H., Beg, S., & Choudhary, M. A. (2015). Inflation expectations and economic perceptions in a developing country setting, State Bank of Pakistan.
- Abbas, M., Abbas, S., Hussain, N., Javeed, M. T., Ghaffar, A., Nadeem, M., Khaliq, M., Ullah, S., Parveen, Z., Khan, K. A., & Ghramh, H. A. (2024). Assessment of Residues from Common Pesticides and Associated Risks in Pakistan. *Environmental Monitoring and Assessment*, 196, Article 1061. Springer.
- Abbas, S., Khan, M.S., Kousar, S. (2022). The Role of Climate Change in Food Security: Empirical Evidence Over Punjab Regions, Pakistan, *Environmental Science and Pollution Research*, Vol. 29.
- ACCA (n.d.). IFRS Sustainability Disclosure Standards, Association of Chartered Certified Accountants, UK.
- ADB & WB (2010). Pakistan Floods 2010: Preliminary Damage and Needs Assessment, Asian Development Bank and World Bank.
- ADB (2012). Addressing Climate Change and Migration in Asia and the Pacific, Asian Development Bank, Manila.
- ADB (2017). Climate Change Profile of Pakistan, Asian Development Bank, Manila.
- Adrien Bilal, A. & Kanzig, D.R. (2026). The macroeconomic impact of climate change: Global vs. Local temperature, NBER working paper series, Working Paper 32450.
- Ahmed, A. (2024) Exploring Journalists' Narratives on Challenges to Climate Journalism in Pakistan, *Human Nature Journal of Social Science*, Vol. 5, No. 1
- Akbar, H. & Gheewala, S.H. (2020). Effect of climate change on cash crops yield in Pakistan, *Arabian Journal of Geosciences*, 13(11).
- Akhtar, S. & Khawaja, M. (2025). UN Common Country Analysis (CCA) 2024 update: Climate financing and policy recommendations - Policy brief. Islamabad: United Nations Pakistan.
- Akram, A. & Hamid, A. (2015). Climate change: A threat to the economic growth of Pakistan, *Progress in Development Studies*, Vol. 15(1)
- Akram, N. & Gulzar, A. (2013). Climate change and economic growth: an empirical analysis of Pakistan. *Pakistan Journal of Applied Economics*, Vol. 23(1).
- Akram, N. (2015). Climate change: A threat to the economic growth of Pakistan. *Progress in Development Studies*, 15(1)
- Ali, A., Siddiqui, P. J. A., Rasheed, M., Ahmad, N., Shafique, S., & Khokhar, F. N. (2020). Status of corals along the Sindh coast of Pakistan: Prevailing environmental conditions, their impacts on community structure and conservation approaches. *Regional Studies in Marine Science*, 39, 101391
- Ali, R., Bakhsh, K., & Yasin, M. A. (2019). Impact of urbanization on CO₂ emissions in emerging economy: Evidence from Pakistan. *Sustainable Cities and Society*, Vol 48, 101553.
- An, Y. Liu, N. Zhang, L. & Zheng, H. (2022). Adapting to climate risks through cross-border investments: industrial vulnerability and smart city resilience. *Climatic Change* 174, 10.
- Andreoli, V., Meeuwig, J. J., Golden, C. D., Zamborain-Mason, J., Elsler, L. G., Palomares, M. L. D., & Zeller, D. (2025). Quantifying the nutritional and socio-ecological dimensions of Indian Ocean fisheries. *Fish and Fisheries. Advance online publication*. 26
- Anwar, N. H., Khan, H. F., Abdullah, A., Macktoom, S., & Fatima, A. (2022). Designed to fail? Heat governance in urban South Asia: The case of Karachi - A scoping study. *Karachi Urban Lab*.
- APTMA (2023). Sustaining Exports - Decarbonization. All Pakistan Textiles Mills Association, Islamabad. Available at: <https://aptma.org.pk/sustaining-exports-decarbonization/>, Accessed on: January 31, 2025.
- APTMA (2025). CBAM, Carbon Trap, and the Impact of Irrational Gas Sector Policies. All Pakistan Textiles Mills Association, Islamabad. Available at: <https://aptma.org.pk/cbam-carbon-trap-and-the-impact-of-irrational-gas-sector-policies/>, Accessed on: January 31, 2025.
- Ashraf, M. (2018). Water scarcity in Pakistan: Issues and options. *Hilal Magazine*.
- Bachner, G., Bednar-Friedl, B. & Knittel, N. (2019). How does climate change adaptation affect public budgets? Development of an assessment framework

and a demonstration for Austria. *Mitigation and Adaptation Strategies for Global Change* Vol. 24, 1325-1341

Baron, J. Asad, S. and Dahlin, L. N. (2023). Climate Silence in Pakistan: Understanding Socioeconomic Factors in Climate Change Awareness and Action, World Bank Special Note.

Bashir, I. (2025). ESG Compliance as the Missing Link in Pakistan's Export Growth Strategy, Available at: https://www.icmainternational.com/maj/ma05062025/ma0506_2025-21-24.pdf, Accessed on: 30-01-2026

Batten, S., Sowerbutts, R., Tanaka, M. (2020). Climate Change: Macroeconomic Impact and Implications for Monetary Policy, *Ecological, Societal, and Technological Risks and the Financial Sector*.

Berhab, R. (2017). Decoupling economic growth from CO₂ emissions in the world (Policy Brief PB 17/27), OCP Policy Center. Available at: www.policycenter.ma/sites/default/files/OCPPC-PB1727-EN_0.pdf, Accessed on February 10, 2026.

Black, S. Celniak, W. Garcia-Huitron, A. Parry, I. Schulz-Antipa, P. and Vernon-Lin, N. (2025). Underpriced and overused: Fossil fuel Subsidies Data 2025 Update, *IMF Working Paper*, No. 270

Bloomberg (2024). Available at: <https://www.bloomberg.com/company/press/global-esg-assets-predicted-to-hit-40-trillion-by-2030-despite-challenging-environment-forecasts-bloomberg-intelligence/>, Accessed on: January 23, 2026.

BoE (2018). Climate change and the macro-economy: a critical review, Staff Working Paper No.706, Bank of England.

Boneva, L., Ferrucci, G. & Mongelli, F. P. (2022). Climate change and central banks: what role for monetary policy? *Climate Policy*, vol. 22-6, 770-787.

Brander, L. M., et al. (2014). The Economic Impacts of Ocean Acidification: a Draft Synthesis. Kiel Institute

BRT (n.d.). Energy & Environment, Business Roundtable, Available at: www.businessroundtable.org/policy-perspectives/energy-environment, Accessed on February 06, 2026.

CDP (2024). 83% of world's cities report significant climate hazards. Available at: <https://www.cdp.net/en/press-releases/83-of-worlds-cities-report-significant-climate-hazards>, Accessed on: February 25, 2026

CDPR (2024). Trade policy measures to encourage a shift towards green technologies, Consortium for Development Policy Research, Lahore.

CDPR (2025). Greener Growth or Added Burden? Pakistan's Textile Exports under Carbon Border Adjustment Mechanism (CBAM), Consortium for Development Policy Research, Lahore.

CFAI (2024). Global Compliance Carbon Markets: Structure Explained, CFA Institute.

CFP (n.d.) Pakistan's Trust Deficit: A Barrier to Climate Finance, Climate Finance Pakistan, Lahore, Available at: <https://climatefinance.pk/publications-and-research/pakistans-trust-deficit-a-barrier-to-climate-finance>, Accessed on 04-01-2026.

Chandio, N. N., Hussain, K., & Chandio, N. H. (2023). Impact of Water Scarcity on Rice Production caused Scio-Economic Deprivation in Taluka Kamber, Pakistan. *Journal of Development and Social Sciences*, 4(2), 817-824.

Countdown, L. (2023). Heat-related mortality. Available at: <https://lancetcountdown.org/explore-our-data/>, Accessed on: February 25, 2026.

CPI (2023). Climate Finance Needs and Flows: Developing Countries, Climate Policy Initiative.

CPI (2024). Global Landscape of Climate Finance 2024: Insights for COP29, Climate Policy Initiative.

CPI (2025). Global Landscape of Climate Finance 2025: Tracking the CAGR of Mitigation, Climate Policy Initiative.

Damania, R., Desbureaux, S. & Zaveri, E. (2020). Does rainfall matter for economic growth? Evidence from global sub-national data, *Journal of Environmental Economics and Management*, Vol. 102.

Debelle, G. (2019). Climate Change and the Economy, *speech at the Centre for Policy Development*.

Dehlavi, A., Groom, B. & Gorst, A. (2015). Climate change adaptation in the Indus ecoregion: A microeconomic study of the determinants, impacts,

بینک دولت پاکستان

and cost effectiveness of adaptation strategies, World Wide Fund for Nature Pakistan, Islamabad.

Dell, M., Jones, B.F. & Olken, B.A. (2012). Temperature Shocks and Economic Growth: Evidence from the Last Half Century, *American Economic Journal: Macroeconomics*, Vol. 4

Dellink, R. Hwang, H. Lanzi, E. & Chateau, J. (2017). International trade consequences of climate change, *OECD Trade and Environment Working Papers*, 2017/01, OECD Publishing, Paris.

Diesendorf, M. (2010). The Base Load Fallacy and Other Fallacies Disseminated by Renewable Energy Deniers, *Energy Science Coalition Briefing Paper*, No. 16.

EDGAR (n.d.). Emissions Database for Global Atmospheric Research, European Commission, Available at: edgar.jrc.ec.europa.eu, Accessed on December 12, 2026.

Ejaz, F., Khan, A. H., Arif, H., & Kausar, A. (2024). Urban flooding and climate change vulnerability: A case study of North Karachi. *International Journal of Innovations in Science & Technology*, 6(6), 674–684.

Elliott, C. Schumer, C. Ross, K. Altamirano, J.C. Levin, K. Gasper, R. and Kulovesi, K. (2021). Climate Advisory Bodies: Experiences and Approaches for Effective Climate Change Policy Available at: <https://www.climatecouncils.org/wp-content/uploads/2025/05/World-Resources-Institute-2021-Climate-Advisory-Bodies-Report-Final-May-2022.pdf>, Accessed on: 12-01-2026.

EU (n.d.). Climate action, EUR-Lex Glossary, Available at: eur-lex.europa.eu/EN/legal-content/glossary/climate-action.html, Accessed on February 06, 2026.

European Commission (n.d.a). The European Green Deal Striving to be the first climate-neutral continent. Available at: https://commission.europa.eu/strategy-and-policy/priorities-2019-2024/european-green-deal_en, Accessed on: January 28, 2026.

European Commission (n.d.b). Scope of the EU ETS. Available at: https://climate.ec.europa.eu/eu-action/carbon-markets/eu-emissions-trading-system-eu-ets/scope-eu-ets_en, Accessed on: January 28, 2026.

European Commission (n.d.c). Sustainable and Circular Textiles Strategy. Available at:

https://environment.ec.europa.eu/strategy/textiles-strategy_en, Accessed on: January 30, 2026.

European Commission (n.d.d). Notification 2024.0565, Pesticide residues in Pakistan rice. Available at: <https://webgate.ec.europa.eu/rasff-window/screen/notification/659666>, Accessed on February 11, 2026.

Faccia, D., Parker, M., and Stracca, L. (2021). Feeling the Heat- Extreme Temperatures and Price Stability, *ECB Working Paper No. 2021/2626*.

FAO (2026). Fishery and Aquaculture Country Profiles. Pakistan, 2022. Country Profile Fact Sheets. In: *Fisheries and Aquaculture*. Updated Nov 11, 2025. Available at: <https://www.fao.org/fishery/en/facp/pak>, Accessed on: February 12, 2026.

FAO (n.d.a). Pakistan at a glance, FAO, Available at: www.fao.org/pakistan/our-office/pakistan-at-a-glance/en/, Accessed on January 06, 2026.

FAO (n.d.b). AQUASTAT – FAO’s global information system on water and agriculture, Food and Agriculture Organization of the United Nations, Available at: <https://data.apps.fao.org/aquastat/?lang=en>, Accessed on January 12, 2026

Filho, W.L. Perry, P, Heim, H. Dinis, M.A.P. Moda, H. Ebbuoma, E. & Paço, A. (2022). An overview of the contribution of the textiles sector to climate change, *Frontiers in Environmental Science*, September 2022.

Findlay, H. S., Feely, R. A., Jiang, L.-Q., Pelletier, G., & Bednaršek, N. (2025). Ocean acidification: Another planetary boundary crossed. *Global Change Biology*. 31:e70238

FRA (2024). Decree No. 163 of 2024 on the Regulation of Carbon Credit Trading, Financial Regulatory Authority, Egypt.

Fraz, A. (2025). Pakistan’s Climate Finance Landscape: Bridging the Gap between Commitments and Capacity, Pakistan Institute of Development Economics, Islamabad.

Gauly, M., Bollwein, H., Breves, G., Brügemann, K., Dänicke, S., Daş, G. et al. (2013). Future consequences and challenges for dairy cow production systems arising from climate change in Central Europe – a review, *Animal*, 7(5).

Germanwatch (2025). Climate Risk Index 2026. Germanwatch e.V., Bonn.

Germanwatch (n.d.). Human security impacts of crossing the Amazon rainforest tipping point. Available at: <https://www.germanwatch.org/en/blog/human-security-impacts-crossing-amazon-rainforest-tipping-point>, Accessed on: February 26, 2026.

Gerten, D., Almeida, B., Lade, S. J., & Norberg, A. (2025). Join the Dots on Planetary Boundary Interactions. *EGUsphere*, 2025, 1-18.

Ghafoor, A., Rehman, T. ur, Munir, A., Ahmad, M. & Iqbal, M. (2016). Current status and overview of renewable energy potential in Pakistan for continuous energy sustainability, *Renewable and Sustainable Energy Reviews*, 60.

Global Environment Facility Evaluation Office (2006). GEF Monitoring and Evaluation (M&E) Policy No. 1, Global Environment Facility, Washington, D.C.

Goncalves, A.C.R., Costoya, X., Nieto, R. and Liberato, M., L., R. (2024). Extreme Weather Events on Energy Systems: A Comprehensive Review on Impacts, Mitigation, and Adaptation Measures, *Sustainable Energy research*. Vol. 11(4).

GoP (2024). Pakistan's biennial transparency report (BTR) 2024 to the United Nations Framework Convention on Climate Change (UNFCCC). Ministry of Climate Change and Environmental Coordination, Government of Pakistan.

GoP (2025a). Pakistan's Nationally Determined Contribution (NDC 3.0), Ministry of Climate Change and Environmental Coordination, Islamabad.

GoP (2025b). Pakistan's Third National Communication on Climate Change, Ministry of Climate Change and Environmental Coordination, Islamabad.

Gabbatiss, J. (2025). Analysis: Nearly a tenth of global climate finance threatened by Trump aid cuts. Carbon Brief. Available at: <https://www.carbonbrief.org/analysis-nearly-a-tenth-of-global-climate-finance-threatened-by-trump-aid-cuts/>, Accessed on: January 11, 2026.

Gopalan, S. Gupta, B. & Rajan, R. S. (2023). Do climate risks influence foreign direct investment inflows to

emerging and developing economies? *Climate Policy*, 23(6), 722-734.

GP (2025). Pakistan Opinion Poll 21 October 2025, Gallup Pakistan, Islamabad. Available at: <https://gallup.com.pk/wp/wp-content/uploads/2025/10/English-21-October-2025.pdf>, Accessed on: January 04, 2026

Green Climate Fund (2018). Independent Review of the Green Climate Fund's Results Management Framework No. 2, Green Climate Fund, Incheon.

GSDRC (2017). National Climate Change Governance, Available at: <https://www.gsdr.org/wp-content/uploads/2016/08/NatCCGov.pdf>, Accessed on: February 13, 2026.

Guliyev, H. & Seyfullayev, I. (2025). Is the environmental Kuznets curve hypothesis valid for all countries? Fresh insights from bias-corrected dynamic panel data models, *Journal of Environmental Management*, 393.

Habib, R. A. Muhammad, K. Khan, M. A. Baksh, M. Arif, U. Shah, S. K. A. and ul Islam, M. (2022). Critical Evaluation of Human Settlements and Encroachment of Waterways/River Beds and Its Impact During Recent Floods, *Khyber Journal of Public Policy*, Vol. 1, No. 1.

Hasan, S.M. (2025). Transforming Transport in Pakistan: Pathways to Decarbonization, Available at: https://unctad.org/system/files/information-document/unda2030d03-pakistan-transport_en.pdf, Access at: 30-01-2025

Hashmi, M. S., & Asif, M. F. (2025). The Impact of Deforestation on Environment in Pakistan. *Journal of Social Signs Review*, 3(2), 381-415.

HL (n.d.). Fish Consumption Per Capita in Pakistan, Helgi Library. Available at: <https://www.helgilibrary.com/indicators/fish-consumption-per-capita/pakistan/>, Accessed on: February 25, 2026

HRBDF (n.d.). Combating Child Labour in Football Production. Available at: https://hrbdf.org/case_studies/child-labour/child_labour/combating_child_labour_in_football_production.html, Accessed on: February 10, 2026

بینک دولت پاکستان

Hussain, F., Hussain, S. and Khan, S. (2025). Underlying factors of inflation in Pakistan: Dynamic effects and contributions, SBP Working Paper No. 115.

ICMA (2025). Understanding the Opportunity from Carbon Markets for Sustainable Financing and the Wider Market, International Capital Market Association.

IEA (2023). Net zero roadmap: A global pathway to keep the 1.5 °C goal in reach, International Energy Agency, Paris

IEA (2024). Reducing the Cost of Capital: Strategies to Unlock Clean Energy Investment in Emerging and Developing Economies (World Energy Investment Special Report), International Energy Agency, Paris.

IEA (n.d.). Cost of Capital Observatory, International Energy Agency, Paris. Available at: <https://www.iea.org/reports/cost-of-capital-observatory/tools-and-analysis>, Accessed on: January 20, 2026

IGC (2025a). Sustainable Pakistan: Addressing climate-driven demands and fiscal challenges for electricity, May. International Growth Centre.

IGC (2025b). Sustainable Pakistan: Transforming cities for resilience and growth. International Growth Centre.

IIED (2009). Climate change and the urban poor: Risk and resilience in 15 of the world's most vulnerable cities. London: International Institute for Environment and Development.

ILO (2019). Working on a warmer planet: The impact of heat stress on labour productivity and decent work, International Labour Office, Geneva.

IMF (2021). Climate change and Monetary Policy, Finance and Development, Vol. 58, No. 03

IMF (2022). Fiscal Policies for Climate Resilience, International Monetary Fund, Washington, D.C.

IMF (2023). Pakistan: Staff Report for the Article IV Consultation, International Monetary Fund, Washington, D.C

IMF (2025a). Pakistan: First Review Under the Extended Arrangement Under the Extended Fund Facility, Requests for Modification of Performance

Criteria and Request for an Arrangement Under the Resilience and Sustainable Facility -Press Release; Staff Report; and Statement by the Executive Director for Pakistan, International Monetary Fund, Washington D.C.

IMF (2025b). Integrating Climate Change into Macroeconomic Analysis, International Monetary Fund, Washington, D.C.

IMF (2025c). Climate Budget Tagging in Pakistan, , International Monetary Fund, Washington, D.C. Available at: <https://blog-pfm.imf.org/en/pfmblog/2025/05/climate-budget-tagging-in-pakistan>, Accessed on: January 30, 2026

IMF (n.d.), Fossil Fuel Subsidies, International Monetary Fund, Washington, D.C. Available at: <https://www.imf.org/en/topics/climate-change/energy-subsidies>, Accessed on: January 06, 2026

Investcorp (2024). Greasing the Wheels of Decarbonization: A Primer on the Global Carbon Markets, Investcorp.

IPBES (2019). Summary for Policymakers of the Global Assessment Report on Biodiversity and Ecosystem services. Intergovernmental Science-Policy Platform on Biodiversity and Ecosystem Services.

IPCC (2021). Climate Change 2021: The Physical Science Basis – AR6 WGI (Ch. 5, Figures on ocean pH and aragonite). Intergovernmental Panel on Climate Change.

IPCC(2022). Annex I: Glossary. In Climate Change 2022: Mitigation of Climate Change, Cambridge University Press

IPCC (2023). Summary for Policymakers. In Climate Change 2023: Synthesis Report, Intergovernmental Panel on Climate Change

Iqbal, F. Nakhoda, A. Salman, Z. Arshad, E. Aziz, H. and Nabi, I. (2024). Trade Policy Measure to Encourage a Shift Towards Green Technologies, Available at: <https://www.cdpr.org.pk/wp-content/uploads/2025/01/Trade-Policy-Measures-to-Encourage-a-Shift-Towards-Green-Technologies.pdf>, Accessed on: 30-01-2024

ISO (n.d.). Climate Finance: The Key to a Sustainable Future, International Organization for Standardization, Switzerland, Available at:

<https://www.iso.org/climate-change/climate-finance>, Accessed on: March 11, 2026.

Jabeen, H., Johnson, C., & Allen, A. (2010). Built-in resilience: Learning from grassroots coping strategies for climate variability. *Environment and Urbanization*, 22(2), 415-431.

Jaffery, A. (2025). The Politics of Climate Change: A Critical Appraisal of National Climate Change Policy of Pakistan Vis-À-Vis the UN Intergovernmental Panel on Climate Change, *Advance Social Science Archive Journal*, Vol. 4, No. 2.

Jianguo D, & Solangi YA. (2023). Sustainability in Pakistan's textile industry: analyzing barriers and strategies for green supply chain management implementation, *Environ Sci Pollut Res Int*, Vol. 30, No. 20

Kahn, M.E., Mohaddes, K., Ng, R.N.C., Pesaran, M.H. & Yang, J.C. (2021). Long-term macroeconomic effects of climate change: A cross-country analysis, *Energy Economics*, Vol. (14).

Kerr, S., & Hu, X. (2025). Filling the climate finance gap: holistic approaches to mobilise private finance in developing economies. *npj Climate Action*, 4, Article 16.

Khan, R., & Hussain, F. (2025). Assessing the Empirical Impact of Policy Capacity on Climate Change Policy Work in Pakistan. *Australian Journal of Public Administration*, Vol. 1, No.23.

Khan, Y. Bin, Q. & Taimoor Hassan, T. (2019). The impact of climate changes on agriculture export trade in Pakistan: Evidence from time-series analysis, *Growth and Change*, Wiley Blackwell, vol. 50(4), pages 1568-1589, December.

Kotz, M., Kuik, F., Lis, E. and Nickel, C. (2023). The Impact of Global Warming on Inflation: Averages, Seasonality and Extremes, *ECB Working Paper No. 2023/2821*.

Kotz, M., Levermann, A. & Wenz, L (2022). The effect of rainfall changes on economic production. *Nature* 601,

Krogstrup, S. and Oman, W. (2019). Macroeconomic and Financial Policies for Climate Change Mitigation: A Review of the Literature, *IMF Working Paper*, No. 19/185.

Kunawotor, M. E., Bokpin, G. A., Asuming, P. O., & Amoateng, K. A. (2022). The impacts of extreme weather events on inflation and the implications for monetary policy in Africa, *Progress in Development Studies*, Vol. 22(2).

Li, D., Shen, T., Wei, X. & Li, J. (2022). Decomposition and decoupling analysis between HDI and carbon emissions, *Atmosphere*, 13(4).

Li, C.; Zhang, X.; He, J. (2023a). Impact of Climate Change on Inflation in 26 Selected Countries." *Sustainability*, vol. 15.

Li, F. Ahmad, R. Abbas, M. and Irfan, M. (2023b). Public Awareness and Willingness to Pay for Eliminating Atmosphere Pollution in Pakistan: A case study, *Environ Dev Sustain*, No.26.

LRI (2025). Carbon Trading Schemes Around the World, Legal Response International.

Mahmood, R. Saleemi, S. & Amin, S. (2013). Impact of Climate Change on Electricity Demand: A Case Study of Karachi District, *The Pakistan Development Review*, Vol. 52 (4).

Masud, S. and Khan, A. (2020). Policy Implementation Barriers in Climate Change Adaptation: The case of Pakistan, *Environment Policy and Governance*, Vol. 34, No. 1.

McKibbin, W. J., Morris, A. C., Wilcoxon, P. J., & Panton, A. J. (2020). Climate change and monetary policy: issues for policy design and modelling. *Oxford Review of Economic Policy*, 36(3), 579-603.

Mikellidou, C., V., Shakou, L., M., Boustras, G., and Dimopoulos, C. (2018). Energy Critical Infrastructures at Risk from Climate Change: A State of the Art review, *Safety Science*, Vol. 110.

Mirza, I.A., Ahmed, S. & Khalil, M.S. (2011). Renewable Energy In Pakistan: Opportunities and Challenges, *Science Vision* Vol.16 and Vol.17.

Mitra, S. K., & Chattopadhyay, M. (2017). The nexus between food price inflation and monsoon rainfall in India: exploring through comparative data mining models. *Climate and Development*, Vol. 9(7)

MoCC (2015), Technical Report on Karachi Heat Wave June 2015. Ministry of Climate Change Islamabad.

MoCC (2021). National Climate Change Policy 2021, Ministry of Climate Change, Islamabad.

بینک دولت پاکستان

MoCC&EC (2023). National Adaptation Plan Pakistan 2023, Ministry of Climate Change and Environmental coordination, Islamabad.

MoCC&EC (2024a). Pakistan's Biennial Transparency Report (BTR), Ministry of Climate Change and Environmental Coordination, Islamabad.

MoCC&EC (2024b). *National Climate Finance Strategy of Pakistan (NCFS)*. Government of Pakistan.

MoCC&EC (2024c). Pakistan Policy Guidelines for Trading in Carbon Markets, Government of Pakistan, Islamabad.

MoCC&EC (2025a). Pakistan's Third National Communication on Climate Change (TNC) To the United Nations Framework Convention on Climate Change (UNFCCC), Ministry of Climate Change and Environmental Coordination, Islamabad.

MOCC&EC (2025b), Pakistan's Green Taxonomy, Ministry of Climate Change and Environmental Coordination, Islamabad.

MoF (2011). Economic Survey 2010-11, Ministry of Finance, Pakistan, Islamabad.

MoF (2024). Economic Survey 2023-24, Ministry of Finance, Pakistan, Islamabad.

MoF (2025). Fiscal Risk Statement - March 2025, Ministry of Finance, Government of Pakistan, Islamabad.

MOFA (2013). EU Lifts Ban on Import of Fishery Products from Pakistan. Ministry of Foreign Affairs, Islamabad. Available at: <https://mofa.gov.pk/press-releases/eu-lifts-ban-on-import-of-fishery-products-from-pakistan>, Accessed on: February 10, 2026

Mohan, C., Gleeson, T., Famiglietti, J. S., Virkki, V., Kumm, M., Porkka, M., & Jähnig, S. C. (2022). Poor Correlation Between Large-scale Environmental Flow Violations and Freshwater Biodiversity: Implications for Water Resource Management and the Freshwater Planetary Boundary. *Hydrology and Earth System Sciences*, 26(23), 6247-6262.

Mohsin, M. M., Kazmi, S. S. and Imran, M. (2024). Investigating Climatic Impacts on Electric Transmission Infrastructure in Developing Countries: A Case Study of Pakistan (2020-2023), *International*

Journal for Conventional and Non-Conventional Warfare, vol 1 (2).

MoIB (2025). PR No. 286, Ministry of Information and Broadcasting, Government of Pakistan, Islamabad.

MoPD&SI (2022). Pakistan Flood 2022 Post-Disaster Needs Assessment, Ministry of Planning Development & Special Initiatives, Islamabad.

MoPD&SI (2025). A Preliminary Assessment of Flood Damages in the Economy of Pakistan, Government of Pakistan, Islamabad.

Muhammadi, A., Wasib, M., Muhammadi, S., Ahmed, S. R., Lahori, A. H., Vambol, S., & Trush, O. (2024). Solar Energy Potential in Pakistan: A Review, *Life and Environmental Sciences*, Vol.61, No.1.

Mumtaz (2023). Intergovernmental relations in climate change governance: A Pakistani Case, *Global Public Policy and Governance*, Global Public Policy and Governance, Vol. 3.

Naeem, M. Z., & Sulehri, F. A. (2019). Water Resources and Agricultural Productivity in Pakistan: An Empirical Analysis. *Bulletin of Business and Economics (BBE)*, 8(1), 46-56.

Naeem, Z. and Aslam, H. (2023). Urban Climate Resilience and Development in Pakistan, SDPI National Policy Papers, Available at: www.sdpi.org/urban-climate-resilience-and-development-in-pakistan/publication_detail, Accessed on 29-12-2025.

NDMA (2025). Assessing Impacts of Floods in Pakistan 2010-2024, National Disaster Management Authority, Islamabad.

Nepa (2025). The State of Industry Report, 2025, National Electric Power Regulatory Authority, Islamabad.

NGFS (2020). Climate Change and Monetary Policy: Initial takeaways, Network for Greening the Financial System Technical document, Available on:

NGFS (2023). Monetary Policy and Climate Change: Key Takeaways from the Membership Survey, Network for Greening the Financial System, Paris.

OECD (2023). Scaling up private finance for climate action, Organisation for Economic Co-operation and Development Publishing, Paris.

OECD (2025). Scaling up finance and investment for climate-change adaptation, Organisation for Economic Co-operation and Development Publishing, Paris.

OECD (2026). Mapping Climate-Related Metrics in the Financial Sector (Business and Finance Policy Paper No. 96), Organisation for Economic Co-operation and Development Publishing, Paris.

OECD (n.d.). Finance and Investment for Climate Goal, Organisation for Economic Co-operation and Development Publishing, Paris, Available at: <https://www.oecd-ilibrary.org/en/topics/finance-and-investment-for-climate-goals.html>, Accessed on: March 11, 2026.

Oguntuase, O. J. (2020). Climate Change, Credit Risk and Financial Stability, doi.org/10.5772/intechopen.93304

Ogwu, M. C., Patterson, M. E., & Senchak, P. A. (2025). Phosphorus Mining and Bioavailability for Plant Acquisition: Environmental Sustainability Perspectives. *Environmental Monitoring and Assessment*, 197(5), 572.

OIES (2022). Article 6 and Voluntary Carbon Markets, Oxford Institute for Energy Studies, Oxford.

Park, H. & Kim, J.D. (2020). Transition towards green banking: Role of financial regulators and financial institutions, *Asian Journal of Sustainability and Social Responsibility*, Article 5.

Parker, M. (2018). The Impact of Disasters on Inflation. *Economics of Disasters and Climate Change*, Vol 2.

PBS (2025a). National Accounts of Pakistan: Annual National Accounts Tables 2024-25, Pakistan Bureau of Statistics, Islamabad.

PBS (2025b). Labour Force Survey 2024-25 (Annual Report), Pakistan Bureau of Statistics, Islamabad.

Pereira da Silva, L.A. (2025). Unlocking Climate Capital for Emerging Markets and Developing Economies: An Adaptive Regulatory and Policy Reform Agenda, Centre for Economic Transition Expertise, London School of Economics, London.

Persson, L., Carney Almroth, B., Dey, S., et al. (2022). Outside the Safe Operating Space of the Planetary

Boundary for Novel Entities. *Environmental Science & Technology*, Vol 56 No 3

PIDE (2022). Impact of Climate Change on Water in Pakistan, Pakistan Institute of Development Economics, Islamabad.

PHC (n.d.a). Freshwater Change: Key Drivers & Control Variables. Planetary Health Check. Available at: <https://www.planetaryhealthcheck.org/boundary/fr eshwater-change/#key-drivers-section>, Accessed on: February 19, 2026.

PHC (n.d.b). Planetary Health Check. Available at: <https://www.planetaryhealthcheck.org/>, Accessed on: February 25, 2026

PID (2022). Press Release No. 137, Pakistan Information Department, Islamabad, Available at: https://pid.gov.pk/site/press_detail/21118, Accessed on: March 11, 2026.

Planetary Boundaries Science (PBSscience). 2025. Planetary Health Check 2025. Potsdam Institute for Climate Impact Research (PIK), Potsdam, Germany.

PMO (2022). First Meeting of Pakistan Climate Change Council, Available at: https://www.pmo.gov.pk/press_release_details.php?pr_id=4440, Accessed on: 13-01-2026.

PRIED (2025). Shouting from the Rooftops: Quantifying Pakistan's Solar Revolution, Policy Research Institute for Equitable Development, Islamabad, Available at: <https://www.priedpk.org/wp-content/uploads/2025/10/WHITE-PAPER-Solar-Revolution.pdf>, Accessed on: 03-03-2026

PSX (2024). PSX ESG Primer, Pakistan Stock Exchange, Karachi.

PWC (2022). Asset and Wealth Management Revolution 2022: Exponential Expectations for ESG, PricewaterhouseCoopers, Available at: www.pwc.com/gx/en/news-room/press-releases/2022/awm-revolution-2022-report.html, Accessed on February 10, 2026.

PwC (2025). Federal Budget 2025), PricewaterhouseCoopers, Karachi, Pakistan, Available at: <https://www.pwc.com.pk/en/tax-memorandum/AFFs%20Tax%20Memorandum%20on>

بینک دولت پاکستان

%20Finance%20Bill%202025.pdf, Accessed on: 27-01-2026

Rahman, M.A., Saboor, A., Hameed, G., Bilal, G. & Tanwir, F. (2019). Climate change related factors impacting dairy production in Pakistan, *Pakistan Journal of Agricultural Research*, 32(4).

Rehman, S. (2024). Enhancing Meteorological Capacity, Available at: southasia.com.pk/2024/09/30/enhancing-meteorological-capacity/, Accessed on December 12, 2025.

RF (2023). Baseload, *Busting the Myths Series*, Renewable First, No. 1

RF (2024). "Derisking Pakistan's Renewable Energy Future, Renewable First, Available at https://uploads.renewablesfirst.org/Derisking_Pakistan_s_Renewable_Energy_Future_4dea3963b2_2762136b11.pdf, Accessed on: February 15, 2026.

RF (2025). Solar Financing Landscape for Retail and SME Segments in Pakistan, Renewable First, Available at: <https://uploads.renewablesfirst.org/Market%20Diagnostic%20Study%202025%20-%20Solar%20Financing%20Landscape%20for%20Retail%20and%20SME%20Segments%20in%20Pakistan.pdf>, Accessed on: February 15, 2026.

Rockström, J., Steffen, W., Noone, K., Persson, Å., Chapin, F. S., Lambin, E., et al. (2009). Planetary Boundaries: Exploring the Safe Operating Space for Humanity. *Ecology and Society*, 14(2), Article 32.

Rojasavachai, R., Rouxelin, F., Yang, L. & Gao, Y. (2025). Weathering the Storm: Financial Shocks and Inflationary Pressures from Climate Extremes, *Land Economics*, Vol. 101(4)

Salik, M.A.N. (2025). U.S. Withdrawal from Paris Agreement and its Implications on the Global Climate Commitments, Institute of Strategic Studies Islamabad, Islamabad.

Samad, A. Akbar, S. and Haq, A.U. (2024). Socio-economic dependence of local communities on Swat River, *Contemporary Journal of Social Science Review*, Vol. 02, No. 04.

SBFN and IFC (2025). Pakistan Country Profile, Sustainable Banking and Finance Network and International Finance Corporation, Available at:

<https://data.sbfnetwork.org/country/pakistan#:~:text=implementation%20from%20banks%20and%20DFIs>, Accessed on: 30-01-2026

SBP (2010). Monetary Policy Statement, November 2010, State Bank of Pakistan, Karachi.

SBP (2011). The State of Pakistan's Economy, Annual Report FY11, State Bank of Pakistan, Karachi.

SBP (2017). SMEFD Circular No. 08 of 2017, State Bank of Pakistan, Karachi, Available at: www.sbp.org.pk/smeafd/circulars/2017/C8.htm, Accessed on February 06, 2026. SBP (2022).

SBP (2022a) Environmental and Social Risk Management Implementation Manual 2022, State Bank of Pakistan, Karachi.

SBP (2022b), IH&SMEFD Circular Letter No. 12 of 2022. State Bank of Pakistan, Karachi.

SBP (2023a). The State of Pakistan's Economy, Annual Report FY23, State Bank of Pakistan, Karachi.

SBP (2023b). Governor's Annual Report 2022-23, State Bank of Pakistan, Karachi.

SBP (2024). Governor's Annual Report 2023-24, State Bank of Pakistan, Karachi.

SBP (2025). The State of Pakistan's Economy, Annual Report FY25, State Bank of Pakistan, Karachi.

Schumer, C., Boehm, S., Jaeger, J., Kirana, Y. & Levin, K. (2025). State of Climate Action 2025, Systems Change Lab/World Resources Institute.

SDPI (2021). Clean Energy Transition in Pakistan: Policy Recommendations and network for Renewable Energy Research and Advocacy, Sustainable Development Policy Institute, Islamabad.

SDPI (2024). Annual State of Renewable Energy Report Pakistan 2023-24, Sustainable Development Policy Institute, Islamabad

SECP (2025). Press Release - SECP Notifies Adoption of IFRS Sustainability Disclosure Standards, Securities and Exchange Commission of Pakistan, Islamabad.

Shah, J (2025). The Perfect Storm Fueling Pakistan's Solar Boom, Available at:

<https://www.wri.org/insights/pakistan-solar-energy-boom>, Accessed on: February 02, 2026

- Shaikh, H. (2024). Climate Action and Political Economy in Pakistan, Available at: <https://www.theigc.org/blogs/climate-priorities-developing-countries/climate-action-and-political-economy-pakistan>, Accessed on: 04-01-2026.
- Sharma, V. (2025). Urbanization induced climate change: Impacts and sustainable solutions. *Asian Research Journal of Arts & Social Sciences*, 23(5), 135-142.
- Shear, F. Ashraf, B. N. Butt, S. (2023). Sensing the heat: Climate change vulnerability and foreign direct investment inflows, *Research in International Business and Finance*, Elsevier, vol. 66(C).
- Sheikh, A.T. (2025). The Constitutional Trap: Why Pakistan's Climate Commitments Fail at the Federal-Provincial Divide, Available at: cdpr.org.pk/insights-for-change/the-constitutional-trap-why-pakistans-climate-commitments-fail-at-the-federal-provincial-divide/, Accessed on: November 1, 2025
- Sherani, S (n.d.), Taxing Pollution in Pakistan: Policy Options for a Green Tax, Available at: <https://seed-pk.com/wp-content/uploads/2023/02/Taxing-Pollution-draft-1.4-SZ-.pdf>, Accessed on: 04-01-2026
- Sohail, S (2025a). A Green Industrialization Policy Framework for Pakistan, Integrated Policy Strategies and Regional Policy Coordination for Resilient, Green and Transformative Development, Project Paper No. 28
- Sohail, S.A. (2025b). Key Binding Constraints on Green Industrialization in Pakistan, Integrated Policy Strategies and Regional Policy Coordination for Resilient, Green and Transformative Development Project paper, No.1.
- Sreesh, M. G., Rajendran, S., Valsala, V., & Murtugudde, R. (2019). Variability, trend and controlling factors of ocean acidification over the Western Arabian Sea upwelling region. *Marine Chemistry*, No. 209, t
- TIP (2025). Carbon Markets Readiness in Pakistan: Addressing Governance Gaps and Safeguarding Against Integrity Risks, Transparency International Pakistan, Islamabad.
- TZ (2025). Shedding light on Pakistan's distributed solar revolution, Transition Zero.
- UKID (2023). Accelerating Green and Climate-Resilient Financing in Pakistan, United Kingdom International Development & Boston Consulting Group.
- Umar, M. A., Danish, S., Rehmat, A., Khaver, A., Khan, R. M., Khan, R., and Ahmad, S. M. (2023). Pakistan's Institutional Capacity for Climate Action: An analysis. SDPI.
- UN (2015). Report of Training on GHG inventory and emission factors estimation for AFOLU/ LULUCF sector in Pakistan, Available at: un-redd.org/sites/default/files/2021-10/GHG-1%20Training%20Report%20Pakistan.pdf, Accessed on 20-12-2025.
- UN (2025). Climate Financing and Policy Recommendations, UN Common Country Analysis (CCA) 2024 Update, United Nations Pakistan, Islamabad.
- UN (n.d.a). What is climate change? United Nations, Available at: www.un.org/en/climatechange/what-is-climate-change, Accessed on January 05, 2026.
- UN (n.d.b). 1.5 °C: What it means and why it matters. United Nations, Available at: www.un.org/en/climatechange/science/climate-issues/degrees-matter, Accessed on January 5, 2026.
- UNCTAD (2025). Greening the Textile Industry: An Analysis of the Policy Landscape of Pakistan, *Project Paper no. 2*, United Nations Conference on Trade and Development, Geneva.
- UNDP (2024). Prices on a warming planet - the inflationary effects of climate change. United Nations Development Programme.
- UNDP (2025). Karachi climate action plan (KCAP). United Nations Development Program Pakistan.
- UNDP (n.d.). Human Climate Horizons, United Nations Development Programme, US. Available at: <https://horizons.hdr.undp.org/#/download>, Accessed on: January 8, 2025
- UNDRR (2022). Global Assessment Report on Disaster Risk Reduction, United Nations Office for Disaster Risk Reduction, United Nations, Geneva.
- UNFCCC (2015). Paris Agreement, United Nations Framework Convention on Climate Change, Bonn.

بینک دولت پاکستان

UNFCCC (2021). Standing Committee on Finance: Biennial Assessment, United Nations Framework Convention on Climate Change, Bonn.

UN-Habitat (2023). Pakistan Country Report 2023, United Nations Human Settlements Programme, Available at: unhabitat.org/sites/default/files/2023/06/4_pakistan_country_report_2023_b5_final_compressed.pdf, Accessed on February 16, 2026.

Warraich, A.N. (2025). Rethinking The Governance Paradigm for Dealing with Climate Change in Pakistan, UCP Journal of Humanities & Social Sciences, Vol. 3, No. 2.

WB & ADB (2021). Climate Risk Country Profile: Pakistan, World Bank and Asian Development Bank

WB (2017). Climate-Smart Agriculture in Pakistan, The World Bank, Washington, D.C. Available at: <https://climateknowledgeportal.worldbank.org/sites/default/files/2019-06/CSA-in-Pakistan.pdf>, Accessed on: 20-12-2025.

WB (2019). Pakistan@100 Environmental Sustainability, World Bank Group, New York.

WB (2022). Pakistan Country Climate and Development Report, World Bank, Washington, D.C.

WB (2023). Industrial Energy Efficiency and Decarbonization (EE&D): Knowledge Notes, World Bank, Washington, D.C.

WB (2025a). Implementation Completion and Results Report - Pakistan Hydromet and Climate Services Project (Credit No. 62460-PK), World Bank, Washington, D.C.

WB (2025b). Textile sector: Energy Efficiency and Decarbonization (EE&D) Opportunities, World Bank, Washington, D.C.

WB (2025c). State and Trends of Carbon Pricing, World Bank, Washington, D.C.

WB (n.d.). World Development Indicators, World Bank, Washington, D.C., Available at: databank.worldbank.org/source/world-development-indicators, Accessed on January 12, 2026.

WIPO (2024). Mapping Innovations: Patent Trends Related to the Sustainable Development Goals 2024, World Intellectual Property Organization.

WWF (2023). High cost of cheap water: The true value of water and freshwater ecosystems to people and planet, World Wide Fund for Nature, Switzerland. Zahra, S. M., Shahid, M. A., Misaal, M. A., Zaman, M., Imran, M., Azam, S., & Hussain, F. (2023). Sustainable Water Management in Indus Basin and Vulnerability Due to Climate Change. *Environmental Sciences Proceedings*, 25(1), 36.

IQAir (2026). World Air Quality Report 2025, IQAir, Switzerland.

ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

(1) جی ڈی پی: جاری سال، جس کے لیے پورے مالی سال کے اصل جی ڈی پی اعداد و شمار ابھی تک دستیاب نہیں، اسٹیٹ بینک منصوبہ بندی کمیشن کے سالانہ منصوبے میں دیے گئے جی ڈی پی ہدف کو استعمال کر کے جی ڈی پی کے ساتھ مختلف متغیرات مثلاً مالیاتی خسارہ، سرکاری قرضہ، جاری کھاتے کا توازن، تجارتی توازن وغیرہ کے تناسب کا حساب لگاتا ہے۔ رپورٹ کے باب 1 کے منظر نامے کے سیکشن میں اسٹیٹ بینک اپنے تخمینے استعمال کرتا ہے۔

(2) مہنگائی: مہنگائی کا حساب لگانے کے لیے عموماً تین اعداد استعمال ہوتے ہیں: (i) مدت کی اوسط مہنگائی، (ii) سال بسال یا سالانہ مہنگائی، اور (iii) ماہ بہ ماہ یا ماہانہ مہنگائی۔ مدتی اوسط مہنگائی کا مطلب ہے جولائی سے لے کر سال کے کسی مہینے تک اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (قومی، شہری اور دیہی) میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں فیصد تبدیلی۔ سال بسال مہنگائی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی کو کہتے ہیں جبکہ ماہانہ مہنگائی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں گذشتہ مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی ہے۔ مہنگائی کی ان تعریفوں کے کلیے ذیل میں دیے گئے ہیں۔

$$\text{Period average inflation} = \left(\frac{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-i}}{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-12-i}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{YoY inflation} = \left(\frac{I_t}{I_{t-12}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{Monthly inflation} = \left(\frac{I_t}{I_{t-1}} - 1 \right) \times 100$$

جہاں I_t سے مراد سال کے t^{th} مہینے میں صارف اشاریہ قیمت ہے۔ صارف اشاریہ قیمت قومی، شہری یا دیہی ہو سکتا ہے۔

طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے براہ مہربانی دیکھیے:

www.pbs.gov.pk/sites/default/files/price_statistics/methodology_price.pdf

(3) قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی بمقابلہ مالیاتی خسارے کی مالکاری: مجموعی سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی وزارت خزانہ کے فراہم کردہ مالیاتی مالکاری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ مختلف عوامل ہیں: (i) قرضے کے اسٹاک میں حکومتی قرض گیری کی مجموعی قدر شامل ہوتی ہے جبکہ مالکاری کا حساب لگاتے وقت حکومتی قرض گیری کی بیکاری نظام میں اس کی امانتوں سے مطابقت کی جاتی ہے، (ii) روپے اور دیگر کرنسیوں کی امریکی ڈالر کے مقابلے میں شرح مبادلہ کی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی قرضے کے اسٹاک میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

(4) **حکومتی قرض گیری:** بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی مختلف شکلیں ہیں اور ہر شکل کے اپنے خواص اور مضمرات ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

(الف) اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری:

اسٹیٹ بینک سے قرض: اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ کے سیکشن 9 سی (1) کے مطابق (28 جنوری 2022ء تک ترمیم کے مطابق)، اسٹیٹ بینک "حکومت، یا حکومت کے زیر ملکیت کسی ادارے یا کسی دوسرے سرکاری ادارے کو براہ راست قرضہ فراہم نہیں کرے گا یا کسی بھی ذمہ داروں کی ضمانت نہیں دے گا۔" اس ترمیم کے مطابق، اسٹیٹ بینک سے لیا گیا قرضہ جون 2019ء سے مارکیٹ سے متعلقہ ٹریڈری بلز (ایم آر ٹی بلز) کے اسٹاک کی پی آئی بیز میں از سر نو خاکہ بندی کے بعد، اسٹیٹ بینک کے زیر تحویل سرکاری تسکات کے اسٹاک کو ظاہر کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک سے لیے گئے خالص قرضوں میں تبدیلی بنیادی طور پر سرکاری تسکات کے اسٹاک میں تبدیلی، اسٹیٹ بینک کے زیر تحویل حکومتی (وفاقی اور صوبائی حکومتوں) ڈپازٹس میں تبدیلیوں اور سرکاری تسکات، وغیرہ پر جمع شدہ منافع کی عکاسی کرتی ہے۔

جدولی بینکوں سے قرض: یہ قرض زیادہ تر (i) ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی مارکیٹ ٹریڈری بلز (ایم آر ٹی بلز) کی پندرہ روزہ نیلامی؛ (ii) 2، 3، 5، 10، 15 اور 20 سال کے معینہ شرح کے پاکستان اولیہ سٹینٹ بانڈ (پی آئی بیز) کی نیلامی؛ (iii) 2، 3، 5، 10 سال کے رواں شرح کے پی آئی بیز؛ (iv) صکوک اور (v) صکوک کے بیج مو جمل (موخر ادائیگی کی بنیاد پر) کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ تاہم صوبائی حکومتوں کو خسارے کی مالکاری کے لیے جدولی بینکوں سے براہ راست قرض لینے کی اجازت نہیں۔

(ب) **اجناسی مالکاری:** وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں اجناس مثلاً گندم، چینی وغیرہ کی خریداری کے لیے متعلقہ اداروں کے ذریعے جدولی بینکوں سے قرض لے سکتی ہیں۔

(5) **اعداد و شمار کے مختلف ماخذوں کے اختلافات:** مختلف متغیرات مثلاً حکومتی قرض گیری، بیرونی تجارت وغیرہ کے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شماریات کی فراہم کردہ معلومات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ شماریاتی تعریفوں، کوریج وغیرہ کا فرق ہے۔ اس کی بعض صورتیں ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

(الف) **بجٹ خسارے کی مالکاری (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار):** وزارت خزانہ کی فراہم کردہ مالیاتی کارروائیوں کی سہ ماہیوں کی جدولوں اور اسٹیٹ بینک کے زری سروے میں دیے گئے اعداد و شمار میں اکثر فرق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزارت خزانہ حکومت کے بینکوں سے قرض کے اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زری سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے یعنی اس میں ٹی بلز پر جمع شدہ سودی ادائیگیاں شامل کی جاتی ہیں۔

(ب) **بیرونی تجارت (اسٹیٹ بینک بمقابلہ پاکستان دفتر شماریات):** ادائیگیوں کے توازن میں اسٹیٹ بینک کے تجارتی اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مرتب کردہ شماریات بینکوں کی جانب سے زرمبادلہ کی اصل وصولی اور ادائیگی پر مشتمل ہوتی ہیں جبکہ پاکستان دفتر شماریات اجناس کی اصل نقل و حرکت (کسٹم ریکارڈ) کے مطابق اعداد و شمار ریکارڈ کرتا ہے۔

adaptation	مطابقت	maturity	عرصیت / میعاد
anecdotal evidence	منقولی شواہد	mitigation	تخفیف
bankability	مالی لحاظ سے قابل عمل	NCPI inflation	قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی
benchmark	نشانہ	Net Domestic Asset	خالص ملکی اثاثہ
broad money	زرو وسیع	Net Foreign Asset	خالص بیرونی اثاثہ
capital intensive	جاذب سرمایہ	net retirements	قرضوں کی خالص واپسی
competitiveness	مسابقت	NFNE inflation	غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی
core inflation	قوزی مہنگائی	private sector credit	نجی شعبے کو قرضہ
counterfactual analysis	مفروضاتی تجزیہ	productivity	پیداواریت
currency in circulation	زیر گردش کرنسی	profitability	نفع یابی
cut-off rate	قطع شرح	remittances	ترسیلات زر
disinflation	مہنگائی کی شرح میں کمی	reserve money	زربنیاد
emission intensity	اخراج کی شدت	resource effective	مؤثرہ وسائل
exchange rate	شرح مبادلہ	retail trade	خرده تجارت
external sector	بیرونی شعبہ	second round effects	دور ثانی کے اثرات
fiscal consolidation	مالیاتی یکجائی	stability	استحکام
Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	subsidy	زر اعانت
growth	نمو	supply chain	رسدی زنجیر
Large Scale Manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی	surplus	فاضل
liquidity	سیالیت	working capital loans	جاری سرمائے کے قرضے

فرہنگ (اردو-انگریزی)

exchange rate	شرح مبادلہ	emission intensity	اخراج کی شدت
maturity	عرصیت / میعاد	stability	استحکام
NFNE inflation	غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی	Large Scale Manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
surplus	فاضل	Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
net retirements	قرضوں کی خالص واپسی	external sector	بیرونی شعبہ
cut-off rate	قطع شرح	productivity	پیداواریت
core inflation	توزی مہنگائی	mitigation	تخفیف
NCPI inflation	قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	remittances	ترسیلات زر
benchmark	نشانیہ	capital intensive	جاذب سرمایہ
profitability	نفع یابی	working capital loans	جاری سرمائے کے قرضے
growth	نمو	Net Foreign Asset	خالص بیرونی اثاثہ
fiscal consolidation	مالیاتی یکجائی	Net Domestic Asset	خالص ملکی اثاثہ
bankability	مالی لحاظ سے قابل عمل	retail trade	خرده تجارت
competitiveness	مسابقت	second round effects	دور ثانی کے اثرات
adaptation	مطابقت	supply chain	رسدی زنجیر
counterfactual analysis	مفروضاتی تجزیہ	subsidy	زر اعانت
anecdotal evidence	مقتولی شواہد	reserve money	زربنیاد
resource effective	مؤثر بہ وسائل	broad money	زروسبج
disinflation	مہنگائی کی شرح میں کمی	currency in circulation	زیر گردش کرنسی
private sector credit	نجی شعبے کو قرضہ	liquidity	سیالیت